

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حقائق تشریح صحیح مسلم

تصنیف
مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب
فہرست کتب و تصانیف مولانا محمد اسحاق صاحب

فہارک شرح صحیح مسلم

ناشری

فریدنگہ ٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

Copyright ©

All Rights reserved

This book is registered under the copyright act. Reproduction of any part, line, paragraph or material from it is a crime under the above act.

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہ کتاب کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے، جس کا کوئی جملہ، پیرا، لائن یا کسی قسم کے مواد کی نقل یا کاپی کرنا قانونی طور پر جرم ہے۔



الطبع الاول : صنف 1425ھ / اپریل 2004ء
الطبع الثانی : دیکھ لول 1429ھ / مارچ 2008ء
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز لاہور
قیمت : 250/- روپے

Farid Book Stall®

Phone No: 092-42-7312173-7123435

Fax No. 092-42-7224899

Email: info@faridbookstall.com

Visit us at: www.faridbookstall.com

فرید بک اسٹال (رجسٹرڈ) ۳۸ اردو بازار لاہور

فون نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۳۱۲۱۷۳-۷۱۲۳۴۳۵

فکس نمبر ۰۹۲-۴۲-۷۲۲۴۸۹۹

ای میل: info@faridbookstall.com

ویب سائٹ: www.faridbookstall.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست مضامین

فہارس شرح صحیح مسلم (جلد ہشتم)

صفحہ	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	نمبر شمار
18	جلد خامس	11	7	تمہید	1
19	جلد سادس	13	8	شارح صحیح کے مختصر حالات زندگی	
19	جلد سابع	13	9	ولادت ابتدائی حالات اور تعلیم	1
19	تفصیلی گفتگو کے عنوانات	13	10	تدریس	2
19	شرح صحیح مسلم اور اہم تحقیقی مسائل	14		تصانیف	3
20	اسلوب تحقیق	14	1	مناظرے	4
21	چند مثالیں	14	2	بیعت و ارادت	5
21	روایت ”تلك الغرانیق العلی“ کی تحقیق	14	3	رکن اسلامی نظریاتی کونسل	6
22	تحقیق کی خوبیاں	14	4	تبلیغی دورے	7
24	رجم کی تحقیق	15	5	حج اکبر کی سعادت	8
24	تحقیق کی خوبیاں	15	6	شروع حدیث کا تعارف	
26	مسئلہ کفایت کی تحقیق	15	7	مرآة المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	1
27	تحقیق کی خوبیاں	15	8	نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری	2
30	تحقیقی مسائل کی مزید چند مثالیں	16	9	فیوض الباری شرح صحیح بخاری	3
	حکمی شہداء کی پینتالیس اقسام پر احادیث سے	16	10	ایضاح البخاری	4
30	شارح کی تحقیق اور دلائل	17		شرح صحیح مسلم	
	عزل (برتھ کنٹرول) کی مختلف صورتوں میں	17	11	اسلوب شرح	1
30	شارح کی تحقیق	17		خصوصی مباحث	2
31	وصیت کی اقسام میں شارح کی تحقیق	18	12	جلد اول	3
	اہل تشیع کے معروف مسائل (ماتم، تقیہ اور خلافت	18	13	جلد ثانی	4
32	وغیرہا) پر شارح کی تحقیق	18		جلد ثالث	5
	اس کی تحقیق کہ محرم کے لیے ایسی جوتی پہننا	18	14	جلد رابع	6

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
50	شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر محققانہ رد	10	33	ضروری ہے جس میں وسط قدم کی ہڈی کھلی ہو یا صرف ٹخنوں کا کھلا ہوا ہونا کافی ہے؟	15
51	صاحبزادہ صاحب کا پیوند کاری کے جواز پر احیاء نفس سے استدلال	11	33	باب حج میں کعبین سے وسط قدم کی ہڈی مراد ہونے پر فقہاء احناف کی تصریحات	16
52	شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر رد	12	35	باب حج میں کعبین سے وسط قدم کی ہڈی مراد ہونے پر شارحین کی تصریحات	17
53	صاحبزادہ صاحب کا پیوند کاری کے جواز پر خون اور پیشاب سے قرآن مجید کو لکھنے سے استدلال	13	36	کعبین کے معنی و مراد میں شارح صحیح مسلم کا موقف	18
53	شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر رد	14	36	فقہاء و شارحین اور شارح صحیح مسلم کے موقف پر بحث	19
54	پیوند کاری کی بحث میں شارح کا حرف آخر	15	36	کعب سے متعلق ائمہ لغت کی تصریحات کہ وسط قدم پر اس کے اطلاق کو رد کیا گیا ہے اور یہ شیعہ کا مذہب ہے	20
55	پیوند کاری کی بحث میں راقم کی آخری بات	16	37	احادیث سے اس بات پر استدلال کہ کعبین کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے	21
55	ٹیٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby)	17	39	خلاصہ کلام	
55	شارح کا موقف اور تحقیق	18	40	عصر حاضر کے جدید مسائل	
55	دوا، ہم خویاں	19	41	عطیہ خون اور الکحل آمیز دواؤں سے علاج	1
56	شارح کا ٹیٹ ٹیوب بے بی جیسے جدید مسئلہ کی اصل کا کتب فقہ سے استخراج	20	42	شارح کے دلائل اور ان کا تجزیہ	2
57	شارح کی اس تحقیق کی بناء پر دو غیر مسلم اسکالرز کا قبول اسلام	21	45	اعضاء کی پیوند کاری	3
57	ٹیٹ ٹیوب بے بی کے مسئلہ پر بغیر کسی سابق تحریر کے شارح کی تحقیق	22	46	شارح صحیح مسلم کا موقف	4
58	مذہب اربعہ کی تفصیل اور مسلک احناف کی ترجیح	2	46	دیگر علماء کا موقف	5
58	اردو زبان میں مذہب اربعہ کو بیان کرنے میں شرح صحیح مسلم کی خصوصیت	1	48	فریقین کے دلائل اور ان کا تجزیہ	6
59	مذہب اربعہ کو بیان کرنے میں دیگر شروح حدیث کا اسلوب	2	48	مردہ انسان کے اعضاء سے پیوند کاری کے ناجائز ہونے پر ایک شبہ کا ازالہ	7
59	شرح صحیح مسلم میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل پر بحث و نظر اور مذہب احناف کی ترجیح	3	49	اعضاء کی پیوند کاری سے متعلق راقم کی جانب سے کچھ ضروری وضاحتیں	8
59				صاحبزادہ زبیر صاحب کا پیوند کاری کے جواز پر مردہ عورت کے پیٹ سے بچہ نکالنے اور اضطراب سے استدلال	9

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
4	کلماتِ اقامت کی تعداد میں مذہبِ احناف کی دیگر فقہی مذاہب پر ترجیح	59	77	مُحَمَّد ﷺ کی طرف کفر کی نسبت کرنا اور شارح کا اس پر رد	77
5	ثبوت رضاعت میں دودھ کی چسکیوں کے متعلق مذہبِ احناف کی ترجیح	61	78	حدود کے کفارہ ہونے نہ ہونے میں علماء دیوبند (شیخ کشمیری، شیخ محمود الحسن اور شیخ تقی عثمانی) کا نظریہ اور شارح کا اس پر رد و تبصرہ	78
6	خیارِ حق کے مسئلہ میں مذہبِ احناف کی دیگر مذاہب پر ترجیح	62	79	قیامت کے دن نبی ﷺ کے اصحابی فرمانے سے شیخ تھانوی اور شیخ عثمانی کا علم رسالت کی نفی کرنا اور شارح کا آپ ﷺ کے علم کو ثابت کرنا	79
7	لُقطہ کو صدقہ کرنے کے مسئلہ میں مذہبِ احناف کی ترجیح	62	80	شیخ گنگوہی کا سالگرہ منانے کو جائز اور یومِ میلاد النبی ﷺ منانے کو ناجائز کہنا اور شارح کا اس پر رد	80
8	رفع یدین، آمین بالجہر اور قراءت خلف الامام ایسے مسائل میں شارح کا غیر مقلدین پر مفصل اور مدلل رد	64	82	شرح صحیح مسلم میں مخالفین کے رد کی تفصیلات کا مفصل نقشہ	82
9	مذاہبِ اربعہ کی تفصیلات	65	86	متقدمین و متاخرین اور معاصرین سے اختلاف رائے	86
10	شرح صحیح مسلم میں مذاہبِ اربعہ کے بیان کا تفصیلی نقشہ	65	86	اختلاف رائے کی تحقیق	86
	عقائدِ اہل سنت کا مدلل بیان اور دیگر مسائل کا مہذب رد	68	86	صحابہ کرام کے درمیان اختلاف رائے	86
1	شرح صحیح مسلم اور عقائد و معمولاتِ اہل سنت کی تحقیق	69	86	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ابن عباس اور دیگر اصحاب سے اختلاف	86
2	مسئلہ حاضر و ناظر کی تحقیق	69	87	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عمر اور حضرت ابن عمر سے اختلاف	87
3	قبروں پر پھول ڈالنے کی تحقیق	70	88	حضرت ابن عمر سے حضرت عائشہ کا ایک اور اختلاف	88
4	اختیاراتِ مصطفیٰ ﷺ کی تحقیق	70	88	حضرت ابن عمر کا اپنے والد ماجد حضرت عمر سے اختلاف	88
5	نبی اکرم ﷺ کا یومِ میلاد منانے کی تحقیق	73	89	حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا جمہور صحابہ سے اختلاف	89
6	انبیاء و اولیاء سے توسل و استمداد اور ندائے یا رسول اللہ کی تحقیق	73	89	حضرت عبد اللہ بن مسعود کا حضرت عثمان غنی سے اختلاف	89
7	شرح صحیح مسلم اور دیگر مسائل کا مہذب رد	75			
8	اولیاء اللہ کے مزارات کے ساتھ مسجد بنانے پر شیخ سید مودودی کے اعتراضات اور شارح کے جوابات	75			
9	نوحہ کی اجازت کی تاویل میں شیخ عثمانی کا نبی				

صفحہ	عنوان	نمبر شمار	صفحہ	عنوان	نمبر شمار
99	علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ سے اختلاف	1		حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا حضرت	9
101	امام ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمۃ سے اختلاف	2	89	عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اختلاف	
102	علامہ شامی علیہ الرحمۃ سے اختلاف	3		حضرت زید بن ثابتؓ حضرت علیؓ حضرت ابن	10
	مغفرت ذنب کے مسئلہ میں متعدد اہل علم و فضل	4	90	مسعود اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف	
103	سے اختلاف			حضرت امیر معاویہ اور حضرت ابوذر غفاری کے	11
105	مجتہدات و تفردات		90	درمیان اختلاف	
105	ندائے یا محمد ﷺ	1		تابعین کا صحابہ کرام سے	
106	شرح صحیح مسلم کی بحث اور ماخذ	2	91	اختلاف رائے	
106	شارح کا موقف	3		حضرت عطاءؓ طاؤسؓ اور مجاہدؓ کا حضرت عائشہؓ	1
106	شارح کے دلائل	4	91	حضرت علیؓ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے اختلاف	
106	علماء تابعین اور شارح کا استدلال	5	91	حضرت عطاءؓ کا جمہور صحابہ کرام سے اختلاف	2
	ندائے یا محمد ﷺ کے جواز پر ایک نظر راقم کی	6		حضرت طاؤسؓ حضرت حسن بصریؓ اور حضرت عطاءؓ	3
108	طرف سے		91	کا حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے اختلاف	
108	ڈاڑھی میں قبضہ کا وجوب	7	92	ائمہ تابعین کا حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اختلاف	4
109	ڈاڑھی میں قبضہ سے متعلق شارح کی بحث اور موقف	8		حضرت سعید بن جبیرؓ اور دیگر تابعین کا حضرت	5
109	شارح کی تحقیق اور دلائل	9	92	عبداللہ بن مسعودؓ سے اختلاف	
110	مسئلہ مغفرت ذنب	10	92	تابعین کا اپنے درمیان اختلاف رائے	
	مسئلہ مغفرت ذنب اور صاحب مراۃ مفتی احمد یار	11		حضرت عطاءؓ طاؤسؓ مجاہدؓ اور حضرت حماد و منصور	1
111	خان نعیمی علیہ الرحمۃ کا موقف		92	میں اختلاف	
	مسئلہ مغفرت ذنب اور صاحب نزہۃ القاری مفتی	12	93	حضرت حماد اور حضرت حکمؓ میں اختلاف	2
111	شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا موقف			حضرت عطاءؓ طاؤسؓ اور حضرت حسن بصریؓ و	3
	صاحب نزہۃ القاری کی عبارت مذکورہ اور اسی سلسلے	13	93	شرح کے درمیان اختلاف	
112	کی شرح صحیح مسلم سے ایک عبارت		94	ائمہ مجتہدین و محققین کے درمیان اختلاف رائے	4
	مسئلہ مغفرت ذنب اور صاحب فیوض الباری	14		فاضل بریلوی کا اکابر سے اختلاف اور مفتی سید	5
112	علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ کا موقف		94	شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کی تصریح	
114	مغفرت ذنب اور صاحب ایضاح البخاری کا موقف	15	95	فقیر اعظم مفتی نور اللہ نعیمی بصیر پوری کی تصریح	6
115	مغفرت ذنب اور شارح صحیح مسلم کا موقف	16		شارح صحیح مسلم کا اکابر سے	
116	شارح کے دلائل	17	99	اختلاف رائے	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
18	خلاصہ کلام	119	23	قائد اہل سنت امام نورانی کی تصدیق و تائید	129
	چند دیگر خصائص	120		اقتباسات از تائثرات مشائخ	130
1	احادیث مبارکہ سے مسائل کا استنباط و استخراج	120	1	مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ	130
2	شرح صحیح مسلم اور دیگر شروح حدیث کا اسلوب	120	2	علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ	131
3	سیدنا عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی		3	علامہ مفتی غیب الرحمن مدظلہ العالی	131
	حدیث سے مسائل کا استنباط	121	4	علامہ محبت اللہ نوری مدظلہ العالی	132
4	سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنی خالہ ام المؤمنین		5	علامہ سید حسین الدین شاہ مدظلہ العالی	133
	میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزارنے کی حدیث		6	علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی	134
	سے مسائل کا استنباط	121	7	صاحبزادہ مولانا محمد حبیب الرحمن محبوبی مدظلہ العالی	134
5	”الولاء لمن اعتق“ والی حدیث سے مسائل کا استنباط	121		شرح صحیح مسلم کی تقریب و رونمائی	
6	اسلوب حوالہ جات اور ماخذ و مراجع	122		علماء اہل سنت کے تاثرات	
7	دیگر شروح حدیث میں حوالہ جات کا اسلوب	123		اور اخباری بیانات	136
8	شرح صحیح مسلم اور دیگر شروح حدیث میں ماخذ و مراجع	123	1	روزنامہ جنگ کراچی	136
9	شرح صحیح مسلم اور ماخذ و مراجع کی تعداد	124	2	روزنامہ نوائے وقت کراچی	137
10	صحیح مسلم کی ہر کتاب کا تحقیقی تعارف	124	3	روزنامہ قومی اخبار کراچی	138
11	دیگر شروح حدیث اور شرح صحیح مسلم کا اسلوب	124	4	روزنامہ جسارت کراچی	138
12	صحیح مسلم کی ہر کتاب کے تحقیقی تعارف پر شرح صحیح		5	شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی بعض عبارتوں	
	مسلم سے چند مثالیں	125		سے رجوع کی تفصیل	140
13	کتاب الطہارۃ	125	6	کسی مسئلے کی طرف رجوع کرنا شکست کی علامت	
14	کتاب الزکوۃ	125		نہیں بلکہ عظمت کی دلیل ہے	141
15	کتاب الاعتکاف	125	7	شرح صحیح مسلم کی تبدیل شدہ عبارات کی تفصیل	146
16	کتاب البیوع	125	8	تبیان القرآن کی تبدیل شدہ عبارات کی تفصیل	147
17	کتاب الجہاد والسیر	125		حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول	
18	کتاب الاثریۃ	126		سعیدی صاحب کے پاس آنے	
19	کتاب العلم	126		والے علماء کے وفد کے تاثرات	148
20	دعائے ضرر اور بددعا	126	1	علامہ غلام رسول سعیدی کے متعلق علامہ محمد	
21	شرح صحیح مسلم کا مقام	127		عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تاثرات	150
22	شرح صحیح مسلم کی شہرت و مقبولیت	128			





انڈیکس فہارس شرح صحیح مسلم (ہشتم)

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	حقائق شرح صحیح مسلم..... تصنیف: مولانا حافظ مفتی محمد اسماعیل حسین نورانی	11
2	شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی بعض عبارتوں سے رجوع کی تفصیل..... مرتب: محمد نصیر اللہ نقشبندی کراچی	140
3	حضرت استاذ العلماء علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری دامت الطافہم العالیہ کے تاثرات	150
4	مرکز اہل سنت برکات رضا (ہندوستان) کی جانب سے شرح صحیح مسلم کی طباعت..... تحریر: مولانا حافظ محمد ناصر خاں چشتی	151
5	مفتی محمد نظام الدین مصباحی اور دیگر علماء کے اعتراضات کے جوابات	153
6	فہرست..... شرح صحیح مسلم (اول)	171
7	فہرست..... شرح صحیح مسلم (دوئم)	203
8	فہرست..... شرح صحیح مسلم (سوئم)	225
9	فہرست..... شرح صحیح مسلم (چہارم)	255
10	فہرست..... شرح صحیح مسلم (پنجم)	279
11	فہرست..... شرح صحیح مسلم (ششم)	305
12	فہرست..... شرح صحیح مسلم (ہفتم)	341



حقائق شرح صحیح مسلم

تمہید

الحمد لله الذي نزل القرآن على سيد الابرار والصلوة والسلام على من شرحه ببيان وكشف الاسرار وعلى اله واصحابه الذين اجتهدوا في اشاعة الدين بالابضاح والاستمرار وعلى من جمعوا الاحكام باستنباطهم في الزبر والاسفار.

تصنيف وتالیف اور تحریر کا سلسلہ زمانہ قدیم سے جاری اور ساری ہے۔ کتنے ہی عنوانات پر قلم اٹھایا گیا، تحقیق کی گئی۔۔۔ اور آئندہ نہ جانے کتنے موضوعات قلم و قریطاس کے منتظر اور مشتاق ہوں گے۔ یہ ایک بدیہی بات ہے کہ تقریر و تکلم کتنے ہی موثر کیوں نہ ہوں ان کے اثرات لوح و دماغ سے محو ہو جاتے ہیں۔۔۔ اس کے برعکس تحریر کے ذریعے جہاں کسی عنوان پر مفصل گفتگو محفوظ ہو جاتی ہے وہاں ساتھ ہی لکھنے والے کی شخصیت اس کی قابلیت اور صلاحیتیں بھی محفوظ ہو جاتی ہیں۔ لکھنے والا دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے لیکن اس کی تحریر زندہ رہتی ہے۔ جس کی بناء پر لوگ صاحب تحریر کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ یہی تحریر کی مقبولیت اور دوام و شہرت کی دلیل ہے۔ لیکن ہر تحریر کا یہ معاملہ نہیں ہے بلکہ علو مرتبت اور مقبولیت کا شرف وہی تحریر پاتی ہے جو اپنے زمانے کے عرف اور مقتضی کے عین مطابق ہو۔ بہ الفاظ دیگر تحریر اپنے قارئین کو وہ سب کچھ فراہم کر دے جو ان کی ضرورت اور چاہت ہے نیز اس اسلوب پر معلومات فراہم کرے کہ اس سے استفادہ بھی ممکن اور آسان ہو۔۔۔ چونکہ گفتگو کا عنوان شرح حدیث ہے اس لئے عرض کروں گا کہ یہی وہ بنیادی معیار اور کسوٹی ہے جس پر کسی بھی ترجمہ اور شرح کی مقبولیت اور مقام و مرتبہ کو جانچا جاسکتا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں قرآن و سنت پر علماء کا کیا ہوا کام بلاشبہ قابل تحسین اورائق ستائش ہے۔ اس سرزمین پر پیدا ہونے والے متعدد علماء اعلام نے راہ تحقیق و تالیف کو اختیار فرمایا اور مختلف علوم و فنون کی ترویج و اشاعت میں اپنا کردار ادا کیا، تفسیر، حدیث، فقہ، عقائد اور تصوف و طریقت کو پھیلانے میں عظیم خدمات انجام دیں۔ گو کہ ممالک عربیہ سے تعلق رکھنے والے علماء کا کام اس سلسلے میں بہت زیادہ اور بہت عظیم ہے قابل قدر اور قابل تقلید ہے۔ تاہم محققین کی ان تمام تحقیقات کو اضافات نافذ کے ساتھ اردو یا فارسی کے قالب میں ڈھالنے کی جدوجہد اور محنت عظیمی کا سہرا برصغیر پاک و ہند کے علماء کے سر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بحمدہ تعالیٰ عربی تفاسیر و شروح کے ساتھ ساتھ فارسی یا اردو تراجم و شروح کا بھی ایک بیش بہا ذخیرہ ہمیں دستیاب ہے۔ قرآن حکیم کے تراجم کی طرف جانے تو مختلف النوع تراجم کی ایک کثرت نظر آتی ہے۔۔۔ نہ صرف تراجم بلکہ ان پر خود مترجم یا کسی اور کے تفسیری حواشی بھی دعوت مطالعہ دیتے نظر آتے ہیں۔ سی طرح احادیث مبارکہ کی شروح اور تراجم کی طرف نگاہ اٹھائی جائے تو بھی کتب کا ایک ذخیرہ نظر آتا ہے۔ عام ازیں کہ وہ علماء اہلسنت کی کاوش کا نتیجہ ہو یا کسی اور مکتبہ فکر کے علماء کی کاوش، بہر صورت تراجم و شروح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ پہلے اہلسنت کی جانب سے کوئی اطمینان بخش کام نہیں تھا، مگر اب الحمد للہ صحاح ستہ سے لیکر طحاوی، مشکوٰۃ المصابیح اور ریاض الصالحین تک کے تراجم اور بعض کی شروح بآسانی دستیاب ہیں۔ بلاشبہ یہ علماء اہلسنت کی عظیم کاوش ہے۔ فجزاہم اللہ عنا وعن جمیع المسلمین۔

لیکن۔۔۔۔۔ یہ بات نہایت قابلِ تعجب اور باعثِ تحیر ہے کہ اکثر اہل علم حضرات نے (خواہ کسی بھی مکتبہ فکر سے متعلق ہوں) ترجمہ اور شرح کے حوالہ سے صحیح بخاری پر قلم اٹھایا۔۔۔۔۔ یا کسی اور کتاب پر تحریری کام سرانجام دیا۔ صحیح مسلم پر قلم اٹھانے کی ضرورت اللہ و رسولہ اعلم کیوں محسوس نہ کی گئی! اس کا مشاہدہ مجھے اس وقت ہوا جب میں نے زیر بحث موضوع پر تیاری کے لیے مختلف مکتبوں کا دورہ کیا وہاں مجھے معلوم ہوا کہ ”صحیح مسلم شریف“ کی اردو میں کوئی شرح موجود نہیں ہے سوائے اس کے کہ دارالعلوم اشرفیہ لاہور کے شیخ عزیز الرحمن دیوبندی کی ایک مختصر سی شرح صرف تین جلدوں میں موجود ہے۔ حیرت و استعجاب کے سوا میں کیا کر سکتا تھا پھر۔۔۔ خیال آیا کہ یقیناً یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم اور احسانِ عظیم ہے کہ اس نے اہل سنت و جماعت میں سے علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کو ہمت و طاقت اور توفیق رفیق عطا فرمائی کہ آپ نے صحیح مسلم پر قلم اٹھایا اور نہ صرف اس کا مکمل ترجمہ فرمایا بلکہ سات ضخیم مجلدات میں اس کی مبسوط اور مفصل شرح فرمائی۔۔۔ اس لیے نہ صرف یہ کہ آپ نے صحیح مسلم کی شرح کے خلاء کو پر کیا بلکہ اہلسنت و جماعت کے شعبہ تصنیف و تحقیق کو جلاء بخشی۔۔۔ اور تصانیف و تحقیقات کی دنیا میں ایک گرانقدر خزانہ علمی کا اضافہ کر کے اہل سنت و جماعت کا نام ایک نئے انداز میں متعارف کروایا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ عنا وعن جمیع المسلمین فی الدنیا والاخرۃ۔

”شرح صحیح مسلم“ کے مقام اور مرتبہ کو اردو شروع حدیث میں واضح کرنے کے لیے چند شروع کو میں نے پیش نظر رکھا ہے ان میں اکثر بلکہ ایک کے ماسوا سب صحیح بخاری کی ہیں۔ نام ملاحظہ فرمائیے:

- (۱) مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح (از حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ) مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور
- (۲) نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری (از مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ) مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور
- (۳) فیوض الباری شرح صحیح البخاری (از علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ) مطبوعہ مکتبہ رضوان گنج بخش روڈ لاہور
- (۴) ایضاح البخاری (از شیخ فخر الدین احمد دیوبندی) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی

مذکورہ تمہیدی کلمات کے بعد مفصل گفتگو سے قبل مناسب سمجھتا ہوں کہ اب اولاً شارح صحیح مسلم کے مختصر حالات اور ثانیاً پیش نظر اردو شروع حدیث کا مختصر تعارف پیش کر دیا جائے تاکہ شرح صحیح مسلم کا مقام خوب واضح ہو سکے۔ سو بالترتیب شارح کے حالات اور شروع حدیث کا تعارف پیش خدمت ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM



شارح صحیح مسلم کے مختصر حالات زندگی

ولادت ابتدائی حالات اور تعلیم

شیخ التفسیر والحدیث ابوالوفاء علامہ غلام رسول سعیدی ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ بمطابق ۱۳ نومبر ۱۹۳۷ء کو دہلی انڈیا میں پیدا ہوئے۔ ۶ سال کی عمر میں والدہ ماجدہ سے قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا اور ۱۰ سال کی عمر میں آپ نے پنجابی اسلامیہ ہائی سکول (دہلی) سے پرائمری کیا۔ مزید سلسلہ تعلیم جاری تھا کہ برصغیر کی تقسیم عمل میں آئی، چنانچہ آپ انڈیا سے ہجرت کر کے ۱۹۴۷ء میں پاکستان آ گئے اور اہل خانہ کے ساتھ ہیر کراچی میں اقامت پذیر ہو گئے۔ یہاں مختلف معاشی حوادث و مسائل کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رہ سکی، تو آپ نے کمپوزنگ کا کام سیکھا اور تقریباً ۸ سال تک کراچی کے مختلف پریسوں میں کام کرتے رہے۔ والد صاحب اور بڑے بھائی مسلک اہلحدیث تھے۔ جبکہ علامہ صاحب مسلک حق کی طرف شروع سے ہی راغب تھے، ایک دن مناظر اہلسنت علامہ محمد عمر اچھروی علیہ الرحمۃ کی ایمان افروز تقریر سنی تو دل میں ایک نیا جذبہ پیدا ہوا اور آپ تحصیل علم کی طرف متوجہ ہو گئے۔ انہی دنوں جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خاں کی طرف سے داخلے کا اشتہار چھپا، آپ نے حصول علم کی خاطر نہ صرف ملازمت چھوڑ دی بلکہ کراچی چھوڑ کر جامعہ محمدیہ رحیم یار خاں پہنچ گئے۔ وہاں مولانا محمد نواز اویسی صاحب سے ابتدائی کتب (کریم وغیرہ) اور ترجمہ قرآن پڑھا، اس کے بعد علامہ عبد المجید اویسی صاحب سے فارسی کی بقیہ کتب اور صرف و نحو پڑھی، پھر انہی کے ہمراہ سراج العلوم خانپور گئے اور وہاں سے جامعہ نعیمیہ لاہور تشریف لے آئے۔ یہاں مولانا عبدالغفور صاحب سے کافیہ شرح تہذیب اصول الشاشی، نور الانوار اور مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ سے شرح جائی، قطبی، جلالین شریف اور ہدایۃ الحکمۃ پڑھیں۔ جبکہ تلخیص کے چند اسباق مفتی عزیز احمد بدایونی علیہ الرحمۃ سے پڑھے۔ ذوق علم آپ کو بندیاں شریف، ضلع خوشاب کھینچ لایا۔ یہاں آ کر آپ نے استاذ العلماء رئیس المناطقہ علامہ عطا محمد بندیا لوی علیہ الرحمۃ سے کتب منقول و معقول جامع ترمذی، توضیح تلوخ، ہدایۃ اخیرین، مختصر المعانی، مطول، ملاحسن، میبذی، صدر، شمس بازغہ، زواہد ثلاثہ، قاضی مبارک، حمد اللہ خیالی اور مسلم الثبوت وغیرہ پڑھیں۔ اخیر میں آپ جامعہ قادریہ فیصل آباد تشریف لے گئے جہاں آپ نے مولانا ولی النبی علیہ الرحمۃ سے ”اقلیدس“ اور ”تصریح“ پڑھی۔

تدریس

۱۹۶۶ء میں علوم عقلیہ و نقلیہ سے فراغت حاصل کر کے اسی سال جامعہ نعیمیہ لاہور میں پڑھانا شروع کیا۔ ۴ سال تک آپ مختلف علوم و فنون کی کتابیں پڑھاتے رہے اور ۱۹۷۰ء سے دورہ حدیث شریف پڑھانا شروع کیا۔ ۱۹۷۸ء میں مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کی دعوت پر آپ کراچی تشریف لائے اور ایک سال تک دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں حدیث شریف کے اسباق پڑھاتے رہے، بعد ازاں مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمۃ کے خواہش پر دوبارہ جامعہ نعیمیہ لاہور چلے گئے۔ ۱۹۸۳ء میں آپ کو کمر کی تکلیف اور شوگر کا عارضہ لاحق ہو گیا، جس کی وجہ سے نیچے بیٹھ کر پڑھانا دشوار ہو گیا۔ سو مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کے بیحد اصرار پر ۱۹۸۵ء میں دوبارہ کراچی تشریف لے آئے اور بحیثیت شیخ الحدیث کے دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں رونق افروز ہوئے اور تادم تحریر یہیں اقامت پذیر ہیں۔

تصانیف

علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کا نام جس طرح فنِ تدریس میں نمایاں ہے اسی طرح تصنیف و تحریر میں بھی آپ کا نام روشن اور بلند مقام کا حامل ہے۔ آپ کی تصانیف درج ذیل ہیں:

- ۱۔ تفسیر تبیان القرآن (۱۲ جلد) ۶۔ مقام ولایت و نبوت
- ۲۔ شرح صحیح مسلم (۸ جلد) ۷۔ ذکر بالجہر
- ۳۔ تذکرۃ المحدثین ۸۔ حیات استاذ العلماء
- ۴۔ توضیح البیان ۹۔ ضیاء کنز الایمان
- ۵۔ مقالات سعیدی ۱۰۔ فاضل بریلوی کا فقہی مقام

مناظرے

آپ مایہ ناز مدرس و مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ ایک کامیاب اور لاجواب مناظر بھی ہیں۔ آپ کے دو مناظر بہت مشہور اور معروف ہیں۔ ایک عید میلاد النبی ﷺ کے موضوع پر جو ۱۹۶۶ء میں ہوا دوسرا مناظرہ علم غیب مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر جو ۱۹۶۹ء میں ہوا۔ دونوں مناظرے مسلک احمدیہ کے معتبر عالم حافظ عبدالقادر روپڑی کے ساتھ لاہور میں ہوئے۔ اور دونوں مناظرے عصر کے بعد سے عشاء تک جاری رہے۔ دونوں میں بفضلہ تعالیٰ علامہ سعیدی مدظلہ کو برتری اور کامیابی حاصل ہوئی۔ ان دونوں مناظروں کی مفصل روئیداد ماہنامہ ”الاشرف“ مئی ۱۹۹۲ء کے شمارے میں طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

بیعت و ارادت

۱۹۵۶ء میں غزالی زماں رازی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ کے دستِ اقدس پر آپ نے بیعت و ارادت کا شرف حاصل کیا۔

رکنِ اسلامی نظریاتی کونسل

آپ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ فروری ۱۹۹۷ء میں آپ رکن منتخب ہوئے اور مقررہ میعاد کے مطابق ۱۹۹۹ء تک اس کے رکن رہے اور نامور عالم دین اور محقق ہونے کی حیثیت سے مسلک اہلسنت کی نمائندگی فرمائی۔

تبلیغی دورے

علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کے معتقدین و محبین کا ایک وسیع حلقہ یورپ و امریکا میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ آپ دو مرتبہ برطانیہ تبلیغی دورے پر تشریف لے جا چکے ہیں۔ پہلی بار ۱۹۹۰ء میں گئے اور تین ماہ تک برطانیہ کے مختلف شہروں لندن، مانچسٹر، بریڈ فورڈ، برمنگھم اور برشل وغیرہ میں دینی اجتماعات سے خطاب کیا مختلف مقامات پر لیکچر دیئے اور مختلف مساجد میں جمعہ المبارک کے اجتماع سے خطاب فرمائے۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۹۰ء کو واپسی پر زیارتِ حرمین شریفین کی سعادت بھی حاصل فرمائی۔

۱۹۹۲ء میں آپ دوبارہ برطانیہ تشریف لے گئے اور دو ماہ تک قیام فرمایا۔ اس میں بھی مختلف اجتماعات سے خطابات فرمائے۔ اہم بات یہ ہے کہ اپنے دونوں تبلیغی دوروں میں آپ نے شرح صحیح مسلم کا کام بھی جاری رکھا۔ چنانچہ پہلے دورے میں ”کتاب اللباس والترتیب“ کے ۱۳۲ ابواب کی شرح تحریر فرمائی اور دوسرے دورے میں کتاب الطہارۃ کے ۱۱۳ ابواب کی شرح فرمائی۔ (خود شارح نے اس کی تصریح کی ہے: شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۱۳ ج ۲ ص ۵۹۵)

حج اکبر کی سعادت

شرح صحیح مسلم جلد ثالث میں علامہ صاحب نے تحقیق سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ جس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال کا حج حج اکبر ہوتا ہے اور اس حج کا ثواب ستر (۷۰) حج سے بڑھ کر ہوتا ہے نیز رسول اللہ ﷺ نے جس سال حج فرمایا تھا اس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن تھا۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۶۸۹)

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ سے آپ کو بھی حج اکبر کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا اور ۱۹۹۴ء میں آپ حج اکبر کی سعادت عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔

ہذا هو اخر کلامی فی سوانح الشارح العلام۔ رزقنا اللہ تعالیٰ صلاحاً بحب الابرار والصالحين۔

شروع حدیث کا تعارف

مرآۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح

مرآۃ المناجیح ۸ جلدوں پر مشتمل، مشکوٰۃ المصابیح کا کامل ترجمہ اور جامع شرح ہے جو کہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کے رشحات قلم کا نتیجہ ہے۔ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ ۱۹۰۶ء میں بدایوں میں پیدا ہوئے اور ۲۴ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو گجرات میں وصال فرمایا۔ تقریباً ساڑھے ۴ ہزار صفحات پر مشتمل آپ کی یہ تصنیف مشکوٰۃ شریف کی بہترین تسہیل اور عمدہ تفہیم ہے۔ مرآۃ المناجیح (از علامہ علی قاری ہروی حنفی علیہ الرحمۃ) اور اربعۃ الممعات (از شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ) مرآۃ المناجیح کے بنیادی مآخذ اور مراجع ہیں۔ ۲ رمضان المبارک ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء سے ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء تک دس سال کے عرصہ میں یہ شرح لکھی گئی۔ اس کی کچھ خصوصیات درج ذیل ہیں:

- (۱) ہر حدیث کا با محاورہ اور سلیس ترجمہ (۲) حدیث کے راوی کا مختصر تعارف (۳) جلد اول کے آغاز میں حجیت حدیث پر شبہات کے نمبر وار جوابات (۴) مقدمہ مشکوٰۃ کی شرح میں صاحب مصابیح ائمہ صحاح ستہ و دیگر محدثین (امام دارمی، امام بیہقی، امام دارقطنی وغیرہم) اور ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے حالات کا جامع بیان (۵) حدیث شریف میں آنے والے الفاظ مشکوٰۃ کی مختصر لغوی اور اصطلاحی تشریح (۶) کتاب کے عنوان (طہارت، علم، آداب وغیرہ) کا مختصر تعارف (۷) احادیث متعارضہ میں تطبیق اور شبہات منکرین وغیرہم کا ازالہ (۸) فقہی اعتبار سے ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم اور امام شافعی علیہم الرحمۃ کے موقف کی وضاحت (۹) احادیث کی روشنی میں عقائد اہل سنت کی تائید و تقویت اور مخالفین پر رد (۱۰) اہم مقامات پر مصوفانہ تشریح (۱۱) بصیرت افروز عقلی نکات (۱۲) کتاب کے اختتام پر ۱۳۵ اقسام حدیث کی مختصر اور جامع تعریفات (۱۳) ساتھ ہی صاحب مشکوٰۃ کے رسالہ ”الاکمال فی اسماء الرجال“ کا ۹۸ صفحات پر مشتمل ترجمہ بنام ”الاجمال فی ترجمۃ الاکمال“ (۱۴) بالکل آخر میں اولاد عبدالمطلب خلفاء راشدین اور اہل بیت اطہار (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) کا نسب نامہ اور ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کا مکمل شجرہ نسب۔

نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری

نزہۃ القاری ۵ جلدوں پر مشتمل صحیح بخاری کا مکمل ترجمہ اور عمدہ شرح ہے۔ اس کے مصنف فقیہ اعظم ہند علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ ہیں۔ آپ ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء میں اعظم گڑھ انڈیا میں پیدا ہوئے اور ۶ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۱ مئی ۲۰۰۰ء کو وصال فرمایا۔ آپ کی یہ تصنیف لطیف تقریباً ساڑھے ۴ ہزار صفحات پر مشتمل ہے جو کہ ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ سے ۱۱ رمضان المبارک

۱۴۱۹ھ تک تقریباً ۱۷ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔ اس کی کچھ خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) کتاب کو طوالت سے بچانے کے لئے مکرر احادیث کو صرف ایک بار لیا گیا ہے، البتہ حدیث کے مختصر الفاظ کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ (۲) حدیث شریف کا ترجمہ با محاورہ کیا گیا ہے۔ (۳) ابواب کا ذکر نہیں کیا گیا، ورنہ احادیث مکررہ کو لانا ضروری ہوتا، اور اس کی کو ”احکام مستخرجہ“ کا عنوان قائم کر کے پورا کر دیا گیا ہے۔ نیز اہم ابواب پر شرح میں پورا کلام موجود ہے۔ (۴) ہر حدیث پر نمبر لگا دیا گیا ہے اور حدیث کے اہم مضمونی کو سامنے رکھ کر اس کا ایک عنوان بھی قائم کر دیا ہے۔ (۵) حدیث زیر بحث بخاری شریف اور صحاح کی دیگر کتب میں کہاں کہاں ہے اس کا حوالہ دے دیا گیا ہے۔ (۶) راوی کے حالات۔ (۷) عقائد اہل سنت کی مدلل اور نفیس تشریح اور بد مذہبوں کا قوی رد۔ (۸) ۱۵۷ صفحات پر مشتمل جامع مقدمہ (مقدمہ میں حدیث شریف کی اہم اقسام و مباحث۔ امام بخاری کے حالات، صحیح بخاری اور اس کی شروح (عربی و اردو) کی تفصیل کے ساتھ ساتھ بالخصوص اور بالقصد امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے حالات، آپ کی تصانیف، فقہ کی حقیقت، فقہ پر اعتراضات کے جوابات اور مسامحات بخاری کا بیان)۔

فیوض الباری شرح صحیح بخاری

فیوض الباری، صحیح بخاری کے ۱۰ پاروں کی اردو میں مبسوط اور جامع شرح ہے۔ اس کے مصنف علامہ ابو البرکات سید احمد کے فرزند ارجمند علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ ہیں۔ آپ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ / ۱۲۰ اکتوبر / ۱۹۳۵ء کو آگرہ، ہندوستان میں پیدا ہوئے اور ۱۹۹۸ء میں لاہور میں وصال فرمایا۔ آپ علیہ الرحمۃ کی یہ تصنیف صحیح بخاری، ابتداء سے کتاب الشروط تک کی شرح ہے اور اڑھائی ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ آپ نے اس شرح کا آغاز کب فرمایا، اس حوالہ سے کچھ معلوم نہیں ہو سکا، البتہ پہلے پارے کے اختتام پر یہ تاریخ درج ہے: ۸ جمادی الآخرۃ ۱۳۷۸ھ / ۳۰ نومبر ۱۹۵۸ء۔

اس شرح کی کچھ خصوصیات خود شارح نے پارہ اول کے آغاز میں بیان کی ہیں اور کچھ خصوصیات مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ نے اپنی شرح میں بیان فرمائی ہیں، دونوں سے استفادہ کرتے ہوئے چند خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) احادیث کا لفظی مگر عمدہ ترجمہ (۲) الفاظ حدیث کی حسب ضرورت لغوی تحقیق (۳) حدیث زیر بحث کے مسائل و احکام کی تفصیل۔ (۴) ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے مابین اختلاف آراء اور دلائل کی توضیح (۵) کتاب کو طوالت سے بچانے کے لیے مکرر احادیث کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔ (۶) اختصار کے پیش نظر سند کا ابتدائی حصہ حذف کر دیا گیا ہے۔ (۷) مختلف فیہ مسائل پر مدلل اور جامع بحث (۸) پارہ اول کے آغاز میں ۳۸ صفحات پر مشتمل فاضلانہ مقدمہ جس میں حجیت حدیث پر دلائل کے ساتھ ساتھ منکرین حدیث کا بلوغ رد کیا گیا ہے۔

ایضاح البخاری

میرے پیش نظر ایضاح البخاری کا جو نسخہ ہے وہ ابتداء سے کتاب الصلوٰۃ تک ۳ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب مستقلاً صحیح بخاری کی شرح نہیں ہے بلکہ شیخ فخر الدین احمد، متوفی ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۲ء کے افادات کا مجموعہ ہے جس کو ان کے شاگرد شیخ ریاست علی (مدرس دارالعلوم دیوبند) نے تحریری شکل دے کر مرتب کیا ہے۔ اس شرح کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

(۱) احادیث کا با محاورہ ترجمہ (۲) اکثر مقامات پر ترجمہ الباب کی وضاحت (۳) الفاظ حدیث کی مختصر لغوی تشریح (۴) بیشتر مقامات پر حدیث کے باب کے گذشتہ ابواب سے ربط کی وضاحت (۵) شرح میں مختلف علماء کے اقوال اور آراء کا بیان (۶) متعدد مقامات پر شیخ کشمیری کے اقوال سے استدلال (۷) شرح حدیث کے ضمن میں مختلف اعتراضات کے جوابات (۸) کتاب کے آغاز

میں ۲۶ صفحات پر امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سوانح و حالات کا بیان۔

شرح صحیح مسلم

شروح حدیث میں شرح صحیح مسلم کا مقام اور مرتبہ بہت بلند ہے۔ یہ شرح صحیح مسلم کی وہ واحد شرح ہے جو اردو زبان میں ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ضخیم اور مبسوط بھی ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی نے ۱۹۸۰ء میں اس شرح کو لکھنا شروع کیا تھا۔ پہلی جلد لکھنے کے بعد علیل ہونے کی وجہ سے ۴ سال تک یہ کام معرض التواء میں رہا۔ مارچ ۱۹۸۶ء میں شرح کا کام دوبارہ شروع کیا اور جنوری ۱۹۹۳ء میں اس کی ۷ جلدیں مکمل فرمائیں۔ علالت سے قبل لکھی جانیوالی جلد اول بہت مختصر تھی اس کو بقیہ مجلدات کی طرز پر لانے کے لئے دوبارہ تحریر فرمایا۔ یوں یہ عظیم و خطیر کام فروری ۱۹۹۳ء کے وسط میں پایہ تکمیل کو پہنچا اور اب تقریباً ۸ ہزار صفحات پر مشتمل مفصل شرح ہمارے سامنے موجود ہے۔ اس میں تعجب خیز اور حیران کن امر یہ ہے کہ شارح نے انتہائی تحقیق و تفصیل اور شرح و بسط کے ساتھ لکھنے کے باوجود صحیح مسلم کی شرح میں فقط ۸ سال کے عرصہ میں ۸ ہزار صفحات تحریر فرمادیئے جبکہ نزہۃ القاری اور مرآۃ المناجیح دونوں تقریباً ساڑھے ۴ ہزار صفحات پر مشتمل ہیں ان میں سے پہلی ۷ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی اور دوسری ۱۰ سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی۔

اسلوب شرح

شرح صحیح مسلم میں شرح کا جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے وہ بہت جامع ہونے کے ساتھ ساتھ قارئین کی سہولت اور ذوق مطالعہ کے بھی موافق اور مطابق ہے۔ سب سے پہلے ہر باب کی احادیث کو یکجا کر کے ان کا با محاورہ اور سلیس ترجمہ کیا گیا ہے۔ بعد ازاں مختلف عنوانات کے تحت ترجمہ کردہ احادیث کی شرح اور ان سے متعلقہ مباحث پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ حدیث کی شرح کرتے ہوئے شارح نے مستند اور معتمد شارحین حدیث کی آراء کو مکمل حوالہ جات کے ساتھ نقل فرمایا ہے اور حدیث کے ماتحت گفتگو کرتے ہوئے زیر بحث مسئلہ پر قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ سے استشہاد کرنے کے ساتھ ساتھ علماء کے پیش کردہ دلائل پر بحث و نظر اور (ان سے اختلاف کی صورت میں) اپنے موقف کی مدلل تشریح بھی فرمائی ہے۔ نیز حدیث کے ماتحت آنے والے مباحث و مسائل کے علم تفسیر یا علم حدیث سے متعلق ہونے کی صورت میں ائمہ مفسرین اور ماہرین حدیث کی با حوالہ تصریحات پیش کی ہیں اور علم فقہ سے متعلق ہونے کی صورت میں مستند فقہاء کرام کے ارشادات پیش کئے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ قرآن و سنت اور علماء متقدمین و محققین کی عبارات کی روشنی میں عصر حاضر کے مسائل پر بھی محققانہ بحث فرمائی ہے نیز زیر بحث حدیث سے مستنبط ہونے والے فوائد و مسائل بھی تفصیل و اختصار کے ساتھ ذکر فرمائے ہیں۔ نیز متعلقہ حدیث کے ماتحت اہلسنت و جماعت کے عقائد و معمولات کی مدلل تشریح اور مخالفین مذہب کی مہذب گرفت کرنے کے ساتھ ساتھ علماء مفسرین و شارحین کے علمی مسامحات پر باوقار تنبیہات بھی فرمائی ہیں۔

خصوصی مباحث

اسلوب شرح کے اس مختصر سے تعارف کے بعد ذیل میں ہم شرح صحیح مسلم کا ایک جامع خاکہ پیش کر رہے ہیں جس کی روشنی میں واضح ہوگا کہ ہر جلد میں کون کون سے خصوصی مباحث اور تحقیقی مسائل زیر بحث شرح ہیں۔

جلد اول

ندائے یا محمد ﷺ کا جواز/ ۳۱۰، علوم خمسہ کی بحث/ ۳۲۳، ایمان ابی طالب/ ۳۸۶، محبت رسول ﷺ/ ۴۲۶، تعزیہ اور ماتم/ ۴۹۰، تقیہ/ ۶۱۷، معراج النبی ﷺ مع مسئلہ حاضر و ناظر/ ۶۸۷، قبروں پر پھول رکھنا/ ۹۸۱، حی علی الفلاح پہ کھڑا ہونا/ ۱۰۹۸، رفع یدین/ ۱۱۰۸، قراءت خلف الامام مع مسئلہ سورۃ الفاتحہ/ ۱۱۲۹، تشہد میں رسول اللہ ﷺ پر بالقصد سلام عرض کرنا/ ۱۱۲۷، رسول اللہ ﷺ کی صفت بصارت کا دائمی ہونا/ ۱۲۲۰، سجدہ میں پیر زمین پر رکھنا/ ۱۲۹۱، سجدہ میں انگلی کا پیٹ لگانا/ ۱۲۹۹، داڑھی اور مونچھیں/ ۹۲۲، نجشکشن سے روزہ ٹوٹنا/ ۳۳۸۔

جلد ثانی

مسئلہ شفاعت/ ۳۸، قبور صالحین کے پاس مسجد بنانا/ ۸۲، جنات کی تحقیق/ ۱۰۰، روایت تلک الغرائق العلی کی تحقیق/ ۱۵۵، فاسق کی امامت/ ۳۰۷، مسافت قصر اور اس کی مدت/ ۳۷۰، تنہا عشاء پڑھنے والے کا وتر باجماعت ادا کرنا/ ۵۰۲، تہجد آپ ﷺ پر فرض تھی یا نہیں؟/ ۴۷۰، بدعت کی بحث/ ۵۵۱، گانا اور آلات موسیقی/ ۶۷۲، اختیارات مصطفیٰ ﷺ/ ۷۸۳، مزارات پر گنبد بنانا اور چادر چڑھانا/ ۸۱۳، غیر نبی پر استقلالاً صلوٰۃ پڑھنا/ ۱۰۱۸، مسجد میں نماز جنازہ/ ۱۰۳۶، بلغاریہ اور قطبین میں اوقات نماز/ ۲۲۵، قصر صلوٰۃ اور ہوائی جہاز کا سفر/ ۳۸۳، ریل اور ہوائی جہاز میں نماز/ ۳۹۷، ریڈیو ٹی وی وی سی آر اور سینما کا حکم/ ۷۰۴، پوسٹ مارٹم/ ۸۲۳، عطیہ خون/ ۸۳۰، اعضاء کی پیوند کاری/ ۸۴۳، پراویڈنٹ فنڈ پہ زکوٰۃ/ ۸۹۹، فوٹو گرافی/ ۷۶۔

جلد ثالث

میلاد رسول ﷺ/ ۱۶۹، لیلۃ القدر/ ۲۰۳، حجیت حدیث/ ۲۴۶، رسول اللہ ﷺ کا اجتہاد/ ۲۶۷، اجتہاد/ ۳۱۸، تقلید/ ۳۲۸، کوا کھانا/ ۳۵۱، مسئلہ یزید/ ۶۰۰، حج اکبر/ ۶۸۸، قبر انور (علی صاحبہ تسلیمات و تحیات) کا کعبۃ اللہ اور عرش سے افضل ہونا/ ۷۴۵، مسئلہ متعہ/ ۷۹۳، مسئلہ کفایت/ ۹۶۴، مسئلہ طلاق ثلاثہ/ ۱۰۲۰، نفقہ سے عجز کی بناء پر تفریق/ ۱۱۹۲، رویت ہلال کمیٹی کے ریڈیو ٹی وی پر اعلانات کا حکم/ ۵۳، بذریعہ جہاز عورت کا بغیر محرم حج پہ جانا/ ۶۶۴، ضبط تولید (برتھ کنٹرول)/ ۸۷۸، مسئلہ اسقاط حمل برہنائے میڈیکل ٹیسٹ/ ۸۹۱، ٹیسٹ ٹیوب بے بی/ ۹۳۵۔

جلد رابع

ایصال ثواب/ ۵۰۰، غیر اللہ کی قسم کھانا/ ۵۶۰، ارتداد کی تفصیل اور احکامات/ ۶۵۵، حدود میں عورتوں کی گواہی/ ۷۲۶، چور کا کئے ہوئے ہاتھ کو پیوند کرنا/ ۷۵۵، زنا کا مفہوم اور سزا/ ۷۸۵، رجم کی تحقیق/ ۷۹۷، تعزیر میں قتل کرنا/ ۸۶۱، حدود کے کفارہ ہونے نہ ہونے کی تحقیق/ ۸۷۴، امام اعظم کے قول پر مروجہ شراہوں کے حلال ہونے کی تحقیق/ ۳۲۰، ۸۴۸، سرمایہ دارانہ نظام اشتراکیت کیونزیم اور سوشلزم کا تعارف اور بحث/ ۹۲، انعامی بانڈز/ ۱۱۱، الکحول الکحول آمیز دواؤں پر فحشو وغیرہ کا حکم/ ۳۲۲، بینک کے سود کی تحقیق/ ۳۴۷، بینک نوٹ کی تحقیق/ ۳۵۰، پستول اور بندوق وغیرہ کے ذریعے قصاص لینے کا حکم/ ۶۷۷۔

جلد خامس

بشر اور نور کی تحقیق/ ۸۸، مخلوق کی طرف علم غیب کی نسبت کی تحقیق/ ۱۰۸، مسئلہ شہادت/ ۱۶۲، ردِ شمس (للا نبیاء الکرام علیہم الصلوٰۃ والسلام)/ ۳۱۵، جنگی قیدیوں کا حکم/ ۳۳۲، مسئلہ فدک/ ۳۸۸، مسئلہ خلافت/ ۴۴۵، غزوہ بدر میں فرشتوں کا

نزول/۳۶۹، قیام تعظیسی/۴۸۳، حضور اکرم ﷺ کا امی ہونا/۵۳۳، سجدہ شکر کی تحقیق/۵۷۰، ستر اور حجاب کی تحقیق مع عورت کی آواز عورت کی سربراہی اور عورت کا گھر سے باہر نکلنا/۶۱۲، امارت و خلافت/۷۰۵، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے خروج کی تحقیق/۷۸۸، فاسق کی خلافت/۷۹۱، حکمی شہید کی تحقیق/۹۳۵، معبہ لائری اور سٹہ کا شرعی حکم/۸۴۵، بیمہ کی تحقیق/۸۴۶۔

جلد سادس

تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پہ اجرت لینا/۵۷۰، مسئلہ مغفرتِ ذنب/۶۹۰، ختم نبوت/۷۲۱، حیاتِ خضر علیہ السلام/۸۵۲، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے متعلق اہم مباحث/۸۶۱، لفظ ضآن کی تحقیق/۱۳۸، بھگ، حشیش، انیون اور تمباکو نوشی کا حکم/۲۰۶، سرخ، سفید، زرد اور سبز رنگ کے لباس، ٹوپی وغیرہ کے متعلق تفصیلی بحث/۴۱۰، بندوق سے مارے ہوئے اور شکار کئے ہوئے جانور کی تحقیق/۶۶، برقی اور مشینی آلات سے ذبح کا حکم/۱۲۲۔

جلد سابع

غیبت سے متعلق تفصیلی اور تحقیقی بحث/۱۶۷، عصمتِ انبیاء کرام ﷺ/۲۷۷، عصمتِ ملائکہ علیہم السلام/۲۹۰، نبی اکرم ﷺ کی عصمتِ مبارکہ/۳۰۷، عصمتِ انبیاء کرام ﷺ پر اعتراضات کے جوابات/۲۹۵، علم سے متعلق اہم مباحث کی تفصیل و تحقیق/۳۶۲، ابن ابی کی نماز جنازہ/۵۸۳، سترہ کی بحث/۸۸۲، وسیلہ استمداد استعانت اور ندائے غیر اللہ/۹۰۵ تا ۹۰۷، بغیر سترہ کے نمازی کے آگے سے گزرنا/۸۹۰، عورتوں کا لکھنا، کتابت کے اہم مباحث/۹۵۲، قبر میں سوال کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کی تحقیق/۷۲۰، زیارتِ قبور نیز عورتوں کا زیارت کے لیے جانا/۷۳۴، مسجد میں سائل کو دینا (تحقیقی بحث)/۸۹۲۔

تفصیلی گفتگو کے عنوانات

اسلوبِ شرح اور خصوصی مباحث کے مختصر تعارف کے بعد اب سطور آئندہ میں شرح صحیح مسلم کی مختلف خصوصیات اور ان کی روشنی میں شرح کا تفصیلی تعارف اور مقام و مرتبہ واضح کیا جائے گا۔ یہ تفصیلی گفتگو جن عنوانات کے ماتحت ہوگی، وہ درج ذیل ہیں:

- ☆ شرح صحیح مسلم اور اہم تحقیقی مسائل
- ☆ عصرِ حاضر کے جدید مسائل
- ☆ مذاہبِ اربعہ کی تفصیل اور مسلکِ احناف کی ترجیح
- ☆ عقائدِ اہلسنت کا مدلل بیان اور دیگر مسالک کا مہذب رد
- ☆ متقدمین و متاخرین اور معاصرین سے اختلافِ رائے
- ☆ مجتہدات و تفردات
- ☆ چند دیگر خصائص
- ☆ اقتباسات از تاثراتِ مشائخ

شرح صحیح مسلم اور اہم تحقیقی مسائل

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ شریعتِ مطہرہ کا دامن بے شمار مسائل سے بھرا ہوا ہے۔ قرآن و سنت کے ایک ایک ارشادِ عظمت

نشان سے کئی کئی مسائل کا استخراج و استنباط کوئی انوکھی بات نہیں ہے۔ فقہاء اسلام و علماء اعلام کی کتب و تحریرات اور تصنیفات و تالیفات اس پر شاہد عادل اور برہان کامل ہیں۔ لیکن مسائل کی اس کثرت میں بہ تقاضائے عقل یہ ناممکن بات ہے کہ تمام مسائل اپنی ذات اپنی نوعیت اور اپنی جہت کے اعتبار سے از اول تا آخر یکساں ہوں۔ بعض مسائل وہ ہوتے ہیں جو ایک خاص وقت تک یا خاص جگہ کے لیے قابل عمل ہوتے ہیں اس وقت کے گزرنے یا جگہ کے بدلنے سے وہ مسائل بھی تبدیل ہو جاتے ہیں، بعض مسائل وہ ہوتے ہیں جو وقت اور زمانے کے تقاضوں کے اختلاف سے قابل ترمیم ہو جاتے ہیں، بایں طور کہ پہلے ان میں کچھ تنگی اور دشواری تھی اب اس تنگی کو دور کر کے وسعت اور نیر (آسانی) کی حاجت پیش آتی ہے، بعض مسائل وہ ہوتے ہیں جن میں طبعاً اور ابتداءً تو آسانی اور وسعت کا عنصر موجود ہوتا ہے لیکن بعد میں کچھ مخصوص مزاج کے لوگ ان مسائل کی وسعت کو تنگی اور مشکلات کی طرف لے جاتے ہیں، غرضیکہ مسائل کی مختلف جہات اور مختلف نوعیتیں ہیں جس نوعیت کے مسائل کا سطور بالا میں ذکر ہوا، فی الواقع اسی قبیل کے مسائل دوسرے مسائل کی بہ نسبت زیادہ تحقیق طلب ہوتے ہیں، اسی طرح وہ مسائل بھی جو مختلف فیہ ہوں یا مختلف اشکالات کی زد میں ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں علماء محققین نے اپنی تصانیف میں تحقیقی مسائل رقم فرمائے اور ان پر دلائل و براہین کے ساتھ گفتگو کر کے محققانہ ابحاث قلم بند فرمائیں۔ ان علماء میں امام فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ، خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ، امام حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، امام بدر الدین عینی حنفی متوفی ۸۵۵ھ، محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام متوفی ۸۶۱ھ، علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی متوفی ۱۲۵۲ھ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری حنفی متوفی ۱۳۴۰ھ وغیرہم کے اسماء گرامی نمایاں ہیں۔ انہی اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ کے علمی اور روحانی فیضان سے عصر حاضر میں بھی ایسے اصحاب قلم معدوم نہیں ہیں جو اپنی تحریرات و تصنیفات میں تحقیق و تدقیق کا دامن تھامے نظر آتے ہیں، ان کی تصنیفات و تالیفات محققانہ ابحاث سے مزین اور آراستہ ہوتی ہیں۔ عصر حاضر میں ایسی تصانیف کا ہونا بھی بہت غنیمت اور لائق صد تحسین ہے۔ میرے پیش نظر جو شروح حدیث ہیں، ان میں تحقیق و تدقیق کے حوالہ سے شرح صحیح مسلم کا مقام بہت بلند اور نمایاں ہے۔ اس شرح میں متعدد ایسے مسائل پر قلم اٹھایا گیا ہے جو واقعہ تحقیق طلب تھے یا دور حاضر میں تحقیق طلب بن چکے ہیں، ان پر نہ صرف قلم اٹھایا گیا بلکہ محققانہ انداز میں ان پر بحث کر کے ان کا معقول حل پیش کیا گیا ہے۔ کئی ایسے مسائل جو اہلسنت اور اہل تشیع کے درمیان مختلف فیہ ہیں، ان پر قرآن و سنت اور خود اہل تشیع کی معتمد کتب کی روشنی میں بحث کر کے مذہب مہذب اہلسنت و جماعت کی حقانیت کو روشن کیا گیا ہے۔ بعض ایسے مسائل جو اپنے اندر گنجائش ہونے کے سبب فی زمانہ تیسیر و تسہیل کے متقاضی ہیں ان پر بھی مفصل و مدلل تحقیق کر کے وسعت و گنجائش سے بھرپور مستفید ہونے کی راہ واضح کی گئی ہے، علیٰ ہذا القیاس متعدد مسائل پر تحقیقات عمیقہ اور تدقیقات انیقہ، شرح ہذا کے لئے دیگر شروح احادیث کے درمیان ماہہ الامتیاز ہیں۔۔۔۔۔ اگر ان تمام مسائل پر گفتگو کی جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے۔

ذیل میں اس شرح سے کچھ مثالیں پیش کرنے سے قبل یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس شرح میں مسائل پر تحقیق کے دوران شارح کا اسلوب کیا رہا ہے؟

اسلوب تحقیق

مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسائل کی تحقیق کے دوران شارح کا اسلوب مکمل طور پر معروضی اسلوب رہا ہے۔ یعنی۔۔۔۔۔ ایسا نہیں کہ پہلے سے ذہن کے اندر کوئی نظریہ متعین کر لیا گیا ہو اور پھر اس پر دلائل کا تتبع اور تلاش کی گئی ہو۔۔۔۔۔ بلکہ کسی بھی نظریہ اور فکر کو اپنے اوپر مسلط کرنے کی بجائے اولین مرحلہ میں قرآن و سنت اور دیگر دلائل کے تتبع و تفحص اور تلاش کے بعد کوئی نظریہ

قائم کیا گیا ہے۔ ایسی صورت میں ہوتا یہ ہے کہ تحقیق کرنے والے پر دلائل کی روشنی میں جو نظریہ واضح ہوتا ہے وہ برملا اسے اپنا مختار قرار دیتا ہے اور دلائل کی روشنی میں جس نظریہ کا بطلان واضح ہوتا ہے وہ بلا خوف و لومۃ لائم اس نظریہ کا ابطال کرتا ہے۔ متقدمین میں امام ابن ہمام کی فتح القدیر سند محققین علامہ شامی کی رد المحتار اور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فتاویٰ رضویہ ہماری اس تقریر کی واضح مثال اور روشن دلیل ہیں۔ (کما لا یخفی علی من یطالعہا مستیقظا) بعینہ شرح صحیح مسلم میں بھی شارح نے محققین ہی کا اسلوب اپنایا ہے۔

چند مثالیں

شارح کے اسلوب تحقیق کی وضاحت کے بعد ذیل میں شرح صحیح مسلم کی تحقیقی اباحت میں سے ”مشتے نمونہ از خروارے“ کے طور پر صرف چند مسائل کا تعارف پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ اندازہ کیا جاسکے کہ شرح ہذا میں کس نوعیت کے مسائل پر کس انداز سے بحث کی گئی ہے اور یہ بھی واضح ہو جائے کہ شرح صحیح مسلم کو دیگر شروح کے درمیان کیا مقام حاصل ہے؟

(۱) روایت ”تلك الغرائق العلی“ کی تحقیق

صحیح مسلم باب سجود التلاوة کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ والنجم پڑھی اور سجدۂ تلاوت ادا کیا، آپ ﷺ کے پاس جتنے لوگ تھے ان سب نے سجدہ کیا، سوا ایک بوڑھے شخص کے، اس نے مٹی کی ایک مٹھی بھر کر اپنی پیشانی سے لگائی اور کہا: مجھے یہی کافی ہے۔

اس موقع پر مشرکین نے جو سجدہ کیا اس کی وجہ میں ایک روایت پیش کی جاتی ہے کہ ”حضور ﷺ نے جب ”ومنوۃ الثالثة الاخری“ کی تلاوت کی تو شیطان نے آپ کی تلاوت میں خود یہ الفاظ ملا دیئے یا آپ کی زبان سے جاری کر دیئے:

تلك الغرائق العلی فان شفاعتہن لترتجی۔ یہ مرغاب بلند بانگ ان کی شفاعت کی توقع کی جاتی ہے۔

یہ سن کر مشرکین خوش ہوئے اور سجدہ کر لیا، بعد میں جبریل نے آ کر عرض کی: آپ نے وہ چیز تلاوت کی جس کو نہ میں لے کر آیا نہ اللہ تعالیٰ نے اس کو نازل کیا۔ آپ رنجیدہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنْسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكُمُ اللَّهُ أَلَيْتَهُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ (الحج: ۵۲)

اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر (اس کے ساتھ یہ واقعہ گزرا ہے) جب انہوں نے (اپنی امت کے بڑھنے کی) تمنا (آرزو) کی تو شیطان نے (لوگوں میں مختلف وساوس پیدا کر کے) اس تمنا میں خلل ڈال دیا، تو اللہ تعالیٰ شیطان کے وساوس کو منسوخ فرما دیتا ہے پھر اپنی آیتوں کو مضبوط بناتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ۝

یہ روایت کشف الاستار عن زوائد الہمز ارج ۲ ص ۷۲ اور مجمع الزوائد ج ۷ ص ۱۱۵ میں موجود ہے۔

امام ابو منصور ماتریدی، امام بیہقی، امام فخر الدین رازی، قاضی بیضاوی، امام نووی، علامہ کرمانی، علامہ بدر الدین عینی، علامہ قسطلانی اور علامہ سید محمود آلوسی حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ اور دیگر تمام محققین نے اس روایت کو قطعاً رد کر دیا ہے۔ علامہ بدر الدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

فانه قد قامت الحجة واجتمعت الامة علی عصمتہ ﷺ ونزاهتہ عن مثل هذه الرذيلة۔ اس قسم کے واقعہ سے نبی ﷺ کی عصمت اور پاکیزگی پر دلیل قائم ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ آپ اس سے بری

وحاشاہ عن ان تجری علی قلبہ او لسانہ شیء من ذالک لا عمدا ولا سہوا او یکون للشیطان علیہ سبیل او ان یتقول علی اللہ عزوجل لا عمدا ولا سہوا والنظر والعرف ایضا یحیلان ذالک لو وقع لارتد کثیر ممن اسلم ولم ینقل ذالک ولا کان ینحفی علی من کان بحضرۃ من المسلمین۔

ہیں کہ آپ کے دل یا زبان پر ایسی کوئی چیز جاری ہو، عمدانہ سہواً یا شیطان کی طرح سے آپ پر کوئی سبیل نکال سکے یا آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی غلط بات منسوب کریں، عمدانہ سہواً، عقلاً اور عرفاً بھی یہ واقعہ محال ہے، اگر یہ واقعہ رونما ہوتا تو کئی مسلمان مرتد ہو جاتے حالانکہ ایسا منقول نہیں ہے اور آپ کے پاس جو مسلمان تھے ان سے یہ واقعہ مخفی نہ رہتا۔

(عمدة القاری ج ۱۹ ص ۶۶)

انہی محققین کی اتباع میں شارح صحیح مسلم نے بھی مذکورہ روایت کی فنی حیثیت پر مفصل بحث قلمبند فرمائی ہے اور قوی ترین دلائل کی روشنی میں اس روایت کو غلط باطل اور مردود قرار دیا ہے۔ آپ نے اس مسئلہ پر اپنی شرح میں دو جگہ بحث فرمائی ہے، ایک جلد ثانی میں اور دوسری جلد سابع میں۔ جلد سابع میں صفحہ ۳۴۶ سے لے کر ۳۵۰ تک ۴ صفحات پر اور جلد ثانی میں صفحہ ۱۵۵ سے لے کر ۱۶۳ تک ۱۰ صفحات پر مفصل بحث فرمائی ہے۔ ذیل میں ہم اس تحقیق کی چند خوبیاں پیش کر رہے ہیں:

تحقیق کی خوبیاں

(۱) پیش نظر شروع حدیث کے مقابلے میں شارح کی تحقیق کی پہلی خوبی یہ ہے کہ آپ نے سب سے پہلے زیر بحث روایت کا باحوالہ، باسند اور باجرح مکمل متن تفصیلاً نقل فرمایا ہے، یہ واضح کرنے کے لئے کہ آپ کو اس روایت سے کیوں اختلاف ہے؟ چنانچہ نقل متن کے اختتام پر لکھتے ہیں:

”ہم نے اس روایت کو سند متصل اور سند مرسل دونوں طریقوں سے بالتفصیل اس لئے بیان کیا ہے تاکہ اہل علم اور قارئین کو معلوم ہو جائے کہ ہم اس روایت سے اس قدر شدید اختلاف کیوں کر رہے ہیں۔“

(۲) تحقیق کی دوسری خوبی یہ ہے کہ شارح نے اپنے موقف کی تائید میں امام بدرالدین عینی حنفی، امام قاضی عیاض مالکی، شارح البخاری علامہ محمد بن یوسف کرمانی، علامہ علی قاری حنفی اور شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی حنفی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی مکمل حوالہ جات کے ساتھ عبارات پیش کی ہیں۔

(۳) تحقیق کی تیسری خوبی یہ ہے کہ شارح نے معتمد محدثین کی آراء نقل کرنے کے بعد مستند ائمہ مفسرین میں سے امام ابو بکر محمد ابن عربی، علامہ ابوالبرکات نسفی، امام قرطبی مالکی، امام فخر الدین رازی شافعی، صاحب البحر المحیط علامہ ابوحیان محمد بن یوسف اندلسی اور ابوالفضل سید محمود آلوسی حنفی بغدادی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی مکمل عبارات جلیلہ پیش کی ہیں۔ اور اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے کہ زیر بحث روایت عقلاً اور نقلاً ہر دو طرح سے باطل اور ناقابل تسلیم ہے۔

(۴) چوتھی خوبی یہ ہے کہ شارح نے قرآن حکیم کی آیت ”وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی“ کا صحیح محمل بیان کرتے ہوئے اس بات کو محقق کیا ہے کہ اس آیت مبارکہ سے زیر بحث روایت کی قطعاً تائید نہیں ہوتی۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ بعض علماء اس آیت مبارکہ کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں: اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول یا نبی بھیجے

یہ آیت سورۃ الحج کی ہے اور اس سورت کی تفسیر امام رازی نے نہیں لکھی ہے بلکہ اس کی تفسیر علامہ قولی متوفی ۷۷۲ھ نے کی ہے۔ شارح نے تبیان القرآن میں سورۃ الحج کے اختتام پر اس کی وضاحت کر دی ہے۔

سب پر کبھی یہ واقعہ گزرا ہے کہ جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا، تو منادیتا ہے اللہ اس شیطان کے ڈالے ہوئے کو پھر اللہ اپنی آیتیں پکی کر دیتا ہے۔

آیت مذکورہ کے اس ترجمہ کی روشنی میں زیر بحث باطل روایت کی تائید ہوتی ہے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الا اذا تمنى القى الشيطان فى امنيته.

جب انہوں نے پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا۔

شارح کا موقف یہ ہے کہ آیہ مبارکہ میں وارد ہونے والے لفظ ”تمنى“ کا معنی پڑھنے کی بجائے ”آرزو“ اور ”خواہش“ کرنا چاہیے۔ اس صورت میں آیت کا ترجمہ یوں ہوگا: جب انہوں نے (اپنی امت کے بڑھنے کی) تمنا (آرزو) کی تو شیطان نے (لوگوں میں مختلف وساوس پیدا کر کے) اس تمنا میں خلل ڈال دیا۔ اس ترجمہ کی رو سے آیت مبارکہ کا زیر بحث روایت سے نہ کوئی تعلق ہوگا نہ ہی زیر بحث روایت کی اس آیت سے کوئی تائید ہوگی۔

آیت مبارکہ کے مختلف مفاہیم دیگر علماء کے مذاہب اور اپنا مختار بیان کرتے ہوئے شارح رقم طراز ہیں:

”تنویر المعباس، جامع البیان، کشف مدارک، روح البیان، جلالین، درمنثور، جمل، تفسیر مظہری اور تفاسیر شیعہ میں سے تبيان، مجمع البیان اور قمی میں ان روایات پر اعتماد کیا گیا ہے، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی ﷺ جب سورۃ والنجم کی آیات تلاوت کر رہے تھے تو شیطان نے آپ کی زبان سے یہ کلمات کہلوادیئے ”تلك الغرائق العلى ان شفاعتھن لترتجى“ اور سورۃ حج کی آیت ۵۲ کا یہ معنی کیا ہے: ہم نے آپ سے پہلے جب بھی کسی رسول اور نبی کو بھیجا تو جب اس نے تلاوت کی تو شیطان نے اس کی تلاوت میں اپنی طرف سے کچھ ملا دیا۔ اس کے برخلاف الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، احکام القرآن لابن العربی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر ثعالبی، احکام القرآن للجصاص، غرائب القرآن وغرائب الفرقان، زاد المسیر، فتح البیان اور تفسیر منیر میں ان روایات کو مسترد کر دیا گیا ہے اور برسبیل تنزل ان کی یہ توجیہ کی ہے کہ جب آپ نے تلاوت کے دوران وقفہ کیا تو شیطان نے آپ کی آواز کے مشابہ آواز بنا کر اس وقفہ میں یہ کہا ”تلك الغرائق العلى ان شفاعتھن لترتجى“ اور سننے والوں نے یہ سمجھا کہ آپ نے یہ کلمات فرمائے ہیں۔ اور تفسیر مراغی، نظم الدرر اور تفسیر صاوی نے سورۃ حج کی آیت ۵۲ کا یہ معنی کیا: ہم نے آپ سے پہلے جب بھی کسی رسول یا نبی کو بھیجا اور اس نے تلاوت کی تو شیطان نے اس کے سننے والوں کے دلوں میں اس تلاوت کے خلاف شبہات ڈال دیئے۔ اور البحر المحیط، تفسیر بیضاوی، خفاجی، تفسیر ابوسعود، خازن، روح المعانی، تفسیر کبیر، الاساس فی التفسیر، المحرر الوجیز، اضواء البیان، تفسیر قاسمی، الجواہر للطنطاوی، فی ظلال القرآن، فتح القدیر اور تفاسیر شیعہ میں سے منہج الصادقین اور تفسیر نمونہ میں ان روایات کو بہ کثرت دلائل سے مسترد کر دیا ہے اور سورۃ حج کی آیت ۵۲ کا یہ معنی کیا ہے: ہم نے آپ سے پہلے جب بھی کسی رسول اور نبی کو بھیجا اور اس نے (اپنی امت کے بڑھنے کی) تمنا کی تو شیطان نے (لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈال کر) اس تمنا میں خلل ڈال دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے شیطان کے وسوسوں کو مٹا دیا اور اپنی آیات کو محکم کر دیا۔ اور ہمارے نزدیک یہی تفسیر صحیح ہے اور جن المہست مفسرین اور مترجمین نے اس کے خلاف ترجمہ اور تفسیر کی ہے وہ صحیح العقیدہ علماء ہیں اگر وہ بھی زیادہ غور و خوض سے کام لیتے اور زیادہ تحقیق اور جستجو کرتے تو امید ہے کہ وہ بھی اس ترجمہ اور تفسیر کو اختیار کرتے۔“

(شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۳۵۰)

اس اقتباس کی روشنی میں اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ زیر بحث روایت کے ابطال میں شارح نے کس قدر تحقیق اور تدقیق سے کام لیا

ہے۔ مجموعی طور پر اس اقتباس میں علماء کے ۴ مذاہب بیان کئے گئے ہیں۔ مذہب اول کے بیان میں شارح نے ۱۲ تفاسیر کا حوالہ

پیش کیا ہے مذہب ثانی کے بیان میں ۹ تفاسیر کا حوالہ مذہب ثالث کے بیان میں ۳ تفاسیر کا حوالہ اور مذہب رابع (جو شارح کا مختار ہے) کے بیان میں ۱۳ تفاسیر کا حوالہ پیش کیا ہے۔ مجموعی طور پر ۷۳ تفاسیر کی روشنی میں یہ جامع ترین اقتباس، تحقیق و تدقیق کا بہترین شاہکار ہے۔ اس سے شرح صحیح مسلم کا مقام اور مرتبہ بہت واضح اور نمایاں ہوتا ہے۔

(۲) رجم کی تحقیق

ہمارے زمانے میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو نبی اکرم ﷺ کی سنت کا بلا تردد و تامل انکار کر دیتے ہیں۔ احادیث نبویہ (علی صاحبہا التسلیم والتحیہ) پر طرح طرح سے اعتراضات کرتے ہیں اور یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ قرآن حکیم کے علاوہ کوئی اور دلیل ہمارے لیے قابل حجت نہیں ہے۔ چنانچہ اس بنیاد پر منکرین کئی ایسے مسائل کا انکار کر دیتے ہیں جن کے اثبات کا زیادہ انحصار سنت نبویہ (علی صاحبہا التسلیم والتحیہ) پر ہوتا ہے۔ من جملہ انہی مسائل میں ایک مسئلہ ”رجم کی سزا“ کا بھی ہے۔ جس کے بارے میں منکرین کا دعویٰ یہ ہے کہ قرآن مجید میں زانی کی سزا ”صرف“ کوڑے مارنا ہے اور جن احادیث میں رجم کا ذکر ہے وہ سب خبر واحد ہیں اور خبر واحد سے قرآن مجید کو منسوخ کرنا جائز نہیں ہے۔

شارح صحیح مسلم نے جلد رابع، کتاب الحدود میں مسئلہ رجم پر بہت مفصل مدلل اور تحقیقی گفتگو کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ رجم کی سزا نہ صرف احادیث متواترہ سے ثابت ہے بلکہ قرآن حکیم میں اس کا ثبوت موجود ہے۔ ۴۲ ماخذ کی روشنی میں شارح کی یہ بحث تقریباً ۲۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

تحقیق کی خوبیاں

(۱) شارح نے رجم کے ثبوت میں قرآن حکیم کی آیت ”وَكَيْفَ يُحَكِّمُونَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ“ (المائدہ: ۴۳) سے استدلال کیا ہے اور سند کے طور پر حافظ ابن کثیر اور امام فخر الدین رازی کی عبارات پیش کی ہیں۔ نیز آیت مبارکہ کے الفاظ ”وَعِنْدَهُمُ التَّوْرَةُ فِيهَا حُكْمُ اللَّهِ“ کی مزید وضاحت میں تورات اور انجیل کے حوالہ جات بھی رقم کئے ہیں جن میں رجم کے حکم الہی ہونے کی صراحت موجود ہے۔

قرآن حکیم ہی سے دوسرا استدلال کرتے ہوئے شارح نے یہ آیت مبارکہ پیش کی ہے:

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيِّمًا عَلَيْهِ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ۔
(المائدہ: ۴۸)

اس آیت سے استدلال یوں کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زنا کرنے والے دو یہودیوں کے متعلق رجم کا فیصلہ فرمایا اور اس سیاق میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ قرآن حکیم ان آسمانی کتابوں کا مصدق اور مہمکن (منجہبان) ہے جو اس کے سامنے ہیں:

پس آپ ان کے درمیان اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام فاجحکم بینہم بما انزل اللہ۔

کے مطابق فیصلہ کیجئے۔

(شارح لکھتے ہیں:) ”نبی ﷺ کے سامنے آسمانی کتابیں تورات اور انجیل موجود تھیں اور خود قرآن مجید ناطق اور شاہد ہے کہ ان کتابوں میں تحریف کی جا چکی ہے اس کے باوجود قرآن مجید فرماتا ہے کہ قرآن ان کا مصدق اور نگہبان ہے۔ اور جس چیز کا قرآن مجید مصدق ہے وہ رجم کا حکم ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو حکم اللہ قرار دیا ہے اور اسی کا قرآن مجید نگہبان ہے اور یہی وجہ ہے کہ آئے دن کی تحریفات کے باوجود تورات اور انجیل میں رجم کا حکم آج بھی موجود ہے اور یہ قرآن مجید کا معجزہ اور اس کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔“

(۲) تحقیق کی دوسری خوبی یہ ہے کہ قرآن حکیم سے رجم کا ثبوت فراہم کرنے کے بعد شارح نے ۸۶ احادیث صحیحہ رجم کے اثبات میں پیش کی ہیں جن میں سے ۵۳ احادیث مرفوعہ اور متصل ہیں ۱۴ احادیث مرفوعہ اور مرسل ہیں ۱۴ آثار صحابہ ہیں اور پانچ فتاویٰ تابعین ہیں۔ چنانچہ احادیث کی تفصیل پیش کرنے سے قبل اجمالی خاکہ بیان کرتے ہوئے شارح لکھتے ہیں:

”رجم کی صحیح مرفوعہ متصل احادیث ۵۳ صحابہ سے مروی ہیں جن کو مسلم اور مستند جلیل القدر محدثین نے اپنی تصانیف میں متعدد اسانید کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کے علاوہ ثقہ تابعین کی چودہ (۱۴) مرسل روایات ہیں اور چودہ (۱۴) آثار صحابہ اور پانچ (۵) فتاویٰ تابعین ہیں جن کو کبار محدثین نے اسانید کثیرہ کے ساتھ اپنی مصنفات میں درج کیا ہے۔ یہ کل چھپاسی (۸۶) احادیث ہیں۔ ہم نے جن اعداد و شمار کا ذکر کیا ہے یہ ان کتب احادیث سے حاصل کئے گئے ہیں جو ہمارے پاس موجود اور دستیاب ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار کتب احادیث ہیں جو ہماری دسترس سے باہر ہیں۔ اس لئے حتمی اور قطعی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ رجم کے سلسلہ میں کتنی احادیث مرفوعہ مرسلہ آثار صحابہ اور فتاویٰ تابعین موجود ہیں بہر حال ہم نے جو اعداد و شمار تتبع اور تلاش سے حاصل کئے ہیں ان کی بناء پر یہ اطمینان اور یقین ہو جاتا ہے کہ رجم کا ثبوت جن احادیث سے ہے وہ معنًا متواتر ہیں اور ان اعداد سے اس بات پر شرح صدر ہو جاتا ہے کہ یہ احادیث اس قوت میں ہیں کہ ان سے قرآن مجید کی وضاحت کی جاسکتی ہے اور ان احادیث متواترہ کی بناء پر یہ قول صحیح اور برحق ہے کہ قرآن مجید میں جس زانیہ اور زانی کی سزا سو کوڑے مارنا بیان کی ہے اس سے آزاد اور غیر مخصن (غیر شادی شدہ) زانی اور زانیہ مراد ہیں رے آزاد اور مخصن (شادی شدہ) زانیہ اور زانی تو ان کی حد رجم کرنا ہے جیسا کہ احادیث متواترہ میں اس کا بیان ہے۔“

(۳) تحقیق کی تیسری خوبی یہ ہے کہ شارح نے احادیث کی کثرت کی بناء پر تمام احادیث کو علیحدہ علیحدہ عنوانات کے تحت نقشہ کی صورت میں پیش کیا ہے جس میں پہلے راوی کا نام پھر حدیث شریف کا خلاصہ اور پھر (تیسرے خانہ میں) حدیث کا مکمل حوالہ فراہم کیا ہے۔ یہ نقشہ بہت جامع، تحقیقی، تفصیلی اور قابل تحسین ہے۔ نیز اس سے شرح صحیح مسلم کا مقام بھی روشن اور نمایاں ہوتا ہے۔

(۴) تحقیق کی چوتھی خوبی یہ ہے کہ قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ قویہ سے استدلال کرنے کے بعد شارح نے مستشرقین اور مفسرین حدیث کی جانب سے رجم پر وارد ہونے والے چند اشکالات کے بالترتیب اور بالتفصیل مدلل جوابات ارقام فرمائے ہیں۔ ذیل میں فقط ایک اشکال اور اس کا جواب بطور مثال کے ملاحظہ فرمائیے:

اشکال: قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَإِذَا أَحْصَيْنَ فَإِنَّ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ. (النساء: ۵۲)

پھر اگر وہ باندیاں شادی شدہ ہو جانے کے بعد کسی بد چلنی کی مرتکب ہوں تو ان پر اس کی بہ نسبت آدھی سزا ہے جو شادی شدہ

عورتوں کو اس جرم پر دی جاتی ہے۔

اس آیت مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ اگر شادی شدہ باندیاں زنا کی مرتکب ہوں تو انہیں آزاد شادی شدہ عورتوں کی نصف سزا دی جائے گی۔ اگر شادی شدہ آزاد عورتوں کی سزا رجم ہو تو معنی یہ ہوگا کہ شادی شدہ باندیوں کو رجم کی نصف سزا دی جائے۔۔۔۔۔ حالانکہ رجم کا نصف ناممکن ہے۔ لہذا ماننا پڑے گا کہ آزاد شادی شدہ عورتوں کی سزا رجم نہیں بلکہ سو کوڑے ہیں؟ شارح نے اس اشکال کا مفصل جواب دیا ہے اور منکرین کی جانب سے پیش کردہ آیت مذکورہ کا قرآن ہی کی روشنی میں صحیح محمل بیان کیا ہے۔ منکرین کی بنائے استدلال آیت مذکورہ میں لفظ ”المحصنات“ ہے جس کا معنی ”شادی شدہ“ کیا گیا ہے۔ شارح فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ”المحصنات“ سے مراد شادی شدہ عورتیں نہیں ہیں (حتیٰ یلزم منه ما لزوم) بلکہ یہاں ”المحصنات“ سے آزاد اور کنواری عورتیں مراد ہیں جن کی سزا سورۃ نور کے مطابق سو کوڑے ہیں۔ شارح نے اپنے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے آیت مذکورہ کے سیاق و سباق، نحوی قواعد اور قرآن حکیم کی مختلف آیات پیش کر کے جس انداز سے منکرین کے اشکال مذکور کا قلع قمع کیا ہے وہ قابلِ تعریف اور لائقِ مطالعہ ہے۔ خود آخر میں لکھتے ہیں: میں اس آیت میں کافی غور کرتا رہا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن میں یہ دلائل القاء کئے والحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی محمد سید المرسلین۔

(۵) تحقیق کی پانچویں خوبی یہ ہے کہ شارح نے بحث کے اختتام پر منکرین کے ذکر کردہ تمام اشکالات کی ایک قدر مشترک نکال کر دلائل سے اس کا رد کیا ہے۔ وہ قدر مشترک یہ ہے کہ رجم کا حکم قرآن مجید کے خلاف ہے لہذا جن احادیث سے رجم کا ثبوت ملتا ہے وہ قرآن مجید کے مقابل حجت نہیں ہو سکتیں۔ اس قدر مشترک کو رد کرتے ہوئے شارح نے سنت رسول ﷺ کی حجیت کو متعدد دلائل اور مثالوں سے ثابت اور واضح کیا ہے۔ اور آخر میں پوری بحث و تحقیق کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بہت جامع انداز میں لکھا ہے کہ ”احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ نہ صرف یہ کہ آپ نے رجم کا حکم دیا بلکہ عملاً متعدد مقامات پر رجم کا فیصلہ کیا اور آپ کے بعد چاروں خلفاء راشدین نے اپنے اپنے دور میں یہی سزا نافذ کی اور اس کے قانونی سزا ہونے کا بار بار اعلان کیا اور ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین کا بھی یہی معمول رہا ائمہ اربعہ اور ہر زمانہ میں تمام فقہاء اسلام کا یہی نظریہ تھا تا آنکہ بعض معتزلہ اور خوارج نے اور اس دور میں منکرین سنت نے اس کا انکار کیا اور ظاہر ہے کہ تمام صحابہ تابعین اور تمام فقہاء اسلام کے مقابلہ میں ان کے انکار کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔“

شارح کی تحقیق کی بیان کردہ خوبیوں کی روشنی میں بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ رجم کے مسئلہ پر شارح کی بحث ایک ہمہ جہت اور ہمہ گیر بحث ہے جس کی نظیر دیگر شروح میں نظر نہیں آتی۔

(۳) مسئلہ کفایت کی تحقیق

علماء کے درمیان مختلف فیہ مسائل میں سے ایک معرکہ آراء مسئلہ یہ بھی ہے کہ غیر کفو میں لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟ بعض علماء کے نزدیک غیر کفو میں نکاح خواہ لڑکی اور اس کے اولیاء کی اجازت سے ہو حرام ہے۔ اور ایسا نکاح زنا کے مترادف ہے۔ جبکہ بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ ”دینداری“ کے علاوہ کسی قسم کی کوئی کفایت نکاح میں شرط نہیں ہے۔ لہذا مسلمان مرد و عورت کا غیر کفو میں نکاح کرنا جائز اور درست ہے۔ شارح صحیح مسلم کا بھی یہی موقف ہے۔

شارح نے بہت تفصیل اور شرح و بسط کے ساتھ اس مسئلہ پر تحقیق فرمائی ہے۔ جلد ثالث میں (صفحہ ۹۶۳ سے لے کر ۹۹۲ تک) تقریباً ۲۹ صفحات پر اور اسی جلد کے آخر میں بطور ضمیمہ کے تقریباً ۲۴ صفحات پر اور چھٹی جلد میں (صفحہ ۱۰۲۳ سے لے کر

۱۱۰۶ تک) تقریباً ۸۳ صفحات پر تفصیلی بحث موجود ہے۔

تحقیق کی خوبیاں

(۱) شارح نے اپنے موقف کے اثبات میں قرآن حکیم کی درج ذیل گیارہ آیات سے استدلال کیا ہے:

وَأَجَلَ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ. (النساء: ۲۴)
اور ان (حرام کردہ عورتوں) کے علاوہ سب عورتیں تمہارے لیے حلال کر دی گئیں۔

فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَنِّي وَتِلْكَ وَرِيعَ. (النساء: ۳)
تو تم اپنی پسند کے مطابق دو دو تین تین اور چار چار عورتوں سے نکاح کر لو۔

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا وَلَعَنَ
مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ. (البقرة: ۲۲۱)
اور تم (ایمان والی عورتوں کو) مشرکین کے نکاح میں نہ دو یہاں تک کہ وہ (مشرکین) ایمان لے آئیں اور بے شک مومن غلام شرک کرنے والے آزاد سے بہتر ہے اگرچہ وہ تمہیں اچھا لگے۔

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدِ حَتَّىٰ تَنْكِحَ
زَوْجًا غَيْرَهُ. (البقرة: ۲۳۰)
پھر اگر اسے (تیسری) طلاق دے دی تو وہ عورت اب اس کے لیے حلال نہیں۔ یہاں تک کہ وہ عورت اس کے علاوہ کسی اور سے نکاح کر لے۔

وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَأِمَائِكُمْ. (النور: ۳۲)
اور تم اپنے (آزاد) مردوں اور عورتوں میں سے ان کا نکاح کر دو جو بے نکاح ہوں اور اپنے صلاحیت رکھنے والے غلام اور باندیوں کا۔

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنْكِحُوا مَنِّ إِذَا اتَيْتُمُوهُنَّ
أُجُورَهُنَّ. (المختار: ۱۰)
اور ان سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں جب ان کے مہر تم ادا کر دو۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَىٰ اللَّهُ وَرَسُولُهُ
أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا (الاحزاب: ۳۶)
اور کسی مسلمان مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول ایک کام کا فیصلہ فرمادیں تو انہیں (کرنے نہ کرنے کا) اختیار ہو اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے تو بے شک وہ کھلی گمراہی میں بہک گیا ○

أَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِينَ كَالْمُجْرِمِينَ ○ مَا لَكُمْ كَيْفَ
تَحْكُمُونَ ○ (القلم: ۳۶-۳۵)
کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں جیسا کر دیں گے؟ ○ کیا ہو گیا تمہیں تم کیسا فیصلہ کرتے ہو ○

فَلَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى ○
(النجم: ۳۲)
تو تم اپنی پاکبازی نہ جتاؤ وہ پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے ○

إِنْ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَى ○ (الحجرات: ۱۳)
بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ بزرگی والا ہے وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ. (الناقون: ۸)
اور عزت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں

کے لیے ہے۔

شارح نے ان آیات کو پیش کر کے ہر ایک کے ضمن میں مستند تفاسیر اور دیگر کتب حدیث و اصول کی روشنی میں مفصل تشریح اور وجہ استدلال تحریر فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شارح کی بحث کا یہ حصہ (قرآن حکیم سے استدلال) ۳۲ ماخذ کی روشنی میں ۲۸ صفحات پر محیط ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ شارح کے علاوہ دیگر مجوزین نے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر صرف ”ان اکرمکم عند اللہ انفاکم“ سے استدلال کیا ہے اور بعض علماء نے سورۃ الاحزاب کی ذکر کردہ آیت کے شان نزول سے استدلال کیا ہے جبکہ شارح نے اپنی تحقیق اور تتبع سے ۹ آیات کا اضافہ کر کے کل گیارہ آیات مبارکہ سے اپنے موقف کو ثابت کیا ہے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر خود تحریر فرماتے ہیں:

”یہ قرآن مجید کی گیارہ آیات ہیں جن سے ہم نے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال کیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا مجھنا کارہ اور بے بضاعت شخص پر محض فضل اور احسان ہے کہ اس نے مجھ پر قرآن مجید کے ان اسرار کو کھول دیا اور ان آیات سے استنباط اور اجتہاد کی طرف میری فہم کی رہنمائی کی اور مجھ سے پہلے علماء نے صرف ”ان اکرمکم عند اللہ انفاکم“ سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال کیا ہے یا سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۳۶ کے شان نزول سے بعض علماء نے استدلال کیا ہے اور باقی نو آیات سے اس مسئلہ کے استنباط کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا جو ایک قطرۂ نیساں کو گہرا آبدار بناتا ہے جو رات کی تاریکی سے نورِ سحر نکال لاتا ہے وہی قادر و قیوم ہے جس نے علم و عمل سے تہی دامن شخص کے دل میں یہ حقائق و معارف پیدا کئے ”والحمد للہ علی ذالک“۔

(شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۱۰۵۱)

(۲) شارح نے اپنے موقف کے اثبات میں ۶ صحیح احادیث ایسی پیش کی ہیں جن میں عہد رسالت مآب ﷺ میں کئے گئے غیر کفو میں نکاح کا بیان موجود ہے۔ نیز مختلف عنوانات کے تحت ایسی پندرہ احادیث جمع کی ہیں جن سے کفو کا غیر معتبر ہونا ثابت ہوتا ہے۔

(۳) تحقیق کی تیسری خوبی یہ ہے کہ شارح نے اپنے موقف کے اثبات پر مستند اور محکم دلائل کی روشنی میں ان سیدات کی مثالیں بھی دی ہیں جن کی سیادت کا اصلی اور بلا واسطہ ہونا سب کے نزدیک مسلم اور محقق ہے اور ان کے نکاح غیر فاطمی مردوں سے کئے گئے۔ چنانچہ صحیح بخاری، عمدۃ القاری، المعارف لابن قتیبہ، طبقات ابن سعد، تحقیق الحق للسید مہر علی شاہ، فتاویٰ رضویہ اور اہل تشیع کی الفروع من الکافی کے مکمل حوالہ جات کے ساتھ ثابت کیا کہ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ طبقات ابن سعد، تہذیب التہذیب لابن حجر، الاکمال فی اسماء الرجال، صاحب مشکوٰۃ اور وفیات الاعیان لابن خلکان وغیرہا کی روشنی میں ثابت کیا کہ حضرت سیدنا امام حسین کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ کا دوسرا نکاح غیر فاطمی نوجوان عبد اللہ بن عمرو بن عثمان سے ہوا اور امام حسین ہی کی دوسری صاحبزادی سیدہ سکینہ کے یکے بعد دیگرے چار نکاح غیر فاطمی مردوں کے ساتھ کیے گئے۔ اور جمہور انساب العرب لابن حزم کی روشنی میں ثابت کیا کہ سیدنا امام حسن کی پانچ پوتیوں میں سے ۴ کا نکاح غیر فاطمی مردوں کے ساتھ ہوا۔

(۴) تحقیق کی چوتھی خوبی یہ ہے کہ مانعین اپنے موقف پر جن احادیث اور آثار سے استدلال کرتے ہیں شارح نے ان تمام دلائل پر بحث فرمائی ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی کی تہذیب التہذیب، علامہ بدر الدین عینی کی عمدۃ القاری، امام عبد الرحمن ابن جوزی کی العلل المتناہیہ، امام زیلعی کی نصب الراية فی تخریج احادیث الہدایہ، امام شمس الدین ذہبی کی تلخیص المستدرک، خاتم

الحفاظ امام الدین سیوطی کی الٰہی المصنوعہ اور دیگر مستند کتب کی روشنی میں کم و بیش ۱۲ صفحات پر مشتمل بحث اور جرح فرما کر یہ ثابت کیا ہے کہ مانعین کی پیش کردہ احادیث اور آثار ہرگز اس بات کی صالح نہیں ہیں کہ ان سے نکاح غیر کفو کی حرمت اور عدم جواز پر استدلال کیا جاسکے۔

(۵) تحقیق کی پانچویں خوبی یہ ہے کہ شارح نے زیر بحث مسئلہ سے متعلق ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے بالتفصیل مذاہب بھی بیان فرمائے ہیں اور اس سلسلے میں مذاہب اربعہ کی جن امہات الکتاب کا حوالہ دیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

مذہب احناف: المبسوط للسرہنی، فتاویٰ قاضی خان، ہدایہ، فتح القدیر، کفایہ، بزازیہ، خلاصۃ الفتاویٰ، مجمع الانہر شرح ملتقى الأبحر، الدر المنثور، الدر المختار، تبیین الحقائق، شرح الکنز، فتاویٰ عالمگیری۔

مذہب شوافع: کتاب الامام امام الشافعی، المیزان الکبریٰ للشعرانی، روضۃ الطالبین للامام النووی۔

مذہب مالکیہ: المدونۃ الکبریٰ للقتوبی۔

مذہب حنابلہ: المغنی لابن قدامہ۔

مذاہب اربعہ بیان کرنے کے ساتھ ہی شارح نے کم و بیش ۸ صفحات پر تفصیلی بحث کر کے مانعین کے ان اشکالات، ایرادات اور معارضات کو بھی دور کر دیا ہے جو فقہاء کرام علیہم الرحمۃ کی مختلف عبارات سے وارد کیے جاتے ہیں۔

(۶) تحقیق کی چھٹی خوبی یہ ہے کہ مسئلہ زیر بحث سے متعلق شارح نے تین جگہ بحث کی ہے، ایک جلد سادس میں، ایک جلد ثالث میں اور ایک اسی جلد کے آخر میں ضمیمہ کے طور پر۔ اور تینوں ہی مقامات کے آخر میں تفصیلی بحث کا چند سطور میں خلاصہ بھی بیان کیا ہے۔ یوں تو تینوں مقامات پر خلاصہ بہت جامع انداز میں بیان کیا ہے لیکن جلد ثالث میں خلاصہ اور اختتامی کلمات کی عبارت زیادہ جامع اور حسین ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

”کفایت کے سلسلے میں ہم نے بہت طویل بحث کی ہے اور قرآن مجید، احادیث، آثار اور مذاہب اربعہ کے فقہاء کے اقوال کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔ قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ نکاح میں کفو کا اصلاً اعتبار نہیں ہے، حضرت عمر، حضرت ابن مسعود، حضرت عمر بن عبدالعزیز، سفیان ثوری، ابن سیرین، امام مالک اور فقہاء احناف میں سے امام ابو الحسن کرخی، امام ابو بکر جصاص اور مشائخ عراق کا یہی مسلک ہے اور یہی حق اور صواب ہے، امام شافعی، جمہور فقہاء احناف اور امام احمد کا مختار قول یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح کے لزوم کے لیے ولی کی اجازت شرط ہے اور بعض ضعیف الاسناد احادیث اور آثار سے اس نظریہ کی تائید ہوتی ہے اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ لڑکی اور ولی کی رضا کے باوجود سادات کا نکاح غیر سادات سے حرام ہے، یہ محض بے سند قول ہے اور اللہ اور رسول کے حلال کیے ہوئے کو حرام کرنے کے مترادف ہے۔ ہم اس قول سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، چونکہ اس زمانے میں اس مسئلہ میں بہت غلو کیا جا رہا ہے اور اگر سادات میں سے کوئی شخص غیر کفو میں رشتہ کر دے، تو اس کو حرام زنا اور نجاست کہا جاتا رہا ہے اور اب تک کسی شخص نے اس مسئلہ پر تحقیق اور تفصیل سے قدم نہیں اٹھایا تھا تو میں نے توفیق الہی سے احکام شریعت کے احیاء کی خاطر اللہ اور اس کے رسول کے احکام کو دلائل سے واضح کیا۔ اللہ تعالیٰ میری اس محنت کو قبول فرمائے اور اس کو میرے لئے توشعہ آخرت کر دے۔ اس مسئلہ کی تحقیق میں ان صفحات پر جو سیاہی خرچ ہوئی ہے، وہ یقیناً میرے گناہوں کی سیاہی سے بہت کم ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم کا یہی اسلوب اور طریقہ ہے کہ وہ نیکی کے ایک قطرہ سے گناہوں کی اتنی سیاہی دھو ڈالتا ہے جس کو دھونے کے لیے سمندروں کا سارا پانی بھی ناکافی ہوتا ہے۔“ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۹۲، ۹۹۱)

(۴) تحقیقی مسائل کی مزید چند مثالیں

ذکر کردہ مثالوں کے علاوہ شرح صحیح مسلم میں اور بھی متعدد مباحث ایسے موجود ہیں جن میں شارح کی بحث اور تحقیق کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ:

ترك الاولون للآخرين. متقدمین اپنے بعد والوں کے لئے بہت کچھ چھوڑ گئے۔

اور میں بہت وثوق سے کہتا ہوں کہ مسائل پر اس انداز سے گفتگو کہ مسئلہ ہر جہت سے واضح اور منطقی ہو جائے دیگر شروح حدیث کے درمیان شرح صحیح مسلم کا امتیاز ہے۔ ذیل میں چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

حکمی شہداء کی پینتالیس اقسام پر احادیث سے شارح کی تحقیق اور دلائل

حکمی شہداء کی تعداد کتنی ہے؟ اس سلسلے میں علماء و فقہاء کی تحقیقات مختلف رہی ہیں۔ خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی نے حکمی شہداء کی تعداد ۳۰ تک بیان فرمائی ہے۔ بعض مالکی علماء نے اس پر گیارہ اقسام کا مزید اضافہ کر کے تعداد ۴۱ تک بیان فرمائی ہے اور علامہ ابن عابدین شامی قدس سرہ السامی نے مزید دو اقسام کے اضافہ کے ساتھ تعداد ۴۳ تک بیان فرمائی ہے۔

امام سیوطی نے حکمی شہداء کی تعداد ۳۰ تک جو بیان فرمائی ہے اس کے متعلق آپ نے مستقل ایک رسالہ تصنیف فرمایا ہے جس میں احادیث اور آثار سے حکمی شہداء کی تعداد بیان فرمائی ہے اسی طرح علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے بھی ۴۱ اقسام بیان فرما کر دو تین قسموں کے متعلق احادیث پیش کی ہیں اور باقی اقسام کے متعلق لکھا ہے کہ ”ہم نے اختصار کی وجہ سے دلائل کو حذف کر دیا“۔

شارح صحیح مسلم نے امام سیوطی اور دیگر کی بیان کردہ تعداد پر دو اقسام کا اضافہ کر کے تعداد ۴۵ تک بیان فرمائی ہے اور کم و بیش ۱۲ کتب حدیث کی روشنی میں تمام ہی اقسام پر احادیث اور آثار پیش کئے ہیں۔ نیز لکھتے وقت آپ کے پیش نظر امام سیوطی کا وہ رسالہ نہیں تھا جس میں انہوں نے اپنی تحقیق کے مطابق بیان کردہ تعداد پر دلائل بھی ذکر فرمائے ہیں۔ اختتام پر وضاحت کرتے ہوئے خود شارح لکھتے ہیں:

”میں نے بعض حواشی میں پڑھا تھا کہ علامہ سیوطی نے حکمی شہداء کی تعداد میں ایک رسالہ لکھا ہے اور اس سلسلہ میں احادیث اور آثار سے تیس حکمی شہداء کا بیان کیا ہے مجھے وہ رسالہ دستیاب نہیں ہو سکا تاہم میں نے توکل علی اللہ کتب احادیث میں ایسی احادیث کو تلاش کیا جن میں رسول اللہ ﷺ نے کسی خاص عمل پر شہادت کی بشارت دی ہو اور ”من جد وجد“ کے مصداق الحمد للہ مجھے ایسی صریح احادیث مل گئیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے ۴۵ مختلف عملوں پر شہادت کی بشارت دی ہے اس سے پہلے میرے علم میں ایسی کوئی تصنیف نہیں ہے جس میں احادیث کے حوالوں سے حکمی شہداء کی تعداد کو بیان کیا گیا ہو روایات میں علامہ سیوطی کی نظر بہت وسیع ہے لیکن انہوں نے بھی بقول علامہ شامی احادیث کے حوالوں سے تیس شہداء کا بیان کیا ہے اور میں ان کے سامنے طفل مکتب اور بالکل تہی دامن ہوں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مجھے احادیث کے حوالوں سے ۴۵ شہداء کا بیان کرنے کی توفیق دی ذالک فضل اللہ یؤتیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۹۳۵)

عزل (برتھ کنٹرول) کی مختلف صورتوں میں شارح کی تحقیق

عزل (برتھ کنٹرول) کن صورتوں میں جائز ہے اور کن صورتوں میں ممنوع؟ اس حوالہ سے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے پانچ صورتیں بیان فرمائی ہیں جن میں سے ایک صورت حرام ایک بدعت اور باقی تین صورتیں جواز کی ہیں۔ شارح صحیح مسلم نے حالات اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق مزید جدوجہد اور تحقیق فرما کر عزل کی ۱۲ صورتیں بیان کی ہیں۔ وضاحت کرتے ہوئے خود لکھتے

ہیں:

”امام غزالی نے اپنے زمانے حالات ضروریات اور وسائل کے اعتبار سے عزل کی پانچ صورتیں بیان کی ہیں ایک صورت حرام ایک بدعت اور تین صورتیں جائز قرار دی ہیں۔ اب چونکہ ترقی یافتہ دور ہے بہت سے نئے اسباب اور وسائل وجود میں آچکے ہیں اور ضروریات اور تقاضے بھی بڑھ گئے ہیں اور مسائل بھی زیادہ ہیں اس اعتبار سے ہم نے ضبط تولید کی ۱۲ صورتیں بیان کی ہیں جن میں آٹھ مباح (جائز) ہیں، دو ناجائز ہیں اور دو صورتوں میں سلسلہ تولید ختم کرنا واجب ہے۔“ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۸۸۹) ^۱

وصیت کی اقسام میں شارح کی تحقیق

خاتم محققین علامہ شامی نے وصیت کی ۱۴ اقسام بیان فرمائی ہیں۔

- (۱) واجب (زندگی میں اللہ تعالیٰ کے یا بندوں کے جن حقوق کی ادائیگی نہیں کر سکا اس کی وصیت کرنا)
- (۲) مستحب (دینی مدارس، مساجد، علماء اور دیگر امور خیر کے لئے وصیت کرنا)

۱۔ ضبط تولید کی ان بارہ صورتوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضبط تولید کے ناجائز ہونے کی دو صورتیں:

- (۱) کوئی شخص تنگی رزق کے خوف سے ضبط تولید کرے۔
 - (۲) کوئی شخص لڑکیوں کی پیدائش سے بچنے کے لیے ضبط تولید کرے۔
- ضبط تولید کے جائز ہونے کی آٹھ صورتیں:

- (۱) لونڈیوں سے ضبط تولید کرنا تاکہ سلسلہ غلامی مزید نہ بڑھے۔
- (۲) سلسلہ تولید کو قائم رکھنے سے عورت کے شدید بیمار ہونے کا خدشہ ہو۔
- (۳) مسلسل پیدائش سے بچوں کی تربیت اور نگہداشت میں حرج کا خدشہ ہو تو وقفہ سے پیدائش کے لیے ضبط تولید کرنا۔
- (۴) حمل اور وضع حمل کے دوران بعض صورتوں میں اپنی خواہش پوری نہیں کر سکتا اس لیے زیادہ عرصہ تک بیوی سے جنسی خواہش پوری کرنے کی نیت سے ضبط تولید کرنا۔

- (۵) اپنی بیوی سے محبت کی وجہ سے اسے ایام حمل اور ولادت کی تکالیف سے بچانے کی خاطر ضبط تولید کرنا۔
- (۶) عام طور پر بچوں کی پیدائش سے عورت کا حسن و جمال کم یا ختم ہو جاتا ہے اس لیے اس کے حسن و جمال کو قائم رکھنے کی غرض سے ضبط تولید کرنا۔
- (۷) زیادہ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی خاطر انسان کو آمدنی کے لیے زیادہ محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے انسان دوہری تہری نوکریاں اور اوور ٹائم کرتا ہے۔

- اور بسا اوقات ناجائز ویلوں کو اختیار کرتا ہے تو اپنے آپ کو زیادہ مشقت سے بچانے اور کمانے کے بوجھ کو کم کرنے کے لیے ضبط تولید کرنا۔
 - (۸) بعض عورتوں کو آپریشن سے بچہ ہوتا ہے تو بیوی کو آپریشن کی تکلیف اور جان کے خطرہ سے بچانے کے لیے ضبط تولید کرنا۔
- ضبط تولید کے واجب ہونے کی دو صورتیں:

- (۱) جب پیٹ میں مزید آپریشن کی گنجائش نہ رہے تو ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے سلسلہ پیدائش بالکل بند ہو جائے یہ واجب ہے۔
 - (۲) اگر ماہر ڈاکٹر کہے کہ مزید بچہ پیدا ہونے سے عورت کی جان خطرہ میں پڑ جائے گی تب بھی ضبط تولید کرنا واجب ہے۔
- (اس مسئلہ کے دیگر گوشوں پر تفصیلی بحث کے لیے دیکھئے: شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۸۷۸-۸۹۸)

(۳) مباح (امیر رشتہ داروں اور دنیا داروں کے لئے وصیت کرنا)

(۴) مکروہ (فساق اور فجار کے لئے وصیت کرنا)

شارح صحیح مسلم نے مزید تحقیق کر کے وصیت کی ۷ اقسام بیان فرمائی ہیں:

۱۔ فرض ۲۔ واجب ۳۔ مستحب ۴۔ مباح ۵۔ مکروہ تنزیہی ۶۔ مکروہ تحریمی ۷۔ حرام وضاحت کرتے ہوئے خود لکھتے ہیں:

”مصنف کی تحقیق یہ ہے کہ جن حقوق کا ادا کرنا فرض ہے ان کے لئے وصیت فرض ہوگی جیسے زکوٰۃ اور جن حقوق کا ادا کرنا واجب ہے ان کے بارے میں وصیت واجب ہوگی جیسے روزہ کا کفارہ (کیونکہ اس کا ثبوت حدیث سے ہے اور ظنی ہے) اسی طرح غریب فساق اور فجار کے لئے وصیت کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور امیر فساق اور فجار کے لئے وصیت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ کیونکہ اگر وہ غریب ہیں تو ہو سکتا ہے اس مال کو وہ اپنی کفالت پر خرچ کریں اور اگر امیر ہیں تو ظن غالب ہے کہ وہ معصیت اور فسق و فجور پر خرچ کریں گے۔ اور معصیت کے اداروں کے لئے وصیت کرنا حرام ہے۔ مثلاً قلم اسٹوڈیو آرٹ کونسل ریس کورس وغیرہ۔ اسی طرح کفار کے لئے وصیت کرنا بھی حرام ہے۔“ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۹۶)

اہل تشیع کے معروف مسائل (ماتم، تقیہ اور خلافت وغیرہ) پر شارح کی تحقیق

شرح صحیح میں اہل تشیع کے بھی بعض مسائل پر مبسوط اور مفصل بحث کی گئی ہے اور مضبوط و مستحکم دلائل کی بنیاد پر اہل تشیع کا مہذب رد کیا گیا ہے۔ اور چونکہ اہل سنت و اہل تشیع کی کتب ایک دوسرے کے نزدیک قطعاً مسلم اور معتبر نہیں ہیں اس لئے زیادہ تر اہل تشیع ہی کی مستند کتب سے دلائل دے کر ان کا رد کیا گیا ہے۔ اہل تشیع کے رد میں اس شرح کی اباحت کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ دیگر کتب کی طرح اہل تشیع کی کتب پر بھی شارح کی نظر بہت وسیع اور عمیق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اہل تشیع کے رد میں قرآن و سنت کے ساتھ ساتھ ان کی کتب سے مکمل عبارات پیش کر کے دیا استدراانہ تقابل کا موقع فراہم کیا ہے۔ نیز مسئلہ کی تحقیق سے دامن بچانے کے بجائے ایک ایک مسئلہ پر کئی کئی صفحات آپ نے رقم فرمادیئے ہیں اور مسئلہ کے ہر گوشے پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے۔ مروجہ ماتم کے مسئلہ پر ۲۸ ماخذ کی روشنی میں ۲۷ صفحات پر تفصیلی بحث کی ہے اور قرآن حکیم کی متعدد آیات متعدد احادیث اہل تشیع کی مستند ترین تفاسیر اور ان کی دیگر معتد کتب سے ماتم کی حرمت ثابت کی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۹۶)

اور تقیہ کے مسئلہ پر ۱۴ صفحات پر بحث کی ہے اور اہل تشیع کی کتب سے اس نظریہ کا ابطال کیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۶۱۷) سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے مسئلہ پر ۱۸ صفحات پر بحث کی ہے اور قرآن و سنت اور اہل تشیع کی کتب کی روشنی میں خلافت پر دلائل فراہم کئے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۴۴۵) فدک کے معرکہ لا آراء مسئلہ پر ۴۵ ماخذ کی روشنی میں ۵۶ صفحات پر تحقیقی اور تفصیلی بحث رقم فرمائی ہے۔ اور شیعوں کے نظریہ کا بلیغ اور محققانہ انداز میں رد کیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۸۸)

اس قدر تفصیلی اور تحقیقی اباحت سے جہاں شارح کی عمیق نظری اور وسعت فکر کا پتا چلتا ہے وہاں یہ مبسوط اباحت شارح کی سخت محنت اور عرق ریزی پر بھی واضح دلیل ہے۔ ”باب حکم الفی“ کے اختتام پر خود تحریر فرماتے ہیں:

”اس باب کی احادیث کی ہم نے بہت مبسوط شرح کی ہے اور خراج اور فہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نقطہ نظر بہت تفصیل سے بیان کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات اور احادیث سے اس پر دلائل فراہم کیے ہیں اس کے بعد مسئلہ فدک اور مسئلہ خلافت پر نہایت بسط سے بحث کی ہے ہر چند کہ ان مسائل پر علماء اہلسنت نے کافی کچھ لکھ دیا ہے لیکن اس کی ترتیب اور تدوین ایسی نہیں ہے جس سے آج

اس کی تحقیق کہ محرم کے لئے ایسی جوتی پہننا ضروری ہے جس میں وسطِ قدم کی ہڈی کھلی ہوئی ہو۔۔۔۔۔

یا صرف ٹخنوں کا کھلا ہوا ہونا کافی ہے؟

من لم يجد نعلين فليلبس الخفين و ليقطعهما
اسفل من الكعبين. (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۷۲)

جس محرم کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ
موزوں کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ کر پہن لے۔

اس حدیث میں کعبین کا لفظ ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟ آیا ٹخنے کی ہڈی یا وسط قدم کی ہڈی جہاں تسمہ باندھا جاتا ہے۔
ہمارے تمام فقہاء اور شارحین کی تحقیق یہ ہے کہ یہاں کعب سے وہ ہڈی مراد ہے جو قدم کے وسط میں ہوتی ہے۔ جبکہ وضوء کی بحث میں
اسی لفظ سے ٹخنے مراد ہیں۔ پہلے ہم فقہاء احناف کی تصریحات پیش کر رہے ہیں اس کے بعد شارحین کی تصریحات پیش کریں گے:

باب حج میں کعبین سے وسط قدم کی ہڈی مراد ہونے پر فقہاء احناف کی تصریحات

شمس الائمہ علامہ سرخسی حنفی لکھتے ہیں:

اذا لم يجد المحرم نعلين قطع خفيه اسفل من
الكعبين ليصير في معنى النعلين و فسر هشام عن
محمد رحمه الله تعالى الكعب في هذا الموضع
بالمفصل الذي في وسط القدم عند معقد الشراك.
(المبسوط جزء ۴ ص ۱۳۹ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت)

علامہ مرغینانی حنفی لکھتے ہیں:

والکعب هنا المفصل الذی فی وسط القدم
عند معقد الشراک فیما روی هشام عن محمد۔
(ہدایہ اولین ص ۲۳۹) ہے۔

علامہ کمال الدین ابن ہمام صاحب ہدایہ کی عبارت مذکورہ کی شرح میں واللعب هنا کے تحت لکھتے ہیں:

قيد بالظرف لانه في الطهارة يراد به العظم
الناتئ ولم يذكر هذا الحديث لكن لما كان الكعب
يطلق عليه وعلى الناتئ حمل عليه احتياطاً.
(فتح القدير ج ۲ ص ۴۳۸ مطبوع دار الكتب العلمية بيروت)

صاحب ہدایہ نے مذکورہ عبارت میں ”هنا“ (یہاں) فرمایا
کیونکہ باب طہارت میں اس لفظ سے وہ ہڈی مراد ہے جو ابھری
ہوئی ہوتی ہے اور اس حدیث میں اس طرح کی کوئی صراحت نہیں
ہے لیکن چونکہ کعب کا اطلاق وسط قدم کی ہڈی پر بھی ہوتا ہے اور
ٹخنے پر بھی اس لئے پہلے معنی پر اس کو احتیاطاً محمول کیا گیا ہے۔

علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

قوله عند معقد الشراك وهو المفصل الذي
في وسط القدم. كذا روى هشام عن محمد
بخلافه في الوضوء فانه العظم الناتئ اى المرتفع
ولم يعين في الحديث احدهما لكن لما كان
الكعب يطلق عليهما حمل الاول احتياطاً لان
الاحوط فيما كان اكثر كشفاً. (رد المحتار على الدر المختار
ج ۳ ص ۴۳۲ مطبوع دار احیاء التراث العربی بیروت)

صاحب در مختار کا قول ”عند معقد الشراك“ اس سے وہ ہڈی
مراد ہے جو وسط قدم میں ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہشام نے امام محمد سے
روایت کیا ہے، برخلاف وضوء کے، کیونکہ وہاں پر اس سے ٹخنے کی
ہڈی مراد ہوتی ہے اور حدیث میں کسی ایک معنی کی تعیین نہیں کی گئی
لیکن چونکہ کعب کا اطلاق دونوں معنی پر ہوتا ہے اس لئے پہلے معنی پر
اس کو احتیاطاً محمول کیا گیا ہے، کیونکہ زیادہ احتیاط اس ہڈی کو مراد
لینے میں ہے جو زیادہ تر کھلی رہتی ہے۔

علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی لکھتے ہیں:

والكعب هذا المفصل الذي في وسط القدم
عند معقد الشراك فيما روى عن محمد بخلافه في
الوضوء فانه العظم الناتئ اى المرتفع ولم يعين في
الحديث احدهما لكن لما كان الكعب يطلق عليه
وعلى الثاني حملة عليه احتياطاً كذا في فتح القدير
اى حمل الكعب في الاحرام على المفصل
المذكور لاجل الاحتياط لان الاحوط فيما كان
اكثر كشفاً. (المحررات ج ۲ ص ۴۳۳ مطبوع مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ)

کعب سے یہاں وہ ہڈی مراد ہے جو وسط قدم میں تسمہ
باندھنے کی جگہ پر ہوتی ہے جیسا کہ امام محمد سے منقول ہے، برخلاف
وضوء کے، کہ وہاں پر اس سے ٹخنے کی ہڈی مراد ہے اور حدیث
پاک میں کسی ایک کی تعیین نہیں کی گئی لیکن چونکہ کعب کا اطلاق
دونوں معنوں پر ہوتا ہے اس لئے پہلے پر اس کو احتیاطاً محمول کیا گیا
ہے، جیسا کہ فتح القدير میں ہے۔ یعنی احرام میں کعب سے وہ ہڈی
مراد ہوگی جو وسط قدم میں ہے، کیونکہ احتیاط اسی میں ہے اور اس
ہڈی کو مراد لینے میں زیادہ احتیاط ہے جو اکثر کھلی رہتی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

والكعب هذا المفصل الذي في وسط القدم
عند معقد الشراك كذا في التبيين.

یہاں کعب سے وہ ہڈی مراد ہے جو قدم کے وسط میں تسمہ
باندھنے کی جگہ پر ہوتی ہے۔ جیسا کہ تبیین الحقائق میں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۲۲)

ماضی قریب کے علماء میں صذر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی حنفی احرام کے ممنوعات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دستانے پہننا یا موزے یا جرابیں وغیرہ جو وسط قدم کو چھپائیں (جہاں عربی جوتے کا تسمہ ہوتا ہے) پہننا اگر جوتیاں نہ ہوں تو

موزے کاٹ کر پہنیں کہ وہ تسمہ کی جگہ نہ چھپے۔ (بہار شریعت ج ۶ ص ۲۷ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

مذکورہ تمام تصریحات سے واضح ہو گیا کہ فقہاء کرام کے نزدیک باب الحج میں کعب سے مراد وہ ہڈی ہے جو وسط قدم پر موجود ہے۔ جبکہ باب وضوء میں اسی لفظ سے ٹخنے مراد ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ محرم حالت احرام میں ایسے موزے یا ایسی چپلیں نہیں پہن سکتا جو وسط قدم کی ہڈی کو ڈھانپ لیں۔ اس کا کھلا ہونا ضروری ہے۔

فقہاء اسلام کی ان تصریحات کی مثل بالعموم شارحین حدیث بھی اسی طرف گئے ہیں کہ باب حج میں کعبین سے مراد وہ ہڈی ہے جو وسط قدم میں ہوتی ہے نہ کہ ٹخنے۔ ذیل میں ہم شارحین کی تصریحات پیش کر رہے ہیں۔

باب حج میں کعبین سے وسط قدم کی ہڈی مراد ہونے پر شارحین کی تصریحات

صاحب مراۃ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ ”ولیقطةهما اسفل من الکعبین“ کی شرح میں لکھتے ہیں: احناف کے یہاں کعبین سے مراد درمیان قدم کی ابھری ہوئی سخت ہڈی مراد ہے اس کا کھلا رہنا ضروری ہے اور ڈھانپنا منع۔ شوافع کے ہاں وہی عربی ٹخنے یعنی قدم کے آس پاس کی دو ہڈیاں مراد ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ محرم کو بحالت احرام نہ موزہ پہننا درست ہے نہ ایسا جوتا جس سے وسط قدم کی ہڈی ڈھک جائے۔ (مراۃ الناجح ج ۳ ص ۱۸۳ مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

صاحب نزہۃ القاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ ”ولیقطةهما اسفل من الکعبین“ کی شرح میں لکھتے ہیں: کعب پاؤں کے ٹخنے کو بھی کہتے ہیں اور بیچ قدم کے اس جوڑ کو بھی کہتے ہیں جہاں چپل کا تسمہ ہوتا ہے۔ یہاں یہی دوسرا معنی مراد ہے کیونکہ یہاں احتیاط اسی میں ہے اور وضوء میں ٹخنے مراد ہیں کیونکہ وہاں احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔ مراد یہ ہے کہ موزہ وسط قدم سے لے کر ایڑیوں کی دیواروں سمیت کاٹ کر پہنے۔ اس کو اسفل اس اعتبار سے فرمایا کہ موزوں کا اگلا حصہ وہ ہے جو انگلیوں پر رہتا ہے تو وہی اعلیٰ ہوا اور اس کا مقابل اسفل۔ (نزہۃ القاری ج ۳ ص ۵۷ مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

صاحب فیوض الباری علامہ سید محمود احمد رضوی رحمہ اللہ نے فیوض الباری میں اور علامہ غلام رسول رضوی رحمہ اللہ نے تفسیم البخاری میں ”ولیقطةهما اسفل من الکعبین“ کے تحت شرح میں تو کچھ نہیں فرمایا البتہ ترجمہ اس لفظ کا ٹخنے سے کیا ہے۔ چنانچہ علامہ سید محمود احمد رضوی رحمہ اللہ ترجمہ فرماتے ہیں:

الا احد لا یجد نعلین یلبس خفین ولیقطةهما اسفل من الکعبین۔ (فیوض الباری ج ۳ ص ۱۲۶)

علامہ غلام رسول رضوی رحمہ اللہ ترجمہ فرماتے ہیں:

فان لم یجد النعلین فلیلبس الخفین ولیقطةهما حتی یكونا اسفل من الکعبین۔

(تفسیم البخاری ج ۱ ص ۳۶۷)

صاحب ایضاح البخاری نے بھی اس مقام پر کعبین کا ترجمہ ٹخنے سے کیا ہے۔ البتہ انہوں نے شرح میں اپنے موقف کو مزید واضح کیا ہے اور لکھا ہے کہ موزے بھی مباح الاستعمال ہیں مگر انہیں ابھری ہوئی ہڈی سے نیچے تک تراش دیا جائے گا۔

(ایضاح البخاری ج ۲ ص ۵۵)

شارحین کی ان تصریحات کے بعد اب ہم شارح صحیح مسلم کا موقف واضح کر رہے ہیں:

شارح صحیح مسلم کا اس سلسلے میں موقف یہ ہے کہ کعبین سے ٹخنے کی ہڈی مراد ہے، خواہ حج کا باب ہو یا وضوء کا۔ کیونکہ کعبین تشبیہ کا صیغہ ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس سے وسط قدم کی ہڈی مراد نہ ہو، کیونکہ وہ ہر پاؤں میں ایک ہوتی ہے، جبکہ ٹخنے کی دو ہڈیاں ہوتی ہیں۔ شارح صحیح مسلم اپنا موقف واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام محمد فرماتے ہیں کہ حدیث میں اسفل کعبین کو کھلا رکھنے کا حکم ہے اس سے مراد وسط قدم کا مفصل ہے، جہاں تسمہ باندھا جاتا ہے مخنے مراد نہیں ہیں۔

لیکن حدیث میں کعبین کا لفظ ہے جو تثنیہ کا صیغہ ہے۔ اس لئے صحیح یہی ہے کہ اس سے غنّے مراد ہیں؛ وسط قدم کھلانہ رہے تو کوئی حرج نہیں، غنّے کھلے رہنے چاہئیں۔ جس طرح آیت وضوء میں کعبین سے مراد غنّے ہیں؛ وسط قدم نہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۲۴۶)

شارح صحیح مسلم کے اس موقف کا معنی یہ ہوا کہ محرم؛ حالت احرام میں ایسی چپل پہن سکتا ہے؛ جس سے وسط قدم کی ہڈی ڈھکی ہو اور غنّے کی ہڈی کھلی رہے۔ چنانچہ تبيان القرآن میں اس مسئلہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے ممنوعات احرام کے بیان میں لکھتے ہیں:

(محرم) چمڑے کے موزے نہیں پہنے گا؛ البتہ اگر ان کو غنّوں کے نیچے سے کاٹ دیا جائے کہ پنڈلیاں اور غنّے کھلے رہیں تو جائز ہے (ایسی چپل پہن سکتا ہے جس سے وسط قدم چھپا ہوا ہو اور غنّے کھلے ہوئے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ موزوں کو غنّوں کے نیچے سے کاٹ کر پہن سکتا ہے) جرابیں پہننا جائز نہیں کیونکہ ان سے غنّے چھپ جاتے ہیں۔ (تبيان القرآن ج ۱ ص ۷۶۰)

فقہاء کرام اور بعض شارحین نے جو موقف اختیار فرمایا ہے کہ باب حج میں کعبین سے وہ ہڈی مراد ہے جو وسط قدم میں موجود ہے اور وضوء کے باب میں اسی لفظ سے ٹخنے کی ہڈی مراد ہے اس تخصیص پر انہوں نے ایک عقلی وجہ بیان کی ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ وسط قدم کی ہڈی عموماً کھلی رہتی ہے اس لئے ممنوعات احرام میں وہی مراد ہونی چاہیے تاکہ زیادہ کشف لازم نہ آئے۔ اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ اگر باب حج میں کعبین سے وسط قدم کی ہڈی مراد لی جائے تو وہ ہڈی ہر قدم میں ایک ہوتی ہے جبکہ حدیث شریف میں تشبیہ کا صیغہ فرمایا گیا ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں پاؤں دھونے کے حکم میں ”وارجلکم الی الکعبین“ فرمایا گیا ہے اور اس سے ٹخنے کی ہڈی مراد لی جاتی ہے کیونکہ وہ ہر پاؤں میں دو ہوتی ہیں۔ سو اسی طرح یہاں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

دوسری بات ہم یہ کہتے ہیں کہ کعب کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے۔ وسط قدم کی ہڈی پر اس لفظ کا اطلاق شیعہ کرتے ہیں اور بعض ائمہ لغت نے اس کا رد کیا ہے۔ اس لئے باب وضوء کی طرح باب حج میں بھی کعبین سے ٹخنے کی ہڈی مراد ہونی چاہیے۔ ذیل میں ہم مستند ائمہ لغت کی تصریحات اور اقوال پیش کر رہے ہیں:

اور یہ شیعہ کا مذہب ہے

صاحب صحاح، امام اسماعیل بن حماد جو ہری لکھتے ہیں:

الكعب العظيم الناشز عند ملتقى الساق والقدم
وانكر الاصمعى قول الناس انه فى ظهر القدم.

کعب سے مراد وہ ہڈی ہے جو پنڈلی اور پیر کے ملنے کی جگہ پر ابھری ہوئی ہوتی ہے اور اصمعی نے لوگوں کے اس قول کو رد کیا۔

(الصراح ج ۱ ص ۲۱۳) ہے کہ اس سے وہ ہڈی مراد ہے جو قدم کی پشت پر ہوتی ہے۔

امام سید محمد مرتضیٰ حسینی زبیدی لکھتے ہیں:

الكعب كل مفصل للعظام ومن الانسان ما اشرف فوق راسه عند قدمه وقيل هو العظم الناشز فوق القدم وقيل هو العظم الناشز عند ملتقى الساق والقدم وانكر الاصمعي قول الناس انه في ظهر القدم وذهب قوم الى انهما العظام اللذان في ظهر القدم وهو مذهب الشيعة.

(تاج العروس ج ۱ ص ۴۵۶)

کی پشت پر ہوتی ہے اور یہ شیعہ کا مذہب ہے۔

علامہ ابن منظور افریقی نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ (لسان العرب ج ۱ ص ۷۱۸)

علامہ ابن اثیر الجزری لکھتے ہیں:

الكعبان العظامان الناتئان عند مفصل الساق والقدم عن الجنبین و ذهب قوم الى انهما العظام اللذان في ظهر القدم وهو مذهب الشيعة.

(النهاية ج ۳ ص ۱۵۴)

ہے۔

علامہ طاہر صدیقی ہندی لکھتے ہیں:

هما العظامان الناتئان عند مفصل الساق والقدم وقيل العظامان في ظهر القدم وهو مذهب الشيعة. (مجمع بحار الانوار ج ۳ ص ۴۱۶)

کعبین سے وہ دو ہڈیاں مراد ہیں جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ پر ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ ہڈیاں مراد ہیں جو قدم کی پشت پر ہوتی ہیں اور یہ شیعہ کا مذہب ہے۔

ائمہ لغت کی ان تصریحات سے واضح ہو گیا کہ کعب کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے اور جو لوگ اس کا اطلاق اس ہڈی پر کرتے ہیں جو قدم کی پشت پر ہے وہ امام اصمعی کے نزدیک درست نہیں ہے۔ اور یہ شیعہ کا مذہب ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی لفظ کعب کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر کیا گیا ہے اور ان احادیث سے مفسرین و فقہاء وضوء کے باب میں اہل تشیع کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔ سوائی احادیث سے ہم یہاں پر استدلال کرتے ہیں کہ کعب کا اطلاق (خصوصاً اس صورت میں جب کہ یہ تشبیہ ہو) ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے۔ نہ کہ وسط قدم کی ہڈی پر۔ ذیل میں اس سلسلے کی چند احادیث پیش خدمت ہیں:

احادیث سے اس بات پر استدلال کہ کعبین کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے

(۱): حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی طرف اپنا رخ کر کے ارشاد فرمایا:

اقیموا صفوفکم ثلاثا واللہ لتقیمن صفوفکم
تم اپنی صفوں کو درست کرو (تین بار فرمایا) خدا کی قسم! ضرور
بہ ضرورت تم اپنی صفوں کو درست کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں

یلزق منکبه بمنکب صاحبه ورکتہ برکتہ صاحبه میں مخالفت ڈال دے گا۔ (نعمان بن بشیر کہتے ہیں:) میں نے وکعبہ بکعبہ۔ (سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف) دیکھا کہ ہم میں سے ہر شخص اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اپنا صحیح ابن حبان ج ۵ ص ۵۳۹ امام بخاری نے بھی اس حدیث کا آخری حصہ تعلیقا ذکر کیا ہے صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۰ رہا ہے۔

اس حدیث میں کعب کا لفظ ہے اور ٹخنے کے معنی میں ہے اور اس سے وسط قدم کی ہڈی مراد لینا یہاں ناممکن ہے۔ (۲): سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ما اسفل من الکعبین من الازار ففی النار۔ ازار کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۶۱)

اس حدیث میں بالاتفاق کعبین سے ٹخنے مراد ہیں نہ کہ وہ ہڈی جو وسط قدم میں ہوتی ہے۔

(۳): حضرت طارق محارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ذوالحجاز کے بازار میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ پر سرخ جبہ تھا اور آپ بلند آواز سے نداء دے رہے تھے:

یا ایہا الناس قولوا لا الہ الا اللہ تفلحوا۔ اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو فلاح پا جاؤ گے۔ راوی کہتے ہیں:

ورجل یتبعہ بالحجارة قد ارمی کعبہ و عرقوبہ و هو یقول یا ایہا الناس لا تطیعوہ فانہ کذاب۔ (آپ ﷺ یہ نداء کر رہے تھے) اور ایک شخص پتھر لے کر آپ کے پیچھے چل رہا تھا اس نے آپ کے ٹخنوں اور ایزدی کے اوپر کی ہڈی کو زخمی کر دیا تھا اور وہ لوگوں سے کہہ رہا تھا تم ان کی باتیں نہ ماننا کیونکہ یہ کذاب ہیں (العیاذ باللہ)۔

(جمع الجوامع للامام السیوطی ج ۱ ص ۱۳، مجمع الزوائد ج ۶ ص ۲۱، سنن دارقطنی ج ۳ ص ۳۵، دلائل النبوة للبیہقی ج ۵ ص ۳۸۰، صحیح ابن حبان ج ۱۳ رقم الحدیث: ۶۵۲۲، المعجم الکبیر ج ۸ ص ۳۱۳، کنز العمال ج ۱۲ ص ۳۴۹)

اس حدیث کو بتایہ شرح ہدایہ میں علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نقل کیا ہے اور اس میں وارد ہونے والے لفظ کعبیہ سے اس پر استدلال کیا ہے کہ کعب کا اطلاق ٹخنے پر ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

هذا يدل على ان الكعب هو العظم النابت في جانب القدم لان الرمية اذا كانت من وراء المعاشي لا تصيب ظهر القدم۔ (البتایہ ج ۱ ص ۱۱۰) اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ کعب سے وہ ہڈی مراد ہے جو جانب قدم میں ابھری ہوتی ہے۔ کیونکہ پیچھے سے جب کسی پر پتھر پھینکے جائیں تو وہ قدم کی پشت پر نہیں پہنچتا۔

علامہ عینی نے یہ استدلال باب الوضوء میں کیا ہے اور مزید کئی احادیث و اقوال اس بات کی تائید میں ذکر کیے ہیں کہ کعب کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے۔ اور اپنی بحث کے اختتام پر علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی اس بات کا رد کیا ہے کہ باب حج میں کعب سے مراد احناف کے نزدیک وسط قدم کی ہڈی ہے۔ پہلے ہم فتح الباری سے حافظ ابن حجر عسقلانی کی عبارت پیش کر رہے ہیں:

علامہ ابن حجر عسقلانی زیر بحث حدیث ”فلیلبس خفین ولیقطعہما اسفل من الکعبین“ کی شرح میں لکھتے ہیں:

قال محمد بن الحسن ومن تبعه من الحنفية
الكعب هنا هو العظم الذي في وسط القدم عند
معقد الشراك وقيل ان ذلك لا يعرف عند اهل
اللغة. (فتح الباری ج ۳ ص ۱۸۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

امام محمد بن حسن اور ان کے دیگر تبعین نے کہا ہے کہ ممنوعات
احرام میں کعب سے مراد وہ ہڈی ہے جو قدم کے وسط میں ہوتی ہے
جہاں پر جوتے کا تسمہ باندھا جاتا ہے ایک قول یہ ہے کہ کعب کا یہ
معنی اہل لغت کے نزدیک معروف نہیں ہے۔

علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمۃ بنیہ میں اس عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قلت هذا جهل منه لمذهب ابي حنيفة فان ما
ذكر ليس قولاً له ولا نقله عنه احد من اصحابه
فكيف يقول قال ابو حنيفة كذا وكذا وهذا جراءة
على الائمة منه. (بنیہ ج ۱ ص ۱۱۱)

میں کہتا ہوں: جو کچھ حافظ ابن حجر نے کہا ہے یہ مذہب
احناف کو نہ جاننے کی بدولت ہے، کیونکہ ایسی کوئی بات (کہ
ممنوعات احرام میں کعب سے مراد وسط قدم کی ہڈی ہے) نہ تو امام
ابو حنیفہ کا قول ہے نہ ان سے ان کے اصحاب میں سے کسی نے نقل
کیا ہے تو ابن حجر کیسے کہہ رہے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے اس طرح کہا
ہے۔ یہ حافظ ابن حجر کی ائمہ احناف پر بہت بڑی جسارت ہے۔

خلاصہ کلام

کعبین کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے اس سلسلے میں ہم نے جو احادیث اور ائمہ لغت سے استشہاد کیا ہے اس کا یہ مطلب ہرگز
نہیں کہ یہ دلائل ہمارے فقہاء کے پیش نظر نہیں تھے یقیناً ان کے پیش نظر تھے اور خود کئی ائمہ نے ان ہی دلائل سے باب وضوء میں اس
پر استدلال کیا ہے کہ کعبین کا اطلاق ٹخنے کی ہڈی پر ہوتا ہے تاہم حج کے بیان میں ان فقہاء و مشائخ (رحمہم اللہ اجمعین) کا اسی لفظ
سے وسط قدم کی ہڈی مراد لینا ایک عقلی وجہ کی بنیاد پر ہے جس کو شروع میں ہم ذکر کر چکے ہیں اور چونکہ کعبین کا یہ معنی (ہماری فہم کے
مطابق) ذکر کردہ دلائل سے متعارض ہے اس لئے فقہاء کرام نے بھی اس معنی کے مراد لینے پر شدت اور اصرار نہیں کیا بلکہ اس معنی کے
مراد لینے کو احوط فرمایا ہے یعنی زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ حالت احرام میں جوتی یا موزے ایسے ہوں جن میں وسط قدم کی ہڈی کھلی
رہے۔ اور لفظ احوط کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حالت احرام میں ایسے موزے یا ایسی چپلیں پہنتا ہے جن سے وسط قدم ڈھکا ہوا ہو
اور ٹخنے کھلے رہیں تو یہ بھی ہمارے فقہاء کرام کے نزدیک جائز ہے۔ اور شارح نے جس موقف کو اختیار کیا ہے اس کا مفاد یہ ہے کہ
لوگوں کے نزدیک یہ جو معروف ہے کہ ”حالت احرام میں اگر موزے یا چپلیں استعمال کی جائیں تو ضروری ہے کہ ان سے وسط قدم کی
ہڈی نہ ڈھکے وہ لازماً کھلی رہے“ اس غلط فہمی کو دور کیا جائے اور شارح کا یہ موقف ظاہر حدیث کے بھی عین موافق ہے۔ نیز اگر کوئی
شخص حالت احرام میں ایسی جوتی یا موزے پہنتا ہے جو وسط قدم کو نہ ڈھکے تو یہ شارح کے نزدیک بھی جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ
الاعلیٰ اعلم۔

شرح صحیح مسلم کی متعدد تحقیقی اور تفصیلی مباحث میں سے صرف چند مباحث کا انتخاب کر کے میں نے ان کا تعارف پیش کر دیا
ہے۔ ان مباحث کے حوالہ سے دیگر شروح حدیث میں میں نے اس قدر جامع، تفصیلی اور تحقیقی گفتگو نہیں پائی۔ اور یہ امتیاز بھی شرح
صحیح مسلم کو حاصل ہے کہ اس میں متعدد مسائل پر تحقیقی اور تفصیلی مباحث ”مستقل رسائل“ کی شکل اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اسے شارح
کی انتھک محنت، ذوق تتبع اور جہد مسلسل کا نتیجہ کہنے یا بارگاہ الہی و مصطفوی سے ملنے والی تحقیقی اور تدقیقی قوت و صلاحیت کا
فیضان۔۔۔۔۔ بہر کیف اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ شرح صحیح مسلم نے اپنی اہم اور خصوصی مباحث کی بنیاد پر جس قدر شہرت

اور مقام و مرتبہ حاصل کیا ہے وہ دیگر شروح حدیث سے کہیں بڑھ کر اور برتر ہے۔

عصر حاضر کے جدید مسائل

آج کل زمانہ جس تیزی سے الحاد و بے دینی اور بے راہ روی کی طرف گامزن ہے اس سے لوگوں کی ذہن سازی کچھ اس طرح کی ہو رہی ہے کہ العیاذ باللہ ”اسلام ایک فرسودہ اور قدامت پسند مذہب ہے اس میں ہر دور کے تقاضوں کو پورا کرنے اور ان سے ہم آہنگ ہونے کی کوئی صلاحیت نہیں ہے“ قرآن و سنت کے فرامین ایک مخصوص اور محدود مدت تک کے لیے تھے نئے حوادث و نوازل ان کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتے، علم فقہ کے مسائل و جزئیات محض اختراعی، فرضی اور من گھڑت ہیں۔“ ”وغیر ذالک من الاقاویل“۔ ان تمام الزامات اور تہمتوں کا مقصد یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کو بیک جنبش قلم اور ”بزعم خویش“ منسوخ و ناقابل عمل قرار دے کر ذہنی اور فکری آزادی حاصل کی جائے اور یہ باور کرایا جائے کہ قرآن و سنت اور فقہ کی تعلیمات کا جدید مسائل کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

بے راہ روی اور گمراہی کے اس سیل رواں کو روکنے کے لئے اہل فکر علماء کی جانب سے مختلف کتب اور رسائل لکھے گئے اور ان میں یہ ثابت کیا گیا کہ دور حاضر کے جدید مسائل بلاشبہ قرآن و سنت اور فقہی تعلیمات کی روشنی میں حل کئے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ اسلام کے دامن میں بلا استثناء و بلا تنسیخ ہر دور کے مسائل کا حل کسی نہ کسی صورت اور شکل میں موجود ہے۔ لیکن۔۔۔ جدید مسائل کے حوالہ سے اب تک جو تحریرات میرے دیکھنے میں سننے میں یا مطالعہ میں آئی ہیں وہ مستقل تحریرات ہیں اور باقاعدہ اسی عنوان پر لکھی گئی ہیں۔ ایسا میرے دیکھنے میں نہیں آیا کہ کسی تفسیر یا شرح حدیث میں زیر بحث آیت یا حدیث کی مناسبت سے دور حاضر کے کسی مسئلے پر باضابطہ بحث کی گئی ہو اور اس کا حل پیش کیا گیا ہو۔ یہ خوبی صرف اور صرف میں نے شرح صحیح مسلم میں دیکھی۔ اس میں جہاں تفسیری اور فقہی نوعیت کے مسائل پر گفتگو کی گئی ہے وہاں دور حاضر کے جدید مسائل پر بھی محققانہ بحث کی گئی ہے اور ان پر قرآن و سنت اور کتب فقہ سے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ اور نظائر لامعہ پیش کر کے اس حقیقت صادقہ کو ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام کی دی ہوئی تعلیمات کل بھی واضح اور قابل عمل تھیں آج بھی قابل تسلیم اور قابل عمل ہیں۔ اور انشاء اللہ تا قیام قیامت زندہ و تابندہ اور قابل عمل رہیں گی۔ میرے پیش نظر جو شروح حدیث ہیں ان میں تلاشِ بسیار کے باوجود یہ خصوصیت مجھے نہیں ملی۔ البتہ نزہۃ القاری شرح بخاری کتاب الصلوٰۃ میں ”ریل اور ہوائی جہاز میں نماز کے جواز اور عدم جواز“ پر بحث کی گئی ہے اسی طرح مراۃ المناجیح میں باب دفن المیت کی حدیث ”کسر عظم المیت ککسر ہا حیا“ کے تحت صاحب کتاب نے ”پوسٹ مارٹم“ کے حوالہ سے کچھ وضاحت فرمائی ہے۔ جبکہ شرح صحیح مسلم میں جدید مسائل پر بحث و تحقیق کو اس شرح کی عظیم خصوصیت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ہر جلد میں زیر بحث حدیث کے ماتحت اور اس کی مناسبت سے کسی نہ کسی جدید مسئلے پر قلم اٹھایا گیا ہے اور اس کا شرعی حل پیش کیا گیا ہے۔ میرے شمار کے مطابق پوری شرح میں تقریباً ۴۰ جدید مسائل پر گفتگو کی گئی ہے۔ اور تعجب خیز بات یہ کہ بعض مسائل میں اس قدر تفصیل کے ساتھ بحث اور تحقیق کی گئی ہے کہ ان مسائل پر لکھی جانے والی مستقل تحریرات بھی پیچھے نظر آتی ہیں۔

یہاں یہ بھی واضح رہے کہ جدید مسائل چونکہ اجتہادی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں اور ان کا حل پیش کرنے کے لئے نہایت دقت نظر کے ساتھ دلائل میں غور و خوض کرنا پڑتا ہے اس لئے اس فکر و تدبیر کے بعد نکلنے والے نتیجہ میں جہاں صواب اور صحت کے پہلو

۱۔ ساتویں جلد اس سے مستثنیٰ ہے اس میں کسی جدید مسئلہ پر بحث نہیں کی گئی۔ (محمد اسماعیل نورانی)

موجود ہوتے ہیں وہاں غلطی اور خطاء کے امکانات بھی مستبعد نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ دیگر مسائل کی طرح جدید مسائل میں بھی علماء و مفکرین کی آراء میں اختلاف ہے ایک ہی مسئلہ میں کسی نے جواز کا قول کیا ہے تو کسی نے عدم جواز کا 'سوا'ی طرح شرح صحیح مسلم میں بیان کردہ جدید مسائل بھی خالص اجتہادی نوعیت کے حامل ہونے کی وجہ سے صواب و خطاء دونوں کے متحمل ہیں اور دلائل کی بنیاد پر ان سے اختلاف بھی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن۔۔۔۔۔ فکری جمود کے اس دور میں اہلسنت و جماعت کے میدان تصنیف میں اس انوکھے اور حیرت انگیز اضافہ پر شرح صحیح مسلم کو داد نہ دینا ظلم ہوگا اس شرح میں جدید مسائل پر محققانہ بحث نے بلاشبہ ہمارے سروں کو فخر سے بلند کیا ہے اور اس سوچ کا سختی سے رد کیا ہے کہ اہل سنت و جماعت کا دائرہ بحث و تحقیق صرف "فاتحہ اور ایصال ثواب" ہے۔

شرح صحیح مسلم میں جن عصری مسائل پر بحث کی گئی ہے اور ان پر جو دلائل قائم کئے گئے ہیں ان کے دقائق اور محاسن بیان کرنے کے لیے بقول علامہ محبت اللہ نوری مدظلہ العالی "ایک علیحدہ تحقیقی اور مبسوط مقالہ کی ضرورت ہے جو اہل علم کا کام ہے"۔ ظاہر ہے کہ مجھ جیسا ایک بے بضاعت اور مبتدی طالب علم ان مسائل پر گفتگو کرنے کی کیا اہلیت رکھتا ہے۔ تاہم اپنے ناقص مطالعہ اور استطاعت کے مطابق اس شرح کے جدید مسائل میں سے چند مسائل پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ شرح صحیح مسلم میں عصری مسائل کو حل کرنے کے لئے کیا اسلوب اختیار کیا گیا ہے دلائل و براہین کس نوعیت کے ہیں شارح کا مجتہدانہ مقام کیا ہے اور دیگر شروح پر آپ کی شرح کو کس قدر فوقیت اور مرتبہ حاصل ہے۔؟

(۱) عطیہ خون اور الکوحل آمیز دواؤں سے علاج

یہ مسئلہ ہمارے علماء کے درمیان مختلف فیہ ہے کہ آیا کسی ضرورت مند آدمی کو کوئی شخص اپنے خون کا عطیہ پیش کر سکتا ہے یا نہیں؟ نیز الکوحل آمیز دواؤں سے علاج جائز ہے یا نہیں؟

بعض علماء کا نقطہ نظر یہ ہے کہ خون کا عطیہ ناجائز ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خون کو حرام فرمایا ہے:

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ۔

تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت حرام فرمایا ہے۔

(البقرہ: ۱۷۳)

دوسری دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ:

ان الله تعالى لم يجعل شفاء امتي فيما حرم عليها۔

اللہ تعالیٰ نے میری امت کی شفاء ان چیزوں میں نہیں رکھی جنہیں ان پر حرام فرمایا ہے۔

خون کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے لہذا اس میں شفاء ہرگز نہیں ہو سکتی۔ اور جب اس میں شفاء متصور نہیں ہے تو اس کا عطیہ دینا بھی ناجائز ہے۔ یہی موقف ان دواؤں کے بارے میں بھی ہے جن میں الکوحل ملی ہوئی ہو۔

اس موقف کے برعکس بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ ضرورت اور اضطرار کے وقت مریض کو خون چڑھانا جائز ہے نیز الکوحل آمیز دواؤں کو بغرض علاج استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ "جدید فقہی مسائل" میں شیخ خالد سیف اللہ رحمانی نے بھی عطیہ خون کو چند شرائط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے اور الکوحل آمیز دواؤں کے استعمال کو بھی اس اصول کے تحت جائز قرار دیا ہے کہ "الضرورات تبیح المحظورات"۔ ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔ کتاب مذکور مستقل طور پر جدید مسائل ہی کے موضوع پر ہے تاہم اس میں زیر بحث مسئلہ پر صرف ۴ صفحات پر بحث کی گئی ہے۔ (دیکھئے جدید فقہی مسائل ج ۱ ص ۱۹۸) اس کے برعکس مجوزین میں شارح صحیح مسلم بھی

ہیں اور آپ نے اس مسئلہ کو تقریباً ۱۳ صفحات میں نہایت تفصیل اور تحقیق کے ساتھ واضح کیا ہے قرآن و سنت سے اپنے موقف پر دلائل بھی دیئے ہیں اور مانعین کے اشکالات کے جوابات بھی دیئے ہیں۔

شرح صحیح مسلم کی اجتہادی ابحاث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مسائل جو مختلف فیہ اور تحقیق طلب ہیں ان میں بالعموم شارح اس صورت کو اختیار کرتے ہیں جو دلائل کے ساتھ ساتھ یسر اور آسانی کے بھی قریب ہو۔ زیر بحث مسئلہ میں بھی شارح نے وہی صورت اختیار کی ہے جس میں یسر اور آسانی ہے۔ چنانچہ بحث کے آغاز میں بطور تمہید کے خود تحریر فرماتے ہیں:

”خون کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے آیا ایک انسان کے جسم میں دوسرے انسان کا خون داخل کیا جاسکتا ہے یا نہیں جبکہ خون نجس اور حرام ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ روایات میں ہے کہ حرام چیز میں شفاء نہیں ہے۔ ہم قرآن مجید اور فقہاء مذاہب اربعہ کے اقوال کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل بیان کریں گے۔ یہ درست ہے کہ بعض فقہاء نے اس مسئلہ میں تشدید کی ہے لیکن جمہور فقہاء کے بیان کردہ اصول کی روشنی میں یہ امر جائز ہے اور قرآن و حدیث نے ہمیں احکام میں آسانی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ

اللہ تعالیٰ نے دین کے احکام میں تم پر تنگی نہیں رکھی۔

(الحج: ۷۸)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَانْمَا بَعَثْتُمْ مِيسَرِينَ وَلَمْ تَبْعُوا مَعْسَرِينَ۔

تم آسان احکام بیان کرنے کے لئے بھیجے گئے ہو، مشکل

(بخاری ج ۱ ص ۳۵) احکام بیان کرنے کے لئے نہیں بھیجے گئے۔

پھر جن مسائل میں قرآن احادیث شریفہ اور فقہاء اسلام نے سہولت اور وسعت دی ہو اس شرعی سہولت کو پس پشت ڈال کر ڈھونڈ ڈھونڈ کر دشواری اور شدت کو اختیار کر کے مسلمانوں پر عرصہ حیات تک کر دینا دین کی خدمت نہیں ہے، مزید برآں یہ کہ قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی ایسی تعبیرات اور تشریحات بیان کرنا جن کی واقع اور مشاہدہ میں تکذیب ہوتی ہو جس کی وجہ سے لوگ دین سے بدگمان ہو جائیں اور دینی احکام پر ان کا اعتماد نہ رہے بدترین گناہ ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۳۰)

شارح کے دلائل اور ان کا تجزیہ

شارح نے اپنے موقف پر سب سے پہلے قرآن حکیم سے استدلال کیا ہے اور وہی آیات پیش کی ہیں جو مانعین اپنے موقف پر پیش کرتے ہیں:

(۱) إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهْلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ. (البقرة: ۱۷۳)

تم پر صرف مردار، خون، خنزیر کے گوشت اور اس جانور کو حرام کیا گیا جس پر (بوقت ذبح) غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور جس شخص کا قصد معصیت اور حد سے تجاوز نہ ہو اس پر کوئی حرج نہیں ہے۔

(۲) قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مُسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنْ

آپ فرما دیجئے کہ مجھ پر جو وحی کی جاتی ہے اس میں کسی کھانے والے کے کھانے میں کوئی حرام چیز نہیں بیان کی گئی سوائے مردار، بہنے والے خون اور خنزیر کے گوشت کے، کیونکہ وہ نجس ہے

اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝
(الانعام: ۱۳۵)

اور سوا اس ذبیحہ کے جس پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا، پھر جو شخص
معصیت اور تجاوز کرنے والا نہ ہو تو آپ کا رب بخشنے والا مہربان

O₄

(۳) وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ. (الانعام: ۱۱۹)

جو چیزیں تم پر حرام کی گئی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے سوا اس کے کہ تم ضرورت کی وجہ سے انہیں استعمال کرو۔

شارح کا استدلال ان تینوں آیات سے یوں ہے کہ ان آیات میں بلاشبہ خون کو حرام قرار دیا گیا ہے، لیکن تینوں آیات میں اس کے ساتھ یہ بھی تو فرمایا گیا کہ جو شخص مجبور ہو جائے اور اس کا قصد، معصیت اور حد سے تجاوز نہ ہو اس شخص کا حکم (اس عموم سے) مستثنیٰ ہے۔ پھر یہ استدلال کرنا کہ خون دینا حرام ہے، یہ آیت کے ایک حصہ کو چھوڑ کر دوسرے حصہ سے استدلال کرنا ہے۔

دوسرا استدلال شارح کا تین صحیح احادیث سے ہے۔ پہلی حدیث تو یہ ہے کہ:

عُکُل یا عرینہ کے کچھ لوگ مدینے آئے، انہیں وہاں کی آب و ہوا اس نہ آئی (اور وہ بیمار ہو گئے)۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا۔ جب وہ تندرست ہو گئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے چرواہوں کو قتل کر دیا۔
 الیٰ اخر الحدیث (صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۶)

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو خارش کی وجہ سے ریشم کی قمیص پہننے کی اجازت دے دی۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۰۹)

تیسری حدیث یہ ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن طرفہ کے دادا عرفہ بن اسعد کی جنگ کلاب میں ناک کٹ گئی۔ انہوں نے چاندی کی ناک بنوا کر لگوائی اس میں بدبو پیدا ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں سونے کی ناک لگوانے کا حکم فرمایا۔

(مکتوٰۃ المصابیح ص ۷۹، ۳، ترمذی ص ۲۶۸)

ان تینوں احادیث کے ضمن میں شارح نے عمدۃ القاری، مرقات شرح مشکوٰۃ اور جامع ترمذی وغیرہ سے تفصیلی عبارات نقل کر کے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ ”احادیث مذکورہ کی بنیاد پر کسی حرام چیز کو ضرورت کے وقت استعمال میں لانا اور شفاء کے یقین ہونے پر اس سے شفاء حاصل کرنا جائز اور درست ہے۔ نیز سونے کی ناک یا دانت اور ریشم پہننے کا حکم آپ ﷺ نے ان تکلیفوں میں دیا ہے جن میں جان کا خطرہ نہیں تھا اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ اضطراب شرعی نہ ہو پھر بھی صرف علاج کی ضرورت سے حرام چیزوں کو بطور دواء استعمال کیا جاسکتا ہے۔“

شارح کا اپنے موقف پر یہ استدلال بہت قوی ہے، کیونکہ ان احادیث کے مضمون اور ان کی شرح میں علماء محدثین کے ارشادات مانعین کے اس قول مطلق کی واضح نفی کر رہے ہیں کہ ”حرام اشیاء سے شفاء حاصل نہیں کی جاسکتی“۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ حرام اشیاء سے شفاء کا حاصل نہ ہونا حدیث رسول ﷺ (ان اللہ تعالیٰ لم يجعل شفاء امتی فیما حرم علیہا) سے ثابت ہے لیکن ظاہر ہے کہ مذکورہ تین احادیث کے مقابلہ اس حدیث کے عموم سے استدلال نہیں کیا جاسکتا، بلکہ اس حدیث میں کوئی تاویل یا توجیہ کی جائے گی، جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی، علامہ شامی، صاحب فتاویٰ قاضی خان اور دیگر فقہاء نے مختلف توجیہات فرمائی ہیں اور شارح نے ان کو مکمل عبارات کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

آخر میں شارح نے ”حرام اور نجس اشیاء سے علاج“ کے متعلق ائمہ مذاہب اربعہ علیہم الرحمۃ کے اقوال تفصیلاً بیان کئے ہیں اور اس سلسلہ میں مکمل عبارات مع حوالہ جات نقل کی ہیں۔ مذاہب اربعہ کی تفصیلات بیان کرنے کے لئے شارح نے امام نووی، امام قسطلانی، شیخ محمد شربینی شافعی، امام عبد الوہاب شعرانی، علامہ علاء الدین حصکفی، علامہ شامی اور صاحب فتاویٰ عالمگیری کی عبارات پیش کی ہیں۔ آخر میں لکھتے ہیں:

”حرام اور نجس اشیاء سے بوقت ضرورت علاج کے سلسلے میں ہم نے معتمد شریعہ کی روشنی میں احادیث شریفہ اور فقہاء اربعہ کے مفتی بہ اقوال ذکر کئے ہیں جن سے موجودہ زمانہ میں الکحل آمیز دواؤں اور خون لگانے کے جواز پر روشنی پڑتی ہے کیونکہ آج کل دنیا کی اکثریت نے ایلو پیتھک طریقہ علاج کو قبول کر لیا ہے اور علاج کے معاملہ میں تقریباً سب ہی اس کے محتاج ہوتے ہیں۔“

(شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۴۱)

الکحل آمیز ادویات کے جواز اور عدم جواز پر شارح نے جلد چہارم (کتاب المساقاة والمزارة) میں بھی بحث کی ہے اور ایک اساسی اور اصولی بات بیان کر کے اس کی روشنی میں الکحل آمیز ادویات کے علاوہ پرفیومز اور سینٹ وغیرہ کا بھی حکم بیان کیا ہے۔

ابتداءً اصولی بات جو بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ ”خمر کے علاوہ دیگر شرابوں کی قلیل مقدار جو نشہ آور نہ ہو وہ امام اعظم ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے۔“ اس اصول کی روشنی میں شارح نے الکحل کا حکم واضح کیا ہے کہ وہ انگور یا کھجور سے نہیں بلکہ شیرہ مختلف دانے، جو انناس، گندم، ادرک کی جڑ اور دیگر نشاستہ دار اشیاء سے بنائی جاتی ہے جبکہ خمر کی تعریف یہ ہے کہ انگور کا وہ کچا شیرہ جو پڑے رہنے سے جھاگ چھوڑ دے۔ سو اولاً الکحل پر خمر کی تعریف صادق نہیں آتی۔ ثانیاً جن اشیاء میں الکحل ملائی جاتی ہے وہ اس مقدار میں نہیں ہوتی جو مسکر (نشہ آور) ہو۔ لہذا امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک ان تمام اشیاء کا استعمال جائز ہوا جن میں نشہ آور حد سے کم الکحل ملی ہوتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۲۲)

اسی طرح جلد ششم میں بھی شارح نے اس مسئلہ پر تحقیق کی ہے کہ انگریزی دواؤں اور پرفیومز وغیرہ میں الکحل کی جو مقدار ہوتی ہے وہ قلیل ہوتی ہے اور شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور مشروبات کی صرف وہ مقدار حرام ہے جو نشہ لائے اور وہ قلیل مقدار جو نشہ آور نہ ہو اس کا استعمال جائز ہے جب کہ لہو و لعب کے طور پر نہ ہو لہذا وہ دوائیں جن میں الکحل استعمال ہوتی ہے اور وہ خوشبویات جن میں الکحل یا اسپرٹ استعمال ہوتی ہے ان کا استعمال جائز ہے کیونکہ ان مرکبات میں الکحل یا اسپرٹ بہت قلیل مقدار میں ہوتی ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۲۲۰)

میں کہتا ہوں کہ مذکورہ تحقیق سیدنا امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف علیہما الرحمۃ کے قول کے مطابق ہے جب کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ شراب کے علاوہ دیگر نشہ آور مشروبات (جن کو امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف جائز فرماتے ہیں) کو حرام اور ناپاک کہتے ہیں اور امام محمد کے اس قول کی روشنی میں الکحل ملی ادویات اور پرفیومز وغیرہ کا استعمال ممنوع ہونا چاہیے لیکن میرے نزدیک شارح صحیح مسلم کی مذکورہ تحقیق امام محمد کے قول کے بھی خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ امام محمد نے حرمت کا فتویٰ فساد زمانہ کی وجہ سے دیا تھا کہ لوگ ان مشروبات کو لہو و لعب کے لیے پیئیں گے اور فسق و فجور میں مبتلا ہوں گے (ہدایہ عالمگیری وغیرہ) جب کہ الکحل ملی دواؤں کو لوگ لہو و لعب کے لیے نہیں پیتے بلکہ علاج کی غرض سے پیتے ہیں اور پرفیومز کو کپڑوں پر لگایا جاتا ہے پیا نہیں جاتا۔ ثانیاً فی زمانہ ان چیزوں میں ہر خاص و عام مبتلا ہے اور عموم بلوئی سے بسا اوقات حکم تبدیل ہو جاتا ہے جیسا کہ کتب فقہ سے ظاہر اور روشن ہے۔ اس لیے ابتلائے عام کی بنیاد پر انگریزی دواؤں اور پرفیومز کا استعمال جائز ہونا چاہیے۔ علماء ہند کی بھی یہی تحقیق ہے۔ (دیکھئے صحیفہ فقہ اسلامی، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

انتقال خون اور الکحل آمیز ادویات وغیرہ سے متعلق شارح کا موقف اور دلائل سطور گزشتہ میں واضح ہو چکے۔ ان مسائل سے متعلق دلائل کی اس قدر تفصیل و تحقیق (خصوصاً مذاہب اربعہ کی مکمل تشریح) عصری کتب اور شروح حدیث کے درمیان شرح صحیح مسلم کا قابل قدر اور قابل توصیف امتیاز ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ عصر حاضر کے ان مسائل میں بھی۔۔۔ شارح کا قرآن و سنت اور فقہ سے واضح دلائل لانا ان متجددین کے منہ پر طمانچہ ہے جو یہ کہتے ہوئے کوئی عار اور جھجک محسوس نہیں کرتے کہ ”اسلام ایک فرسودہ اور قدامت پسند مذہب ہے اس میں ہر دور کے نئے مسائل کا کوئی حل نہیں ہے۔“

(۲) اعضاء کی پیوند کاری

اعضاء کی پیوند کاری کے متعلق بھی علماء کی آراء مختلف ہیں۔ بعض علماء اس طرف گئے ہیں کہ اعضاء کی پیوند کاری درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز اور درست ہے:

- (۱) مریض بہت ضرورت مند ہو اور کوئی طبیب حاذق یہ کہہ دے کہ اس طریقے سے اس کی جان بچ جائے گی۔
- (۲) عضو دینے والے کو عضو دینے کے سبب کوئی جانی خطرہ لاحق نہ ہو۔
- (۳) عضو دینے والا رضا کارانہ طور پر اپنا عضو پیش کرے۔

اس موقف کے برعکس بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ اعضاء کی پیوند کاری قطعاً جائز نہیں ہے۔

اختلاف کی تفصیل میں جانے سے قبل یہ جاننا چاہیے کہ بالعموم درج ذیل تین طریقوں سے پیوند کاری کی جاتی ہے:

- (۱) کسی معذور شخص کو پلاسٹک، لکڑی یا کسی بھی دھات کا کوئی عضو لگا دیا جائے۔
- (۲) انسان کے جسم میں جانور کے کسی عضو کو جوڑ دیا جائے۔
- (۳) انسان کے جسم میں انسان کا عضو لگا دیا جائے۔ عام ازیں کہ جس کا عضو لگا یا گیا ہے وہ زندہ ہو یا مردہ۔

پہلی صورت میں تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اس طریقے پر پیوند کاری جائز ہے۔ دلیل وہی حدیث ہے جو گزشتہ بحث میں گزر چکی کہ حضرت عبدالرحمان بن طرفہ کے دادا حضرت عرفجہ بن سعد کی جنگ کلاب میں ناک کٹ گئی، انہوں نے چاندی کی ناک بنوا کر لگوائی اس میں بدبو پیدا ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں سونے کی ناک لگوانے کا حکم فرمایا۔

پیوند کاری کی دوسری صورت بھی علماء کے درمیان متفق علیہ ہے۔ مگر۔۔۔ اس شرط کے ساتھ کہ جانور حلال ہو اور مذہب بوج ہو۔ دلیل قرآن حکیم کی یہ آیت ہے:

وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنْفَعَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (النحل: ۵)

اس نے چوپایوں کو بھی پیدا کیا، ان میں تمہارے لئے گرم لباس ہے اور دیگر فوائد ہیں اور (انہیں کا گوشت) تم کھاتے ہو O

فقہاء احناف کی متعدد تصریحات بھی اس (دوسری) صورت کے جواز پر واضح دلیل ہیں۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

قال محمد رحمه الله تعالى ولا باس بالتداوى بالعظم اذا كان عظم شاة او بقرة او بعير او فرس او غيره من الدواب الاعظم الخنزير والادمى فانه يكره التداوى بهما. (فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۴)

امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہڈی کے ذریعے علاج کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ ہڈی بکری، گائے، اونٹ، گھوڑے یا کسی اور جانور کی ہو، سوائے خنزیر اور آدمی کی ہڈی کے کہ ان کے ذریعے علاج کرنا مکروہ ہے۔

پیوند کاری کی تیسری صورت علماء کے مابین مختلف فیہ ہے اور بحث کا نقطہ ارتکاز بھی یہی تیسری صورت ہے۔

شارح صحیح مسلم کا موقف

شارح کا موقف اس بارے میں یہ ہے کہ انسانی اعضاء سے پیوند کاری قطعاً جائز ہے خواہ جس کے اعضاء لئے جارہے ہیں وہ زندہ ہو یا مردہ اور جس کے لئے عضو لیا جارہا ہے وہ حالت اضطرار میں ہو یا حالت اختیار میں۔

دیگر علماء کا موقف

بعض دیگر علماء کا نقطہ نظریہ ہے کہ (پہلی دو صورتوں کی طرح) پیوند کاری کی تیسری صورت بھی جائز اور درست ہے (بشرطیکہ ذکر کردہ تینوں شرائط پائی جائیں)۔

فریقین کے دلائل اور ان کا تجزیہ

فریقین میں سے ہر ایک کے اپنے موقف پر دلائل اور براہین ہیں جن کا جائزہ لینے کے لئے ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر صاحب کار سالہ ”جدید طبی مسائل کا شرعی حل“ اور شیخ خالد سیف اللہ رحمانی کی ”جدید فقہی مسائل“ بھی میرے پیش نظر ہیں۔ جن کا تعلق مجوزین سے ہے۔

مجوزین نے اپنے موقف پر اولاً چند فقہی اصول سے استدلال کیا ہے اور ان کی روشنی میں اپنے موقف کو ثابت کیا ہے۔ وہ اصول یہ ہیں:

- (۱) ضرورتیں ممنوعات کو مباح کر دیتی ہیں۔
- (۲) آدمی کو جب دو برائیاں درپیش ہوں تو اس برائی کو اختیار کر دے جو نقصان میں کم ہو۔
- (۳) بڑے فائدے کے حصول کے لئے چھوٹے فائدے کو ترک کر دیا جائے۔
- (۴) کسی چیز میں نفع اور نقصان دونوں کے پہلو موجود ہوں اور نفع زیادہ ہو نقصان کم ہو تو نفع کو اختیار کیا جائے۔

ان چار اصولوں کی روشنی میں موقف کا اثبات یوں ہے کہ:

اولاً: ضرورت کی وجہ سے ممنوع کام مباح ہو جاتا ہے۔

ثانیاً: پیوند کاری کی زیر بحث صورت میں دو فائدے ہیں: کسی کی جان کو بچانا اور تکریم انسانیت۔ ان دونوں میں جو بڑا فائدہ ہے اس کو اختیار کیا جائے گا یعنی ”مریض کی جان کو بچانا“۔

ثالثاً: پیوند کاری کی اس صورت میں دو برائیاں ہیں: ۱۔ ایک مریض کی ہلاکت۔ ۲۔ دوسرا انسان کی حرمت و عزت کی پامالی۔ ان میں جو برائی ہلکی ہے (یعنی حرمت انسانیت کی پامالی) اس کو اختیار کر لیا جائے گا لیکن کسی مریض کی جان کو ضائع ہونے نہیں دیا جائے گا۔

رابعاً: پیوند کاری کی اس صورت میں دو پہلو ہیں۔ ایک نفع کا دوسرا ضرر کا۔ نفع کا پہلو یہ ہے کہ کسی مریض کی جان کو بچایا جائے اور ضرر کا پہلو ”انسانی تکریم کی پامالی“ ہے۔ ان دونوں کے مجتمع ہونے کی صورت میں (اصول مذکور کے مطابق) نفع کے پہلو کو اختیار کیا جائے گا۔ یعنی مریض کی جان کو بچایا جائے گا۔

مجوزین نے اصول مذکورہ سے استدلال کے بعد مزید جن دلائل کو پیش کیا ہے وہ سب اصول مذکورہ ہی کی تائید میں ہیں۔۔۔۔۔ مثلاً اس بات کی تائید و تصدیق کہ:

”انسان کی تکریم اور عزت کے مقابلے میں کسی کی جان کو بچانا زیادہ اہم اور قابل لحاظ ہے۔“

اس سلسلے میں درج ذیل دلائل دیئے گئے ہیں:

(۱): فقہاء فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو جو حرکت کر رہا ہو تو اگر غالب گمان یہ ہو کہ بچہ زندہ ہے تو اس حاملہ کے پیٹ کو چاک کر کے بچہ کو نکالا جائے گا۔ (تویر الابصار مع الدر المختار ج ۳ ص ۱۳۶)

(۲): جس شخص کو نکسیر ہو اور خون بند نہ ہوتا ہو وہ اگر اپنے خون سے اپنی پیشانی پر قرآن کا کوئی حصہ لکھنا چاہے تو یہ جائز ہے۔ بعض فقہاء نے یہاں تک فرمایا کہ اگر پیشاب سے شفاء ہوتی ہے تو اس سے لکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

(شامی ج ۱ ص ۳۲۵ (جدید) ج ۱ ص ۱۹۳ (قدیم))

(۳): اگر کسی شخص نے کسی کا موتی نکل لیا اور پھر وہ مر گیا تو اولیٰ یہ ہے کہ موتی نکالنے کے لئے اس کا پیٹ چاک کیا جائے گا۔

(المحرر الرائق ج ۸ ص ۲۰۵)

ان کے علاوہ کچھ اور عمومی دلائل بھی ہیں (قرآن و سنت سے)۔ جن میں ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرنے، حاجتیں پوری کرنے اور مدد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

اب ذیل میں شارح کے دلائل کا تجزیہ اور تفصیل ملاحظہ ہو:

شارح نے اپنے موقف کی بنیاد قرآن حکیم کی روشنی میں اس امر کو بنایا ہے کہ انسان (علی الاطلاق) مکرم، معزز اور محترم ہے۔
لقلہ تعالیٰ:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ. (الاسراء: ۷۰)

نیز انسان اپنے جسم کا مالک نہیں ہے۔ لقلہ تعالیٰ:

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (البقرہ: ۱۵۶)

بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ○

دوسرے مقام پر فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَهُمُ الْجَنَّةَ. (التوبہ: ۱۱۱)

لہذا کسی شخص کا اپنے اعضاء کو کسی مریض کے لئے دینا (خواہ وہ مریض حالتِ اضطراب میں ہو) تکریمِ انسانیت کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ غیر کی ملک میں تصرف کرنا ہے جو کہ شرعاً جائز نہیں ہے۔ متعدد فقہاء نے اپنی کتب میں انسانی اعضاء سے نفع حاصل کرنے کو صرف اسی بنیاد پر ناجائز کہا ہے کہ انسان قابلِ تکریم اور قابلِ احترام ہے۔

شارح نے اپنے اس دعویٰ کے اثبات میں فقہ کی درج ذیل سات مستند کتب سے عربی عبارات پیش کی ہیں:

شرح سیر کبیر، فتاویٰ قاضی خان علی ہاشم الہندیہ، فتاویٰ بزاز علی ہاشم الہندیہ، فتاویٰ ہندیہ رد المحتار، بدائع الصنائع اور کتاب الام للامام الشافعی۔

اس کے بعد شارح نے مضبوط دلائل سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ حالتِ اضطراب میں بھی زندہ اور مردہ انسان کے اعضاء سے علاج حرام ہے۔ اس سلسلے میں بھی فقہ کی سات معتمد کتب کے حوالہ نقل کئے ہیں: شرح المہذب، المغنی لابن قدامہ، الشرح الکبیر، حاشیہ

الدسوقي علی الشرح الکبیر حاشیۃ الصاوی علی الشرح الصغیر فتاویٰ قاضی خان فتاویٰ بزازیہ اور فتاویٰ عالمگیری۔

مردہ انسان کے اعضاء سے پیوند کاری کے ناجائز ہونے پر ایک شبہ کا ازالہ

ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ مردہ انسان کے اعضاء سے پیوند کاری کیوں ناجائز ہے؟ حالانکہ وہ تو مرچکا اس کے لئے اس کے اعضاء اب کس کام کے؟

اس الجھن اور وہم کو بھی شارح نے بہت تفصیلی دلائل کے ساتھ دور کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ مردہ انسان بھی قابل احترام اور قابل تکریم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسر عظام المیت ککسرہا حیا۔
مردہ آدمی کی ہڈیوں کو توڑنا زندہ آدمی کی ہڈیوں کو توڑنے کی مانند ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۴۴۴)

نیز فقہاء کرام کی تصریحات اس پر شاہد ہیں کہ کوئی زندہ شخص حالت اضطرار میں بھی مردہ انسان کے اعضاء کو نہیں کھا سکتا۔ شارح کی اس تمام تر بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ پیوند کاری کے لئے نہ زندہ انسان کے اعضاء لئے جاسکتے ہیں نہ مردہ انسان کے حالت اضطرار ہو یا حالت اختیار۔ بہر صورت انسانی اعضاء سے پیوند کاری قطعاً جائز نہیں ہے۔

شارح نے بحث کے اختتام پر مجوزین کے دلائل کے جوابات بھی دیئے ہیں۔ مجوزین نے جن چار فقہی اصول سے استدلال کیا ہے شارح نے بہت سلیس انداز میں ان کے جوابات بھی دیئے ہیں اور ان اصول کا صحیح محمل اور صحیح مفہوم بیان کیا ہے۔ شارح کی عبارت ملاحظہ ہو:

”یہ جو کہا گیا ہے کہ ضرورت سے ممنوع چیز مباح ہو جاتی ہے اس سے پیوند کاری کا جواز لازم نہیں آتا کیونکہ جو شخص اعضاء کوٹا رہا ہے اسے کوئی ضرورت ہے نہ اضطرار تو کس بناء پر ایک ممنوع چیز اس کے لئے مباح ہوگی۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ دو برائیوں میں سے کم برائی کو اختیار کر لینا چاہیے۔ گذارش ہے کہ اعضاء کو کوٹانا تو برائی ہے لیکن کسی ضرورت مند کو یہ اعضاء کاٹ کر نہ دینا سرے سے کوئی برائی ہی نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا کسی انسان کو مکلف نہیں کیا گیا کہ وہ ضرورت مندوں میں اپنے اعضاء تقسیم کرے بلکہ اعضاء کاٹ کر دینے سے روکا گیا ہے۔

تیسرا قاعدہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ بڑے فائدے کی خاطر چھوٹے فائدہ کو چھوڑ دینا چاہیے۔ لیکن یہاں اپنے اعضاء کو کوٹا دینا یا ان کی وصیت کرنا چھوٹا فائدہ نہیں بھاری نقصان ہے۔

چوتھا قاعدہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب ایک چیز میں نفع اور ضرر کے دو پہلو ہوں اور ضرر کم اور نفع زیادہ ہو تو نفع کو اختیار کر لینا چاہیے۔ اس قاعدہ کا اطلاق بھی یہاں صحیح نہیں ہے کیونکہ اس قاعدہ کے مطابق اول تو نفع اور ضرر ایک شخص کے لحاظ سے ہے اور جس معاملہ میں ہم گفتگو کر رہے ہیں وہاں دو الگ الگ شخص ہیں۔ ثانیاً یہاں اعضاء کوٹانے میں اس شخص کو نفع بالکل نہیں ہے سراسر نقصان ہے۔“ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۶۶)

اعضاء کی پیوند کاری سے متعلق راقم کی جانب سے کچھ ضروری وضاحتیں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے راقم الحروف اس سال شارح صحیح مسلم کے پاس درس حدیث میں متعلم ہے۔ اور اسی دوران زیر نظر رسالہ قلمبند کر رہا ہے۔ مختلف عنوانات کے تحت گفتگو کرتے ہوئے جب میں زیر بحث عنوان ”اعضاء کی پیوند کاری“ پر پہنچا تو مجھے علم ہوا کہ شارح صحیح مسلم نے اس مسئلہ پر اپنی شرح میں جو بحث فرمائی ہے اس کے رد میں ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر صاحب نے ایک رسالہ لکھا

ہے میں نے وہ رسالہ حاصل کیا اور اس کا مطالعہ کیا مطالعہ کے دوران بعض دلائل میرے اپنے گمان کے مطابق مجھے قوی لگے جس کی وجہ سے زیر بحث مسئلہ میں شارح کے موقف اور تحقیق کے حوالہ سے میرے دل میں کچھ خدشات اور شبہات پیدا ہوئے۔ میں وہ تمام شبہات اور ڈاکٹر صاحب کے دلائل کو لے کر شارح کے پاس پہنچ گیا جن کے آپ نے مجھے اطمینان بخش مگر اختصار کے ساتھ جوابات مرحمت فرمائے۔

میں نے شارح سے سوال کیا کہ آپ نے ڈاکٹر صاحب کے رسالہ کا جواب کیوں نہیں لکھا؟ تو فرمایا کہ ”تفسیر کا کام کسی اور طرف متوجہ ہونے کی اجازت نہیں دیتا“۔ پھر میں نے عرض کی کہ تفسیر ہی میں کسی آیت مبارکہ کے تحت ڈاکٹر صاحب کے دلائل کے جوابات لکھ دیئے جائیں تاکہ حق بات سب پر واضح ہو جائے؟ تو آپ نے جوابات لکھنے کی حامی بھر لی۔ حسن اتفاق سے کچھ ہی روز کے بعد تفسیر کرتے ہوئے یہ آیت زیر بحث آگئی:

فَطَرَتِ اللّٰهُ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا لَا تَبْدِیْلَ اللّٰهُ تَعَالٰی کی وہ فطرت جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا اللہ
لِیَخْلُقِ اللّٰہِ (اروم: ۳۰) تعالیٰ کے بنائے ہوئے کو تبدیل نہ کرنا۔

اس آیت کے ماتحت تفسیر کرتے ہوئے ”اعضاء کی پیوند کاری“ پر بھی آپ نے تحقیق شروع فرمائی متعدد حوالہ جات نکالے دلائل و براہین جمع کئے حتیٰ کہ گردوں سے متعلق جدید تحقیقات بھی ”کڈنی سینٹر“ سے منگوائیں اور یوں کچھ ہی روز کے بعد آپ نے مسودہ کے ۲۷ صفحات تحریر فرمادیئے۔ سب سے پہلے آپ نے مجھے وہ تحقیق پڑھنے کے لیے مرحمت فرمائی۔ فقیر نے اس کا مطالعہ کیا تو بحمدہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے دلائل اور اپنے ہر خدشہ اور شبہ کا تفصیلی تحقیقی اور مدلل جواب پایا۔ مطالعہ کرنے کے بعد میں نے شارح کے سامنے اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں زیر بحث عنوان کی مناسبت سے آپ کی اس تازہ ترین تحقیق کے کچھ اقتباسات اپنے رسالہ میں بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے فقیر کو اس کی اجازت مرحمت فرمادی فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

اب میں ذیل میں ان اقتباسات کو قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تاکہ اعضاء کی پیوند کاری سے متعلق شارح کا جو موقف اور دلائل گذشتہ سطور پر پیش کئے گئے ہیں ان کی قوت اور حقیقت واضح ہو جائے:

صاحبزادہ صاحب کا پیوند کاری کے جواز پر مردہ عورت کے پیٹ سے بچہ نکالنے اور اضطراب سے استدلال

شارح صحیح مسلم نے مجوزین کی دلیل ”اضطراب“ کا رد کرتے ہوئے اپنی شرح میں لکھا تھا کہ:

باقی یہ جو کہا گیا ہے کہ ضرورت سے ممنوع چیز مباح ہو جاتی ہے اس سے پیوند کاری کا جواز لازم نہیں آتا کیونکہ جو شخص اعضاء کنوا رہا ہے اسے کوئی ضرورت ہے نہ اضطراب تو کس بناء پر ایک ممنوع چیز اس کے لئے مباح ہوگی۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۶۶)

اس کا جواب صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے اپنے رسالہ میں یہ دیا ہے کہ جس کو گردہ کی ضرورت ہے وہ مضطر اور حاجت مند ہے اسی کے اضطراب کی وجہ سے دوسرے کا عضو لینا اس کو جائز ہو گیا جو شخص عضودے رہا ہے اس کے لئے علیحدہ کسی دوسرے اضطراب کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں صاحبزادہ صاحب نے فقہ کا یہ جزئیہ بھی پیش کیا ہے کہ کوئی حاملہ فوت ہو جائے اور اس کے پیٹ میں زندہ بچہ ہو تو ماں کا پیٹ چاک کر کے بچہ کو نکال لینا جائز ہے۔ اس جزئیہ کو پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اب یہاں اضطراب کی حالت بچہ کی ہے نہ کہ ماں کی ضرورت بچہ کو ہے نہ کہ ماں کو لیکن چونکہ بچہ کی ضرورت ماں کے ساتھ متعلق ہے لہذا ماں کا پیٹ چاک کرنا اس کی لاش کی بے حرمتی جو کہ اشد حرام فعل تھا وہ جائز ہو گیا حالانکہ ماں حالت اضطراب میں نہیں بلکہ وہ تو مردہ ہے جہاں اضطراب اور عدم اضطراب کی بحث ہی نہیں کی جاسکتی تو ضرورت اور اضطراب ماں کو نہیں بلکہ صرف بچہ کو ہے اور اس کی وجہ

سے پیٹ چاک ماں کا کیا جا رہا ہے ”یعنی ضرورت یہاں ہے اور حرمت وہاں ختم ہو رہی ہے“ اب میں معترضین سے کہتا ہوں جو جانبین میں اضطراب لازمی قرار دیتے ہیں وہ پہلے ماں میں اضطراب ثابت کریں پھر اس کے پیٹ کو چاک کرنے کی اجازت دیں حالانکہ اس کے تو وہ بھی قائل نہیں۔۔۔! لہذا یہاں بھی ان کو عضو دینے والے کے اضطراب پر اصرار نہیں کرنا چاہیے جو آدمی بیمار ہے وہ مضطر ہے اور ضرورت مند ہے اور اس کی ضرورت جس دوسرے شخص کے ساتھ متعلق ہے اس کا عضو لینا اور اس کو اپنا عضو کاٹ کر اسے دینا جائز ہو جائے گا اس جان بلب مریض کی ضرورت اور اضطراب کی وجہ سے دینے والے کی حرمت ختم ہو جائے گی جس طرح بچہ کی ضرورت اور اضطراب کی وجہ سے اس کی ماں کی لاش کی حرمت ختم ہو گئی تھی۔ (جدید طبی مسائل کا شرعی حل ۲۶۲)

شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر محققانہ رد

شارح صحیح مسلم صاحبزادہ صاحب کی اس تقریر پر مفصل اور تحقیقی رد کرتے ہوئے تبیان القرآن میں لکھتے ہیں:

فقہاء کرام کا یہ جزئیہ دراصل پوسٹ مارٹم کی اصل ہے کہ جس طرح کسی ضرورت کی بناء پر زندہ کے جسم کی سرجری اور اس کا آپریشن کرنا جائز ہے اسی طرح ضرورت کی بناء پر مردہ کے جسم کی سرجری اور اس کا آپریشن کرنا بھی جائز ہے کیونکہ فقہاء نے لکھا ہے کہ حاملہ عورت مر جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو اور حرکت کر رہا ہو تو اس مردہ عورت کا پیٹ چاک کر کے اس زندہ بچے کو نکال لیا جائے گا لیکن فقہاء کرام کا یہ جزئیہ انسانی اعضاء کے ساتھ پیوند کاری کی اساس اور اصل نہیں بن سکتا اور اس کی حسب ذیل وجوہ ہیں:

(۱) مردہ حاملہ کے پیٹ سے زندہ بچہ کو جو نکالا جاتا ہے اس میں صرف سرجری کا عمل کیا جاتا ہے بچہ نکالنے کے بعد عورت کے پیٹ کو کسی دیا جاتا ہے اس عمل سے عورت کی جسمانی ساخت اور اس کی صورت میں کوئی تغیر اور تبدیلی نہیں ہوتی اس کے کسی عضو کو کاٹ کا نکالا نہیں جاتا نہ اس کے کسی جزء کو دوسرے جسم کے ساتھ پیوند کیا جاتا ہے اس کے برخلاف انسانی اعضاء کی پیوند کاری کے عمل میں ایک شخص اپنے جسم سے گردہ کٹوا کر یا آنکھیں نکلو کر اللہ کی تخلیق میں تغیر اور تبدیلی کرتا ہے اور یہ شیطان کے حکم پر عمل ہے اور دوسرے شخص کے جسم میں پیوند کرنے کے لئے دیتا ہے اور انسان کے اجزاء کے ساتھ پیوند کاری پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے مردہ حاملہ کے پیٹ کو چاک کرنے کی طرح یہ صرف سرجری کا عمل نہیں ہے۔

(۲) حاملہ مردہ عورت اور اس کے پیٹ میں جو زندہ بچہ ہے یہ دو الگ الگ شخص نہیں ہیں اول تو اس لئے کہ کسی شخص کی اولاد اس کے اجزاء کے بہ منزلہ ہے اور خصوصاً اس صورت میں تو وہ بچہ صورت اور حساً بھی اس حاملہ عورت کا جزء ہے اور سرجری کا یہ عمل ایک ہی شخص میں ہو رہا ہے اور اعضاء کی پیوند کاری کی صورت میں اپنا گردہ کٹوا کر دینے والا اور اس گردہ کو اپنے جسم میں لگوانے والا حقیقتہً صورت اور حساً دو الگ الگ اور مغائر شخص ہیں۔

(۳) سرجری کے عمل سے اس بچہ کی زندگی کا حصول یقینی ہے جبکہ پیوند کاری کے ذریعہ مریض کی صحت کا حصول یقینی نہیں ہے۔

(۴) مردہ عورت اب احکام شرعیہ کی مکلفہ نہیں ہے اس کے پیٹ کو چاک کئے جانے پر اس سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی اور جو شخص اپنا گردہ کٹوا رہا ہے اس سے بہر حال آخرت میں باز پرس ہوگی کہ اس نے اللہ کی تخلیق کو کیوں تبدیل کیا اور اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں شیطان کی کیوں اطاعت کی اور انسان کے اجزاء کے ساتھ پیوند کاری پر لعنت ہونے کے باوجود پیوند کاری کیوں کروائی!

(۵) جس طرح اس عورت کے بدن کی اصلاح اور منفعت کے لئے اس کی زندگی میں اس عورت کی سرجری اور اس کا آپریشن جائز تھا اسی طرح اس کی موت کے بعد اس کی منفعت کے لئے اس کے پیٹ کی سرجری کر کے اس بچہ کو زندہ نکال لینا جائز ہے اور

بچہ کو زندہ نکال لینے میں اس عورت کی منفعت ظاہر ہے، کیونکہ اغلب یہ ہے کہ وہ بچہ بڑا ہو کر نیک کام کرے گا اور اپنی ماں کے لئے دعا کرے گا تو اس سے آخرت میں ماں کو ثواب پہنچے گا اس کے برخلاف جو شخص پیوند کاری کے لئے اپنا گردہ کٹوا رہا ہے یا آنکھیں نکلا رہا ہے اس کو اس عمل سے کوئی منفعت نہیں ہوگی۔ بلکہ دنیا اور آخرت میں اس کو نقصان ہوگا، آخرت میں اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی وجہ سے عذاب اور لعنت کا مستحق ہے اور دنیا میں اس لئے کہ جب اس کے جسم میں دو گردے ہیں تو اگر کسی حادثہ یا مرض کی وجہ سے اس کا ایک گردہ فیل ہو جائے تو دوسرے گردے سے اس کا جسمانی نظام کام کرتا رہے گا اور جب اس نے ایک گردہ نکلوادیا اور بالفرض کسی مرض یا حادثہ کی وجہ سے وہ گردہ فیل ہو گیا تو اس کو ساری عمر ڈائلیسیز پر گزارہ کرنا پڑے گا اور یہ پیش گوئی کرنا کہ اس کا گردہ کبھی خراب نہیں ہوگا، غیب کا دعویٰ کرنا ہے، خلاصہ یہ ہے کہ حاملہ عورت کا پیٹ چاک کر کے اس کے زندہ بچے کو نکالنے میں اس کی سراسر منفعت ہے اور پیوند کاری کے لئے گردہ کٹوانے والا ”خسر الدنيا والاخرة“ کا مصداق ہے۔

(۶) ہم کہتے ہیں کہ مردہ حاملہ عورت کے پیٹ کو چاک کر کے اس کے پیٹ سے زندہ بچہ کو نکالنا علی التعمین فرض ہے، کیونکہ اگر زندہ بچے کو نکال لے بغیر اس عورت کو یونہی بچے سمیت دفن کر دیا جائے تو اس بچہ کو زندہ درگور کرنا لازم آئے گا اور بچہ کو زندہ درگور کرنا حرام ہے اور حرام کو ترک کرنا فرض ہے تو مردہ عورت کے پیٹ سے زندہ بچے کو نکالنا فرض ہوا اور پیوند کاری کے مجوزین کے نزدیک بھی کسی شخص پر گردہ کٹوانا علی التعمین فرض نہیں ہے۔

(۷) مردہ حاملہ عورت کے پیٹ سے اگر زندہ بچہ کو نہ نکالا جائے، یونہی دفن کر دیا جائے تو بچہ مر جائے گا، لہذا یہاں اضطرار ہے، لیکن جو شخص نابینا ہے اگر اس کے لئے آنکھوں کا عطیہ نہ کیا جائے تو وہ مرنے لے گا، زندہ ہی رہے گا، اسی طرح جس کے دونوں گردے فیل ہو چکے ہیں وہ اس سے مرنے لے گا، زندہ ہی رہے گا، بس ہر ہفتہ ڈائلیسیز کرنا پڑے گا، لہذا یہ اضطرار نہیں ہے اور اس فقہی جزئیہ کی مثل نہیں ہے اور اعضاء کی پیوند کاری کے لئے اساس اصل اور مقیس علیہ نہیں بن سکتا۔ خود مؤلف (صاحبزادہ صاحب) نے پیوند کاری کے لئے اس بے تابی اور بے قراری کے باوجود اپنے استاذ محترم کو گردہ نہیں دیا اور وہ اس کتاب (جدید طبی مسائل) کی اشاعت کے بعد بھی چار سال تک زندہ رہے اور ہر ہفتہ ڈائلیسیز کرا کر ٹھیک ٹھاک زندہ رہے اور یہاں ہم سے ملنے آئے۔ ہم نے جس طرح اس فقہی جزئیہ اور پیوند کاری میں سات وجوہ سے فرق بیان کئے ہیں شاید کسی اور جگہ یہ نہ مل سکیں واللہ الحمد۔ (مسودہ تبیان القرآن ج ۹ ص ۱۲۶، ۱۲۵)

صاحبزادہ صاحب کا پیوند کاری کے جواز پر احیاء نفس سے استدلال

ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر صاحب نے پیوند کاری کے جواز پر درج ذیل آیت مبارکہ سے بھی استدلال کیا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ
فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا
النَّاسَ جَمِيعًا. (المائدہ: ۳۲)

جس نے بغیر جان کے بدلے کسی جان کو قتل کیا یا زمین میں فساد کئے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو بچایا، اس نے گویا سب لوگوں کو بچالیا۔

قرآن حکیم کی اس آیت مبارکہ سے اپنے موقف پر استدلال کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ذرا غور فرمائیے کہ اسلام اور قرآن کی نظر میں ایک انسانی جان کی کس قدر اہمیت اور قدر و قیمت ہے کہ ایک جان کا بچانا پوری انسانیت کا بچانا، ایک کو زندگی بخشنا پوری نوع انسانی کو زندگی بخشنا اور ایک کو جلانا پوری نسل انسانیت کو جلانا شمار کیا جا رہا ہے اور ایک کو

نہ بچا کر ہلاک کرنا پوری انسانیت کو ہلاک کرنا شمار کیا جا رہا ہے اصل میں بتانا یہ مقصد ہے کہ انسانی جان بڑی قیمتی چیز ہے اگر تم کسی انسانی جان کو بچانے کی قدرت رکھتے ہو تو اس اہم معاملہ میں ہرگز تساہل نہ کرنا اس کی زندگی بچانے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھنا اس کو ہر چیز پر فوقیت دینا یہ تمام فرضوں میں سب سے اہم فرض ہے۔

اس واضح آیہ مبارکہ کے باوجود جو مفتیان کرام یہ فرماتے ہیں کہ نہیں۔۔۔! جو شخص مرتا ہے تو اس کو مرنے دو لیکن گردہ لگا کر اس کو نہ بچاؤ اس کو زندگی نہ بخشو وہ نہ صرف یہ کہ اس آیہ مبارکہ کا صریح انکار کر رہے ہیں بلکہ اس آیہ میں ارشاد رب العزت کے بموجب وہ ساری انسانیت کے قاتل ہیں! (جدید طبی مسائل کا شرعی حل ص ۳۲۳)

شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر رد

احیاء نفس سے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب کے ذکر کردہ استدلال کا رد کرتے ہوئے شارح لکھتے ہیں:
اولاً جس شخص کے دونوں گردے فیل ہو گئے ہوں وہ اس مرض سے فوراً مر نہیں جاتا بلکہ اپنی حیات طبعی پوری کرتا ہے اور ڈائی لیز کے ذریعہ زندگی گزارتا ہے اس لئے پیوند کاری سے منع کرنے والوں کو ساری انسانیت کا قاتل اور اس آیت کا منکر قرار دینا درست نہیں ہے۔

صاحبزادہ صاحب نے آیت مذکورہ ”من قتل نفسا بغير نفس الخ“ کے ضمن میں تفسیر ابن کثیر کے حوالہ سے حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ کا یہ قول بھی پیش کیا ہے کہ:

”من احياها“ کا معنی ہے کہ کسی آدمی نے کسی کو ڈوبنے یا جلنے سے یا کسی بھی قسم کی ہلاکت سے بچا لیا تو گویا اس نے ساری انسانیت کو بچا لیا۔

حضرت مجاہد کے اس قول سے صاحبزادہ صاحب کے استدلال کا رد کرتے ہوئے شارح لکھتے ہیں:
ثانیاً حضرت مجاہد نے احیاء نفس کا معنی بیان کیا ہے: کسی شخص کو ڈوبنے سے یا جلنے یا ہلاک ہونے سے بچانا اور ظاہر ہے ڈوبنے سے بچانا اس شخص کے حق میں مستحب اور مستحسن ہے جس کو تیرنا آتا ہو اور جس کو تیرنا نہ آتا ہو وہ کسی ڈوبنے والے کو بچانے کے لئے دریا یا سمندر میں کود پڑے تو وہ خود ہی ڈوب کر ہلاک ہو جائے گا اور اس کا یہ فعل بجائے خود ناجائز اور حرام ہوگا اسی طرح کسی بھی مرتے ہوئے شخص کو موت سے بچانا اس وقت مستحسن ہے جب اس میں اس کو کسی ضرر کا خطرہ نہ ہو اور جو شخص اپنا گردہ کٹوا کر دوسرے کو دے دے گا وہ خود اس ضرر کے خطرہ میں مبتلا ہوگا کہ ہو سکتا ہے کسی وقت اس کا باقی ماندہ گردہ ناکارہ ہو جائے۔
مزید رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ثالثاً جواب یہ ہے کہ کسی کی جان بچانے کی کوشش کرنا اس وقت درست ہے جب یہ کوشش کسی حرام قطعی پر موقوف نہ ہو اور اپنا گردہ کٹوانا اللہ کی تخلیق کو متغیر کرنا اور شیطان کی اطاعت کرنا ہے اور انسان کے اجزاء کے ساتھ کسی انسان کی پیوند کاری پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے تو یہ لعنتی بننے کی کوشش کرنا ہے اور یہ فعل حرام قطعی ہے۔

چوتھا جواب یہ ہے کہ جس شخص کے دونوں گردے فیل ہو گئے اس کا اس بیماری سے فوراً مر جانا یقینی اور قطعی نہیں ہے وہ ڈائی لیز کے ذریعہ عرصہ دراز تک زندہ رہتا ہے خود مؤلف (صاحبزادہ صاحب) کے استاذ گرامی مولانا عبدالرزاق صاحب رحمہ اللہ جو اس عارضہ میں مبتلا تھے جن کو گردہ دینے کی ترغیب میں یہ رسالہ (جدید طبی مسائل کا شرعی حل) لکھا گیا ان کو علاج کے لئے حیدرآباد سے

کراچی لایا گیا وہ ابتداء میں ایک ہفتہ میں دوبار ڈاک لیسر کراتے تھے پھر کبھی مہینہ میں چار بار کبھی دوبار ڈاک لیسر کراتے تھے چھ ماہ بعد انہوں نے تقریر اور درس وغیرہ شروع کر دیا تھا اور ہر ماہ کی آخری جمعرات کو تقریر کرتے تھے اور شہر میں خطابات کے لئے جاتے تھے ایک سال بعد وہ حیدر آباد گئے اور تقریر کی دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں بھی ہم سے ملاقات کے لئے آئے ان کو یہاں تدریس کی بھی پیش کش کی گئی تھی۔ ۱۳ جون ۱۹۹۹ء / یکم ربیع الاول ۱۴۲۰ھ کو ان کا انتقال ہو گیا ڈاکٹر صاحب کا یہ رسالہ ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا اور اس رسالہ کی اشاعت کے بعد ان کے استاذ محترم تقریباً چار سال زندہ رہے اور گردہ دینے کی تمام تر غیب اور زور بیان کے باوجود موصوف نے ان کے لئے اپنے گردے کی قربانی نہیں دی اور گردہ کٹوا کر کسی کو دینے سے منع کرنے والے کو ساری انسانیت کا قاتل قرار دینے کے باوجود خود اپنے فتوے پر عمل نہیں کیا اور ان کے بقول تمام فرائض سے اہم اس فرض کو ترک کر دیا اور صرف ہمیں کو سننے پر اکتفاء کر لیا۔

اس تفصیل سے یہ معلوم ہو گیا کہ دونوں گردوں کا فیل ہو جانا بہر حال ایسا اضطراب نہیں ہے کہ اگر اس کو گردہ نہ دیا جائے تو انسان فوراً مر جائے گا اس کا مریض اپنی طبعی حیات کو پورا کرتا ہے اور اپنے وقت پر مرتا ہے اور اس کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہے نہ وہ مضطر ہے ڈاک لیسر کے ذریعہ اس کا علاج ہوتا رہتا ہے۔ (سودہ بیان القرآن ج ۹ ص ۱۱۶، ۱۱۵)

صاحبزادہ صاحب کا پیوند کاری کے جواز پر خون اور پیشاب سے قرآن مجید کو لکھنے سے استدلال

اعضاء کی پیوند کاری کے جواز کو ثابت کرنے کے لئے صاحبزادہ صاحب نے فقہ کے اس جزئیہ سے بھی استدلال کیا ہے کہ جن شخص کو نکسیر آئے اور خون بند نہ ہوتا ہو تو وہ اپنے خون سے اپنی پیشانی پر قرآن کریم سے کچھ لکھ سکتا ہے اور اگر پیشاب سے لکھنے میں شفاء ہو تو اس سے بھی لکھ سکتا ہے۔ چنانچہ اپنے استدلال کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شریعت اسلامیہ میں ”انسانی جان“ کی قدر و قیمت اور کس قدر اس کو اہمیت حاصل ہے۔۔۔؟ اس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ کلام اللہ یعنی قرآن پاک کی عظمت و حرمت عام آدمی کی عظمت و حرمت سے کہیں زیادہ ہے جس کی عظمت کا یہ عالم ہے کہ جہنمی کو اس کا پڑھنا اور بے وضو آدمی کو اس کا ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں لیکن اگر اس کے مقابلہ میں انسانی جان کے بچانے کی بات آجائے تو ترجیح انسانی جان کو ہی دی جائے گی اس سلسلہ میں فقہاء کے بیان کردہ اس مسئلہ کو ملاحظہ فرمائیے۔۔۔۔

ترجمہ: اور جس کو نکسیر آئے اور خون بند نہ ہوتا ہو تو اگر وہ اپنے خون سے اپنی پیشانی پر قرآن سے کچھ لکھنا چاہے تو ابو بکر کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے ان سے پوچھا گیا کہ اگر پیشاب سے قرآن کا کچھ حصہ لکھا جائے تو اس کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر اس میں اس کی شفاء ہے تو ایسا کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

اللہ اکبر۔۔۔! فقہاء نے اس جزئیہ کے ذریعہ بتا دیا کہ دین اسلام میں ایک جان کے بچانے کی بڑی اہمیت ہے اس کے سامنے آدمی کی حرمت تو کیا اگر قرآن جیسی عظیم اللہ کی کتاب کی عظمت و حرمت کو بھی نظر انداز کرنا پڑا تو کر لیں گے لیکن انسانی جان کو ضائع نہیں ہونے دیں گے انسانی جان کو ہر حال میں بچانے کی کوشش کریں گے۔ (جدیدی مسائل کا شرعی حکم ص ۵۵، ۵۴)

شارح کا صاحبزادہ صاحب کے استدلال مذکور پر رد

پیوند کاری کے جواز پر ذکر کردہ فقہی جزئیہ سے صاحبزادہ صاحب کے استدلال کا رد کرتے ہوئے شارح لکھتے ہیں:

بعض فقہاء نے یہ جزئیہ انسان کی جان بچانے کے لئے نہیں بلکہ مرض سے شفاء کے متعلق لکھا ہے اور فقیہ ابو بکر کا یہ لکھنا صحیح نہیں ہے اور جن فقہاء نے اس کو نقل کر کے اس پر اعتماد کیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے ہمارے نزدیک قرآن مجید کی عزت اور حرمت بہت زیادہ

ہے۔ مرض سے شفاء کی کیا حیثیت ہے اگر مریض کو سو فیصد یقین ہو کہ اس کی پیشانی پر خون یا پیشاب سے کلام اللہ کی آیات لکھنے سے اس کی جان بچ جائے گی تو اس کا سو بار مر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ خون یا پیشاب سے قرآن مجید لکھنے کی جسارت کرے اور اس کی توہین کا مرتکب ہو۔ ہمیں یہ پڑھ کر بہت رنج اور افسوس ہوا کہ مؤلف پیوند کاری کو ثابت کرنے کے جوش میں کلام اللہ کی توہین کے جواز تک اتر آئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مؤلف نے یہاں پھر انسان کی جان بچانے اور اس کو ضائع نہ ہونے دینے کو لکھا ہے اور ہم کئی بار واضح کر چکے ہیں کہ گردہ کے مریض کو اگر گردہ نہ دیا جائے تو وہ اس سے فوراً مرتا نہیں ہے۔ (مسودہ تبیان القرآن ج ۹ ص ۱۲۹)

واضح رہے کہ صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر صاحب نے استدلال مذکور میں جس فقہی جزئیہ کو ذکر کیا ہے اس کو علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے رد المحتار میں صاحب ہدایہ علامہ مرغینانی کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور شارح نے شرح صحیح مسلم جلد سادس میں ان سے بھی اختلاف کیا ہے اور اس فقہی جزئیہ کا رد کیا ہے۔ اور وہاں بھی یہی تقریر فرمائی ہے کہ اگر کسی آدمی کو روز روشن سے زیادہ یقین ہو کہ اس عمل سے اس کو شفاء ہو جائے گی تب بھی اس کا مر جانا اس سے بہتر ہے کہ وہ خون یا پیشاب کے ساتھ سورہ فاتحہ لکھنے کی جرأت کرے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۵۵۷)

(اس مسئلہ کی مزید وضاحت ”اختلاف رائے“ کی بحث میں آگے آرہی ہے)۔

پیوند کاری کی بحث میں شارح کا حرف آخر

اعضاء کی پیوند کاری سے متعلق صاحبزادہ محمد زبیر صاحب کے اعتراضات اور دلائل کا تفصیلی اور تحقیقی جائزہ لینے کے بعد ”حرف آخر“ کے طور پر شارح لکھتے ہیں:

صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر صاحب کا یہ رسالہ ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اس کی زبان و بیان کو دیکھ کر اور اس کے دلائل کی ناچنگلی کو پڑھ کر اور اس کو غیر اہم سمجھ کر میں نے اس کو نظر انداز کر دیا تھا نیز میرا طریقہ یہ ہے کہ میں اپنے کام اور مشن کی طرف متوجہ رہتا ہوں اور جو لوگ میرے خلاف لکھتے ہیں اس کی طرف التفات نہیں کرتا۔ تاہم بعض احباب نے اصرار کیا کہ آپ اس کا جواب تفسیر تبیان القرآن میں کہیں لکھ دیں تاکہ آنے والی نسلیں انسانی اعضاء کے ساتھ پیوند کاری کو جائز نہ سمجھ لیں اور اس رسالہ کی وجہ سے لوگ گمراہ نہ ہو جائیں ہر چند کہ اس رسالہ کی اتنی اشاعت اور وقعت نہیں تھی کہ اس کا خطرہ ہوتا اور خود مؤلف پر اپنی تحریر کا اثر نہیں ہوا تھا اور انہوں نے اپنے استاذ محترم مولانا عبدالرزاق صاحب رحمہ اللہ کو اپنا گردہ کٹوا کر نہیں دیا جب کہ وہ اس رسالہ کی اشاعت کے بعد چار سال تک زندہ رہے۔ لیکن بہر حال میں نے حق کو واضح سے واضح تر کرنے کے لئے انسانی اعضاء کے ساتھ پیوند کاری کے حرام اور ممنوع ہونے پر مزید دلائل رقم کیے اور مؤلف مذکور کے شبہات کے جوابات لکھے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

ہر چند کہ مؤلف کا مرکزی اور بنیادی شبہ صرف ایک ہے کہ جس شخص کے دونوں گردے فیل ہو گئے ہیں اگر اس کو کوئی دوسرا شخص اپنا گردہ کٹوا کر نہ دے تو وہ مر جائے گا لہذا اس کی زندگی بچانے کے لئے ضروری ہے کہ کوئی دوسرا شخص اپنا گردہ کٹوا کر اس کو دے اور ہم نے واضح کر دیا ہے کہ جس کے دونوں گردے فیل ہو چکے ہوں اس کو فوری موت کا کوئی خطرہ نہیں ہے وہ اپنی عمر طبعی پوری کرتا ہے اور ڈاکٹر لیسر کے ذریعہ علاج کرا کے زندگی گزارتا ہے دراصل اس ایک بات سے ہی ان کے پورے رسالہ کا رد ہو جاتا ہے اور باقی شبہات کے ازالہ کی ضرورت نہیں رہتی تاہم ہم نے تمہارے اور احسانا ان کے تمام شبہات کا ازالہ کر دیا۔ واللہ الحمد۔

(مسودہ تبیان القرآن ج ۹ ص ۱۳۰)

پیوند کاری کی بحث میں راقم کی آخری بات

راقم الحروف نے مسئلہ زیر بحث میں مجوزین کے موقف ان کے دلائل شارح کا موقف اور شارح کے دلائل اپنی فہم کے مطابق صفحہ قرطاس پر منتقل کر دیئے ہیں۔

میں نے اولاً عنوان بالا پر مطالعہ کے لیے جب ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر صاحب کا کتابچہ (بنام ”جدید طبی مسائل کا شرعی حل“) پڑھا تو میرا دل اس طرف مائل ہوا کہ انسانی اعضاء کی پیوند کاری کو جائز ہونا چاہیے۔ خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب ”جدید فقہی مسائل“ کے مطالعہ سے دل کا میلان مزید مستحکم ہوا۔ لیکن۔۔۔۔۔ بعد میں جب شارح کی بحث اور دلائل کا بہت غور و خوض کے ساتھ ایک سے زائد بار مطالعہ کیا اور مطالعہ کرنے کے بعد فریقین کے دلائل کا تجزیہ کیا تو دل اس طرف مائل ہو گیا کہ انسانی اعضاء کی پیوند کاری جائز نہیں ہے۔ موقف اور میلان قلب کے اس تغیر و تبدل میں جس چیز کا سب سے زیادہ دخل ہے وہ شارح کے مفصل ’مرتب‘ منظم اور غیر مؤول دلائل ہیں۔ شارح کے دلائل پڑھنے کے بعد اندازہ ہوا کہ رسالہ ”طبی مسائل کا شرعی حل“ میں بحث و تحقیق کا غالب حصہ جذبات سے مغلوب ہے۔ جگہ جگہ مختلف دلائل ذکر کرنے کے بعد ان پر جذباتی انداز میں تقریر کی گئی ہے نیز بیشتر مقامات پر موقف کے اثبات میں عمومی دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ اس کے برعکس شارح کی پوری بحث میں از اول تا آخر سنجیدگی نمایاں ہے اور دلائل بھی وہ ہیں جو خاص زیر بحث موضوع سے متعلق ہیں۔

بہر حال آخر میں یہ بات بھی ضرور عرض کروں گا کہ انسانی اعضاء سے پیوند کاری کے متعلق گو کہ دلائل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کو ناجائز قرار دیا جائے تاہم فی زمانہ پاکستان ہی نہیں پوری دنیا میں اس پر جو عمل اور رجحان پایا جاتا ہے وہ اس مسئلہ پر مزید بحث و تحقیق اور غور و فکر کا متقاضی ہے۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا۔

(۳) ٹیسٹ ٹیوب بے بی (TEST TUBE BABY)

ثبوت نسب کے باب میں دور حاضر کا یہ بھی ایک جدید اور توجہ طلب مسئلہ ہے۔ اور دیگر مسائل جدیدہ کی طرح اس میں بھی علماء کی آراء مختلف ہیں۔ بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل مطلقاً ناجائز ہے۔ کیونکہ یہ عمل ولادت اور پیدائش کے فطری طریقہ کے خلاف ہے۔ فطری طریقہ جو قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر بیان کیا گیا وہ یہ ہے کہ:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِى قَرَارٍ مَّكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظْمًا فَكَسَوْنَا الْعِظْمَ لَحْمًا. (المومنون: ۱۲-۱۳)

بے شک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا O پھر اسے ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پانی کی بوند بنایا O پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کا لوتھڑا بنایا، پھر اس لوتھڑے کو گوشت کی بوٹی بنایا، پھر گوشت کی بوٹی کی ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا۔

شارح کا موقف اور تحقیق

شارح صحیح مسلم نے اپنی شرح کی تیسری جلد میں ”باب الولد للفراش و توقی الشبهات“ کے تحت اس مسئلہ پر تقریباً ۱۳ صفحات پر بحث کی ہے اور مفصل تحقیق کر کے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل کو مطلقاً ناجائز کہنا درست نہیں ہے بلکہ اس کی کچھ صورتیں ہیں جن میں سے بعض جواز کی ہیں اور بعض عدم جواز کی۔

دوا، ہم خوبیاں

(۱) شارح کی اس تحقیق کی واضح خوبی یہ ہے کہ یہ انتہائی مفصل اور ہمہ جہت ہونے کے ساتھ بہت ہی مربوط اور مرتب تحقیق

ہے۔ اس کا اندازہ بحث کے اندر قائم کئے گئے مختلف عنوانات سے لگایا جاسکتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

- (۱) ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی تحقیق
- (۲) مرد کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔
- (۳) عورت کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔
- (۴) ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ تولید کا شرعی حکم۔
- (۵) کیا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل فطرۃ اللہ اور خلق اللہ کے خلاف ہے؟
- (۶) الجواب۔

(۷) فقہائے اہلسنت کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز۔

(۸) اہل تشیع کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز۔

(۲) دوسری اہم اور واضح خوبی تحقیق کی یہ ہے کہ شارح نے زیر بحث مسئلہ کے جواز اور عدم جواز کی تمام صورتوں کو علیحدہ علیحدہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ جواز کی چار صورتیں بیان کی ہیں اور عدم جواز کی پانچ۔ اور جس انداز سے آپ نے مسئلہ کی مکمل تفصیل بیان کی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

شارح کا ٹیسٹ ٹیوب بے بی جیسے جدید مسئلہ کی اصل کا کتب فقہ سے استخراج

زیر بحث مسئلہ کی تحقیق میں سب سے زیادہ حیرت انگیز اور تعجب خیز بات یہ ہے کہ جن صورتوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل جائز ہے شارح نے فقہ کی مستند اور معتمد کتب سے ان کی اصل بھی نکال کر بیان کر دی ہے۔ چنانچہ جواز کی صورتیں بیان کرنے کے بعد خود شارح لکھتے ہیں:

”فقہائے اسلام نے اس کو جائز قرار دیا ہے کہ بغیر مجامعت کے مرد کے پانی کو عورت کی اندام نہانی میں پہنچا دیا جائے جس سے عورت حاملہ ہو جائے یہ عمل اگرچہ نادر ہے لیکن اس سے نسب ثابت ہو جائے گا اور یہ بعینہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا جزئیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فقہاء پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے انہوں نے اب سے کئی سو برس پہلے ایسے اصول اور قواعد بیان کر دیئے جس سے کئی سو برس بعد پیش آنے والے مسائل حل ہو گئے۔ فجز اہم اللہ تعالیٰ عنا احسن الجزاء۔“

اس کے بعد شارح نے فتح القدیر، البحر الرائق، حاشیہ الشیخ علی التبیین، فتاویٰ عالمگیری، المسبوط، رد المحتار اور در مختار کی روشنی میں باقاعدہ صورتیں اور بعد مذکورہ کا جواز ثابت کیا ہے۔

بطور مثال کے ایک عبارت ملاحظہ ہو:

علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:

وما قبل يلزم من ثبوت النسب منه و طنوه
لان الحبل قد يكون بادخال الفرج دون جماع
فنادر. (فتح القدیر ج ۳ ص ۱۷۱)

اور یہ جو کہا گیا ہے کہ کسی شخص سے ثبوت نسب سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس نے جماع بھی کیا ہو کیونکہ بغیر جماع کے بھی عورت کی اندام نہانی میں نطفہ پہنچانے سے عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو یہ نادر الوقوع ہے۔

کتب فقہ سے عبارات پیش کر کے شارح نے جس انداز سے ”ٹیسٹ ٹیوب بے بی“ کا جواز ثابت کیا ہے وہ آپ کے کمال

تحقیق و تخصیص پر واضح دلیل ہونے کے ساتھ ساتھ ان مغرب پرستوں کی عقول فاسدہ پر ضرب کاری بھی ہے جو یہ کہتے ہوئے کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ ”فقہ اسلامی مخترعات اور من گھڑت باتوں پر مشتمل ہے، عصری مسائل کو حل کرنے کی اس میں کوئی صلاحیت نہیں ہے۔“

شارح کی اس تحقیق کی بناء پر دو غیر مسلم اسکالرز کا قبول اسلام

ٹیمٹ ٹیوب بے بی کے جواز پر شارح کی اس انوکھی تحقیق نے باہر کی دنیا میں کیا اثرات قائم کئے اور کیا انقلاب برپا کیا اس کا اندازہ درج ذیل اقتباس سے لگائیے:

قاری عبد المجید شرق پوری (برشل، برطانیہ) لکھتے ہیں:

Test Tube Baby پر بھی حضرت علامہ نے بہت مبسوط بحث کی ہے، میں نے جب اس کا مطالعہ کیا تو بہت محظوظ ہوا، چند دنوں کے بعد میں ایک میٹنگ میں شریک ہوا، جس میں ایک درجن کے قریب انگریز اسکالرز بھی تھے، اس مجلس میں، میں نے اسلام کی حقانیت پر چند باتیں پیش کیں، میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ماضی اور مستقبل کی خبریں دینا تو الگ رہا میں تم کو ان کے غلام کی کرامت بیان کرتا ہوں، علامہ شمس الدین سرخسی نے لکھا ہے کہ:

”جس شخص کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو، وہ جماع نہیں کر سکتا، ایسے شوہر کا نطفہ اگر بغیر جماع کے کسی اور ذریعہ سے عورت کی اندام نہانی میں پہنچے گا اور بچہ پیدا ہو جائے گا تو اس کا نسب اس عورت کے شوہر سے ثابت ہوگا اور چونکہ وہ شخص جماع نہیں کر سکتا، اس لئے فقہاء نے عورت کو علیحدگی کے مطالبہ کی اجازت دی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۳۸)

میں نے کہا: میڈیکل سائنس کو آج معلوم ہوا ہے کہ بغیر جماع کے بچہ پیدا ہو سکتا ہے اور ہمارے فقہاء نے ایک ہزار سال پہلے یہ مسئلہ بتا دیا تھا۔ جب انہوں نے یہ تقریر سنی تو ان میں سے دو انگریزوں نے اسلام قبول کر لیا، میں نے ایک کا نام محمد سلیم اور دوسرے کا نام محمد عابد رکھا، اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ دونوں نماز وغیرہ سیکھ رہے ہیں۔ علامہ سرخسی کی جس عبارت کا حوالہ سن کر دو انگریز اسکالرز مسلمان ہو گئے، وہ تقریباً ایک ہزار سال سے ”مبسوط“ میں چھپ رہی ہے، لیکن اس عبارت کو منظر عام پر لانے اور اس کو ٹیمٹ ٹیوب بے بی پر منطبق کرنے اور اسلامی فقہ کی ہمہ گیری اور آفاقیت کو اجاگر کرنے کا سہرا شارح صحیح مسلم کے سر ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۶۵)

ٹیمٹ ٹیوب بے بی کے مسئلہ پر بغیر کسی سابق تحریر کے شارح کی تحقیق

شارح نے ٹیمٹ ٹیوب بے بی کے مسئلہ پر بحث کے اختتام پر مانعین کے اشکالات کے تفصیلی جوابات بھی دیئے ہیں اور مانعین بالعموم جن آیات سے استدلال کرتے ہیں ان کا مستند تفاسیر کی روشنی میں صحیح محمل بھی بیان کیا ہے۔

مسئلہ زیر بحث پر شارح نے جو بحث رقم کی ہے، وہ اس اعتبار سے اور تعجب خیز ہو جاتی ہے کہ اس قدر تفصیلی اور تحقیقی بحث کے لئے شارح کے پیش نظر کوئی اور تحقیق یا تحریر نہیں تھی۔ بس اجتہادی بصیرت اور وسعت نظر ہی آپ پر اللہ عز و جل کا بہت بڑا انعام ہے جس کی روشنی میں آپ نے فی البدیہہ اس مسئلہ پر بحث و تحقیق رقم فرمائی۔ خود بحث کے دوران ایک مقام پر لکھتے ہیں:

”فتاویٰ اسلامیہ مصریہ اور پاکستان کے مشہور اور معروف قدیم و جدید فتاویٰ میں سے کسی نے اس مسئلہ پر بحث نہیں کی۔ ۱۹۸۷ء کے اخیر میں اسلامی نظریاتی کونسل کے علماء نے اس مسئلہ پر بحث کی تھی، اس کونسل کے ایک رکن میرے پاس مشورے کے لئے آئے تھے، میں نے البحر الرائق سے یہ حوالہ بھی نکال کر دیا کہ خارجی ذریعہ سے شوہر کا پانی اس کی بیوی کے رحم میں پہنچا دیا جائے تو

ہر چند کہ یہ طریقہ نادر الوقوع ہے، لیکن اس سے نسب ثابت ہو جائے گا۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۳۹)

بحث کے اختتام پر لکھتے ہیں:

”اس موضوع پر میں نے جو کچھ لکھا ہے، چونکہ یہ ابتداء اور ارتجالاً لکھا ہے اور میرے سامنے اس موضوع پر کوئی اور تحقیق نہیں ہے، اس لئے ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی نقص یا خطا کا پہلو ہو، بہر حال میں نے جو کچھ لکھا ہے، اگر یہ حق و صواب ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر اس میں کوئی سقم اور خطا ہے تو اس کا سبب میرا ناقص مطالعہ اور سوء فہم ہے۔

بہ کثرت عصری مسائل میں سے چند مسائل کا تعارف اور ان پر تبصرہ میں نے پیش کر دیا ہے، یہ واضح کرنے کے لئے کہ شرح صحیح مسلم میں چند مخصوص اور محدود ابحاث پر ہی اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ تحقیقی اور اجتہادی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے دور حاضر کے پیدا کردہ جدید مسائل پر بھی مدلل، مبرہن اور مفصل گفتگو کی گئی ہے۔ میری اپنی ذاتی کیفیت یہ تھی کہ میں ٹیٹ ٹوب بے بی، پیوند کاری، پوسٹ مارٹم اور اس جیسے دیگر عنوانات سے واقف بھی نہیں تھا، پھر اچھے اساتذہ کی صحبت پائی تو بطور ”علم الیقین“ ان مسائل کا کچھ تعارف ہوا، بعد ازاں توفیق ایزدی سے شرح صحیح مسلم میں ان مسائل کو ”عین الیقین“ کے طور پر دیکھنے کا موقع ملا اور اب الحمد للہ! ان مسائل پر حسب استطاعت گفتگو اور تبصرہ کر کے ”حق الیقین“ کے مرتبہ پر فائز ہوں۔۔۔۔۔ اور ایک میں ہی نہیں۔۔۔۔۔ مجھ جیسے کتنے ہی تشنگان علم نے اس بحر موج سے اپنی پیاس بجھائی ہوگی۔۔۔ کتاب اور مافی الکتاب سے محبت رکھنے والے کتنے ہی اہل ذوق نے اپنے ذوق مطالعہ کی تسکین پائی ہوگی۔

اللہ رب کریم اس شرح کے فیوض کو ہمیشہ ہمیشہ جاری و ساری رکھے اور شارح کے لئے دنیا و آخرت میں اسے نافع اور رافع بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

مذہب اربعہ کی تفصیل اور مسلک احناف کی ترجیح

مذہب اربعہ سے مراد وہ چار مذاہب ہیں جو آج اکناف و اطراف عالم میں رائج ہیں، جن کے برحق ہونے پر امت مسلمہ کا اجماع و اتفاق ہے اور بحمدہ تعالیٰ آج مذاہب اربعہ کے باقی ہونے کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیمات بھی تحریری، تصنیفی اور تالیفی صورت میں موجود ہیں، جن سے دنیا بھر میں استفادہ کیا جا رہا ہے۔

میری معلومات کے مطابق مذاہب اربعہ کی تعلیمات اور مسائل پر دنیا بھر میں تین طرح کی تصنیفات موجود ہیں، بعض تصانیف وہ ہیں جو ہر مذہب کے علماء و مشائخ نے اپنے امام کے اقوال اور ان کے دلائل کی تقویت اور توضیح کے بیان میں تحریر فرمائیں، بعض تصانیف وہ ہیں جو چاروں ائمہ کے مذہب اور موقف کے بیان میں تحریر کی گئیں، لیکن دلائل سے ان میں کوئی بحث نہیں کی گئی جیسے الافصاح عن معانی الصحاح، مؤلفہ الوزیری عن الدین ابن ہبیرہ متوفی ۵۶۰ھ۔ جبکہ بعض تصانیف وہ ہیں جن میں باقاعدہ ہر امام کے مذہب کو بیان کرنے کے ساتھ اس کے دلائل کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جیسے بدلیۃ المجتہد، مؤلفہ قاضی ابوالولید ابن رشد مالکی متوفی ۵۹۵ھ، المغنی، مؤلفہ علامہ ابو محمد ابن قدامہ حنبلی متوفی ۶۲۰ھ اور دیگر کئی کتابیں ہیں جو مذاہب اربعہ کے بیان میں تصنیف کی گئیں۔

اردو زبان میں مذاہب اربعہ کو بیان کرنے میں شرح صحیح مسلم کی خصوصیت

لیکن ایک بات یہاں قابل غور ہے! کہ آج تک۔۔۔۔۔ ایسا کوئی مجموعہ باقاعدہ (کلی یا جزوی طور پر) تیار نہیں ہوا تھا جس میں فقہی مذاہب کو دلائل کے ساتھ (یا بغیر دلائل ہی کے) اردو زبان میں بیان کیا گیا ہو، اور جس سے اردو پڑھنے سمجھنے والے استفادہ

کرتے۔ مجھہ تعالیٰ اس خلا کو شرح صحیح مسلم نے پر کیا، بایں طور کہ اس میں متعدد مقامات پر چاروں ائمہ کے مذاہب کو بیان کیا گیا ہے۔ اب ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اردو زبان میں مذاہب اربعہ کا کلی نہ سہی، جزوی ذخیرہ اگر موجود ہے تو وہ ”شرح صحیح مسلم“ ہے۔ اور یہ بھی اہل سنت و جماعت کے میدان تحقیق و تصنیف کا بلاشبہ ایک انوکھا شاہکار ہے۔

مذاہب اربعہ کو بیان کرنے میں دیگر شروح حدیث کا اسلوب

میرے پیش نظر جو شروح حدیث ہیں، ان میں سے بھی بعض میں ائمہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں، لیکن زیادہ تفصیل اور دلائل سے بحث نہیں کی گئی۔ ان شروح میں نزہۃ القاری شرح بخاری کا انداز بہت بہترین ہے، اس میں جہاں ائمہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں، وہاں ان کے دلائل اور احناف کے جواب کی توضیح بھی کر دی گئی ہے، لیکن بالالتزام چاروں ائمہ کے مذاہب بیان نہیں کئے گئے، کہیں دو ائمہ کا مذہب ہی بیان کر کے دلائل پر بحث کی گئی ہے۔ گو کہ شرح صحیح مسلم میں بھی بیشتر مقامات پر تین ائمہ کے مذاہب بھی بیان کئے گئے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن اکثر مقامات پر چاروں ائمہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں۔

شرح صحیح مسلم میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل پر بحث و نظر اور مذاہب احناف کی ترجیح

اسی طرح مذاہب ائمہ بیان کرنے کے ساتھ ساتھ بیشتر مقامات پر ائمہ ثلاثہ کے دلائل اور ان پر بحث و نظر بھی کی گئی ہے، اور ساتھ ہی مذاہب احناف پر متعدد دلائل کو جمع کر کے ائمہ ثلاثہ کے موقف پر مذاہب احناف کی ترجیح کو ثابت کیا گیا ہے۔ ذیل میں چند مثالیں اس حوالہ سے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس شرح میں مذاہب احناف کی ترجیح کو ثابت کرنے کے لیے کس اسلوب سے بحث کی گئی ہے اور دلائل قائم کئے گئے ہیں:

کلمات اقامت کی تعداد میں مذاہب احناف کی دیگر فقہی مذاہب پر ترجیح

کلمات اقامت کی تعداد میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اقامت کے کلمات گیارہ ہیں جبکہ احناف کے نزدیک کلمات اقامت کی تعداد ۷ ہے۔ امام نووی نے احناف کے اس موقف کو شاذ قرار دیا ہے۔ شارح صحیح مسلم، سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذاہب کی ترجیح کو ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”بکثرت احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اذان اور اقامت دونوں میں الفاظ اذان کو دوبار پڑھا جائے۔ ملاحظہ فرمائیے:

امام ترمذی اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:

عن عبد اللہ بن زید قال کان اذان رسول اللہ ﷺ شفعاً شفعاً فی الاذان والاقامة۔
حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اذان اور اقامت دونوں میں کلمات

(جامع ترمذی ص ۵۵) اذان اور کلمات اقامت دو دو بار پڑھے جاتے تھے۔

امام ترمذی نے اپنی جامع اور امام ابو داؤد نے اپنی سنن میں متعدد اسانید کے ساتھ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

الاقامة سبع عشرة كلمة۔ اقامت میں سترہ کلمات ہیں۔

(جامع ترمذی ص ۵۵، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۷۳)

امام ابو داؤد اپنی سند کے ساتھ ابن ابی لیلیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو نماز کے لئے ایک مقررہ وقت پر جمع کرنے کے طریقے پر غور کر رہے تھے تو اس وقت آپ کی خدمت میں ایک انصاری صحابی آئے اور عرض کیا:

یا رسول اللہ! جب میں آپ کو طریقہ وقت مقرر کرنے کے بارے میں متفکر دیکھ کر گیا تو اس کے بعد میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جس نے دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے، وہ شخص مسجد میں کھڑا ہوا تھا، اس نے اذان دی، پھر وہ تھوڑی دیر بیٹھا اور پھر اس نے اذان کی مثل کلمات کہے اور اخیر میں قد قامت الصلوٰۃ بھی کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا: بلال کو یہ کلمات بتلا کر ان سے اذان دلواد۔

حافظ ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں: کان عبد اللہ بن زید الانصاری یؤذن النبی ﷺ یشفع الاذان والاقامة۔

حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے سامنے اذان دیتے تھے اور اذان اور اقامت میں دو دو بار کلمات کہتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۳۸)

نیز حافظ ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت میں دو بار کلمات کہتے

ان بلالا کان یثنی الاذان والاقامة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۱۳۸) تھے۔

امام طحاوی اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان اور اقامت میں دو بار کلمات کہتے

عن بلال انه کان یثنی الاذان والاقامة۔

(شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۹۴) تھے۔

علامہ زرقانی نے امام ابن حبان کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الاذان والاقامة واحدة۔

(شرح المواہب اللدیہ ج ۳ ص ۳۷۱)

امام ابو داؤد اور امام ابن ماجہ نے اپنی اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اذان اور اقامت سکھائی اور فرمایا کہ اقامت کے یہ سترہ کلمات ہیں:

اقامت کے یہ سترہ کلمات ہیں: اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ

والاقامة سبع عشرة كلمة الله اكبر، الله

اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول

اکبر، الله اكبر، الله اكبر، اشهد ان لا اله الا الله

اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ، حی علی الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ، حی علی

اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول

الفلاح حی علی الفلاح، قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ، اللہ اکبر

الله اشهد ان محمدا رسول الله، حی علی الصلوۃ

اللہ اکبر لا الہ الا اللہ۔

حی علی الصلوۃ، حی علی الفلاح حی علی

الفلاح، قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ، الله

اکبر الله اكبر، لا اله الا الله۔

(سنن ابن ماجہ ص ۷۲، سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۷۳)

ان تمام روایات کو مکمل حوالہ جات کے ساتھ نقل کرنے کے بعد شارح لکھتے ہیں:

احناف کثر ہم اللہ کا مسلک ان تمام احادیث کے مطابق ہے۔ اس لئے اقامت کے بارے میں علامہ نووی کا احناف کے مسلک کو شاذ قرار دینا درست نہیں ہے، بلکہ تحقیق یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ائمہ ثلاثہ کا مسلک خود شاذ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے مؤذنین اور عہد صحابہ و تابعین کے مؤذنین کے طریقے کے مخالف ہے، حتیٰ کہ علامہ کا سانی تحریر فرماتے ہیں کہ:

وقال ابراہیم النخعی کان الناس یشفعون ابراہیم نخعی نے فرمایا کہ ہمیشہ سے مسلمان کلمات اقامت دو الاقامة حتى خرج هؤلاء یغی بنی امیة فافردوا دو مرتبہ کہتے آئے تھے۔ یہاں تک کہ بنو امیہ نے خروج کیا اور الاقامة و مثله لا یکذب و اشار الی کون الاقامة کلمات اقامت کو ایک ایک بار کہنا شروع کیا اور یہ عمل بدعت بدعة۔ (بدائع الصنائع ج ۱ ص ۱۳۸، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، مدینہ منورہ)

الحمد للہ ان تمام حوالوں سے احناف ائمہ ہم اللہ کے مسلک کی حقانیت آفتاب نیم روز سے بھی زیادہ روشن ہو گئی۔

(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۰۸۰)

ثبوت رضاعت میں دودھ کی چسکیوں کے متعلق مذہب احناف کی ترجیح

رضاعت کتنی چسکیوں سے ثابت ہوتی ہے؟ اس بارے میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ امام نووی لکھتے ہیں ”کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور امام شافعی کا نظریہ یہ ہے کہ پانچ چسکیوں سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ جمہور صحابہ، فقہاء تابعین اور مجتہدین کا نظریہ یہ ہے کہ ایک قطرہ چوسنے سے بھی رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔ امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا بھی یہی نظریہ ہے۔“

علامہ نووی نے اس کے بعد امام شافعی کے دلائل ذکر کئے ہیں اور احناف کے دلائل پر رد کیا ہے۔ شارح احناف کے موقف کی ترجیح کو ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

احناف کے نزدیک مطلقاً دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، خواہ ایک چسکی لی جائے اس پر قرآن مجید کی حسب ذیل آیات ہیں:

وَأُمَّهُنَّ أَلْتِي أَرْضَعْنَكُمْ. (النساء: ۲۳)

اور تمہاری مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے۔

اس آیت میں بغیر کسی مقدار کی قید کے دودھ پلانے والی عورتوں کو مائیں فرمایا ہے۔ علامہ نووی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ استدلال اس وقت ہوتا جب یہ آیت اس طرح ہوتی:

اللاتی ارضعنکم امہاتکم۔

جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے وہ تمہاری مائیں ہیں۔

اولاً یہ اعتراض صحیح نہیں ہے کہ احناف کا استدلال آیت کے عموم اور اطلاق سے ہے، ثانیاً اس آیت کی تاویل یہ ہے:

اللاتی ارضعنکم محرمات لاجل انھن

تمہاری مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے، محرم ہیں کیونکہ

ارضعنکم۔

انہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ. (النساء: ۲۳)

اور تمہاری رضاعی بہنیں (محرم) ہیں۔

آیت کے اس جزء میں بھی رضاعت کے ساتھ کوئی قید نہیں ہے اور مطلقاً ایک عورت کا دودھ پینے والیوں کو رضاعی بہنیں فرمایا

ہے خواہ ایک قطرہ دودھ پیا ہو اور جن اخبار آحاد میں یہ ہے کہ ایک چسکی سے حرمت رضاعت نہیں ہوتی، وہ قرآن مجید کی ان آیات کے مزاحم اور معارض نہیں ہو سکتیں، ان کے بارے میں یہی کہا جائے گا کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ان احادیث کا حکم منسوخ ہو گیا ورنہ قرآن مجید کے عموم اور اطلاق کے مقابلے میں ان احادیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۲۲)

قرآن حکیم سے استدلال کرنے کے بعد شارح نے کتب حدیث سے نو (۹) روایات نقل کی ہیں اور مذہب احناف کی ترجیح کو ثابت کیا ہے۔

آخر میں لکھتے ہیں:

”قرآن مجید احادیث صحیحہ آثار صحابہ اور اقوال تابعین کی تکویحات اور تصریحات سے یہ واضح ہو گیا کہ حرمت رضاعت میں پانچ چسکیوں کی قید معتبر نہیں ہے اور مطلقاً دودھ پینے سے خواہ وہ ایک چسکی ہو، حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور اس سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی فکر کی گہرائی اور گیرائی ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے حرمت رضاعت میں اس چیز کو معیار بنایا ہے جو قرآن اور حدیث کے عموم اور اطلاق اور صحابہ اور تابعین کے ارشادات کی عین اتباع ہے۔“ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۲۵)

خيارِ عتق کے مسئلہ میں مذہب احناف کی دیگر مذاہب پر ترجیح

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اگر کسی باندی کو آزاد کیا جائے اور اس وقت اس کا شوہر غلام ہو تو اسے اختیار ہے کہ اس کے نکاح میں رہے یا اس نکاح کو فسخ کر دے۔ اور اگر اس وقت اس کا شوہر آزاد تھا تو اب باندی کو اختیار نہ ہوگا۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب یہ ہے کہ جب لونڈی کو آزاد کیا جائے تو اس کو ہر حال میں اختیار ملے گا خواہ شوہر غلام ہو یا آزاد۔

شارح صحیح مسلم لکھتے ہیں:

اس اختلاف کا سبب دراصل اس بات میں اختلاف ہے کہ جس وقت حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آزاد کیا گیا تھا، اس وقت ان کے شوہر ”مغیث“ غلام تھے یا آزاد ائمہ ثلاثہ کی تحقیق یہ ہے کہ وہ اس وقت غلام تھے اور امام ابو حنیفہ کی تحقیق یہ ہے کہ وہ اس وقت آزاد تھے۔

بنائے اختلاف واضح کرنے کے بعد شارح نے بہت تفصیل کے ساتھ اور متعدد حوالہ جات کی روشنی میں ۱۴ روایات (احادیث و آثار) کے ذریعے سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب کی ترجیح ثابت کی ہے۔

آخر میں لکھتے ہیں: ”ہم نے ٹھوس شواہد اور بکثرت احادیث آثار اور اقوال تابعین سے ثابت کر دیا ہے کہ اس مسئلے میں ائمہ ثلاثہ کے مقابلے میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک ہی صحیح روایات اور قوی دلائل سے ثابت ہے۔“

لُقطہ کو صدقہ کرنے کے مسئلہ میں مذہب احناف کی ترجیح

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک مدت اعلان پوری ہونے کے بعد لُقطہ کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ اگر ملقط غریب ہے تو وہ اس کو اپنے اوپر صدقہ کر سکتا ہے اور اگر ملقط غنی ہے تو وہ اس کو اپنے اوپر صرف نہیں کر سکتا، بلکہ اس پر واجب ہے کہ وہ اس کو صدقہ کر دے۔ شارح صحیح مسلم نے امام اعظم کے اس موقف کی تائید اور تقویت میں متعدد حوالہ جات کے ساتھ بارہ (۱۲) احادیث و آثار نقل کر کے مذہب احناف کی ترجیح کو ثابت کیا ہے۔

۱۔ لُقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو کہیں پڑا ہوا مل جائے۔ اور ایسے مال کا حکم یہ ہے کہ اگر اٹھانے والا سمجھے کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گا تو اٹھا لینا مستحب ہے اور یہ اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو تلاش نہ کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

آخر میں لکھتے ہیں: ”ان تمام احادیث اور آثار سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نظریہ کی تائید اور تقویت ہوتی ہے کہ اعلان کے بعد لفظ کا صدقہ کرنا واجب ہے اور غنی کے لئے اپنے نفس پر خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔ اور ائمہ ثلاثہ نے حضرت ابی بن کعب کو جن روایات سے استدلال کیا ہے وہ موثر ہیں اور تاویل یہ ہے کہ حضرت ابی اس وقت خود صدقہ کے مستحق تھے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے انہیں لفظ خرچ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ائمہ ثلاثہ نے حضرت ابی کو لفظ کے خرچ کرنے کی اجازت سے جو استدلال کیا ہے اس کے (فقہاء احناف کی جانب سے دیئے گئے) جوابات کا خلاصہ یہ ہے کہ اولاً تو حضرت ابی کا غنا ثابت نہیں کیونکہ ان کے پاس مال ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ مال بقدر نصاب ہو ثانیاً حضرت ابی زمانہ نبوی میں غریب اور صدقہ کے مستحق تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو طلحہ کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ حضرت ابی پر بھی زمین صدقہ کریں جیسا کہ صحیح بخاری اور سنن بیہقی میں ہے۔ ثالثاً اگر بالفرض وہ مالدار اور غنی ہوں تو ہو سکتا ہے کہ وہ اتنے مقروض ہوں کہ خود صدقہ کے مستحق ہوں رابعاً ہو سکتا ہے کہ نبی ﷺ نے ان کو وہ لفظ بطور قرض دیا ہو۔ خامساً ہو سکتا ہے کہ وہ لفظ کسی کافر حربی کا مال ہو اس لئے ان کو خرچ کرنے کی اجازت دی ہو۔ سادساً یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ان کی خصوصیت ہو یا بحیثیت امام آپ کی خصوصیت ہو۔ سابعاً دوسری احادیث اور آثار

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اور پڑے ہوئے مال کو اپنے لیے اٹھانا حرام ہے۔ پڑا ہوا مال جو شخص اٹھائے اس پر لازم ہے کہ وہ اس کا اعلان کرے۔ (بہار شریعت جزء ۱۰) یہاں پر دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے ایک اس چیز کی مالیت اور دوسری اعلان کرنے کی جگہ:

(۱) پڑی ہوئی چیز اگر ۳۶۰۶۱۲ گرام چاندی یا اس سے زیادہ کی مالیت کی ہو تو ایک سال تک اس کا اعلان کیا جائے۔ اگر وہ اس مقدار سے کم مالیت کی ہو تو ۶۱۸۰۳۰ گرام چاندی تک ایک ماہ اعلان کی جائے۔ اگر وہ اس مقدار سے بھی کم مالیت کی ہو تو ۱۸۵۴۰۹ گرام چاندی سے لے کر ۶۱۸۰۳۰ گرام چاندی تک دس دن اعلان کرے اور اگر وہ چیز ۶۱۸۰۳۰ گرام چاندی سے لے کر ۱۸۵۴۰۹ گرام چاندی تک کی مالیت کی ہو تو تین دن اعلان کرے اور اگر وہ چیز ۵۱۰۳۰۰ گرام چاندی یا اس سے زیادہ کی مالیت کی ہو تو ۶۱۸۰۳۰ گرام چاندی کی مالیت تک ایک دن اعلان کرے اور اگر وہ چیز ۵۱۰۳۰۰ گرام چاندی کی مالیت سے بھی کم ہو تو دائیں بائیں کسی فقیر کو دے دے۔

(فتح القدیر ج ۶ ص ۱۱۳، شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۲۲۰)

(۲) فقہاء نے لکھا ہے کہ پڑی ہوئی چیز کو اگر کوئی اٹھائے تو وہاں اعلان کرے جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ آج کل لوگ بازاروں میں مارکیٹوں میں اور دیگر مقامات پر جمع ہوتے ہیں۔ جب فقہاء نے یہ مسئلہ لکھا تھا اس وقت شہر چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے اور زندگی اس قدر مصروف نہیں ہوتی تھی اور اب کراچی جیسے شہر میں جو کئی ہزار مربع کلومیٹر پر محیط ہے اور ایک کروڑ سے زائد آبادی پر مشتمل ہے ایک آدمی کے لیے یہ بہت مشکل ہے کہ وہ ایک سال یا ایک ماہ یا ایک ہفتہ تک روزانہ مارکیٹوں اور بازاروں میں جا کر کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرتا پھرے۔ آج کل کے دور میں لفظ کے اعلان اور تشہیر کی آسان اور قابل عمل صورت یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز ملی ہو وہ اس کا اعلان اخبارات ریڈیو اور ٹی۔وی میں کرا دے اور یہ چیزیں ابلاغ عام کا بہت مؤثر ذریعہ ہیں۔ اور اعلان اس طرح ہو کہ چیز کا نام بتا دیا جائے اور کہہ دیا جائے کہ جس شخص کی یہ چیز ہو وہ علامات اور نشانیاں بتا کر مجھ سے وصول کر لے۔ اگر ایک بار اعلان کے بعد اس چیز کا مالک نہ آئے تو سال میں کئی بار وقفہ وقفہ سے اعلان کرایا جا سکتا ہے یا یوں کرے کہ شہر میں شائع ہونے والے تمام معروف اخبارات میں ایک ایک کر کے اعلان بھیجے اگر اس کا نتیجہ نہ نکلے تو ریڈیو کے ذریعے اعلان کروائے اور اگر اس کا بھی نتیجہ نہ نکلے تو ٹی۔وی سروس سے اعلان کرائے اور اگر پھر بھی کوئی مالک نہ آئے تو اعلان کرنے والے کو چاہیے کہ ایک سال میں وقفہ وقفہ کے ساتھ ان تمام ذرائع سے اعلان کروائے تاکہ حدیث شریف کا خشاء صورتہ اور معنی دونوں طرح پورا ہو جائے اور اس کی حجت تمام ہو جائے اور ایک سال کے بعد بھی اگر مالک نہ آئے تو پھر وہ اس کو صدقہ کر دے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۲۲۱)

صحابہ میں غنی پر لفظ کے خرچ کی ممانعت ہے اور حضرت اُبی کی روایت میں اس کی اباحت ہے اور جب تحریم اور اباحت میں تعارض ہو تو تحریم کو ترجیح ہوتی ہے۔

(شارح لکھتے ہیں:) ”اس حدیث کی اس طرز سے جو تشریح کی گئی ہے اور ائمہ ثلاثہ کی دلیل کے جو جوابات ذکر کئے گئے ہیں اس سے فقہ حنفی کی گہرائی اور گیرائی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فقہ حنفی کو زیادہ سے زیادہ فروغ عطا فرمائے، والحمد للہ رب العالمین۔“

(شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۲۲۶)

ان چند مثالوں سے شارح کا اسلوب واضح ہو گیا کہ آپ ائمہ اربعہ کا علیحدہ علیحدہ موقف بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے دلائل پر بحث و نظر بھی کرتے ہیں اور پھر اپنی کاوش سے مذہب احناف کی مؤید آیات اور احادیث و آثار کو بھی ذکر فرماتے ہیں۔ اس سے جہاں ائمہ ثلاثہ کے مذہب پر احناف کے مذہب کی ترجیح ثابت ہوتی ہے وہاں ان لوگوں کا بھی رد ہوتا ہے جو اپنے آپ کو اہل حدیث یا غیر مقلدین کہلاتے ہیں اور سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب مہذب پر طعن کرتے ہیں اور اسے بزعیم خویش قرآن و سنت کا مخالف قرار دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شارح نے ان مسائل میں بھی جو غیر مقلدین کے ہاں بہت اہتمام اور شدت کے ساتھ معمول بہا ہیں ان پر بھی احادیث قویہ کا ایک جم غفیر پیش کر کے بتایا ہے کہ چند مخصوص احادیث پر عمل کر کے آدمی اہل حدیث نہیں بن جاتا بلکہ اس کے لئے حدیث اور فن حدیث پر کامل دسترس اور فکر و نظر کی گہرائی درکار ہوتی ہے۔

رفع یدین، آئین بالجہر اور قرأت خلف الامام ایسے مسائل میں شارح کا غیر مقلدین پر مفصل اور مدلل رد

چنانچہ شارح نے غیر مقلدین کے متعدد مسائل کے رد میں احادیث کثیرہ صحیحہ کو جمع کر کے مذہب احناف کی حقانیت کو ظاہر و باہر اور ثابت کیا ہے۔ مثلاً رفع یدین کے مسئلہ میں احناف کے موقف پر جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، طحاوی، مصنف ابن ابی شیبہ اور دیگر معتمد کتب حدیث سے بارہ روایات نقل کی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ، خلفاء راشدین اور دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہ کرنا ثابت ہے۔ چنانچہ آخر میں لکھتے ہیں:

”ان احادیث اور آثار میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن زبیر اور دیگر کثیر صحابہ اور فقہاء تابعین کے متعلق تصریح آگئی ہے کہ وہ تکبیر تحریم کے علاوہ نماز میں رفع یدین نہیں کرتے تھے اور یہی فقہاء احناف کثر ہم اللہ کا مذہب ہے۔“ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱۱۵)

اسی طرح غیر مقلدین کے اہم مسئلہ ”سینہ پر ہاتھ باندھنے“ سے متعلق احادیث پر شارح نے بحث و نظر بھی کی ہے اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے مذہب کی ترجیح کو ثابت کرنے کے لئے سات احادیث و آثار پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنے چاہئیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱۲۰)

اسی طرح کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے متعلق ۱۰ کتب حدیث سے ۱۸ روایات پیش کر کے مذہب احناف کی ترجیح ثابت کی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱۰۵) نیز قرأت خلف الامام کے مسئلہ پر تقریباً ۱۸ صفحات پر مشتمل تفصیلی بحث کے دوران امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھنے کے ثبوت میں ۲۷ روایات پیش کی ہیں اور مذہب احناف کی حقانیت کو دلائل کے نور سے جگمگایا ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۱۳۹)

مذہب اربعہ کی تفصیلات

میں نے اس بحث کے آغاز میں ذکر کیا تھا کہ شرح صحیح مسلم میں اکثر مقامات پر چاروں ائمہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں اور بہت سے مقامات پر تین ائمہ کے مذاہب بھی بیان کئے گئے ہیں (بایں طور کہ کہیں امام احمد یا امام مالک کا موقف ذکر نہیں کیا گیا) "شاید" اس وجہ سے کہ اس مقام پر امام مالک یا امام احمد کا قول وہی ہو جو دیگر ائمہ کا ہے (اس طرح کے تمام مقامات کو ملا کر میرے شمار کے مطابق پوری شرح صحیح مسلم میں کم و بیش ۳۳۵ مقامات پر مذاہب اربعہ کو بیان کیا گیا ہے جن میں سے تقریباً ۱۴۰ مقامات پر مذاہب اربعہ کو ہر مذہب کی اصل کتاب کے مکمل حوالہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ اور باقی مقامات پر کسی ایک کتاب یا دو کتابوں سے چاروں ائمہ کے مذاہب بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً اگر امام نووی نے کسی مسئلہ میں مذاہب اربعہ کو بیان کیا ہے یا علامہ عینی یا علامہ سرخسی وغیرہم نے مذاہب اربعہ کو یکجا بیان کر دیا ہے تو شارح نے اس کتاب ہی کے حوالہ سے مذاہب کو نقل فرمایا ہے۔ البتہ ساتھ میں یہ شاندار اضافہ ضرور کیا ہے کہ مثلاً امام نووی نے مذاہب بیان کرتے ہوئے احناف پر کوئی اعتراض کیا ہے یا ان کی تضعیف کی ہے تو شارح نے متعدد مقامات پر مستقل عنوان کے تحت امام نووی وغیرہ کا رد کرنے اور مذاہب حنفی کو ثابت کرنے کے لئے کثیر تعداد میں دلائل جمع فرمادیئے ہیں۔ (کما مر و ظہر و ثبت انفا)

اب راقم الحروف ذیل میں مذاہب اربعہ کے ان مقامات کو نقشہ کی صورت میں بالتفصیل واضح کرنا چاہتا ہے جن میں شارح نے ہر مذہب کی اصل کتاب (اور کئی مقامات پر ایک سے زائد کتب) کے مکمل حوالہ جات کے ساتھ ائمہ اربعہ علیہم الرحمۃ کے مذاہب کو بیان کیا ہے:

شرح صحیح مسلم میں مذاہب اربعہ کے بیان کا تفصیلی نقشہ

نمبر شمار	متعلقہ مسئلہ	صفحہ نمبر	نمبر شمار	متعلقہ مسئلہ	صفحہ نمبر
	(جلد اول)			قراءت خلف الامام	۱۲
۱	کفار و بدعقیدہ کا ساتھ صلہ رحمی اور نیکی کرنا	۳۰۷	۱۳	نماز میں بسم اللہ کو جہر پڑھنا	۱۱۲۵
۲	شب معراج دیدار الہی عز و جل	۷۰۲	۱۴	آمین کہنا	۱۱۴۹
۳	غره اور تجیل کا طول	۹۰۰	۱۵	اعضائے سجود	۱۱۸۹
۴	ڈاڑھی کا حکم	۹۲۴	۱۶	تشہد	۱۲۸۸
۵	قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا	۹۳۸	۱۷	رفع سبابہ	۱۳۰۸
۶	کتے کے جوٹھے برتن کو پاک کرنا	۹۵۶	۱۸	اول وقت میں نماز پڑھنا	۱۶۶
۷	حیض و طہر کی مدت	۹۹۱	۱۹	عشاء کا وقت	۲۴۲
۸	اقامت کے دوران حی علی الفلاح پہ کھڑا ہونا	۱۰۹۸	۲۰	فجر کا مستحب وقت	۲۶۳
۹	رفع یدین کی حد	۱۱۰۴	۲۱	جماعت کا حکم	۲۷۲
۱۰	رفع یدین کی تعداد	۱۱۰۸	۲۲	فاسق کی امامت	۲۸۳
۱۱	نماز میں ہاتھ باندھنے کی جگہ	۱۱۱۹	۲۳	قنوت نازلہ	۳۰۶
			۲۴	قنوت فجر	۳۱۹
					۳۲۶

صفحہ نمبر	متعلقہ مسئلہ	صفحہ نمبر	متعلقہ مسئلہ	نمبر شمار
۳۱۳	محرم کا خشکی کا شکار کھانا	۳۴۴	قضاء نماز کی اذان	۲۵
۳۵۰	موذی جانوروں کو قتل کرنا	۳۶۱	مسافت قصر	۲۶
۴۰۴	افراد جمع اور قرآن	۳۷۵	مدت قصر	۲۷
۵۲۰	مزدلفہ میں جمع بین الصلوتین	۳۷۸	وجوب قصر	۲۸
۵۲۷	مزدلفہ میں قیام	۴۱۱	جمع بین الصلوتین	۲۹
۵۴۰	حج میں سرمنڈانے کا حکم	۴۳۲	رکعات نفل	۳۰
۵۵۵	رہی قربانی اور طلق کی ترتیب	۴۷۴	وتر کا حکم	۳۱
۵۸۱	معدور السیر ہدی کا حکم	۴۷۹	رکعات وتر	۳۲
۶۳۹	حج بدل کا حکم	۴۸۶	قنوت وتر	۳۳
۶۵۳	بغیر زوج یا محرم کے عورت پر حج کی فرضیت	۴۸۴	رکعات تراویح	۳۴
۶۷۹	کافر کا مسجد میں داخل ہونا	۶۵۶	عیدین کا حکم	۳۵
۸۲۲	ولی کے بغیر عورت کا عقد نکاح	۶۵۷	تکبیرات عیدین	۳۶
۸۷۹	عزل کا حکم	۷۹۳	تکفین	۳۷
۸۹۲	استقاط حمل	۷۹۶	نماز جنازہ کا طریقہ	۳۸
۹۲۰	ثبوت رضاعت کے لیے چسکیوں کی مقدار	۸۰۴	دوبارہ نماز جنازہ پڑھنا	۳۹
۹۸۲	مسئلہ کفایت	۸۳۸	حرام اور نجس اشیاء سے علاج	۴۰
۱۰۲۰	بیک وقت تین طلاقیں کا بدی ہونا	۸۹۶	قرض کا زکوٰۃ سے منہا ہونا	۴۱
۱۰۹۵	خاوند کے لاپتا ہونے کا حکم	۹۰۳	صدقہ فطر کا حکم	۴۲
۱۱۰۲	مالدار کا زوجہ کو نفقہ نہ دینے پر تفریق کا حکم (جلد رابع)	۱۰۱۰	رسول اللہ ﷺ اور آپ کی آل پر زکوٰۃ (جلد ثالث)	۴۳
۱۰۹	بیع تعاطی	۴۷	رویت ہلال	۴۴
۱۳۲	بیع پر بیع	۸۷	اختلاف مطالع	۴۵
۱۳۳	نجش کا حکم	۱۳۲	جمعہ کا روزہ	۴۶
۱۳۸	تنگی جلب	۱۳۸	میت کی طرف سے روزہ رکھنا	۴۷
۱۴۳	شہری کو دیہاتی کا مال بیچنا	۲۴۲	عمرہ کا حکم	۴۸
۱۴۹	مصرعہ کی بیع	۲۴۴	احرام کی کیفیت	۴۹
۱۶۱	بیع قبل القبض	۲۸۲	میقات سے گزرنے کا حکم	۵۰

نمبر شمار	متعلقہ مسئلہ	صفحہ نمبر	نمبر شمار	متعلقہ مسئلہ	صفحہ نمبر
۷۷	ناپ اور تول کے بغیر بیچ کرنا	۱۶۳	۱۰۳	نر کو جنتی کے لیے کرایہ پر دینا	۲۹۳
۷۸	خیار مجلس	۱۷۳		(جلد خاص)	
۷۹	عرایا کی تفسیر	۱۹۹	۱۰۴	اہلیت اجتہاد کی شرائط	۶۱
۸۰	مکانوں کا کرایہ	۲۵۸	۱۰۵	قاضی کے لیے اہلیت اجتہاد کی شرائط	۶۶
۸۱	فروخت شدہ پھلوں کو نقصان لاحق ہونے پر		۱۰۶	گناہ کبیرہ اور صغیرہ	۱۶۶
	تاوان کا ذمہ	۲۷۱	۱۰۷	لقطہ کے اعلان کی مدت	۲۲۰
۸۲	گھر کی حفاظت کے لیے کتار کھنا	۳۱۰	۱۰۸	مدت اعلان کے پورا ہونے کے بعد لقطہ کا	
۸۳	بیع عینہ	۳۷۶		مصرف	۲۲۲
۸۴	ربو الفضل کی علت حرمت	۳۹۳	۱۰۹	جہاد کی اقسام میں اختلاف	۲۵۱
۸۵	محلی عقد	۴۱۵	۱۱۰	سجدہ شکر	۵۷۶
۸۶	بیع میں شرط لگانا	۴۲۲	۱۱۱	عورت کا ستر	۶۱۷
۸۷	عمری کا حکم	۴۸۶	۱۱۲	اجنبی مرد اور عورت کا ایک دوسرے کی طرف	
۸۸	ایصال ثواب	۵۰۴		دیکھنا	۶۵۲
۸۹	میت کی طرف سے نذر کو پورا کرنا	۵۳۵	۱۱۳	مساجد میں عورتوں کا جانا	۶۷۳
۹۰	نذر معصیت پر لزوم کفارہ	۵۴۵	۱۱۴	فاسق کی خلافت اور قضاء	۷۹۲
۹۱	غیر اللہ عزوجل کی قسم کھانا	۵۶۲	۱۱۵	بلوغت کا معیار	۸۳۰
۹۲	قسم میں تاویل اور توریہ	۵۸۳	۱۱۶	ریس کا مقابلہ منعقد کرنا	۸۳۷
۹۳	قسامت کی فقہی تعریف میں اختلاف		۱۱۷	جوئے کا حکم	۸۴۳
۹۴	ڈاکو کا صرف ڈرانا اور اس کی سزا	۶۲۷	۱۱۸	حقیقی اور حکمی شہید سے متعلق احکام میں	
۹۵	ڈاکو کا صرف مال لوٹنے کی سزا	۶۳۹		اختلاف	۹۳۷
۹۶	ڈاکو کا صرف قتل کرنے کی سزا	۶۵۲		(جلد سادس)	
۹۷	ڈاکو کا قتل کرنے اور مال لوٹنے کی سزا	۶۵۳	۱۱۹	جس شکار یا ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی اس کا	
۹۸	تاوان کا حکم			حکم	۵۵
۹۹	عورت کی نصف دیت	۶۵۴	۱۲۰	معراض سے کئے ہوئے شکار کا حکم	۶۲
۱۰۰	زنا کی تعریف میں اختلاف	۶۹۰	۱۲۱	کچلیوں سے پھاڑنے والے درندوں اور تاختوں	
۱۰۱	تعزیر کی مقدار	۷۱۸		سے مارنے والے پرندوں کا حکم	۸۱
۱۰۲	جانور کے کئے ہوئے نقصان میں اختلاف	۸۸۰	۱۲۲	سمندر میں طبعی موت مر کر سطح آب پر آنے	

نمبر شمار	متعلقہ مسئلہ	صفحہ نمبر	نمبر شمار	متعلقہ مسئلہ	صفحہ نمبر
۱۲۳	والی مچھلی کا حکم	۹۰	۱۳۲	سفید بالوں کو رنگنا	۴۱۷
۱۲۴	گوہ کھانے کے متعلق اختلاف	۱۱۱	۱۳۳	تصویر کا حکم	۴۶۳
۱۲۵	مڈی کھانے اور اس کو ذبح کرنے کے متعلق اختلاف	۱۱۳	۱۳۴	تعلیم قرآن امامت اور اذان پر اجرت لینا	۵۷۱
۱۲۶	قربانی کے حکم میں اختلاف	۱۲۷	۱۳۵	چوسر اور شطرنج کا حکم	۶۳۶
۱۲۷	قربانی کرنے کا آخر وقت	۱۳۰	۱۳۶	صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سب و شتم کرنے والے کا حکم	۱۲۱۴
۱۲۸	ضآن کے معنی میں اختلاف	۱۳۲		(جلد سابع)	
۱۲۹	بھنگ کا شرعی حکم	۲۰۶	۱۳۷	زیارت قبور للنساء	۷۳۷
۱۳۰	تمباکو نوشی کا حکم	۲۱۵	۱۳۸	مسجد میں کافر کا داخل ہونا	۸۷۵
۱۳۱	لباس کا حکم	۳۲۷	۱۳۹	بغیر سترہ کے نمازی کے آگے سے گزرنا	۸۸۵
	ٹخنوں سے نیچے تک لمبے لباس کا حکم	۳۹۲	۱۴۰	ولی کے لئے یتیم کا مال کھانے میں اختلاف	۱۰۳۳

عقائد اہل سنت کا مدلل بیان اور دیگر مسالک کا مہذب رد

یہ امر کسی پر مخفی نہیں کہ اہل سنت و جماعت اور دیگر مسالک (دیوبندی، وہابی (غیر مقلدین) شیعہ وغیرہم) کے درمیان عرصہ دراز سے اعتقادی اختلاف اور تنازع چلا آ رہا ہے۔ اپنے معتقدات کو ثابت کرنے اور فریق مخالف کے ابطال میں جانبین کی طرف سے باقاعدہ کتب و رسائل کی تصنیف، مناظرے اور تقاریر پہلے بھی ہوئیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ ان تمام امور سے کوئی فائدہ ہوا یا نہیں اس سے قطع نظر یہ ضرور ہوا کہ فریقین کے درمیان اختلاف اور تنازع کم ہونے کا بجائے مزید بڑھ گیا۔ اور اب جو صورتحال درپیش ہے اس کے پیش نظر مستقبل کے حوالہ سے بھی کوئی توقع نہیں رکھی جاسکتی کہ یہ اختلافات کم ہو جائیں گے یا ختم ہو جائیں گے۔۔۔ اس کی وجہ اور بنیاد شاید یہ ہو کہ ہم نے قرآن حکیم کے اس فرمان پر عمل کو ترک کر دیا:

أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ
وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ (النحل: ۱۲۵)
آپ اپنے رب کے راستے کی طرف (لوگوں کو) تدبیر اور عمدہ نصیحت سے بلائیے اور ان سے بحث (و مناظرہ) اس انداز سے کیجئے جو بہت پسندیدہ اور شائستہ ہو۔

اس آیت مبارکہ میں حق بات کی طرف بلانے اور (ضرورت پڑنے پر) بحث و مناظرہ کرنے کا جو طریقہ بیان کیا جا رہا ہے وہی طریقہ دراصل مؤثر، مفید اور شرعاً مطلوب ہے۔ ہمارا طریقہ بحث و دعوت (بصورت تصنیف و تحریر و تقریر) ہرگز ایسا نہیں ہے جس کو اس آیت کا مصداق ٹھہرایا جاسکے جانبین سے بحث و مباحثہ اور تردید و مناظرہ کا جو طریقہ آج رائج ہے وہ تہذیب، شائستگی، حکمت اور تدبیر سے کوسوں دور ہے۔ جس دور میں امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ نے مخالفین کا شدت اور سختی کے ساتھ رد فرمایا وہ دور اور تھا۔

اب زمانہ زمانے کا ڈھنگ زمانے کا طرز اور انداز فکر سب کچھ تبدیل ہو چکا ہے۔ سو بحث و مباحثہ اور رد و قدح کا انداز بھی ہمیں تبدیل کرنا ہوگا۔ آج کا ذوق مطالعہ ان تحریرات و تصنیفات کو قطعاً مسترد کر چکا ہے جو غیر مہذب اور غیر شائستہ لب و لہجہ کی حامل ہوں۔ اس کے برعکس وہ تصنیفات جو اپنے دعوے کے اثبات میں مدلل اور تردید غیر میں مہذب لہجہ کی حامل ہوں وہ اپنے تو اپنے مخالفین کے یہاں بھی قابل قدر اور قابل احترام ہوتی ہیں۔ گو کہ ایسی تحریرات اور تصنیفات و تالیفات بہت قلیل ہیں لیکن جنگ وجدال کے اس دور میں ایسی تحریرات کا پایا جانا بھی بہت غنیمت اور قابل تعریف ہے۔ ایسی ہی تصنیفات میں ایک مشہور و معروف نام شرح صحیح مسلم کا بھی ہے جس میں اہل سنت و جماعت کے عقائد اور معمولات کو مبالغہ آرائی اور غلو جیسی صفات ذمہ سے بچا کر بہت معتدل اور مدلل انداز میں بیان کیا گیا ہے اسی طرح دیگر مسالک کے رد میں بھی اول تا آخر تہذیب و شائستگی اور جدال احسن کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ میرے نزدیک ایسی ہی تحریری زمانہ موثر اور انقلاب آفرین تحریر ہے۔

شرح صحیح مسلم پر طعن کیا جاتا ہے کہ اس میں اہل سنت و جماعت کے عقائد پر ٹھوس دلائل کے ساتھ زیادہ بحث نہیں کی گئی اور اہل سنت کے علاوہ دیگر مسالک پر ماسوا چند مقامات کے نہ گرفت کی گئی ہے نہ ان کا رد کیا گیا ہے۔۔۔۔۔؟

میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں اعتراضات غلط اور ناقابل تسلیم ہیں۔ پہلا اعتراض تو اس لئے غلط ہے کہ شرح صحیح مسلم میں متعدد مقامات پر اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات کو بہت مضبوط محکم اور تفصیلی دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور ان پر محققانہ انداز میں بحث کی گئی ہے مبالغہ آرائی اور غلو کا قطعاً مظاہرہ کیے بغیر اسے نکتہ اعتدال پر لانے کی کوشش کی گئی ہے جس سے ممکنہ حد تک اختلافات کا خاتمہ ہو۔ اور دوسرا اعتراض اس لئے غلط ہے کہ میرے شمار کے مطابق شرح صحیح مسلم میں کم و بیش اسی (۸۰) مقامات پر دیگر مسالک پر گرفت کی گئی اور دلائل و براہین کے ساتھ ان کا رد کیا گیا ہے جیسا کہ عنقریب واضح ہوگا۔

راقم ذیل میں دونوں عنوانات کے حوالہ سے چند مثالیں پیش کر رہا ہے تاکہ حقیقت اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ ظاہر و باہر اور روشن ہو جائے:

شرح صحیح مسلم اور عقائد و معمولات اہل سنت کی تحقیق

شرح صحیح مسلم میں اہل سنت و جماعت کے متعدد عقائد و معمولات پر مدلل اور مفصل بحث کی گئی ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ عقائد و معمولات قرآن و سنت کے عین مطابق ہیں۔ اور ان کو فاسد یا باطل قرار دینا قطعاً غلط ہے۔ ذیل میں اس سلسلے کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

مسئلہ حاضر و ناظر کی تحقیق

حاضر و ناظر کا مسئلہ ہمارے اور دیگر مسالک کے علماء کے درمیان بہت متنازع فیہ مسئلہ ہے۔ شارح صحیح مسلم نے اس مسئلہ کو بہت تحقیق اور دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اسلوب تحقیق یہ ہے کہ سب سے پہلے اہل سنت و جماعت کے موقف کی وضاحت کی ہے اور بتایا ہے کہ زیر بحث مسئلہ میں ہمارا دعویٰ کیا ہے؟ بعد ازاں ۲۵ ماخذ کی روشنی میں اپنے دعوے اور موقف پر بہت سلیس انداز میں دلائل فراہم کیے ہیں حتیٰ کہ ان مشائخ کی عبارات بھی پیش کی ہیں جو دیگر مسالک کے علماء کے نزدیک بھی مسلم ہیں بلکہ خود دیگر مسالک کے علماء کی عبارات سے بھی اپنے موقف کی تائید پیش کی ہے۔ شارح کی یہ بحث جلد اول میں ہے اور (ص ۷۴۸ سے لے کر ۷۶۲ تک) ۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

قبروں پر پھول ڈالنے کی تحقیق

قبروں پر پھول ڈالنا اہل سنت و جماعت کے معمولات میں سے ہے۔ دیگر مسالک کے علماء اس سے بھی روکتے اور منع کرتے ہیں۔ شارح صحیح مسلم نے اس مسئلہ پر بھی خلاصہ دلائل کے تناظر میں تحقیقی بحث فرمائی ہے اور کتب حدیث ان کی شروح اور مستند کتب فقہ سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ قبور پر سبز شاخوں اور پھولوں کا رکھنا سنت ہے۔ بحث کے دوران بلیغ انداز میں علماء دیوبند (شیخ انور شاہ کشمیری، شیخ بدر عالم میرٹھی اور شیخ شبیر احمد عثمانی) پر رد بھی فرمایا ہے۔ یہ بحث بھی جلد اول میں ہے اور ۵ صفحات پر مشتمل ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۸۱)

اختیارات مصطفیٰ ﷺ کی تحقیق

ہمارے اور دیگر مسالک کے علماء کے درمیان ایک معروف نزاعی مسئلہ اختیارات مصطفیٰ ﷺ بھی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے نوحہ نہ کرنے پر بیعت لی تو حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں نوحہ نہیں کروں گی لیکن زمانہ جاہلیت میں فلاں قبیلہ والوں نے میرے ساتھ نوحہ میں معاونت کی تھی اس لئے ان کی میت پر نوحہ کرنے کی مجھے اجازت دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۰۴) اس حدیث کے ماتحت شارح صحیح مسلم نے نبی اکرم ﷺ کے اختیارات پر مفصل اور مدلل بحث کی ہے اور کم و بیش ۲۳ احادیث صحیحہ سے آپ ﷺ کے اختیارات کو ثابت کیا ہے۔ مضمون کی اہمیت اور جامعیت کے پیش نظر شارح کی کمال عبارت نقل کر رہا ہوں تاکہ معلوم ہو جائے کہ عقائد اہل سنت پر ”ٹھوس دلائل“ کیسے ہوتے ہیں؟ شارح لکھتے ہیں:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ آپ عمومی احکام سے جس فرد کو چاہیں خاص کر لیں چھ ماہ کے بکرے کی قربانی بالعموم جائز نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کو چھ ماہ کے بکرے کی قربانی کی اجازت دے دی۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۳۳ مطبوعہ کراچی)

مسجد نبوی میں کسی کے گھر کے (چھوٹے) دروازہ کی اجازت نہیں لیکن حضرت ابو بکر کو دروازہ رکھنے کی اجازت دے دی۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۱۶ مطبوعہ کراچی)

حرم مکہ کے درختوں کو کاٹنا بالعموم ممنوع ہے لیکن حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی درخواست پر رسول اللہ ﷺ نے اذخر کاٹنے کی اجازت دیدی۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲ مطبوعہ کراچی)

ہر عورت کو شوہر کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن سوگ کرنا لازم ہے لیکن حضرت اسماء بنت عمیس پر یہ سوگ معاف فرمادیا۔

(شرح الزرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۳۲۵ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

مہر شرعی کا کم از کم دس درہم از قبیل مال ہونا ضروری ہے۔ لیکن ایک صحابی کے لئے ناداری کی وجہ سے صرف تعلیم قرآن کو مہر قرار دیا۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۸۸ مطبوعہ لاہور)

ایک صحابی اور ایک صحابیہ کا باہمی رضامندی سے بغیر کسی مہر کے نکاح فرمادیا۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۸۸ مطبوعہ لاہور)

روزہ کے کفارہ کو صدقہ کرنا واجب ہے لیکن ایک صحابی کے لئے ناداری کی وجہ سے روزہ کے کفارہ کو خود انہیں کے لئے کھانا جائز قرار دیا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۹ مطبوعہ کراچی)

دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے بالعموم رشتہ رضاعت ثابت نہیں ہوتا لیکن حضرت سالم کو بلوغت کے بعد جوانی میں سہلہ

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۶۹ مطبوعہ کراچی)

مردوں کے لئے ریشم پہننے کو بالعموم حرام فرمایا لیکن حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہما کو خارش کی بناء پر ریشم پہننے کی اجازت دی۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۶۸، مطبوعہ کراچی)

مردوں کے لئے سونا بالعموم حرام کر دیا لیکن حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت دی۔

(المصنف ج ۸ ص ۲۸۱، مطبوعہ کراچی)

بغیر جہاد کیے کسی شخص کو مال غنیمت سے حصہ نہیں ملتا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا (آپ کی صاحبزادی) کی تیار داری میں مشغول رہنے کی بناء پر غزوہ بدر میں شرکت کے بغیر مال غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۳، مطبوعہ کراچی)

قاضی کے لئے تحائف لینا بالعموم جائز نہیں لیکن حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو تحائف لینے کی اجازت دے دی۔

(شرح الخرقانی علی الجواہر ج ۵ ص ۳۲۸ مطبوعہ دار المعرفہ بیروت)

میت پر نوحہ کرنا منع کرنا ہے لیکن جب حضرت ام عطیہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ زمانہ جاہلیت میں آل فلاں نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی اب میرے لیے ان پر نوحہ کرنا ضروری ہے تو آپ نے ان کو ان کے لئے نوحہ کرنے کی اجازت دے دی۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۸۵، مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت)

ہر مسلمان پر روزہ طلوع فجر سے شروع ہوتا ہے لیکن آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو طلوع آفتاب کے وقت روزہ رکھنے کی اجازت دے دی۔ (شرح الزرقانی علی السواہب ج ۵ ص ۳۲۸ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

رمی جمرات کے دوران منیٰ میں رات گزارنا ضروری ہے لیکن بنو عباس اور بنو ہاشم کے ذمہ زمزم کا پانی پلانے کی خدمات تھیں اس لیے آپ نے انہیں ان ایام میں رات کو منیٰ سے جانے کی اجازت دے دی۔

(شرح الترقانی علی المواہب ج ۵ ص ۳۲۸ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

نکاح کے لئے کم از کم دس درہم مہر ضروری ہے لیکن حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے لئے صرف ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے اسلام کو مہر قرار دیا۔

(شرح الزرقانی علی المواہب ج ۵ ص ۳۲۸، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صرف حالت جنگ میں نماز کو قصر کرنے کی اجازت دی ہے:

فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ
إِنْ عَفْتُمْ أَنْ يَفْعَلَنكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا. (النساء: ۱۰۱)

اگر تم کفار کے حملہ کے خوف کی وجہ سے نماز قصر کر لو تو کوئی
حرج نہیں ہے۔

لیکن آپ نے ہر سفر شرعی میں قصر کو واجب کر دیا خواہ حالت امن ہو یا حالت جنگ۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۱، مطبوعہ کراچی)

قرآن مجید نے بیٹی، ازواج اور چچا کے لئے ترکہ سے معین حصص کے ساتھ میراث کی ادائیگی کو فرض قرار دیا ہے لیکن آپ نے اپنے ترکہ سے ورثاء کو حصص دینے سے منع فرما دیا۔ (محج بخاری ج ۱ ص ۴۳۵، مطبوعہ کراچی)

قرآن مجید نے ہر نماز کے لئے الگ الگ وقت معین کیے ہیں:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝

ہر نماز (الگ الگ) وقت معین میں فرض کی گئی ہے ۝

(النساء: ۱۰۳)

لیکن آپ نے دوران حج عرفات میں عصر کو ظہر کے وقت میں اور مغرب کو عشاء کے وقت میں جمع کرنا فرض کر دیا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۲۶، ۲۲۵، مطبوعہ کراچی)

قرآن مجید نے دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی لازم کی:

وَأَشْهَدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رَجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتْنِ (البقرہ: ۲۸۲)

اور تم اپنے مردوں میں سے دو کو گواہ بنا لو، پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں۔

لیکن آپ نے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی اکیلی اور تنہا گواہی کو کافی قرار دیا۔ (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۱۵۲، مطبوعہ لاہور)

قرآن مجید نے ہر مسلمان کو اپنی پسند کی چار عورتوں سے شادی کی اجازت دی:

فَأَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنً وَثُلَاثَ وَرُبْعَ (النساء: ۳۳)

جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کر لو! دو سے، تین، تین سے اور چار چار سے۔

لیکن آپ نے حیات فاطمہ میں حضرت علی کو ابو جہل کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دیا۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۸۳، مطبوعہ لاہور)

قرآن کریم نے وضوء میں پیروں کے دھونے کو فرض قرار دیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ (المائدہ: ۶)

اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو دھوؤ اور کہنیوں سمیت ہاتھوں کو اور سر پر مسح کرو اور پیروں کو ٹخنوں سمیت دھوؤ۔

لیکن آپ نے پیروں کو دھونے کی جگہ موزوں پر مسح کو بھی جائز قرار دیا۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۳، مطبوعہ کراچی)

قرآن مجید نے حالت جنابت (جب غسل فرض ہو) میں مسجد میں داخل ہونے سے بالعموم منع فرما دیا:

وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّى تَغْتَسِلُوا (النساء: ۴۳)

حالت جنابت میں جب تک غسل نہ کر لو، مسجد کے قریب نہ جاؤ، مگر یہ کہ مسجد کو عبور کرنا ہو۔

لیکن رسول اللہ ﷺ نے اپنے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی حالت جنابت میں مسجد میں داخل ہونے کی اجازت دی۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۵۳۵، مطبوعہ کراچی)

قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ہم نے اس بات پر بکثرت مثالیں پیش کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ آپ عمومی احکام سے جس کو چاہیں خاص فرمائیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو احکام شرعیہ کے صرف بیان کرنے کے لئے ہی نہیں بلکہ احکام شرعیہ کا وضع اور شارع بنا کر بھیجا ہے۔

احادیث مبارکہ سے بھرپور دلائل پیش کرنے کے بعد شارح نے علامہ عبدالوہاب شعرانی، علامہ نووی شافعی، علامہ دشتانی مالکی، علامہ سنوسی مالکی، حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ علی قاری حنفی، قاضی شوکانی (غیر مقلد)، نواب صدیق حسن بھوپالی (غیر مقلد) کے حوالہ سے بھی حضور اکرم ﷺ کے اختیارات کو ثابت کیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ:

ان تمام علماء کی عبارات سے معلوم ہو گیا کہ اہل اسلام کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کا منصب صرف پیغام رسانی اور صرف

احکام شریعت کا بیان کرنا نہیں ہے، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ احکام شرعیہ کو مقرر کرنا، تحلیل اور تحریم اور عموماً شرعیہ میں احکام اور افراد کی تخصیص کرنا بھی منصب نبوت میں داخل ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۷۸۷)

نبی اکرم ﷺ کا یوم میلاد منانے کی تحقیق

میلاد النبی ﷺ کا مسئلہ جو کہ بد قسمتی سے ہمارے اور مخالفین کے درمیان زیادہ ہی نزاعی صورت اختیار کر چکا ہے، اس پر بھی شارح صحیح مسلم نے مفصل تحقیق اور مدلل بحث رقم فرمائی ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ذاک یوم ولدت فیہ وانزل علی فیہ۔

اسی دن میری ولادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وحی نازل (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۶۸) ہوئی۔

اس حدیث کے تحت شارح نے میلاد النبی ﷺ کے مسئلہ پر تمام جہات اور تمام گوشوں کو بہت سہل انداز میں دلائل کے ساتھ واضح کیا ہے۔ اسلوب تحقیق یہ ہے کہ سب سے پہلے یوم میلاد النبی ﷺ کی خوشی اور محافل میلاد کی شرعی حیثیت واضح کی ہے۔ بعد ازاں قرآن حکیم، کتب احادیث، ان کی شروح، کتب سیرت و تاریخ حتیٰ کہ مخالفین کی کتب سے میلاد النبی ﷺ کا جواز اور استحسان ثابت کیا ہے۔ پھر میلاد النبی ﷺ پر علامہ حلبی شافعی، علامہ شامی، علامہ علی قاری، حاجی امداد اللہ مہاجر کی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری حنفی رحمہ اللہ کا نظریہ اور دلائل نقل کیے گئے ہیں۔ آخر میں شیخ رشید احمد گنگوہی اور نواب صدیق حسن بھوپالی کا رد اور محفل میلاد کی ابتداء پر بحث کی گئی ہے۔ میرے شمار کے مطابق اس مسئلہ میں ۳۰ ماخذ کی روشنی میں گفتگو کی گئی ہے اور یہ بحث ۲۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۱۶۹)

انبیاء و اولیاء سے توسل و استمداد اور ندائے یا رسول اللہ کی تحقیق

انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام سے توسل اور استمداد و استعانت بھی ہمارے اور مخالفین کے درمیان ایک اختلافی اور نزاعی مسئلہ ہے۔ شارح صحیح مسلم نے اس مسئلہ پر بھی بہت محققانہ گفتگو فرمائی ہے اور قوی ترین دلائل کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور اولیاء کرام سے توسل اور استمداد و استعانت جائز اور درست ہے۔

اسلوب تحقیق کے بیان سے قبل اس مسئلہ میں شارح کا موقف واضح کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ شارح کے نزدیک افضل، اولیٰ اور تقاضائے عبودیت یہی ہے کہ ہر معاملہ میں اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی جائے، اسی سے سوال کیا جائے، اسی سے دعا کی جائے، ہاں انبیاء علیہم السلام، بزرگان دین اور حضور سید المرسلین محمد مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کے وسیلہ جلیلہ سے دعا مانگنا اقرب الی الاجابۃ (قبولیت کے زیادہ قریب) ہے۔ شارح کی دلیل اپنے موقف پر یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

اذا سئلت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن

جب تم سوال کرو تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرو اور جب تم مدد طلب کرو تو اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو۔ (جامع ترمذی ص ۳۶۱)

اس حدیث کی بناء پر شارح کے نزدیک اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا جائے اور اسی سے مدد طلب کی جائے۔ اگرچہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا بھی شرعاً جائز اور درست ہے۔ یہی موقف علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی کا بھی ہے۔ چنانچہ شارح نے اپنی تائید میں ان کی عبارت بھی نقل کی ہے، لکھتے ہیں:

ہمارے فاضل معاصر علامہ محمد عبدالحکیم صاحب شرف لکھتے ہیں:

البتہ یہ ظاہر ہے کہ جب حقیقی حاجت روا، مشکل کشا اور کارساز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے تو احسن اور اولیٰ یہی ہے کہ اسی سے مانگا جائے اور اسی سے درخواست کی جائے اور انبیاء و اولیاء کا وسیلہ اس کی بارگاہ میں پیش کیا جائے، کیونکہ حقیقت، حقیقت ہے اور مجاز، مجاز ہے یا بارگاہ انبیاء و اولیاء سے درخواست کی جائے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں کہ ہماری مشکلیں آسان فرمادے اور حاجتیں بر لائے۔ اس طرح کسی کو غلط فہمی بھی پیدا نہیں ہوگی اور اختلافات کی خلیج بھی زیادہ وسیع نہیں ہوگی۔

(ندائے یارسول اللہ ﷺ ص ۱۲)

شارح کے موقف کی وضاحت کے بعد زیر بحث مسئلہ پر شارح کا اسلوب تحقیق یہ ہے کہ سب سے پہلے مستند لغات کی روشنی میں وسیلہ کا معنی بیان کیا ہے، پھر انبیاء کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام کی ذوات سے توسل کے متعلق امام محمد ابن جزدی، علامہ علی قاری، شیخ ابن تیمیہ اور قاضی شوکانی کی عبارات پیش کی ہیں اس کے بعد واضح کیا ہے کہ ”سیدنا آدم علیہ السلام نے بھی نبی اکرم ﷺ کے وسیلہ سے دعا کی، خود نبی اکرم ﷺ نے اپنے وسیلہ سے دعا فرمائی اور آپ ﷺ نے اپنے اور دیگر سالکین کے وسیلہ سے دعا کرنے کی ترغیب فرمائی۔“ اس کے بعد یہ واضح کیا کہ ”سیدنا عمر فاروق اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہما کے زمانہ خلافت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے قحط سالی کے خاتمہ کے لئے رسول اللہ ﷺ سے دعا کرنے کی درخواست کی۔“ بعد ازاں توسل بعد از وصال کے متعلق علامہ سید محمود آلوسی حنفی، شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی، غیر مقلد عالم شیخ وحید الزماں اور قاضی شوکانی کا نظریہ اور ان کی کھل عبارت پیش کی ہیں۔ درمیان میں توسل بعد از وصال پر ابن تیمیہ کے اعتراضات کا تفصیلی جائزہ بھی لیا ہے۔ توسل پر بحث کرنے کے بعد ساتھ ہی استمداد و استعانت پر احادیث مبارکہ اور فقہائے اسلام کے نظریات بھی بیان کیے ہیں اور اس کے متصل ندائے یا محمد ﷺ کے مسئلہ کو بھی واضح کیا گیا ہے اور خود علماء دیوبند (شیخ رشید احمد گنگوہی، شیخ محمود الحسن، شیخ سرفراز گنگوہی اور شیخ تھانوی) کی عبارات سے ندائے یارسول اللہ ﷺ اور توسل کا جواز ثابت کیا ہے۔

اس پوری بحث کے درمیان میں شارح نے اس حقیقت کو بھی بے نقاب کیا ہے کہ جس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے ایک نابینا شخص کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی کہ تم اچھی طرح وضوء کر کے دو رکعت ادا کرنے کے بعد یہ دعا کرنا:

اللهم انی اسألك و اتوجه الیک بمحمد نبی الرحمة یا محمد انی قد توجهت بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضى اللهم فشفعه فی۔

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد نبی رحمت ﷺ کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد (ﷺ) میں آپ کے وسیلہ سے اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ نبی ﷺ کو میرے لئے شفاعت کرنے والا بنادے۔

اس میں یا محمد کے الفاظ ہیں جو کہ خود نبی ﷺ نے تعلیم فرمائے اور یہ حدیث ترمذی اور دیگر کتب حدیث میں ہے۔ (جامع ترمذی ص ۵۱۵، سنن ابن ماجہ ص ۹۹، مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۸، مستدرک ج ۱ ص ۵۱۹) لیکن نور محمد کارخانہ تجارت کتب اور مطبع مجتبائی والوں نے اس حدیث سے ”یا محمد“ کے الفاظ نکال دیئے ہیں، حالانکہ ابن تیمیہ، قاضی شوکانی، امام نووی اور امام محمد ابن جزدی وغیرہم نے اس حدیث کو امام ترمذی کے حوالہ سے نقل کیا ہے اور اس میں ”یا محمد“ کے الفاظ موجود ہیں۔ یقیناً یہ مطبع مجتبائی اور نور محمد کارخانہ تجارت کتب کی بدترین خیانت اور بددیانتی ہے۔

بہر کیف مذکورہ تمام مسائل (توسل، استمداد و استعانت اور ندائے غیر اللہ) کو شارح نے بہت ہی تفصیل سے بیان کیا ہے اور میرے شمار کے مطابق ان تمام مسائل پر کم و بیش ۴۵ ماخذ کی روشنی میں بحث کی ہے۔ نیز یہ تفصیلی بحث ۳۳ صفحات پر مشتمل ہے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۵۵)

شرح صحیح مسلم اور دیگر مسالک کا مہذب رد

شروع میں عرض کر چکا ہوں کہ شرح صحیح مسلم میں متعدد مقامات پر مخالفین اہلسنت کا رد کیا گیا ہے۔ اور دلائل کے ساتھ ان کی مختلف عبارات پر گرفت کی گئی ہے۔ نیز تردید میں بھرپور شائستگی اور تہذیب کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس سلسلے کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

اولیاء اللہ کے مزارات کے ساتھ مسجد بنانے پر سید مودودی کے اعتراضات اور شارح کے جوابات
قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا (الکہف: ۲۱)
ان (غار والوں) پر ایک مسجد بنائیں گے ○

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تفہیم القرآن میں سید مودودی نے قبور صالحین کے جواز میں مسجد کی تعمیر کو سختی سے منع کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ”الذین غلبوا علی امرہم لتتخذن علیہم مسجدًا“ سے مراد وہی لوگ ہیں جو سچے پیروانِ مسیح کے مقابلہ میں عیسائی عوام کے رہنما اور سربراہ کار بنے ہوئے تھے اور مذہبی و سیاسی امور کی باگیں جن کے ہاتھوں میں تھیں، یہی لوگ دراصل شرک کے علم بردار تھے اور انہوں نے ہی فیصلہ کیا کہ اصحاب کہف کا مقبرہ بنا کر اس کو عبادت گاہ بنایا جائے۔

مسلمانوں میں سے بعض لوگوں نے قرآن مجید کی اس آیت کا بالکل الٹا مفہوم لیا ہے۔ وہ اسے دلیل ٹھہرا کر مقابلہ صلحاء پر عمارتیں اور مسجدیں بنانے کو جائز قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہاں قرآن ان کی اس گمراہی کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جو نشانی ان ظالموں کو بعث بعد الموت اور امکانِ آخرت کا یقین دلانے کے لیے دکھائی گئی تھی اسے انہوں نے ارتکابِ شرک کے لیے ایک خداداد موقع سمجھا اور خیال کیا کہ چلو کچھ اور ولی پوجا پاٹ کے لیے ہاتھ آ گئے۔ پھر آخر اس آیت سے قبور صالحین پر مسجدیں بنانے کے لیے کیسے استدلال کیا جاسکتا ہے نبی ﷺ کے یہ ارشادات اس کی نمی میں موجود ہیں:

لعن اللہ تعالیٰ زائرات القبور والمتخذین
علیہا المساجد والسرر۔
اللہ نے لعنت فرمائی ہے قبروں کی زیارت کرنے والی
عورتوں پر اور قبروں پر مسجدیں بنانے اور چراغ روشن کرنے والوں

پر۔ (احمد ترمذی، ابوداؤد نسائی، ابن ماجہ)

الاولان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبورا
نبیاء ہم مساجد فانی انہم عن ذلک۔ (مسلم)
خبردار رہو تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت
گاہ بنا لیتے تھے میں تمہیں اس حرکت سے منع کرتا ہوں۔

لعن اللہ تعالیٰ الیہود والنصارى اتخذوا قبور
انبیاء ہم مساجد۔ (احمد بخاری، مسلم نسائی)
اللہ نے لعنت فرمائی یہود اور نصاریٰ پر انہوں نے اپنے انبیاء
کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔

ان اولئک اذا کان فیہم الرجل الصالح فمات
ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ اگر ان میں کوئی مرد صالح ہوتا تو

بنوا علی قبرہ مسجد و صور وافیہ تلك الصور اس کے مرنے کے بعد اس کی قبر پر مسجدیں بناتے اور اس کی اولئک شرار الخلق يوم القيمة۔ (احمد بخاری، مسلم نسائی) تصویریں تیار کرتے تھے۔ یہ قیامت کے روز بدترین مخلوقات ہوں گے۔

نبی ﷺ کی ان تصریحات کی موجودگی میں کون خدا ترس آدمی یہ جرأت کر سکتا ہے کہ قرآن مجید میں عیسائی پادریوں اور رومی حکمرانوں کے جس گمراہانہ فعل کا حکایت ذکر کیا گیا ہے اس کو ٹھیک وہی فعل کرنے کے لیے دلیل و حجت ٹھہرائے؟

(تفہیم القرآن ج ۳ ص ۱۸)

شارح صحیح مسلم اس مسئلہ پر سید مودودی کی گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”سید مودودی صاحب کے دلائل کی تین بنیادیں ہیں۔ اول اصحاب کہف کی یاد میں ان کے غار کے پاس مسجد بنانے والے سچے پیروان مسیح کے مقابلہ میں مشرکانہ پوجا پاٹ کے بسیا عوامی رہنما تھے ثانی قرآن کریم نے اس فعل کو گمراہی قرار دیا، ثالث احادیث میں اس فعل سے منع کیا گیا ہے۔“

اس کے بعد شارح نے بالترتیب تینوں بنیادوں کا مدلل انداز میں رد کیا ہے۔ چنانچہ پہلی بنیاد کو تفسیر کبیر، تفسیر ابوالسعود اور روح المعانی کی عبارات سے رد کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

”مستند مفسرین کی ان عبارات سے واضح ہو گیا کہ: ”الذین غلبوا علی امرہم لیتخذن علیہم مسجداً“ کی تفسیر میں مودودی صاحب نے بغیر حوالوں کے جو کچھ لکھا ہے وہ ان کی خیال آفرینی ہے، خود ساختہ اور طبع زاد تفسیر ہے اور غلط تفسیر ہے۔“

سید مودودی کی دوسری بنیاد کا آیہ کریمہ: ”الذین غلبوا علی امرہم“ کے پس منظر کی روشنی میں مختصر اِرد کرنے کے بعد تیسری بنیاد کا مفصل رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مودودی صاحب کی فکر کی تیسری بنیاد یہ ہے کہ احادیث میں ہے: اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجد (سجدہ گاہ) بنا لیا۔ (مسلم ج ۱ ص ۲۰۱)

ٹھیک ہے، ہم بھی کہتے ہیں کہ قبروں کو عبادۃ سجدہ کرنا شرک اور تعظیماً سجدہ کرنا حرام ہے، قبر کا طواف کرنا حرام ہے، اس کے سامنے جھکنا حرام ہے، قبر کو چومنا مکروہ ہے۔ اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے فاضل بریلوی متوفی ۱۳۴۰ھ کا رسالہ الزبدۃ الزکیہ اور فتاویٰ رضویہ ج ۴، کتاب الجنائز کا مطالعہ کافی مفید ہے۔

لیکن حدیث شریف میں قبروں کو سجدہ کرنے کی ممانعت ہے اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ صالحین کی قبروں کے جوار میں ان سے خیر و برکت حاصل کرنے کے لیے مسجد نہیں بنانی چاہیے۔

کعبہ سے بڑی دنیا میں کوئی مسجد نہیں ہے اور اس کے جوار میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت ہاجرہ کی قبریں ہیں۔ محمد جار اللہ متوفی ۹۵۰ھ لکھتے ہیں:

ومن فضائل الحجار ان فیہ قبر اسماعیل و امہ
ہاجرہ۔ (الجامع اللطیف ص ۸۹)

حطیم کعبہ کے فضائل میں سے یہ ہے کہ اس میں حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ کی قبریں ہیں۔

کعبہ کے بعد سب سے بڑی مسجد، مسجد نبوی ہے اور اس کے جوار میں روضۃ النور ہے۔ علاوہ ازیں مستند فقہاء اسلام نے صالحین کے جوار میں مسجد بنانے کو جائز قرار دیا ہے۔

اس کے بعد شارح نے علامہ شہاب الدین خفاجی، علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ قسطلانی، علامہ علی قاری، شیخ انور شاہ کشمیری، شیخ شبیر احمد عثمانی، علامہ وشتانی مالکی اور علامہ سنوسی مالکی کے حوالہ سے قبور صالحین کے جوار میں تعمیر مسجد کا جواز ثابت کیا ہے اور مکمل حوالہ جات کے ساتھ شیخ مودودی کی تیسری بنیاد کار کیا ہے۔ آخر میں شارح لکھتے ہیں:

اس تحقیق و تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ مودودی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ امام رازی، علامہ ابوالسعود، علامہ آلوسی، علامہ ابن حجر عسقلانی، علامہ احمد قسطلانی، علامہ وشتانی، علامہ سنوسی، ملا علی قاری، شیخ عبدالحق، شیخ انور شاہ کشمیری، شیخ شبیر احمد عثمانی کی تصریحات کے خلاف لکھا ہے اور تفہیم القرآن میں انہوں نے امت مسلمہ کو جو راستہ دکھلایا ہے وہ اکابر اسلام، اسلاف امت حتیٰ کہ اکابر دیوبند کے بھی خلاف ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۲)

نوحہ کی اجازت کی تاویل میں شیخ عثمانی کا نبی ﷺ کی طرف کفر کی نسبت کرنا اور شارح کا اس پر رد

میت پر نوحہ کرنے سے متعلق صحیح مسلم کی روایت پیچھے گذر چکی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو نوحہ نہ کرنے پر بیعت لی تو حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں نوحہ نہیں کروں گی، لیکن زمانہ جاہلیت میں فلاں قبیلہ والوں نے میرے ساتھ نوحہ کرنے میں معاونت کی تھی اس لیے ان کی میت پر نوحہ میں تعاون کرنے کی مجھے اجازت دے دیں، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

اس حدیث سے واضح طور پر نبی اکرم ﷺ کے اختیارات ثابت ہوتے ہیں، لیکن مخالفین اس حدیث میں تاویل کرتے ہیں۔ چنانچہ شیخ شبیر احمد عثمانی نے بھی اس حدیث میں تاویل کا سہارا لیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

والا حسن عندی ان يقال انه عليه الصلوة والسلام علم انما لا بد ان تفعل النياحة على ال فلان وانما بقى التخيير فى الترتيب اى ان يبايعها على الاسلام قبل النياحة او يعكس الامر فيجوز لها تقديم النياحة على المبايعة لا باحة فعلها بل لاحتمال اخف الضررين واختيار اهون البليتين و تفرغ قلبها عن دواعى الجاهلية حتى تباع على الاسلام بكليتها. (فتح الملہم ج ۲ ص ۳۸۳)

میرے نزدیک بہترین بات یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ معلوم تھا کہ فلاں خاندان پر نوحہ ضرور کیا جائے گا اور صرف ترتیب میں اختیار باقی رکھا گیا یعنی کیا ام عطیہ کے نوحہ کرنے سے پہلے ان سے اسلام پر بیعت لی جائے یا بالعکس معاملہ کیا جائے؟ آپ نے ام عطیہ کی بیعت اسلام پر ان کے نوحہ کرنے کو مقدم رکھا اس وجہ سے نہیں کہ نوحہ کا فعل جائز تھا بلکہ اس لیے کہ ایمان لانے سے پہلے نوحہ کرنے کا ضرر ایمان لانے کے بعد نوحہ کرنے کے ضرر سے خفیف اور کم ہے اس لیے آپ نے کم درجہ کی مصیبت کو اختیار کیا تاکہ ان کا دل جاہلیت کے کاموں سے بالکل خالی ہو جائے اس کے بعد وہ اسلام کی مکمل طور پر بیعت کریں۔

شیخ شبیر احمد عثمانی کی اس عبارت پر شارح گرفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

شیخ عثمانی کی بیان کردہ یہ توجیہ اصول اسلام کے خلاف ہے، کیونکہ کفر سے بڑی کوئی مصیبت ہے نہ ضرر اور کفر کے مقابلہ میں نوحہ کرنا یقیناً بہت خفیف اور ہلکا ہے اور جب آپ نے ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو اس کی اجازت دے دی تو نوحہ کرنا سرے سے مصیبت ہی نہ رہا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ کفر پر راضی ہونا اور کفر کو پسند کرنا بھی کفر ہے۔ خواہ ایک لمحہ کے لیے ہو۔ (خط کشیدہ عبارت پر مختلف عبارات

پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں: (شیخ عثمانی کی مزموم ”زیادہ حسین توجیہ“ اصول اسلام کی روشنی میں درحقیقت رسول اللہ ﷺ کی طرف کفر کی نسبت ہے العیاذ باللہ! ہم ایسے تعصب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جس کی بناء پر کوئی شخص کسی ایسی قبیح تاویل کا شکار ہو جس کا مال اور وبال رسول اللہ ﷺ کی طرف کفر کی نسبت ہو۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۸۸)۔

حدود کے کفارہ ہونے نہ ہونے میں علماء دیوبند (شیخ کشمیری، شیخ محمود الحسن اور شیخ تقی عثمانی)۔۔۔۔۔

کا نظریہ اور شارح کا اس پر رد و تبصرہ

حدود کفارہ ہوتی ہیں یا نہیں؟ اس سلسلہ میں فقہ حنفی کی تقریباً تمام مستند کتب میں یہ صراحت موجود ہے کہ فقہائے احناف کے نزدیک حدود کفارہ نہیں ہوتیں۔ اس کے باوجود شیخ انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں لکھا ہے کہ مجھ پر ابھی تک واضح نہیں ہوا کہ اس میں احناف کا مذہب کیا ہے؟ (فیض الباری ج ۱ ص ۸۶، مطبوعہ مطبع مجازی مصر)

شیخ کشمیری کی تائید کرتے ہوئے شیخ تقی عثمانی نے بھی فتح الملہم کے حوالہ میں لکھ دیا کہ:

مشہور تو یہی ہے کہ فقہائے احناف کے نزدیک حدود کفارہ نہیں ہوتیں، لیکن ہمارے شیخ المشائخ انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں اس کو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ احناف کی طرف یہ نسبت تسامح پر مبنی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام طحاوی نے اس مسئلہ میں کسی اختلاف کا ذکر نہیں کیا۔ (حکملہ فتح الملہم ج ۲ ص ۵۱، مطبوعہ مکتبہ دارالعلوم کراچی)

ان دونوں سے زیادہ حیران کن گفتگو شیخ محمود الحسن دیوبندی کی ہے۔ انہوں نے تو مسئلہ ہی لپیٹ دیا ہے۔ اور سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کے موقف کو رد کرتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا کہ:

احناف نے کہا ہے کہ حق یہ ہے کہ حدود کفارہ ہوتی ہیں۔ اگرچہ ہمارے امام نے یہ کہا ہے کہ حدود کفارہ نہیں ہوتیں اور جس حدیث میں یہ ہے کہ مجھے پتا نہیں کہ حدود کفارہ ہے کہ نہیں اس سے امام ابو حنیفہ کا استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔

(تقریرات ترمذی مع جامع ترمذی ص ۶۵۸)

شارح صحیح مسلم نے بالترتیب (شیخ کشمیری، شیخ عثمانی اور شیخ محمود الحسن) کی مذکورہ عبارات پر زبردست اور دلچسپ گرفت فرمائی ہے۔ لکھتے ہیں:

علامہ ابوبکر بصاص، علامہ آلوسی اور علامہ زین الدین ابن نجیم، علامہ کمال الدین ابن ہمام، علامہ جلال الدین خوارزمی، علامہ ذیلیعی، علامہ شرنبلالی، علامہ ابوسعود، علامہ حصکفی، علامہ شامی، علامہ شبلی اور فتاویٰ عالمگیری کے حوالوں سے ہم بیان کر چکے ہیں کہ فقہاء احناف کے نزدیک حدود کفارہ نہیں ہوتیں اور ہمیں اس پر سخت حیرت ہے کہ فقہاء احناف کی اس قدر کثیر اور واضح تصریحات کے باوجود شیخ انور شاہ کشمیری نے لکھا ہے کہ حدود کے کفارہ ہونے یا نہ ہونے کے متعلق فقہاء احناف کا موقف مجھ پر اب تک منکشف نہیں ہوا، لکھتے ہیں:

ولم يتحقق عندي ما مذهب الحنفية بعد۔ مجھ پر ابھی تک یہ واضح نہیں ہوا کہ اس میں حنفیہ کا کیا مذہب

ہے۔

شیخ انور شاہ کشمیری کو یہ اشکال لاحق ہوا ہے کہ علامہ یعنی نے اس مسئلہ پر کوئی گفتگو نہیں کی اور امام طحاوی نے بھی اس مسئلہ پر کوئی بحث نہیں کی اور علامہ کاسانی نے بدائع الصنائع میں لکھا ہے کہ حدود کفارہ ہوتی ہیں۔ (فیض الباری ج ۱ ص ۸۶)

ہر چند کہ امام طحاوی اور علامہ یعنی نے اس مسئلہ پر بحث نہیں کی تاہم اور اکابر حنفیہ نے تو تصریح کی ہے کہ فقہاء احناف کے

نزدیک حدود کفارہ نہیں ہوتیں اس لیے اس مسئلہ میں تردد کی کوئی وجہ نہیں ہے رہا یہ کہ علامہ کا سانی نے لکھا ہے کہ حدود کفارہ ہوتی ہیں تو اس میں وہی تاویل کی جائے گی جو حدیث شریف میں تاویل کی گئی ہے یعنی جب حد جاری ہوتے وقت توبہ کر لی تو حد کفارہ ہو جائے گی تاکہ علامہ کا سانی کی عبارات دیگر اکابر احناف کے معارض نہ ہو اور نہ قرآن مجید کے خلاف ہو۔

شیخ تقی عثمانی نے بھی تمام اکابر احناف کو رد کر کے شیخ انور شاہ کشمیری کی تائید کی ہے۔ (مکمل فتح الملہم ج ۲ ص ۵۱۷) شیخ عثمانی اور شیخ کشمیری نے صرف یہ دیکھ کر کہ امام طحاوی نے اس مسئلہ میں اختلاف کا ذکر نہیں کیا یا علامہ عینی نے اس مسئلہ پر بحث نہیں کی نجانے کیوں اس حقیقت کو فراموش کر دیا کہ فقہ حنفی کی تمام معتبر اور مستند کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک حدود کفارہ نہیں ہیں نیز صریح قرآن میں ہے کہ اگر ڈاکوؤں نے توبہ نہیں کی تو حد جاری ہونے کے بعد بھی ان کو آخرت میں عذاب ہوگا اور علامہ ابن ہمام اور علامہ ابن نجیم نے کہا ہے کہ قرآن مجید کی آیت قطعہ کا یہ حکم ہے کہ بغیر توبہ کے حدود کفارہ نہیں ہیں اور حدیث میں ہے کہ حدود کفارہ ہیں اور حدیث ظنی ہے پس ظنی کو قطعی کے تابع کرنا چاہیے نہ کہ اس کے برعکس قطعی یعنی قرآن کو حدیث کے تابع کیا جائے۔ اس لیے حدیث میں یہ تاویل کی جائے کہ اگر توبہ کر لی جائے تو حدود کفارہ ہوں گی ورنہ نہیں۔ اور یہ بالکل معقول بات ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ کے اصول کے مطابق ہے اور تمام اکابر احناف نے اسی کو لکھا ہے اگر علامہ عینی یا امام طحاوی نے یہ مسئلہ نہیں لکھا تو کیا فرق پڑتا ہے انہوں نے اس کے خلاف تو نہیں لکھا اگر وہ خلاف بھی لکھتے تو اس کو رد کر دیا جاتا پھر سخت حیرت ہے کہ جو بات قرآن مجید کے مطابق ہے امام اعظم کے اصول کے موافق اور جمہور اکابر احناف کی تصریح ہے اس کو جہنی بر مساحہ اور مردود قرار دیا جائے!

شیخ محمود الحسن دیوبندی نے اس مسئلہ پر جو گفتگو کی ہے وہ شیخ انور شاہ کشمیری کی عبارت سے بھی زیادہ حیرت ناک ہے انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حدود کفارہ نہیں ہیں لیکن ان کے نزدیک چونکہ امام ابو حنیفہ کا یہ قول حدیث کے خلاف ہے اس لیے انہوں نے امام ابو حنیفہ کے قول کو رد کیا ہے۔ (تقریرات ترمذی مع جامع ترمذی ص ۶۵۸)

ہائے میرے خدا! ان حضرات نے اس مسئلہ میں فقہ حنفی کی کتابوں کو کیوں نہیں دیکھا جن میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ امام ابو حنیفہ کا نظریہ قرآن مجید کی آیت محاربہ (المائدہ: ۳۳-۳۴) پر مبنی ہے نہ کہ حضرت ابو ہریرہ کی روایت پر اور اس حدیث کو فقہاء احناف نے قرآن مجید کے موافق کر کے اقرار ان بالتوبہ پر محمول کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کا قول حدیث کے خلاف ہے نہ فقہاء احناف کے اقوال مساحہ پر مبنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہ پر رحمتیں نازل فرمائے وہ پہلے قرآن مجید سے حکم حاصل کرتے ہیں اور اگر کوئی حدیث بظاہر قرآن مجید کے خلاف ہو تو حدیث میں تاویل کر کے اس کو قرآن مجید کے موافق کرتے ہیں اور اگر اقوال صحابہ بظاہر حدیث کے خلاف ہوں تو ان اقوال میں تاویل کر کے ان کو حدیث کے موافق کرتے ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۸۷۸)

قیامت کے دن نبی ﷺ کے اصحابی فرمانے سے شیخ تھانوی اور شیخ عثمانی کا علم رسالت کی نفی کرنا۔۔۔ اور بشارح کا آپ ﷺ کے علم کو ثابت کرنا

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد مرتد ہو گئے تھے وہ جب حوض کوثر پر آئیں گے تو آپ ﷺ فرمائیں گے: یہ میرے صحابہ ہیں۔ آپ سے کہا جائے گا: آپ نہیں جانتے یہ لوگ آپ کے بعد مرتد ہو گئے تھے (زیادہ تر احادیث میں یہ الفاظ ہیں کہ:

انک لا تدري ما احدثوا بعدك. آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا بدعات نکالیں۔

تب آپ ﷺ فرمائیں گے:

مسحقا مسحقا۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۴۹)

انہیں دور لے جاؤ، انہیں دور لے جاؤ! اس حدیث کو بنیاد بنا کر مخالفین یہ استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ علم نہیں تھا کہ صحابہ میں سے کون اسلام پر قائم رہا اور کون بعد میں مرتد ہو گیا اور یہ کہ آپ ﷺ قیامت تک کے تمام لوگوں کے اسلام اور کفر کا حال نہیں جانتے تھے۔ شارح صحیح مسلم نے اس استدلال کا تفصیل سے رد کیا ہے اور حدیث مذکور کے تحت فتح الملہم میں شیخ شبیر احمد عثمانی نے جو تقریر کی ہے اس پر بھی گرفت فرمائی ہے اور آخر میں شیخ تھانوی کا بھی مبلغ انداز میں رد فرمایا ہے۔ لکھتے ہیں:

شیخ تھانوی نبی ﷺ سے علم غیب کی نفی ثابت کرنے کے بیان میں لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں ہے کہ بعض امتوں کی نسبت میں حضور اقدس ﷺ سے کہا جائے گا:

انک لا تدری ما احد ثوا بعدک۔

آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا

بدعات نکالیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے بعض ازمہ تک بھی کہ آخر عمر سے بہت متاخر ہے آپ پر بعض کونیات ظاہر نہیں ہوئے نہ

بالذات نہ بالعطاء۔ (بسط البیان مع حفظ الایمان ص ۱۷)

تھانوی صاحب کی تصریح کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو ان لوگوں کے کفر اور ارتداد کا علم نہیں تھا، حالانکہ قرآن مجید کے مطابق میدان حشر میں کافروں اور مرتدوں کی علامات ہر شخص پر عیاں اور بیاں ہوں گی، ان کے چہرے کالے اور غبار آلود ہوں گے، آنکھیں پتھرائی ہوئی نیلگوں ہوں گی اور وہ زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہوں گے اور ان کی علامات کی وجہ سے ان کی پہچان کا تعلق علم غیب کی بجائے علم شہادت سے ہوگا اور میدان حشر میں موجود ہر شخص جان لے گا کہ کافر کون ہے اور مسلمان کون ہے، کس قدر حیرت کی بات ہے کہ علم رسالت کے انکار میں یہ لوگ اس قدر جبری ہو گئے کہ علم غیب تو الگ رہا اب یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے علم شہادت کی بھی نفی کرنے لگے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۷۵۲)

شیخ گنگوہی کا سالگرہ منانے کو جائز اور یوم میلاد النبی ﷺ منانے کو ناجائز کہنا اور شارح کا اس پر رد

اہل سنت و جماعت کے نزدیک میلاد النبی ﷺ منانا بھی جائز ہے اور کسی کا یا اپنی سالگرہ کرنا بھی جائز ہے، کیونکہ سالگرہ منانے میں نعمت کا شکر ادا کرنا ہے اور میلاد منانے میں نعمتوں کی نعمت پر شکر بجالانا ہے۔ شیخ رشید احمد گنگوہی کے نزدیک سالگرہ منانا تو جائز ہے، لیکن نبی اکرم ﷺ کا میلاد منانا جائز نہیں ہے۔ ذیل میں فتاویٰ رشیدیہ سے شیخ گنگوہی کے دو فتوے ملاحظہ ہوں۔

سوال: سالگرہ بچوں کی اور اس کی خوشی میں اطعام الطعام کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: سالگرہ میں یادداشت عمر اطفال کے واسطے کچھ جرج معلوم نہیں ہوتا اور بعد سال کے کھانا لوجہ اللہ تعالیٰ کھلانا بھی درست ہے۔

سوال: انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایات صحیحہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے، تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۵۵۳۔ ص ۲۴۳ بحوالہ شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۴۱۲)

شارح صحیح مسلم نے شیخ گنگوہی کے دوسرے فتوے پر پانچ وجوہ سے گرفت فرمائی ہے اور ان کی دلیل مذکور (تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے) کا قرآن حکیم اور فقہ کی روشنی میں مکمل رد فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

شیخ گنگوہی کا یہ استدلال اس باب کی حدیث کے صریح خلاف ہے، نبی ﷺ نے نیک کام پر دعوت دینے کو اجر و ثواب کا موجب قرار دیا ہے اور قیامت تک اس عمل پر کرنے والوں کے اجر کی بشارت دی ہے اور اس پر تمام فقہاء کا اجماع ہے اور شیخ گنگوہی لکھتے ہیں کہ تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے، یعنی کسی مستحب اور نیک کام کی دعوت دینا منع ہے، ہو سکتا ہے کہ شیخ گنگوہی نے فقہاء کرام کی اس عبارت سے مغالطہ کھایا ہو کہ نوافل کی جماعت کے لیے تداعی مکروہ تنزیہی ہے، سو یہ استدلال بھی صحیح نہیں ہے، کیونکہ یہاں کراہت تنزیہی کی علت تداعی نہیں ہے، کیونکہ چار یا چار سے زیادہ آدمیوں کا جماعت کے ساتھ نفل پڑھنا فقہاء احناف کے نزدیک مطلقاً مکروہ تنزیہی ہے، خواہ تداعی ہو یا نہ ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ فقہاء احناف کے نزدیک جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا فرض یا واجب کے ساتھ مسنون ہے اس لیے نفل کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

علامہ شامی لکھتے ہیں:

ان الجماعة في التطوع ليست بسنة. نوافل کو جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت نہیں ہے۔

(رد المحتار ج ۱ ص ۶۶۳، مطبوعہ مطبع عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ)

شیخ گنگوہی کے استدلال کے باطل ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ فقہاء احناف کے نزدیک نوافل کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، مکروہ تحریمی یا حرام نہیں ہے، اس لیے یہ ناجائز نہیں ہے، سو بر تقدیر تنزل بھی یہ کہنا کب صحیح ہوگا کہ انعقاد مجلس مولود بہر حال ناجائز ہے، تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔

اس استدلال کے بطلان کی تیسری وجہ یہ ہے کہ اگر کسی نیک کام کے لیے لوگوں کو دعوت دینا منع ہو تو مساجد اور دینی مدارس کے لیے چندہ کرنا، دینی جلسوں میں شرکت کے لیے لوگوں کو دعوت دینا، سیرت کے جلسوں کے اشتہار چھاپنا اور دوسرے صد ہائیک کاموں کے لیے لوگوں کو دعوت دینا، منع اور ناجائز ہوگا۔

اس استدلال کے بطلان کی چوتھی وجہ یہ ہے کہ کسی نیک کام پر دعوت دینے کو ناجائز کہنا قرآن مجید کی اس وعید کا مصداق ہے:

مَنَاعٍ لِلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٌ (القلم: ۱۲)

بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا سخت

گناہگار

اور اس استدلال کے بطلان کی پانچویں وجہ اس باب کی احادیث کی مخالفت ہے رسول اللہ ﷺ نے تو نیک کام پر دعوت دینے کو اجر و ثواب کا موجب قرار دیا اور شیخ گنگوہی نے نیک کام پر دعوت دینے کو ناجائز لکھا: فیہا للامس۔

(شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۴۱۳)

میں نے زیر بحث دونوں عنوانات پر شرح صحیح مسلم سے واضح ترین مثالیں پیش کر دی ہیں، ان کی روشنی میں بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس شرح میں اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات کو کس انداز سے بیان کیا گیا ہے اور دیگر مسالک کے علماء پر کس شائستگی کے ساتھ گرفت کی گئی ہے۔

اب ذیل میں راقم شرح صحیح مسلم کے ان مقامات کا تفصیلی نقشہ پیش کرنا چاہتا ہے، جن میں دیگر مسالک کے علماء کا رد کیا گیا ہے اور ان کی کس عبارت یا دلیل یا نظریہ پر گرفت کی گئی ہے۔

شرح صحیح مسلم میں مخالفین کے رد کی تفصیلات کا مفصل نقشہ

جلد اول

نمبر شمار	نام	متعلقہ مسئلہ	صفحہ
۱	شیخ مودودی	نبی ﷺ کا اعلان نبوت سے پہلے نبی ﷺ سے متصف ہونا	۶۶۷
۲	شیخ تھانوی	شب معراج اجسام انبیاء کا مثالی ہونا	۷۳۸
۳	شیخ شبیر احمد عثمانی	قبر پر سبز شاخ اور پھول رکھنا	۹۸۶
۴	شیخ شبیر احمد عثمانی	نبی ﷺ کا مرتدین کو حوض پر اصحابی کہنا	۹۰۴
۵	شیخ بدر عالم میرٹھی	قبر پر سبز شاخ اور پھول رکھنا	۹۸۶
۶	شیخ انور شاہ کشمیری	قبر پر سبز شاخ اور پھول رکھنا	۹۸۶
۷	شیخ اسماعیل دہلوی	حالات نماز میں نبی ﷺ کی تعظیم	۱۲۰۸
۸	شیخ اسماعیل دہلوی	نماز میں نبی ﷺ کا تصور مبارک	۱۳۳۰
۹	شیخ رشید احمد گنگوہی	تشہد میں نبی ﷺ پر قصد اسلام عرض کرنا	۱۱۶۸
۱۰	غیر مقلدین	ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا	۱۳۳۳

جلد ثانی

نمبر شمار	نام	متعلقہ مسئلہ	صفحہ
۱	شیخ رشید احمد گنگوہی	غیر مسلموں کا مسجد بنانا	۳۳
۲	مفتی محمد شفیع دیوبندی	غیر مسلموں کا مسجد بنانا	۴۰
۳	شیخ اسماعیل دہلوی	مسئلہ شفاعت	۴۰
۴	شیخ رشید احمد گنگوہی	قبر مسلمین پر مسجد بنانا	۶۵
۵	شیخ مودودی	جوار قبر میں مسجد بنانا	۸۲
۶	شیخ تھانوی	فضلات کریمہ کی طہارت	۱۳۶
۷	شیخ ابن قیم جوزی	نماز کے بعد دعا کرنا	۱۹۵

۲۳۹	مسئلہ وقت ظہر	شیخ انور شاہ کشمیری	۸
۳۲۲	قنوت نازلہ	شیخ انور شاہ کشمیری	۹
۳۲۲	قنوت نازلہ	شیخ بدر عالم میرٹھی	۱۰
۳۲۲	قنوت نازلہ	شیخ شبیر احمد عثمانی	۱۱
۳۳۲	مسئلہ روایت اصحاب بیر معونہ	ڈاکٹر غلام جیلانی برق	۱۲
۳۷۱	مسئلہ مسافت قصر	شیخ عزیز الرحمن	۱۳
۳۷۲	مسئلہ مسافت قصر	مفتی محمد شفیع دیوبندی	۱۴
۵۰۲	بیس رکعات تراویح	غیر مقلدین	۱۵
۵۳۹	اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام	علماء دیوبند	۱۶
۶۰۲	احادیث کو ماننا	ڈاکٹر جیلانی برق	۱۷
	سورج کا قرین شیطان کے درمیان	ڈاکٹر جیلانی برق	۱۸
۶۱۱	طلوع وغروب		
۶۹۵	موسیقی	شاہ محمد جعفر پھلوا ری	۱۹
	علم رسالت ﷺ پر علم غیب کا	شیخ انور شاہ کشمیری	۲۰
۷۳۸	اطلاق		
۷۸۸	اختیارات مصطفیٰ	شیخ شبیر احمد عثمانی	۲۱
۹۳۳	بدعت حسنہ	نواب صدیق حسن بھوپالی	۲۲
	نبی ﷺ کا مسیح و جال کے متعلق	شیخ مودودی	۲۳
۱۹۰	علم		

جلد ثالث

صفحہ	متعلقہ مسئلہ	نام	نمبر شمار
۹۰	امتناع النظیر	شیخ اسماعیل دہلوی	۱
۱۸۸	محفل میلاد مصطفیٰ	شیخ رشید احمد گنگوہی	۲
۱۸۸	محفل میلاد مصطفیٰ	نواب صدیق حسن بھوپالی	۳
۲۳۷	وحی خفی کی حیثیت و حجیت	ڈاکٹر غلام جیلانی برق	۴
۳۵۶	کوا کھانا	شیخ رشید احمد گنگوہی	۵
۴۲۴	حج کو فتح کر کے عمرہ کا احرام باندھنا	شیخ ابن تیمیہ	۶
۵۰۰	ذاتی اور عطائی قدرت	علماء دیوبند	۷

۶۳۵	نابالغ کے حج کا حکم	شیخ عبدالرحمن مبارکپوری	۸
۶۳۵	نابالغ کے حج کا حکم	ملا ابن بطال	۹
۶۳۵	نابالغ کے حج کا حکم	قاضی شوکانی	۱۰
۶۶۰	زمانہ امن میں عورت کا تنہا سفر کرنا	شیخ انور شاہ کشمیری	۱۱
۶۶۰	زمانہ امن میں عورت کا تنہا سفر کرنا	شیخ بدر عالم میرٹھی	۱۲
۷۳۶	شیخ ابن تیمیہ کے فاسد عقائد	شیخ ابن تیمیہ	۱۳
۸۰۵	حرمت متہ	شیخ ابو جعفر طوسی	۱۴
۱۰۲۱	بیک وقت تین طلاقیں	شیخ مودودی	۱۵
۱۰۲۳	بیک وقت تین طلاقیں	شیخ ابن تیمیہ	۱۶
۱۰۲۳	بیک وقت تین طلاقیں	شیخ ابن قیم جوزی	۱۷
۱۰۵۵	رسول اللہ کا شہد سے امتناع	شیخ مودودی	۱۸
	مطلقہ ثلاثہ کے لیے نفقہ و سکنی کا حکم	شیخ تقی عثمانی	۱۹
۱۰۸۹	مفقود الخیر کی بیوی کا حکم	شیخ تھانوی	۲۰

جلد رابع

نمبر شمار	نام	متعلقہ مسئلہ	صفحہ
۱	شیخ منزل حسین	انعامی بانڈز	۱۱۷
	(مفتی بنوری ناؤن)		
۲	شیخ مودودی	انعامی بانڈز	۱۲۰
۳	شیخ محمد تقی عثمانی	ہنڈی کی بیج	۱۶۶
۴	شیخ محمد قاسم نانوتوی	مسئلہ ختم نبوت	۳۵۱
۵	اہل تشیع	وراثت رسول اکرم	۵۲۱
۶	شیخ محمد تقی عثمانی	نذر معصیت	۵۳۸
۷	شیخ کشمیری	نذر معصیت	۵۵۰
۸	شیخ محمد تقی عثمانی	قسم میں تاویل اور توریہ	۵۸۷
۹	شیخ مودودی	سیدنا سلیمان علیہ السلام کے متعلق	
		ایک حدیث	۵۹۰
۱۰	قاضی شوکانی	عورت کی دیت	۷۲۱

۸۷۸	حدود کا کفارہ نہ ہونا	شیخ انور شاہ کشمیری	۱۱
۸۷۸	حدود کا کفارہ نہ ہونا	شیخ محمد تقی عثمانی	۱۲
۸۷۸	حدود کا کفارہ نہ ہونا	شیخ محمود الحسن دیوبندی	۱۳

جلد خامس

نمبر شمار	نام	متعلقہ مسئلہ	صفحہ
۱	شیخ تھانوی	عرس وغیرہ میں یوم کی تعیین	۱۵۸
۲	شیخ ابن تیمیہ	معجزہ روز شمس	۳۲۱
۳	ملا باقر مجلسی	لفظ وراثت سے وراثت نبوت کا مراد لینا	۴۰۲
۴	ملا باقر مجلسی	سیدنا علی مرتضیٰ اور خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہما	۴۵۸
۵	شیخ مودودی	رسول اللہ ﷺ کا لکھنا	۵۳۱

جلد سادس

نمبر شمار	نام	متعلقہ مسئلہ	صفحہ
۱	مفتی محمد شفیع دیوبندی	بندوق کی گولی سے شکار کا حکم	۶۴
۲	شیخ عزیز الرحمن	مسجد میں قربانی کی کھال لگانا	۱۵۵
۳	شیخ مودودی	ڈاڑھی میں قبضہ	۲۳۹
۴	شیخ شبیر احمد عثمانی	نبی اکرم ﷺ کا بروز محشر مرتدین کو اصحابی کہنا	۷۳۹
۵	شیخ تھانوی	نبی اکرم ﷺ کا بروز محشر مرتدین کو اصحابی کہنا	۷۵۱
۶	علماء شیعہ	تعداد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین	۸۶۱
۷	علماء شیعہ	خلفاء ثلاثہ کی خلافت	۸۹۷

جلد سابع

نمبر شمار	نام	متعلقہ مسئلہ	صفحہ
۱	شیخ ابن تیمیہ	سیدنا آدم علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے دعا کرنا	۶۰

۲	شیخ ابن تیمیہ	توسل بعد از وصال	۷۱
۳	شیخ شبیر احمد عثمانی	حضرت یونس علیہ السلام پر اعتراضات	۳۰۶
۴	شیخ گنگوہی	سالگرہ منانا جائز اور میلاد النبی منانا۔۔۔؟	۴۱۲
۵	شیخ ابن عبد الوہاب نجدی	شیخ نجد کا مسلمانوں کو کافر قرار دینا	۶۳۳

متقدمین و متاخرین اور معاصرین سے اختلاف رائے

شرح صحیح مسلم کی انفرادی حیثیت کا ایک عنوان یہ بھی ہے کہ اس میں متقدمین و متاخرین اور معاصرین علماء و مشائخ سے دلائل کے ساتھ اختلاف رائے کیا گیا ہے اور ذہنی و فکری جمود کو توڑ کر اس حقیقت کو آشکارا کیا گیا ہے کہ ”اللہ عز و جل اور اس کے رسول ﷺ کے ماسوا کوئی بھی شخصیت اپنے کلام میں معصوم نہیں ہے اور عصمت کلام صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو حاصل ہے۔“

چونکہ شرح صحیح مسلم پر ایک طعن اس حوالہ سے بھی کیا جاتا ہے کہ ”اس میں متعدد مقامات پر اکابر علماء و مشائخ سے اختلاف کیا گیا ہے جو کہ اکابر کی شان میں توہین کے مترادف ہے۔“ سو ہم ذیل میں اولاً اختلاف رائے کی حقیقت اور حیثیت پر بحث کریں گے۔ ثانیاً شرح صحیح مسلم سے اختلاف رائے کی چند مثالیں پیش کریں گے۔

اختلاف رائے کی تحقیق

کسی سے اختلاف رائے یا اختلاف قول کا ہونا کوئی انوکھی یا تعجب خیز بات نہیں ہے۔ عہد صحابہ سے لے کر تاحال اہل علم و فکر کے درمیان اختلاف رائے کی بے شمار مثالیں اور نظائر موجود ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درمیان اختلاف رائے ہوا تابعین و صحابہ کے درمیان اختلاف ہوا تابعین کا آپس میں اختلاف ہوا ائمہ مجتہدین و محققین غرض سلفاً خلفاً تمام اکابر رحمہم اللہ اجمعین کے درمیان اختلاف رائے واقع ہوا اور اس کو کبھی کسی نے ناجائز یا محظور و ممنوع نہیں کہا بلکہ تمام اکابر از خود ایک دوسرے سے ادب و احترام کے ساتھ بلا تکبر و نزاع اختلاف کرتے چلے آئے۔ یوں ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اختلاف رائے کے جائز اور درست ہونے پر کم از کم اجماع سکوتی ضرور منعقد ہے۔

اب ہم ذیل میں قدرے تفصیل سے کام لیتے ہوئے صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و محققین کے مابین اختلاف رائے کی مثالیں پیش کر رہے ہیں تاکہ مسئلہ مکمل طور پر واضح اور روشن ہو جائے:

(۱) صحابہ کرام کے درمیان اختلاف رائے

(۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ابن عباس اور دیگر اصحاب سے اختلاف

شب معراج نبی اکرم ﷺ کے رب تعالیٰ کو دیکھنے کے بارے میں کثیر صحابہ کرام خصوصاً سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ موقف تھا کہ نبی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

اخرج الترمذی من طریق الحکم بن ابان عن
عکرمۃ عن ابن عباس قال رای محمد ربہ و روی
ابن خزیمۃ باسناد قوی عن انس قال رای محمد
ربہ و بہ قال سائر اصحاب ابن عباس و کعب
الاحبار و الزہری و صاحب معمر و اخرون و حکمی
عبد الرزاق عن معمر عن الحسن انه حلف ان
محمد ا رای ربہ۔

امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے بیان
کیا ہے کہ محمد نے اپنے رب کو دیکھا ہے اور امام ابن خزیمہ نے قوی
اسناد کے ساتھ حضرت انس کے حوالہ سے یہی بیان کیا ہے۔ اور
حضرت ابن عباس کے تمام شاگرد کعب الاحبار، امام زہری، صاحب
معمر اور دیگر کا بھی یہی موقف تھا، حضرت حسن یہی بات حلف کے
ساتھ بیان کیا کرتے تھے۔

(عمدة القاری ج ۱۳ ص ۳۵۰، مطبوعہ دار الحدیث، ملتان)

اس کے برعکس سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس شخص کو کاذب قرار دیتی تھیں جو یہ کہتا کہ محمد ﷺ نے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ امام
بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عن مسروق قال قلت لعائشة رضی اللہ عنہا: هل رای
محمد ﷺ ربہ؟ فقالت لقد قف شعری مما قلت
این انت من ثلث من حدثکھن فقد کذب من حدثک
ان محمدا رای ربہ فقد کذب ثم قرات لا تدركہ
الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير وما
کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب
الی اخر الحدیث۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۲۰، صحیح مسلم ج ۱ ص
۹۸، جامع ترمذی ج ۲ ص ۳۳۷)

حضرت مسروق کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے
پوچھا: کیا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے
جواب دیا: یہ بات کہنے سے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں،
تمہیں تین باتوں سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔ جو شخص تمہیں یہ
تین باتیں بتائے وہ جھوٹا ہے۔ جو تمہیں یہ بتائے کہ محمد ﷺ نے
اپنے رب کو دیکھا ہے وہ جھوٹا ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی
: ”آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کر سکتیں اور وہ آنکھوں کا احاطہ فرماتا
ہے اور وہ باریک بین باخبر ہے۔“ اور کسی انسان کی یہ شان نہیں کہ
اللہ تعالیٰ اس سے (براہ راست) گفتگو فرمائے (ہاں!) وحی کے
طور پر یا کسی پردے کے پیچھے سے یا کسی پیغام رساں کو بھیج کر۔

(۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت عمر اور حضرت ابن عمر سے اختلاف

حضرت عمر فاروق اور آپ کے صاحبزادے حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) میت پر نوحہ کرنے اور رونے سے منع کرتے تھے اور یہ
حدیث بیان کرتے تھے:

ان الميت یعذب ببعض بکاء اہلہ علیہ۔
(بخاری ج ۱ ص ۱۷۱) سے عذاب دیا جاتا ہے۔

جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حضرت عمر اور ابن عمر کے حوالہ سے یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا:

یرحم اللہ عمر لا واللہ ما حدث رسول اللہ
ﷺ ان اللہ یعذب المؤمن ببکاء احد ولکن قال
ان اللہ یزید الکافر عذابا ببکاء اہلہ علیہ قال
اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر رحم فرمائے، خدا کی قسم! رسول اللہ
نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ کسی کے رونے کی وجہ
سے میت کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے“ بلکہ آپ نے یہ فرمایا تھا کہ

وقالت عائشة حسبكم القرآن ولا تزروا زرة وزر
اخروی. (بخاری ج ۱ ص ۱۷۲)

بیشک اللہ تعالیٰ کافر کے عذاب کو اس کے گھر والوں کے اس پر
رونے کی وجہ سے زیادہ فرمادیتا ہے پھر فرمایا: تمہیں قرآن حکیم ہی
کافی ہے۔ ”اور کوئی کسی کا بوجھ اٹھانے والا نہیں ہے۔“

اور حضرت ابن عمر کے بارے میں فرمایا:

رحمه الله ابا عبد الرحمن سمع شينا فلم
يحفظه، انما مرت على رسول الله جنازة يهودي
وهم يبكون عليه فقال انتم تبكون وانه ليعذب.

اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن (ابن عمر) پر رحم فرمائے انہوں نے
سنا لیکن یاد نہیں رکھا (ہوا یہ تھا کہ) کسی یہودی کا جنازہ نبی کے
پاس سے گزرا جس پر لوگ رو رہے تھے تو آپ ﷺ نے
فرمایا: تم رو رہے ہو حالانکہ اس کو عذاب دیا جا رہا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

فقالت عائشة يغفر الله لابي عبد الرحمن
اما انه لم يكذب ولكنه نسي او اخطأ.

تو حضرت عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم
فرمائے انہوں نے کذب بیانی تو نہیں کی ہاں! وہ بھول گئے یا ان
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۰۳) سے خطا ہو گئی۔

(۳) حضرت ابن عمر سے حضرت عائشہ کا ایک اور اختلاف

حضرت ابن عمر کا موقف یہ تھا کہ محرم جب خوشبو لگائے تو اس کے جسم سے خوشبو نہیں آنی چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب
اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

يرحم الله ابا عبد الرحمن كنت اطيب رسول
الله ﷺ فيطوف على نساءه ثم يصبح محرما
ينضح طيبا. (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۱)

اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے میں رسول اللہ ﷺ
کو خوشبو لگایا کرتی تھی اور آپ تمام ازواج کے پاس تشریف لے
جاتے پھر احرام باندھ لیتے تھے (اور) خوشبو آ رہی ہوتی تھی۔

(۴) حضرت ابن عمر کا اپنے والد ماجد حضرت عمر سے اختلاف

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص عمرہ اور حج ایک ساتھ ادا کرے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کو
جائز قرار دیتے تھے۔ چنانچہ حضرت سالم بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں:

انه سمع رجلا من اهل الشام وهو يسال عبد
الله ابن عمر عن التمتع بالعمرة الى الحج فقال
عبد الله ابن عمر هي حلال فقال الشامي ان اباك
قد نهى عنها فقال عبد الله ابن عمر اريت ان كان
ابى نهى عنها وصنعها رسول الله امر ابى يتبع ام
امر رسول الله ﷺ؟ فقال الرجل بل امر رسول
الله فقال لقد صنعها رسول الله ﷺ.

انہوں نے شام کے رہنے والے ایک شخص کو حضرت ابن عمر
سے حج کے ساتھ عمرہ ادا کرنے کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا تو
حضرت ابن عمر نے فرمایا: یہ جائز ہے۔ اس نے کہا: آپ کے والد
ماجد تو اس سے منع فرماتے تھے تو حضرت ابن عمر نے کہا: میرے
والد منع کرتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا
ہے۔ میں اپنے والد کی پیروی کروں یا اللہ کے رسول کی؟ اس
شخص نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے تو

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۳۱) آپ ہی کی اتباع کی جائے گی۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا جمہور صحابہ سے اختلاف

امام بخاری ذکر کرتے ہیں:

لم ير ابن عباس بالقراءة للجنب باسا. حضرت ابن عباس، جنبی شخص کے لیے قرأت کرنے میں

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۴) کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

اس کے برعکس حضرت علی، حضرت عمر اور دیگر کئی صحابہ و تابعین یہ روایت کرتے تھے کہ:

لا يقرأ الجنب القرآن. جنبی (ناپاک) شخص قرآن مجید نہیں پڑھ سکتا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۹۷ رقم الحدیث: ۱۰۸۷۱۰۷۸)

(۶) حضرت عبداللہ بن مسعود کا حضرت عثمان غنی سے اختلاف

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن زید نخعی کہتے ہیں:

صلی بنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما بمني اربع ہمیں حضرت عثمان نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں اس

رکعات فقیل فی ذالک لعبد اللہ بن مسعود کا تذکرہ حضرت ابن مسعود کے پاس کیا گیا تو آپ نے انا للہ وانا

فاسترجع ثم قال صلیت مع رسول اللہ ﷺ بمنی الیہ راجعون پڑھا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

رکعتین وصلیت مع ابی بکر الصدیق بمنی منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، ابو بکر صدیق کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں

رکعتین وصلیت مع عمر بن الخطاب بمنی پڑھیں، عمر بن خطاب کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش

رکعتین فلیت حظی من اربع رکعات رکعتان چار رکعتوں کی بجائے دو مقبول رکعتیں میرا حصہ بن جائیں۔

متقبلتان. (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۷)

(۷) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اختلاف

امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں:

كنت عند عبد الله وابی موسى فقال له ابو میں حضرت ابن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری کے پاس بیٹھا ہوا

موسیٰ ارایت یا ابا عبد الرحمن اذا جنب فلم تھا تو ابو موسیٰ نے ابن مسعود سے پوچھا: اے ابو عبد الرحمن! کیا

یجد ماء کیف یصنع فقال عبد الله لا یصلی حتی خیال ہے آپ کا جب کوئی شخص ناپاک ہو جائے اور اسے پانی نہ

یجد الماء فقال ابو موسى فكيف تصنع بقول ملے تو وہ کیا کرے؟ حضرت ابن مسعود نے فرمایا: وہ جب تک پانی

عمار حین قال له النبی ﷺ کان یکفیک قال الم نہ پائے اس وقت تک نماز نہ پڑھے حضرت ابو موسیٰ نے کہا: تو پھر

تر عمر لم یقنع بذلك منه فقال ابو موسى فدعنا آپ حضرت عمار کے قول کا کیا کریں گے جب ان سے تیمم کے

من قول عمار کیف تصنع بهذا الایة فما دری عبد بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لیے کافی تھا تو حضرت

الله ما یقول فقال انا لو رخصنا لهم فی هذا لا وشك ابن مسعود نے کہا: یہ بھی دیکھئے کہ حضرت عمر نے ان کے قول پر

اذ ابرد علی احدہم الماء ان یدعہ و یتیمم. اکتفاء نہیں کیا تھا تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا: اچھا چلیں ہم عمار کے

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۰) قول کو ایک طرف رکھتے ہیں آپ اس آیت کا کیا کریں

گے؟ (فان لم تجدوا ماء فتیمموا) تو حضرت ابن مسعود کو اس

کا کوئی جواب سمجھ میں نہ آیا اور انہوں نے کہا: اگر ہم اس طرح رخصت دے دیں تو جب بھی کسی شخص کو پانی ٹھنڈا لگے گا وہ تیمم کرنے لگے گا۔

(۸) حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اختلاف

حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل تھے کہ دادا کے ہوتے ہوئے سگے بہن بھائی اور باپ شریک بھائی بہن میراث پائیں گے۔ جبکہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور دیگر کئی صحابہ کرام (حضرت عبد اللہ بن عباسؓ، حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ، حضرت حذیفہ بن الیمانؓ، حضرت ابوسعید الخدریؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ، حضرت ابو ہریرہؓ اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم وغیرہم) کا موقف یہ تھا کہ سگے بھائی بہن بھی اور باپ شریک بھائی بہن بھی دادا کے ہوتے ہوئے میراث نہیں پائیں گے۔ یہی قول مفتی بہ ہے اور یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا موقف ہے۔

علامہ سراج الدین محمد بن عبد الرشید سجاوندی حنفی لکھتے ہیں:

قال ابو بکر الصديق رضي الله عنه ومن تابعه من الصحابة بنو الاعيان و بنو العلات لا يرثون مع الجدة وهذا قول ابى حنيفة و به يفتى وقال زيد بن ثابت رضي الله عنه يرثون مع الجدة وهو قولهما و قول مالك و الشافعي رحمهما الله تعالى.

حضرت ابو بکر صدیقؓ اور دیگر آپ کے موافقین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ سگے بہن بھائی اور باپ شریک بھائی بہن دادا کے ہوتے ہوئے وارث نہیں ہوں گے۔ یہی امام اعظم کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ اور حضرت زید بن ثابتؓ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وارث ہوں گے۔ صاحبین اور امام مالک و امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی موقف ہے۔ (سراج باب مقاسمۃ الجدة ص ۲۹)

(۹) حضرت امیر معاویہ اور حضرت ابوذر غفاری کے درمیان اختلاف

آیت مبارکہ:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ. (التوبہ: ۳۴)

اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

کے متعلق حضرت امیر معاویہ اور حضرت ابوذر کے درمیان اختلاف تھا، حضرت امیر معاویہ کا کہنا یہ تھا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے جبکہ حضرت ابوذر کا موقف یہ تھا کہ یہ آیت ان کے اور ہمارے دونوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ امام بخاری اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت زید بن وہب بیان کرتے ہیں:

مررت بالربذة فاذا انا باہی ذر فقلت له ما انزلك منزلك هذا قال كنت بالشام فاختلفت انا و معاوية في الذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله قال معاوية نزلت في اهل الكتاب فقلت نزلت فينا وفيهم فكان بيني و بينه

میرا ربذہ سے گزر ہوا تو وہاں حضرت ابوذر سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا چیز آپ کو اس جگہ میں لے آئی؟ انہوں نے بتایا کہ میں شام میں تھا وہاں میرے اور حضرت امیر معاویہ کے درمیان آیت مبارکہ ”والذين يكنزون الذهب والفضة ولا ينفقونها في سبيل الله“ کے متعلق اختلاف ہو

گیا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کا موقف یہ تھا کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور میرا موقف یہ تھا کہ یہ آیت ان کے اور ہمارے دونوں کے متعلق نازل ہوئی ہے میرے اور ان کے درمیان یہ اختلاف چل رہا تھا کہ انہوں نے حضرت عثمان کو میرے متعلق ایک شکایتی خط لکھا تو حضرت عثمان نے مجھے مدینہ منورہ آنے کا فرمایا میں وہاں گیا تو میرے گرد بہت سارے لوگ جمع ہو گئے جیسے انہوں نے پہلے مجھے کبھی دیکھا نہ ہو۔ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو صورتحال سے آگاہ کیا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اگر تم چاہو تو ایک گوشہ عافیت میں چلے جاؤ (یہ تمہارے لیے بہتر ہے) اور تم قریب ہی رہو گے۔ (تو بھائی!) یہ وجہ ہے میرے یہاں اقامت پذیر ہونے کی۔ اور (سن لو!) اگر وہ لوگ مجھ پر کسی حبشی کو امیر بناتے تو میں اس کی بھی بات سنتا اور اطاعت کرتا۔

فی ذالک فکتب الی عثمان یشکونی فکتب الی عثمان ان اقدم المدینة فقد متھا فکثر علی الناس حتی کانہم لم یرونی قبل ذالک فذکرت ذالک لعثمان فقال لی ان شئت تنحیت فکنت قریبا فذالک الذی انزلنی هذا المنزل ولو امروا علی حبشیا لسمعت واطعت۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۸۹)

(۲) تابعین کا صحابہ کرام سے اختلاف رائے

(۱): حضرت عطاء طاؤس اور مجاہد کا حضرت عائشہ حضرت علی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم سے اختلاف ام المومنین سیدہ عائشہ حضرت علی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل تھے کہ حج کے بعد عمرہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۱۵۰۱۳، ۱۶۰۱۳، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) اس کے برعکس بعض تابعین (حضرت عطاء، حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد رضی اللہ عنہم) کا موقف یہ تھا کہ حج کے بعد عمرہ کرنا مکروہ ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۲۲۰۱۳، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۲) حضرت عطاء کا جمہور صحابہ کرام سے اختلاف

حضرت علی، حضرت حذیفہ اور کئی صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کا یہ موقف تھا کہ جمعہ صرف شہر میں جائز ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۵۰۵۹، ۵۰۶۰، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) اس کے برعکس حضرت عطاء تابعی گاؤں میں جمعہ قائم کرنے کا حکم دیتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۵۰۶۹، ۵۰۷۰، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۳) حضرت طاؤس، حضرت حسن بصری اور حضرت عطاء کا حضرت انس اور حضرت ابن عمر سے اختلاف

حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل تھے کہ زمین کو کرائے پر دینا جائز ہے۔ (مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت) اس کے برعکس بعض تابعین (حضرت طاؤس، حضرت حسن اور حضرت عطاء) اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔ (مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۴) ائمہ تابعین کا حضرت عبداللہ بن عمر سے اختلاف

امام عبدالرزاق بن ہمام اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

سئل ابن شہاب عن المتوفی عنہا وہی حامل علی من نفقتها؟ قال: کان ابن عمر یری نفقتها ان کانت حاملا او غیر حامل فیماترک زوجها فابی الانمة ذالک وقضوا بان لا نفقة لہا۔
(مصنف عبد الرزاق، رقم الحدیث: ۱۲۳۸، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

حضرت ابن شہاب سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اس کا نفقہ کس پر ہوگا؟ حضرت ابن شہاب نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے بتایا کہ اس کا نفقہ شوہر کے ترکہ سے ادا کیا جائے گا خواہ وہ حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔ تو ائمہ نے اس کا انکار کیا اور (قول ابن عمر کے برعکس) یہی فیصلہ دیا کہ اس کے لیے نفقہ نہیں ہے۔

(۵) حضرت سعید بن جبیر اور دیگر تابعین کا حضرت عبداللہ بن مسعود سے اختلاف

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کے قائل تھے کہ حج فرض ہے اور عمرہ کی ادائیگی سنت ہے۔ امام محمد ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

قال عبد الله الحج فريضة والعمره تطوع۔
حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: حج فرض ہے اور عمرہ کی ادائیگی فرض نہیں ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: ۱۳۶۳۶، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اس کے برعکس حضرت سعید بن جبیر اور دیگر تابعین (حضرت عطاء، طاؤس اور مجاہد) عمرہ کو بھی فرض قرار دیتے تھے۔ امام محمد ابن ابی شیبہ ہی روایت کرتے ہیں:

سئل سعید بن جبیر عن العمرة واجبة هی؟ قال نعم۔
حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا گیا کہ عمرہ واجب ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں!

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: ۱۳۶۵۳، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

عن عطاء و طاؤس و مجاهد قالوا الحج والعمره فريضان۔
حضرت عطاء، طاؤس اور مجاہد حج و عمرہ دونوں کو فرض کہتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث: ۱۳۶۵۱، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

(۳) تابعین کا اپنے درمیان اختلاف رائے

(۱) حضرت عطاء، طاؤس، مجاہد اور حضرت حماد و منصور میں اختلاف

حضرت عطاء، طاؤس اور مجاہد رضی اللہ عنہم غیر متوضی (بے وضو) شخص کو طواف کی اجازت نہیں دیتے تھے جبکہ حضرت حماد اور حضرت منصور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے (یعنی اجازت دیتے تھے)۔
امام محمد بن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عن عطاء و طاؤس و مجاہد قالوا لا تطوف
بالبيت الا و انت على وضوء.

حضرت عطاء، طاؤس اور مجاہد نے فرمایا کہ تم بیت اللہ کا
طواف نہیں کر سکتے مگر جبکہ تم با وضوء ہو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۱۳۳۳۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

عن شعبۃ قال سالت حمادا ومنصورا
وسليمن عن الرجل يطوف بالبيت على غير طهارة
فلم يروا به باسا. (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۱۳۳۳۹)

حضرت شعبہ کہتے ہیں میں نے حماد، سلیمان اور منصور سے
اس شخص کے متعلق پوچھا جو بغیر طہارت حاصل کئے طواف کرتا ہے
تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(۲) حضرت حماد اور حضرت حکم میں اختلاف

حضرت حماد اور حضرت حکم کے درمیان مسائل میں بہت اختلاف ہوا ہے۔ ذیل میں فقط دو مثالیں پیش خدمت ہیں:

امام محمد ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں:

سالت الحكم و حمادا عن الرجل يلحق
بارض العدو وتتزوج امرء ته؟ قال احدهما لا! وقال
الاخر نعم. (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۱۷۶۸۷)

میں نے حکم اور حماد سے پوچھا کہ کوئی شخص دشمن کے علاقے
میں چلا جائے تو آیا وہ ان کی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟
ایک نے کہا: ہاں اور ایک نے کہا: نہیں۔

سالت الحكم و حمادا عن الكلام اذا خرج
الامام حتى يتكلم و اذا نزل قبل ان يصلی فکروه
الحکم و قال حماد لا باس به.

میں نے حکم اور حماد سے سوال کیا کہ امام خطبہ کے لیے باہر نکل
آئے اور خطبہ شروع کر دئے اور جب منبر سے اتر آئے اور ابھی نماز
شروع نہ کی ہو ان دونوں اوقات میں بات چیت کرنا کیسا ہے؟ تو

حکم نے اسے مکروہ فرمایا اور حماد نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۵۳۱۷)

(۳) حضرت عطاء، طاؤس اور حضرت حسن بصری و شریح کے درمیان اختلاف

حضرت عطاء اور طاؤس اس بات کے قائل تھے کہ مسجد میں حد لگانا مکروہ ہے اور مساجد کے اندر حدود کو جاری اور نافذ نہیں کیا
جائے گا۔

امام محمد ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:
عن عطاء انه كره او كان يكره الجلد في
المساجد. (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۲۸۶۳۱)

حضرت عطاء، مساجد میں کوڑے لگانے کو مکروہ جانتے تھے۔

عن طاؤس رفعه قال لا تقام الحدود في
المساجد. (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۲۸۶۳۲)

حضرت طاؤس مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ مساجد میں حدود کو
قائم نہیں کیا جائے گا۔

اس کے برعکس حضرت حسن اور شریح، مسجد میں حدود جاری کرنے کو جائز قرار دیتے تھے بلکہ حضرت شریح خود مساجد میں حدود
جاری فرمایا کرتے تھے۔

امام محمد ابن ابی شیبہ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:
عن الحسن قال تقام الحدود في المسجد
كلها الا القتل. (مصنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث: ۲۸۶۳۷)

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں کہ قتل کے سوا تمام حدود مسجد
میں قائم کی جاسکتی ہیں۔

حضرت شریح مسجد کے اندر حدود جاری فرماتے تھے۔

عن شریح انه كان يقيم الحدود في

المساجد. (معنف ابن ابی شیبہ رقم الحدیث ۲۸۶۳۹)

(۴) ائمہ مجتہدین و محققین کے درمیان اختلاف رائے

ائمہ مجتہدین خصوصاً ائمہ اربعہ (علیہم الرحمۃ) کے درمیان بے شمار مسائل میں اختلاف ہوا، بلکہ یوں کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا کہ مذاہب اربعہ کا وجود اسی اختلاف رائے کا مرہون منت اور اس کا نتیجہ ہے۔ اسی طرح ایک مذہب کے ائمہ کے درمیان بھی اختلاف رائے کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ ہمارے مدارس عربیہ حنفیہ میں منیۃ المصلیٰ سے لے کر ہدایہ اخیرین تک طلبہ یہی پڑھتے ہیں کہ فلاں مسئلے میں امام محمد نے امام اعظم ابوحنیفہ سے اختلاف کیا، فلاں مسئلے میں امام اعظم نے ان سے اختلاف کیا، فلاں میں امام ابو یوسف یا امام زفر نے امام اعظم سے اختلاف کیا، یہ تمام مثالیں اس بات کی دلیل ہیں کہ ائمہ مجتہدین کے درمیان بھی بہت اختلاف رائے اور اختلاف اقوال ہوا ہے۔ حتیٰ کہ اسی مذہب کے محققین اور دیگر علماء کے درمیان اختلاف رائے اور انہی علماء کے اپنے امام اور دیگر اکابر سے اختلاف رائے پر کتب فقہ کے متون اور شروح و تعلیقات واضح دلیل ہیں۔ اس سلسلے میں جن محققین علماء کے نام بطور مثال پیش کئے جاسکتے ہیں ان میں محقق علی الاطلاق علامہ ابن ہمام، خاتم المحققین علامہ شامی، علامہ علی بن سلطان محمد القاری حنفی، علامہ بدرالدین عینی حنفی، امام ابن حجر عسقلانی شافعی، خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی شافعی اور امام فخر الدین رازی وغیرہم کے نام سرفہرست ہیں۔ ان کی تحقیقات و تحریرات پڑھ کر بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اکابر سے اختلاف رائے کا ہونا کوئی حیرت انگیز اور انہونی بات نہیں ہے۔ ہمارے متاخرین علماء میں اس سلسلے کی سب سے واضح اور بین مثال اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت امام احمد رضا قادری حنفی رضی اللہ عنہ کی شخصیت ہے۔ آپ کی تحریرات و تحقیقات بھی ہمارے اس دعوے پر شاہد عادل ہیں کہ اکابر علماء و مشائخ سے علمی اختلاف کرنا جائز ہے اور اس میں ان کا ابر کی توہین اور تحقیر نہیں ہے۔ فتاویٰ رضویہ شریف سے لے کر مختلف رسائل تک کی تحریرات میں آپ نے بے شمار اکابر علماء و محققین سے اختلاف فرمایا ہے۔ اس حقیقت کی مزید وضاحت کے طور پر ذیل میں ہم مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کے مقالہ سے اور مفتی نور اللہ نعیمی بصیر پوری علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ سے عبارات پیش کر رہے ہیں:

فاضل بریلوی کا اکابر سے اختلاف اور مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ کی تصریح

مفتی سید شجاعت علی قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”حقیقت یہ ہے کہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے علمی ذخائر میں یہ تلاش کرنا کچھ مشکل نہیں کہ آپ نے کس کس سے اختلاف کیا، بلکہ اصل دقت طلب کام یہ ہے کہ وہ کونسا فقیہ ہے جس سے مولانا نے بالکل اختلاف نہ کیا ہو اگر ایسا کوئی شخص نکل آیا تو یہ ایک بڑی تحقیق ہو گی۔ مولانا ایک مجتہد کی طرح ہر ذی علم سے اختلاف کرتے ہیں۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے اختلاف میں ایک اہم بات یہ ہے کہ جب یہ اختلاف کسی کوشش سے رفع ہی نہیں ہوتا تب ایک مجتہد کی طرح آپ فریق مخالف کے غلطی پر ہونے کا ظن غالب کر لیتے ہیں اور اس کے بعد پھر کوئی رعایت اور سہل گیری یا کسی مروت کے قائل نہیں رہتے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا بہت اہم کارنامہ یہ ہے کہ وہ متقدمین و متاخرین فقہاء و اصولیین پر نہایت فراخ دلی سے تنقید فرماتے ہیں۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ صاحب فتح القدیر کو جگہ جگہ ”محقق علی الاطلاق“ لکھتے ہیں مگر جب یہی محقق علی الاطلاق وضوء میں بسم اللہ ذکر الہی کو واجب عملی قرار دیتے ہیں تو مولانا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اقول لم یات المستدل بشیء حتی سمع ما

مستدل (ابن ہمام) نے کوئی معقول دلیل پیش نہیں کی یہاں

تک کہ جو سنا گیا وہ سنا پڑا۔

سمع. (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۲۱)

پھر فرماتے ہیں: اور مسئلہ تسمیہ اولاد تنہا محقق کی اپنی بحث ہے کہ نہ ائمہ مذہب سے منقول نہ محققین مابعد میں مقبول۔ خود ان کے تلمیذ علامہ قاسم بن قلطو بخا نے فرمایا کہ ہمارے شیخ کی جو بحثیں خلاف مذہب ہیں ان کا اعتبار نہ ہوگا۔ (مفتی شجاعت علی قادری لکھتے ہیں:) مذکورہ بالا سطور سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں:

- (۱) اگر کسی عالم کے پاس قوی دلائل ہیں تو وہ اپنے پیش رو سے حق اختلاف رکھتا ہے خواہ وہ کتنا ہی محقق علی الاطلاق کیوں نہ ہو۔
- (۲) ائمہ مذہب (جیسے ابو حنیفہ و ابو یوسف و امام محمد) سے بھی اختلاف زمانہ کے باعث اختلاف جائز ہے۔
- (۳) مولانا رحمۃ اللہ علیہ نہایت روشن دماغ تھے۔ وہ محققین سے اختلاف کرتے بلکہ ائمہ مذہب سے بھی اختلاف زمانہ کے باعث اختلاف کو جائز قرار دیتے۔ اس طرح آپ نے بعد والے اہل علم کے لیے یہ گنجائش باقی رکھی ہے کہ اگر اختلاف زمانہ سے ان کے بیان کردہ مسئلہ پر مزید بحث کی جاسکتی ہے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ یعنی اگر کسی مسئلہ پر مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے بحث کی ہو اور اس کے بارے میں اپنی تحقیق پیش کی ہو تو بعد والے محققین کے لیے راہیں مسدود نہیں ہو جاتیں بلکہ روشن ہو جاتی ہیں اور حقیقت یہی ہے کہ ایک محقق کا کام انسانی ذہنوں میں گرہیں لگانا نہیں بلکہ ان گرہوں کا کھولنا ہے۔

(مقدمہ فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۰، ۳۱، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور، بحوالہ شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۲۵)

فقیر اعظم مفتی نور اللہ نعیمی بصیر پوری کی تصریح

”ہمارے مجدد برحق کے صد ہا نہیں بلکہ ہزار ہا تطفلات ہیں جو صرف متاخرین نہیں بلکہ متقدمین حضرات فقیہ النفس امام قاضی خاں وغیرہ کے اقوال و فتاویٰ شرعیہ پر ہیں جن میں اصول ستہ کے علاوہ سبقت قلم وغیرہ کی صریح نسبتیں بھی مذکور ہیں اور یہ بھی نہاں نہیں کہ ہمارے مذہب مہذب میں مجددین حضرات محصوم نہیں تو تطفلات کا دروازہ اب کیوں بند ہو گیا؟ کیا کسی مجدد ہی کی کوئی تصریح ہے یا کم از کم اتنی ہی تصریح ہو کہ اصول ستہ کا زمانہ اب گزر گیا، لہذا لیکر کا فقیر بننا اب فرض عین ہو گیا، کیا تازہ حوادث و نوازل کے متعلق احکام شرعی موجود نہیں کہ ہم بالکل صم بکم بن جائیں اور عملاً اغیار کے ان کافرانہ مزعومات کی تصدیق کریں کہ معاذ اللہ اسلام فرسودہ مذہب ہے اس میں روزمرہ ضروریات زندگی کے جدید ترین ہزار ہا تقاضوں کا کوئی حل ہی نہیں“ ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ (فتاویٰ نوریہ ج ۳ ص ۵۳۳)

(جلد اول میں تحریر فرماتے ہیں:) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں اکابر مشائخ عظام پر بکثرت تطفلات کا ذکر فرمایا، حتیٰ کہ پہلی ہی جلد میں انیس صد سے بھی زیادہ ذکر کئے ہیں مثلاً ص ۸۲ م جلد ۱ میں فرمایا:

سبق قلم من الامام فقیہ النفس رحمہ اللہ امام فقیہ النفس کا قلم تجاوز کر گیا۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت واسعہ تعالیٰ رحمة واسعة ورحمنا به فی الدنيا والاخرة فرمائے اور ان کی برکت سے ہم پر بھی دنیا و آخرت میں رحمت آمین۔ فرمائے۔ آمین۔

اور پھر نہایت زریں ارشاد فرمایا:

ولا غرو فلکل جواد کبوة ولکل صارم نبوة ولا عصمة الا الکلام الا لوهیة ثم النبوة۔ (امام مذکور سے اگر میں نے اختلاف کیا ہے) تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کیونکہ ہر تیز رفتار گھوڑا ٹھوکر کھا جاتا ہے اور ہر تیز تلوار بھی کند ہو جاتی ہے اور عصمت صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول کے کلام کو حاصل ہے۔

(فتاویٰ نوریہ ج ۱ ص ۶۷۶)

مذکورہ دونوں عبارات جلیلہ سے واضح ہو گیا کہ امام اہل سنت رضی اللہ عنہ نے اپنے اکابر علماء و مشائخ سے بکثرت اختلاف رائے فرمایا ہے۔ اور اس اختلاف کے دوران کسی کے فقیہ اعظم یا محقق علی الاطلاق ہونے کا قطعاً لحاظ نہیں فرمایا، بلکہ دلائل و براہین کے ساتھ ان کی تحقیق کو غیر مقبول قرار دیا ہے۔

مذکورہ دونوں عبارات میں بالترتیب مفتی سید شجاعت علی قادری اور مفتی نور اللہ نعیمی بصیر پوری علیہما الرحمۃ نے فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے جو مثالیں پیش کی ہیں، ان میں صرف محققین احناف سے اختلاف رائے کا تذکرہ ہے، راقم ذیل میں ایک ایسی مثال پیش کر رہا ہے جس میں مجدد برحق امام احمد رضا قادری حنفی رضی اللہ عنہ نے اکابر صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین (امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور امام احمد بن حنبل) رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے موقف سے اختلاف فرمایا ہے۔ اس مثال کی تقریر سے قبل یہ سمجھنا چاہیے کہ: بیوع کی مختلف اقسام میں ایک قسم ”بیع عینہ“ بھی ہے۔ بیع عینہ سے مراد یہ ہے کہ ایک شخص کسی سے ایک ہزار روپیہ قرض لینا چاہتا ہے اور وہ شخص اس کو بغیر سود لیے قرض دینا نہیں چاہتا اب وہ سود سے بچنے کے لیے یہ حیلہ کرتا ہے کہ وہ اس شخص کو ایک ہزار روپے کی کوئی چیز پندرہ سو میں چھ ماہ کے ادھار پر فروخت کر دیتا ہے، پھر بعد میں اسی شخص سے وہ چیز ایک ہزار روپے نقد دے کر خرید لیتا ہے، اس طرح ضرورت مند کو فوری طور پر ایک ہزار روپیہ مل گیا اور قرض دینے والے کو ۶ ماہ بعد پانچ سو روپے زائد مل جائیں گے۔ بہت سے صحابہ کرام اس بیع کو جائز قرار دیتے تھے اور ائمہ مجتہدین میں سے امام ابو یوسف اور امام شافعی اس کو جائز فرماتے تھے۔ جبکہ سیدہ عائشہ صدیقہ، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت امام اعظم ابو حنیفہ، امام مالک اور امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اس بیع کو حرام قرار دیتے تھے۔ حتیٰ کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے جب اس بیع کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

ابلعی زید بن ارقم ان الله تعالى ابطال حجه و
جہادہ مع رسول اللہ ﷺ
تم زید بن ارقم کو یہ خبر پہنچا دو کہ انہوں نے رسول اللہ کے
ساتھ جو حج اور جہاد کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کو باطل کر دیا ہے۔

(مصنف عبد الرزاق ج ۸ ص ۱۸۵، ہدایہ اخیرین ص ۵۷)

اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

هذا البيع في قلبي كالمثال الجبال ذميم
اخترعه اكلة الربا.
اس بیع کی برائی میرے دل میں پہاڑوں کے برابر ہے،
اسے سود خوروں نے گھڑ لیا ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار ج ۷ ص ۳۸۱، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

ناجائز قرار دینے والے ان تمام اکابر (صحابہ و ائمہ مجتہدین وغیرہم) کے موقف کے برعکس، سیدی امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز نے اس بیع کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

لانه لا يكره الا تنزيها فكذا هذا ولا يهولنك
قول امام محمد انه يجده مثل الجبل فانه قال مثله
بل اشد منه في العينة وما ثبت لها الا كراهة التنزيه
قال في رد المختار عن الطحاوي عن ابي يوسف
العينة جائزة ماجور من عمل بها كذا في مختار
الفتاوى هندیہ وقال محمد هذا البيع في قلبي
اور یہ اس لیے کہ بیع عینہ نہیں مگر مکروہ تنزیہی ہے تو ایسے ہی یہ
بھی: اور امام محمد کا یہ ارشاد کہ وہ ان کے نزدیک پہاڑ کی طرح
گراں ہے، تجھے ہول میں نہ ڈالے کہ انہوں نے ایسا ہی بلکہ اس
سے بھی سخت تر بیع عینہ میں فرمایا ہے۔ اور اس کے لیے ثابت نہ
ہوئی مگر کراہت تنزیہیہ۔ رد المحتار میں طحاوی اس میں عالمگیری اس
میں مختار الفتاویٰ اس میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے ہے کہ

کامثال الجبال ذمیم اخترعہ اکلہ الربا وقال علیہ الصلوۃ والسلام اذا تبايعتم العینۃ واتبعتم اذناب البقرۃ ذللتم وظهر علیکم عدوکم قال فی الفتح ولا کسراہۃ فیہ الاخلاف الاولی لما فیہ من الاعراض عن مبرۃ القرض او واقره علیہ فی البحر والنہر الدر والشر نبلائیۃ وغیرہا وقال ایضا فی فتح القدیر قال ابو یوسف لا یکرہ هذا البیع لانه فعلہ کثیر من الصحابۃ رضی اللہ عنہم وحمد واعلی ذلک ولم یعدوہ من الربا ۵۱۔ (کفل الفقیہ الفہم فی احکام قرطاس الدر اہم ص ۵۸، مطبوعہ مکتبۃ الدعویۃ الاسلامیہ)

عینہ جائز ہے۔ اس کے کرنے والے کو ثواب ملے گا۔ اور امام محمد نے فرمایا: اس بیع کی برائی میرے قلب میں پہاڑوں کے برابر ہے اسے سود خوروں نے ایجاد کیا۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا جب تم بطور عینہ خرید و فروخت کرو اور بیلوں کی دم کے پیچھے چلو تو ذلیل ہو جاؤ گے اور تمہارا دشمن تم پر غالب آ جائے گا۔ فتح القدیر میں فرمایا: عینہ میں کوئی کراہت نہیں، سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لیے کہ اس میں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے۔ انتھلی۔ اور اسے البحر الرائق اور النہر الفائق اور در مختار اور شریعہ فیہ وغیرہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں ہے: امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لیے کہ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے کیا اور اس کی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔ انتھلی۔

(ترجمہ از حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن، کفل الفقیہ

الفہم مترجم ص ۷۲، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)۔

اختلاف رائے کی حیثیت اور حقیقت کو واضح کرنے کے لیے میں نے ۱۸ مثالیں، سطور بالا میں پیش کی ہیں، ان کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ صحابہ کرام، تابعین، ائمہ مجتہدین اور علماء محققین سب کے درمیان لاتعداد مسائل و جزئیات میں اختلاف ہوا اور کسی نے اس کو فریق ثانی کی توہین یا بے ادبی پر محمول نہیں کیا سوا سی طرح اگر بعد کا کوئی شخص تحقیق و دلائل اور ادب و احترام کے ساتھ اپنے متقدمین یا معاصرین سے کسی مسئلہ میں اختلاف رائے رکھتا ہے تو اسے اکابر کی توہین قرار دینے کی بجائے صحابہ کرام، تابعین، ائمہ مجتہدین اور علماء محققین کی اتباع پر ہی محمول کیا جائے گا۔ بصورت منع اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے غیر کے کلام کو معصوم قرار دینا لازم آئے گا۔ ولا عصمة الکلام الالوہیۃ ثم النبوة۔ کذا قال الامام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان۔

۱۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کوئی بشر معصوم نہیں اور غیر معصوم سے کوئی نہ کوئی کلمہ غلط یا بے جا صادر ہونا کچھ نادر کا معدوم نہیں، پھر سلف صالحین و ائمہ دین سے آج تک اہل حق کا یہ معمول رہا ہے۔

کل ماخوذ من قوله و مردود علیہ الا صاحب هذا القبر رضی اللہ عنہ۔ (فتاویٰ رضویہ) (قدیم) ج ۶ ص ۲۸۳، فتاویٰ رضویہ (جدید) ہوتا ہے اور مردود بھی۔

ج ۱۵ ص ۳۶۷)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ عزیز یہ میں لکھا ہے کہ پیر کے نام کا بکرا حرام ہے، خواہ بہ وقت ذبح تکبیر کہی جائے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان سے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کی اس عبارت کے متعلق سوال کیا گیا، آیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟ تو اعلیٰ حضرت نے جواباً ارشاد فرمایا: اس مسئلہ میں حق یہ ہے کہ نیت ذبح کا اعتبار ہے اگر اس نے ارۃ دم تقر بالی اللہ کی (یعنی جانور کے لیے خون بہایا) اور وقت ذبح نام الہی لیا جانور بھس قطعی قرآن عظیم حلال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اختلاف نہ فرماتے ان تمام (صحابہ کرام، تابعین، ائمہ مجتہدین اور محققین) کا اپنے سے زیادہ وسیع العلم اکابر سے اختلاف فرمانا ان کے اس عقیدے کی واضح دلیل اور اس کا اظہار ہے کہ:

لا عصمة الا لكلام الالوهية ثم النبوة.
اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کا کلام معصوم نہیں ہے۔
نیز اس بات کی تائید اور توثیق ہے کہ کم علم والا اپنے سے زیادہ علم والے سے دلائل کی بنیاد پر اختلاف کر سکتا ہے۔ چنانچہ جس حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (میت پر رونے کے مسئلہ میں) اختلاف فرمایا اس کے تحت علامہ ابن حجر کی شافعی نے یہی لکھا ہے کہ اس حدیث میں حضرت عائشہ نے حضرت عمر کی جلالت علمی اور وسعت علمی کے باوجود ان سے اختلاف کیا اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ مجتہد دلیل کا پابند ہوتا ہے اور اس بنیاد پر وہ غیر کو خطا پر بھی قرار دے سکتا ہے اور اس کے موقف کے مبنی برخطا ہونے پر قسم بھی کھا سکتا ہے (جیسے حضرت عائشہ نے حضرت عمر سے اختلاف کرتے ہوئے قسم کھائی) اگرچہ فریق ثانی اپنے اختلاف کرنے والے سے زیادہ جلیل اور وسیع علم رکھتا ہو۔

علامہ علی بن سلطان محمد القاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم جب علامہ ابن حجر کی شافعی سے ان کی کسی غیر صحیح بات پر اختلاف کرتے ہیں تو شافعی حضرات ہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ ”علامہ ابن حجر کی بہت بڑے عالم دین ہیں شیخ الاسلام اور مفتی الانام ہیں تم جیسوں کو ان پر اعتراض کرنا جائز نہیں ہے۔“ (علامہ علی قاری فرماتے ہیں:) یہ شافعی حضرات تقلید کی پستی سے باہر نہیں آئے، تنقید کی قید سے آزاد نہیں ہوئے اور میدان تحقیق میں وارد نہیں ہوئے (اگر یہ کھلے دماغ سے کام لیں تو یہ جان لیں گے کہ) علامہ ابن حجر کی شافعی کی ذکر کردہ عبارت میں ہی ان کے ہمارے اختلاف رائے پر ناراضگی اور اعتراض کا واضح رد ہے۔

علامہ ابن حجر کی مذکورہ عبارت کو علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے مرقات میں نقل فرمایا ہے اور اس کے تحت مندرجہ بالا تقریر قلم بند فرمائی ہے۔ ذیل میں علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری کی مکمل عبارت ملاحظہ ہو:

قال ابن حجر وفيه ان المجتهد اسير الدليل
وان له لاجل ذلك ان يخطئ غيره وان يحلف
اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ مجتہد دلیل کے تابع ہوتا ہے جس کی بنیاد پر اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے غیر کو خطا (بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ.
تمہیں کیا ہوا کہ تم اس کو نہیں کھاتے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے۔

(الانعام: ۱۱۹)

تفصیل فقیر کے رسالہ سبل الاصفیاء میں ہے شاہ صاحب سے اس مسئلہ میں غلطی ہوئی اور وہ نہ فقط (یعنی جانور کا خون اللہ کے لیے بہایا) فتاویٰ بلکہ تفسیر عزیزی میں بھی ہے اور نہ ایک ان کا فتاویٰ بلکہ کسی بشر غیر معصوم کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں سے کچھ متروک نہ ہو۔ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كل ما خوذ من قوله و مردود عليه الا صاحب هذا
القبر (فتاویٰ رضویہ) (قدیم) ج ۸ ص ۳۵۶ فتاویٰ رضویہ (جدید) ہے اور مردود بھی۔
اس روضہ پاک والے (منہجہ) کے سوا ہر شخص کا قول مقبول بھی

ج ۲۰ ص ۲۹۵

صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین وغیرہم کے درمیان اختلاف رائے کی کچھ مثالیں اوپر ذکر کی جا چکی ہیں اس مسئلہ پر مزید مثالوں اور بحث و تحقیق کے لیے دیکھئے: بیان القرآن ج ۱ ص ۵۸۲ ج ۲ ص ۷۰۸ ج ۵ ص ۱۲۲ شرح صحیح مسلم ج ۱۴ ابتدائیہ از مصنف۔

علی خطائہ وان کان اجل منہ و اوسع علما ان عمر کذاک مع عائشہ رضی اللہ عنہا۔ فیہ دلیل صریح ونقل صحیح یصلح للرد علی بعض المنتسبین الی فقہ الشافعی من اهل زماننا المعترضین علینا ممن لم یخرج عن حضیض التقليد و لم یتخلص من قید التقیید و لم یرزقی میدان التحقيق والتایید عند اعتراضنا علی ابن حجر اذا وقع له کلام غیر سدید بان مثلك لا یجوز له الاعتراض علی شیخ الاسلام مفتی الانام ابن حجر الذی هو جبل من جبال العلم عند الائمة الاعلام۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص ۲۲۹ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

میں آئیں تو کبھی ایسے اعتراض نہ کریں۔

مذکورہ تمام تر تصریح و تبیین اور ایضاح و تفصیل کے بعد یہ شبہ یا خدشہ باقی نہیں رہنا چاہیے کہ شرح صحیح مسلم میں اکابر علماء و مشائخ سے اختلاف رائے کیوں کیا گیا ہے کیا شارح صحیح مسلم اکابر سے زیادہ علم رکھتے ہیں کیا اکابر کو ان دلائل کا علم نہیں تھا وغیرہ ذالک من الشبہات۔

اب ہم ذیل میں شرح صحیح مسلم سے چند مثالیں پیش کر رہے ہیں جن میں شارح نے اکابر سے اختلاف فرمایا ہے اور اپنے دلائل پیش کئے ہیں۔ ان مثالوں کی روشنی میں بخوبی اندازہ ہوگا کہ شارح کا اختلاف بلا تحقیق اور توہین آمیز ہے۔۔۔ یا۔۔۔ محققانہ اور مؤدبانہ۔

شارح صحیح مسلم کا اکابر سے اختلاف رائے

(۱) علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ سے اختلاف

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی باہمی جنگوں کے متعلق اہل سنت و جماعت کا یہ موقف اور مسلک ہے کہ یہ جنگیں محض اجتہاد کی بناء پر ہوئی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے اجتہاد میں خطا کو معاف کر دیا ہے اور احادیث مبارکہ سے یہ ثابت ہے کہ جو اپنے اجتہاد میں درستی پر ہو اس کو دواجر ملیں گے اور جو خطا پر ہو گا وہ ایک اجر کا مستحق ہوگا۔ فلہذا کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن کرے خواہ اس کو معلوم ہو جائے کہ جنگوں میں فلاں حق پر تھا اور فلاں حق پر نہیں تھا۔۔۔۔۔ یہی موقف اور مسلک اس جنگ کے بارے میں بھی ہے جو سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ہوئی کہ اس میں حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں مجتہد تھے فرق یہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنے اجتہاد میں خطا لاحق ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اجتہاد میں صائب تھے نتیجہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اجر کے مستحق ہیں اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی۔ علامہ بدر الدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ

نے اس مسئلہ میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کو بھی تسلیم نہیں کیا اور ان کی اجتہادی خطاء پر اجر و ثواب کو بھی تسلیم نہیں کیا۔ علامہ عینی کی عبارت درج ذیل ہے:

قال الكرمانی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ومعاویہ کلاهما کانا مجتہدین غایۃ مافی الباب ان
معاویہ کان مخطئا فی اجتہاد ونحوہ انتہی
قلت: کیف یقال: کان معاویہ مخطئا فی اجتہادہ
فما کان الدلیل فی اجتہادہ؟ وقد بلغہ الحدیث
الذی قال ﷺ یریح ابن سمیۃ تقتلہ الفتنۃ الباغیۃ
وابن سمیۃ ہو عمار بن یاسر وقد قتلہ فتنۃ معاویہ
افلا یرضی معاویہ سواء بسواء حتی یکون لہ اجر
واحد؟ (عمدة القاری ج ۱۶ ص ۳۳۸، مطبوعہ دارالحدیث ملتان)

علامہ کرمانی فرماتے ہیں: علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ دونوں مجتہد تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ اپنے اجتہاد میں خطاء پر تھے۔ (علامہ عینی فرماتے ہیں:) میں کہتا ہوں: یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ حضرت معاویہ اپنے اجتہاد میں خطاء پر تھے ان کے اجتہاد پر کیا دلیل ہے؟ حالانکہ انہیں یہ حدیث پہنچ چکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”افسوس! ابن سمیہ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔“ اور ”ابن سمیہ“ عمار بن یاسر ہیں اور ان کو حضرت معاویہ کے گروہ نے قتل کیا۔ کیا معاویہ برابر برابر ہونے پر راضی نہیں ہیں کہ ان کو ایک اجر مل جائے!

شارح صحیح مسلم علامہ عینی علیہ الرحمۃ سے اختلاف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

میں کہتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت برحق ہے اور ہمارے ایمان کا جزو ہے، لیکن حضرت علی کی محبت میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر غیظ و غضب کا اظہار کرنا اور ان کے فضائل اور ان کے اجر و ثواب کا انکار کرنا تشیع اور رفض کا دروازہ کھولنا ہے اور راہ اعتدال اور مسلک اہل سنت و جماعت سے تجاوز کرنا ہے اللہ تعالیٰ علامہ بدرالدین عینی کی مغفرت فرمائے انہوں نے حضرت معاویہ پر یہ اعتراض کیا ہے کہ جب ان کو یہ حدیث پہنچ چکی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر کے متعلق فرمایا تھا: ”اس کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی“ اور حضرت معاویہ کے گروہ نے ہی حضرت عمار کو قتل کیا تھا اور اس قتل کے بعد تو نص صریح سے حضرت علی کے موقف کا حق ہونا واضح ہو گیا تھا حالانکہ اس واقعہ کے بعد بھی حضرت معاویہ نے اپنے موقف سے رجوع نہیں کیا!

علامہ عینی کے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حضرت عمار کی شہادت سے پہلے تو حضرت معاویہ کے اجتہاد پر کوئی اعتراض نہیں ہے ہاں حضرت عمار کی شہادت کے بعد حق ضرور واضح ہو گیا تھا لیکن حضرت معاویہ کو یہاں بھی التباس اور اشتباہ ہو گیا انہوں نے کہا کہ حضرت عمار کی شہادت کا باعث حضرت علی ہیں اگر حضرت علی حضرت عثمان کا قصاص لے لیتے تو جنگ کی نوبت آتی نہ حضرت عمار شہید ہوتے حضرت معاویہ کی یہ تاویل صحیح نہیں ہے لیکن یہ تاویل بھی ان کی اجتہادی خطاء پر مبنی ہے۔

علامہ بدرالدین عینی نے عمدة القاری کے شروع میں خود حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اجتہادی خطاء کا اعتراف کیا ہے وہ درج ذیل حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

یریح عمار تقتلہ الفتنۃ الباغیۃ یدعوہم الی
الجنة و یدعونہ الی النار.
افسوس عمار کو ایک باغی گروہ قتل کرے گا وہ اس گروہ کو جنت کی طرف بلائے گا اور وہ لوگ عمار کو دوزخ کی طرف بلائیں گے۔

اس حدیث پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ حضرت عمار حضرت علی کی طرف سے لڑے تھے اور ان کو حضرت معاویہ کے گروہ نے قتل کیا تھا تو کیا حضرت معاویہ کا گروہ باغی اور دوزخ کی طرف دعوت دینے والا تھا؟ اس کے جواب میں علامہ عینی لکھتے ہیں:

علامہ مہلب علامہ ابن بطلال اور ایک جماعت نے یہ جواب دیا ہے کہ حضرت عمار کو خوارج نے قتل کیا تھا اور بعض علماء نے یہ

جواب دیا ہے کہ حضرت عمار کو کفار قریش نے قتل کیا تھا لیکن یہ دونوں جواب صحیح نہیں ہیں، صحیح جواب یہ ہے کہ ہر چند کہ حضرت عمار کو حضرت معاویہ کے گروہ نے قتل کیا تھا لیکن وہ مجتہد تھے اور ان کا گمان یہ تھا کہ وہ جنت کی دعوت دے رہے ہیں اور واقعہ اس کے برعکس تھا اور اپنے ظن کی اتباع کرنے میں ان پر کوئی ملامت نہیں ہے، اگر تم یہ کہو کہ جب مجتہد صحیح اجتہاد کرے تو اس کو دواجر ملتے ہیں اور اگر غلط اجتہاد کرے تو ایک اجر ملتا ہے تو یہاں کیا معاملہ ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے اقناعی جواب دیا ہے اور صحابہ کے حق میں اس کے خلاف کہنا لائق نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی تعریف کی ہے اور ان کی فضیلت کی شہادت دی ہے، قرآن مجید میں ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ (آل عمران: ۱۱۰)

تم بہترین امت ہو۔

مفسرین نے بیان کیا ہے اس سے مراد صحابہ ہیں۔

علامہ عینی سے اختلاف اور ان کے ایرادات کے جواب کے بعد شارح نے جامع ترمذی، شرح الشفاء (للعلماء القاری) اور البدایہ والنہایہ کی روشنی میں کم و بیش ۱۸ روایات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل اور ان کی شان و عظمت کے بیان میں ذکر کی ہیں۔ آخر میں لکھتے ہیں:

ظاہر ہے کہ میں علامہ بدرالدین عینی کے علم و فضل اور ان کے ورع و تقویٰ کے مقابلہ میں ان کے پیروں کی دھول کی نسبت بھی نہیں رکھتا لیکن علامہ عینی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر جس غیظ و غضب کا اظہار کیا اور ان کے اجتہاد اور اجتہادی خطاء پر اجر و ثواب کا انکار کیا تو عظمت صحابہ اور حضرت معاویہ کی محبت کا یہ تقاضا تھا کہ میں حضرت معاویہ سے علامہ عینی کے اعتراض کو دور کروں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مرتبہ اور مقام کو واضح کروں جب عبد اللہ بن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ عمر بن عبد العزیز افضل ہیں یا حضرت معاویہ؟ تو عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حضرت معاویہ کے گھوڑے کی ناک پر جو غبار پڑا تھا عمر بن عبد العزیز سے وہ غبار بھی ہزار درجہ افضل ہے، اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں اور لغزشوں کو معاف فرمائے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۷۹۱)

(۲) امام ابن حجر عسقلانی شافعی علیہ الرحمۃ سے اختلاف

”شرح صحیح مسلم اور اہم تحقیقی مسائل“ کے عنوان سے روایت ”تلك الغرائيق العلی“ پر بحث گزر چکی کہ ”امام ابو منصور ما تریدی، امام بیہقی، امام فخر الدین رازی، قاضی بیضاوی، امام نووی، علامہ کرمانی، علامہ بدرالدین عینی، علامہ قسطلانی اور علامہ سید محمود آلوسی حنفی رحمہم اللہ تعالیٰ اور دیگر تمام محققین نے اس روایت کو قطعاً رد کر دیا ہے۔“ معروف اہل علم و اہل تحقیق میں سے صرف علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کی اصل کو تسلیم کیا ہے۔ عبارت درج ذیل ہے:

ومعناهم کلہم فی ذالک واحد و کلہا سوی
طریق سعید بن جبیر اما ضعیف و الامنقطع لکن
کثرة الطرق تدل علی ان للقصة اصلا.
(فتح الباری ج ۹ ص ۳۶۸، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

(ذکر کردہ) تمام روایات کا معنی ایک ہی ہے، سوائے اس روایت کے جو حضرت سعید بن جبیر سے آئی ہے، سب کی سب ضعیف ہیں یا منقطع، لیکن ان روایات کا کثرت طرق سے مروی ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس قصہ کی کوئی نہ کوئی اصل موجود ہے۔

ہے۔

شارح صحیح مسلم، امام عسقلانی سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علم حدیث میں حافظ ابن حجر عسقلانی کا مقام بہت بلند ہے اور ہم ان کی عظمتوں کی گرو راہ کو بھی نہیں پاسکتے لیکن اس کے باوجود

معذرت کے ساتھ یہ کہنے کی جسارت کرتے ہیں کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے انقطاع کی صراحت کے ساتھ یہ حدیث بزار اور ابن مردویہ کی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے پھر کلبی، سدی، نحاس، ابن اسحاق، طبری، ابن ابی حاتم اور ابن منذر کی اسانید کے ساتھ بھی حضرت ابن عباس سے اس روایت کا ذکر کیا ہے اور یہ تصریح بھی کی ہے کہ یہ اسانید ضعیف اور انقطاع سے خالی نہیں ہیں۔ ہماری گزارش یہ ہے کہ یہ روایت اپنی تمام اسانید کے ساتھ صرف حضرت ابن عباس سے مروی ہے ان کے علاوہ کسی اور صحابی سے یہ روایت مروی نہیں ہے۔ اگر بالفرض یہ روایت صحیح ہوتی تو یہ واقعہ ان عجیب و غریب امور پر مبنی ہونے کی وجہ سے بکثرت صحابہ سے مروی ہوتا۔ جبکہ اس روایت کے مطابق اس وقت بکثرت صحابہ موجود تھے پھر صرف حضرت ابن عباس ہی اس کو کیوں روایت کرتے ہیں؟ دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے اور ہجرت کے وقت حضرت ابن عباس کی عمر صرف تین سال تھی تو کیا ایک یا دو سال کی عمر میں حضرت ابن عباس نے اس واقعہ کا مشاہدہ کیا تھا! اس روایت کو وضع کر کے حضرت ابن عباس کی طرف منسوب کرنے والوں نے اس وقت ابن عباس کی عمر پر بھی غور نہیں کیا، تیسری گزارش یہ ہے کہ اس روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی زبان سے شیطان نے یہ کلمات (تلك الغرائيق العلی الخ) کہلوا لیے تو حضرت جبریل نے آ کر کہا آپ نے وہ بات کہی جس کو میں لے کر نہیں آیا اور نہ اللہ تعالیٰ نے نازل کی اس پر آپ رنجیدہ ہوئے پس اللہ تعالیٰ نے آپ کے حزن و ملال کو زائل کرنے کے لیے سورہ حج کی یہ آیت نازل فرمائی (وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی) اور سورہ حج مدنی ہے اور سورہ نجم سن کر مشرکوں کے مجدے کا واقعہ ہجرت سے کئی سال پہلے کا ہے تو گویا آپ کو جو اس واقعہ سے رنج و ملال ہوا اس کو زائل کرنے کے لیے کئی سال بعد سورہ حج کی یہ آیت نازل ہوئی، یہ بات منطق کے بھی خلاف ہے اور اس من گھڑت روایت کے بھی خلاف ہے کیونکہ اس میں یہ ہے کہ آپ رنجیدہ ہوئے تو حضرت جبریل نے یہ آیت لے کر آئے۔ چوتھی گزارش یہ ہے کہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن مجید کو پہنچانے میں رسول اللہ ﷺ سے عدا، خطا، نسیان، سہوا کسی طرح غلطی نہیں ہو سکتی پھر یہ کیسے متصور ہو سکتا ہے کہ بقول اس روایت کے نبی ﷺ سے العیاذ باللہ! کفریہ کلمات صادر ہو گئے۔ پانچویں گزارش یہ ہے کہ نبی ﷺ پر شیطان کا جبر کرنا کسی مسلمان کے نزدیک متصور نہیں ہے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان نے یہ کلمات آپ سے کہلوا لیے ہوں، ہم اس روایت سے ہزار بار اللہ کی پناہ مانگتے ہیں!۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۵۹)

(۳) علامہ شامی علیہ الرحمۃ سے اختلاف

ناپاک چیزوں سے تعویذ لکھنا جائز ہے یا ناجائز؟ شارح کا موقف یہ ہے کہ ناجائز ہے۔ سند الحقیقین علامہ شامی علیہ الرحمۃ نے صاحب ہدایہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ”طلب شفاء کے لیے خون کے ساتھ ناک اور پیشانی پر سورہ فاتحہ کو لکھنا جائز ہے اور اگر یہ غالب گمان ہو کہ پیشاب کے ساتھ لکھنے سے شفاء ہوگی تو پیشاب کے ساتھ لکھنا بھی جائز ہے لیکن یہ منقول نہیں ہے۔“

شارح صحیح مسلم، علامہ شامی، صاحب ہدایہ وغیرہما سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تعویذ لکھتے وقت یہ چیز ملحوظ رکھنی چاہیے کہ پاک چیز سے تعویذ لکھا جائے، کسی ناپاک چیز سے تعویذ لکھنا جائز نہیں ہے، بعض لوگ مرغ کے خون سے تعویذ لکھتے ہیں، یہ جائز نہیں ہے، ہر جاندار کا بننے والا خون ناپاک ہے اور ناپاک چیز کے ساتھ قرآن مجید کی آیات اور اللہ تعالیٰ کے اسماء لکھنا جائز نہیں ہے۔ مجھے بہت حیرت اور افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ علامہ شامی نے ایک نہایت افسوس ناک بات لکھی ہے:

ناپاک چیز سے علاج کرنا ناجائز ہے، صاحب ہدایہ نے

و کذا اختاره صاحب الهدایة فی التجنیس

فَقَالَ لَوْ رَعَفَ فَكُتِبَ الْفَاتِحَةُ بِالْدمِ عَلَى جَبْهَتِهِ
وَأَنفِهِ جَازٍ لِلِاسْتِشْفَاءِ وَبِالْبَوْلِ أَيْضًا إِنَّ عِلْمَ فِيهِ
شِفَاءٌ لَكِنْ لَمْ يَنْقُلْ وَ هَذَا لِأَنَّ الْحَرَمَةَ سَاقِطَةٌ عِنْدَ
الِاسْتِشْفَاءِ كَحَلِّ الْخَمْرِ وَ الْمَيْتَةِ لِلْعَطْشَانِ وَ الْجَائِعِ
أَوْ مِنَ الْبَحْرِ. (رد المحتار ج ۱ ص ۱۹۴)

تجنیس میں یہی اختیار کیا ہے، انہوں نے کہا اگر کسی آدمی کی نکیر پھوٹ گئی اور اس نے خون کے ساتھ اپنی ناک اور پیشانی پر سورۃ فاتحہ کو لکھ دیا تو یہ طلب شفاء کے لیے جائز ہے اور اگر یہ غالب گمان ہو کہ پیشاب کے ساتھ لکھنے سے شفاء ہوگی تو پیشاب کے ساتھ لکھنا بھی جائز ہے، لیکن یہ منقول نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ طلب شفاء کی وجہ سے حرمت ساقط ہو جاتی ہے جیسے بھوکے اور پیاسے کے لیے خنزیر کھانا اور شراب پینا حرام نہیں ہے۔

میں کہتا ہوں کہ خون یا پیشاب کے ساتھ سورۃ فاتحہ لکھنے والے کا ایمان خطرہ میں ہے اگر کسی آدمی کو روزِ روشن سے زیادہ یقین ہو کہ اس عمل سے اس کو شفاء ہو جائے گی تب بھی اس کا مرجانا اس سے بہتر ہے کہ وہ خون یا پیشاب کے ساتھ سورۃ فاتحہ لکھنے کی جرأت کرے۔ اللہ تعالیٰ ان فقہاء کو معاف کرے بال کی کھال نکالنے اور جزیات مستحب کرنے کی عادت کی وجہ سے ان سے یہ قول شنیع سرزد ہو گیا ورنہ ان کے دلوں میں قرآن مجید کی عزت اور حرمت بہت زیادہ تھی۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۵۵۶)

(۴) مغفرتِ ذنب کے مسئلہ میں متعدد اہل علم و فضل سے اختلاف

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ۝ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. (التَّح: ۱۲)

(اے حبیب) بے شک ہم نے آپ کو روشن فتح عطا فرمائی تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف فرمادے۔

اس آیت مبارکہ میں ”ذنب“ کی نسبت رسول اکرم ﷺ کی طرف کی گئی ہے اس حوالہ سے بعض علماء محققین اس طرف گئے ہیں کہ اس آیت میں ذنب سے رسول اللہ ﷺ کے وہ امور مراد ہیں جو ”حسنات الابوار سیئات المقربین“ کے بموجب بظاہر ”خلافِ اولیٰ“ ہیں۔ اور بعض علماء محققین اس طرف گئے ہیں کہ اس آیت میں ”ذنب“ کی نسبت بظاہر نبی کی طرف ہے، حقیقت اس سے آپ کی امت کے ذنوب مراد ہیں۔ حضرت عطاء خراسانی، شیخ مکی وغیرہما اور متاخرین علماء میں بالخصوص اعلیٰ حضرت امام اہل سنت محدث بریلوی رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے۔ شارح صحیح مسلم کا موقف وہ ہے جو اولاً ذکر ہوا، یعنی ذنب کی نسبت رسول اکرم ﷺ کی طرف ہی ہے اور اس سے آپ ﷺ کے وہ امور مراد ہیں جو بظاہر خلافِ اولیٰ“ ہیں۔ (اس مسئلہ کی مزید تفصیل ”مجتہدات و تفردات“ کے عنوان سے آگے آرہی ہے۔)

شارح صحیح مسلم ان تمام علماء سے جنہوں نے آیت مذکورہ میں ”ذنب“ کی نسبت امت کے متقدمین اور متاخرین کی طرف کی ہے اختلاف کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

بعض ثقہ اور مستند علماء نے بھی عطاء خراسانی اور شیخ مکی کے اقوال کی اتباع میں یہ ترجمہ کیا: لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ. تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں اور تمہارے پچھلوں کے۔

ظاہر ہے ان علماء نے انتہائی نیک نیتی اور حسن عقیدت سے یہ ترجمہ کیا تاکہ رسول اللہ ﷺ کی عصمت پر حرف نہ آئے

ہمارے دل میں ان علماء کا غایت درجہ احترام ہے اور علمی اعتبار سے ہم ان کی گرو راہ کے بھی برابر نہیں ہیں، لیکن اس کے باوجود ہمارے نزدیک یہ ترجمہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ یہ ترجمہ لغت، اطلاقات قرآن، نظم قرآن اور احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اور اس پر عقلی خدشات اور ایرادات بھی ہیں، ہمارے نزدیک جواب کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی طرف جو ذنب کی نسبت کی ہے اس نسبت کو قائم اور برقرار رکھتے ہوئے ذنب کے معنی میں تاویل کی جائے اور یہ کہا جائے کہ ذنب سے مراد یہ ظاہر خلاف اولیٰ یا بظاہر ترک افضل ہے یا اس سے مراد وہ امور ہیں جن کو آپ اپنے مقام رفیع اور نظر عالی کے اعتبار سے ذنب قرار دیتے تھے اور فی نفسہ وہ امور گناہ تھے نہ ترک اولیٰ، ہمارے نزدیک اللہ کی بیان کردہ اضافت کے خلاف اس آیت میں اگلوں اور پچھلوں کے گناہ مراد لینا صحیح نہیں ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۳۲۳)

مسئلہ پر مزید تفصیلی بحث کرنے کے بعد آخر میں لکھتے ہیں:

ہم نے سورہ فتح کی مذکور الصدر آیت کے ترجمہ پر جو اس قدر تفصیل سے بحث کی ہے اس کا یہ مطلب نہیں لینا چاہیے کہ ہم اپنے اکابر علماء کے تراجم کی غلطیاں نکال رہے ہیں اور سوء ادب کے مرتکب ہو رہے ہیں بلکہ ہماری اس تحقیق کو اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے طریقہ کی اتباع پر محمول کرنا چاہیے جس طرح اعلیٰ حضرت نے اپنے اکابر کی غلطیوں پر گرفت کی اور اس کو تطفل سے تعبیر فرمایا، سو اس معاملہ کو بھی اسی پر قیاس کرنا چاہیے، نیز تحقیق اور تفحص کے دروازے بند نہیں ہوئے ہیں، اگر ہمیں اپنے اکابر کی عبارات میں کوئی بات خلاف تحقیق نظر آئے تو ہمیں فراخ دلی اور وسیع النظری کے ساتھ یہ مان لینا چاہیے کہ یہ بات خلاف تحقیق ہے اور یہی حق پرستی کی علامت ہے، ہمیں آج تک اپنے مخالفین سے یہ گلہ رہا ہے کہ وہ اپنے اکابر کی غلط عبارات کے ساتھ چٹے ہوئے ہیں اور غلط اور بے جا تاویلات کر کے ان عبارات کو صحیح بنانے پر ادھار کھائے بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ چیز اکابر پرستی ہے، حق پرستی نہیں ہے۔

ہم نے اپنے اکابر کے جس ترجمہ پر تنبیہ کی ہے وہ ترجمہ ہر چند کہ لغت، اسلوب قرآن، احادیث صحیحہ، آثار صحابہ، مستند علماء کے اقوال اور خود ان اکابر کی تصریحات کے خلاف ہے، لیکن اس کو زیادہ سے زیادہ خلاف تحقیق کہا جاسکتا ہے یا علمی تسامح پر محمول کیا جاسکتا ہے، اس سے زائد کچھ نہیں، اس ترجمہ کی اصل عطاء خراسانی اور شیخ مکی کے اقوال میں موجود ہے، ہمارے علماء نے حسن نیت اور خوش عقیدگی کی بناء پر یہ ترجمہ اختیار کیا، اگرچہ اس ترجمہ کی بنیاد کمزور اور غلط ہے لیکن ان مترجمین کی نیت بہر حال مستحسن اور محمود تھی اللہ تعالیٰ ان محترم ہستیوں کی مغفرت فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

کسی مسلم بزرگ ہستی، مقتدر عالم دین، بلند پایہ محقق اور مایہ ناز فقیہ اور محدث سے اگر کوئی ایک آدھ علمی فروگزاشت ہو جائے تو اس سے ان کی جلالت علمی اور قدر و منزلت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا، بلکہ وہ بدستور آسمان علم کے آفتاب نصف النہار ہی رہتے ہیں اور علماء اور فقہاء کے ایسے تسامحات کی مثالیں خیر القرون سے لے کر عہد حاضر تک کے سبب محققین اور مجتہدین کے ہاں مل جائیں گی اور اگر ان سب کو یکجا کیا جائے تو ایک وسیع دفتر تیار ہو جائے گا۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۳۲۶)



مجتہدات و تفردات

مجتہدات و تفردات سے مراد شرح صحیح مسلم کی وہ ابحاث ہیں جو شارح کی اپنی ذہنی کاوش، جودتِ طبع، غور و فکر اور تتبع و تلاش کا نتیجہ ہیں۔ خصوصاً ان ابحاث میں شرح صحیح مسلم کا زاویہ فکر بالکل منفرد اور ممتاز نظر آتا ہے۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ ”کسی بھی تفسیر و حدیث اور فقہی کاوش کو اسی میزان پر پرکھ کر اس کا مقام متعین کرنا چاہیے کہ آیا اس میں سابقہ ائمہ و مجتہدین کی تحقیقات اور اجتہادی کاوشوں پر کیا اضافہ کیا گیا ہے؟ کون کون سے نئے مسائل کو مسلمہ اصولوں پر منطبق کر کے اجتہادی بصیرت سے کام لیا گیا ہے؟ دراصل ایسے علمی کام کو ہی تخلیقی کاوش قرار دیا جاسکتا ہے۔“

شرح صحیح مسلم اس حوالہ سے اپنی معاصر شروح پر کامل تفوق اور برتری کی حامل ہے۔ انہی ابحاث کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ شرح صحیح مسلم میں شرح کے معروف انداز کو نہ تو یکسر ترک کیا گیا ہے نہ بالکل اسے اپنایا گیا ہے۔ بلکہ دونوں میں حسین امتزاج اور اعتدال کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے علماء متقدمین رحمہم اللہ کے اسلوب شرح کو سلیس اردو کے قالب میں ڈھال کر شرح کے ایک نئے رخ اور اسلوب کو متعارف کرایا گیا ہے۔

شرح صحیح مسلم جن مجتہدات و تفردات کی حامل ہے ان میں گو کہ جدید مسائل بھی شامل ہیں، مگر راقم ان پر علیحدہ عنوان کے تحت گفتگو کر چکا ہے۔ ان کے ماسوا دیگر مجتہدات و تفردات (جن کے حوالہ سے میں اس مقام پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں) وہ ہیں جن پر تفصیلی اور مجتہدانہ بحث اسی شرح کی خصوصیت ہے، باوجود اس کے کہ وہ جدید نہیں ہیں مثلاً مسجد میں نماز جنازہ، مغفرت ذنب، ڈاڑھی میں قبضہ کا وجوب، ندائے یا محمد ﷺ، فاسق کی امامت، غزوہ بدر میں فرشتوں کا نزول، بغیر سترے کے نمازی کے آگے سے گزرنا وغیرہ ذالک۔ میں ان میں سے چند مسائل پر ذیل میں اختصار کے ساتھ گفتگو کروں گا تاکہ ظاہر ہو جائے کہ شرح صحیح مسلم کو دیگر شروح حدیث کے درمیان کیا حیثیت و مقام، مرتبہ و منزلت اور درجہ حاصل ہے:

(۱) ندائے یا محمد ﷺ

یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نام مبارک کے ساتھ پکارا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رسالہ ”جلی الیقین“ میں اس کو سختی سے منع فرمایا اور حرام قرار دیا ہے۔

(جلی الیقین ص ۲۶، مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور بحوالہ شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۹۹۳)

شارح مشکوٰۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ والرضوان حدیث جبرئیل کی شرح میں ”قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام“ کے تحت لکھتے ہیں:

”خیال رہے کہ اب حضور کو صرف ”یا محمد“ کہہ کر پکارنا حرام ہے، رب فرماتا ہے:

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ الْخ (النور: ۶۳) تم رسول کے پکارنے کو ایسا نہ بنا لو جیسا تم ایک دوسرے کو

پکارتے ہو۔

یہ واقعہ غالباً اس آیت کے نزول سے پہلے ہوا یا فرشتے اس آیت سے علیحدہ ہیں، مرقات“۔ (مرآۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۵)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضور کو نام لے کر نہ پکارا: یا یہا النبی، یا یہا الرسول سے پکارا۔ حضور انور ﷺ کو یا ابا القاسم کہہ کر پکار سکتے ہیں کہ یہ حضور کا لقب ہے جیسے رسول اللہ نبی اللہ مگر یا محمد کہہ کر نہیں پکار سکتے کہ محمد حضور کا نام شریف ہے دیکھو مرقات۔“

(مرآۃ المناجیح ج ۶ ص ۶۰۶)

شرح صحیح مسلم کی بحث اور ماخذ

شرح صحیح مسلم میں اس مسئلہ پر دو جگہ بحث کی گئی ہے۔ پہلی جلد میں اور ساتویں جلد میں۔ ساتویں جلد میں ۱۴ ماخذ کی روشنی میں ۱۰ صفحات پر بحث کی گئی ہے اور پہلی جلد میں ۲۵ ماخذ کی روشنی میں ۱۲ صفحات پر بحث کی گئی ہے۔ اس مسئلہ میں شارح نے جن ماخذ کی روشنی میں اپنے اجتہاد کو تقویت دی ہے وہ کثیر ہونے کے ساتھ ساتھ معتمد اور مستند بھی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

القرآن الحکیم، تفسیر کبیر (امام فخر الدین رازی)، صحیح بخاری (امام محمد بن اسماعیل بخاری)، صحیح مسلم (امام مسلم بن حجاج قشیری)، جامع ترمذی (امام ابو عیسیٰ ترمذی)، سنن ابن ماجہ (امام ابو عبد اللہ ابن ماجہ)، مسند احمد (امام احمد بن حنبل)، الادب المفرد (امام محمد بن اسماعیل بخاری)، مسند ابو یعلیٰ (حافظ احمد بن علی المثنیٰ)، مصنف عبد الرزاق (امام عبد الرزاق بن ہمام)، کنز العمال (علامہ علی متقی ہندی برہان پوری)، سنن کبریٰ (امام احمد بیہقی)، اتحاف السادة المتقين (علامہ سید محمد مرتضیٰ حسین زبیدی)، المطالب العالیہ (امام ابن حجر عسقلانی)، مسند ابو عوانہ (امام ابو عوانہ اسفرائینی)، العلل المستنبیہ (امام ابن جوزی)، البدایہ والنہایہ (حافظ عماد الدین ابن کثیر)، الکامل فی التاریخ (علامہ ابو الحسن ابن اثیر)، مرقاۃ المفاتیح (علامہ علی بن سلطان محمد القاری)، تجلی الیقین (امام احمد رضا محدث بریلوی)، روح المعانی (علامہ السید محمود آلوسی الحنفی البغدادی)، الشفاء (علامہ قاضی عیاض مالکی)، مجموع الفتاویٰ (شیخ ابن تیمیہ)، جلاء الافہام (شیخ ابن قیم جوزی)، تحفۃ الاحوذی (شیخ عبدالرحمان مبارکپوری)، فتح الملہم (شیخ شبیر احمد عثمانی)۔

شارح کا موقف

ندائے یا محمد ﷺ کے متعلق شارح کا موقف یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ”یا محمد“ کہہ کر نداء کرنا جائز ہے۔ کیونکہ نداء کا معنی ہے: منادی کو اپنی طرف متوجہ کرنا۔ ہم ”یا محمد“ کہہ کر رسول اللہ ﷺ کی توجہ حاصل کرنے کا قصد کرتے ہیں، نیز ”محمد“ آپ ﷺ کا نام بھی ہے اور آپ کی صفت بھی، سو اگر اس لفظ سے آپ کی صفت کا قصد کر کے نداء کی جائے تو کوئی اشکال ہی نہیں ہے اور کبھی نداء کسی کو یاد کرنے کے لیے بھی کی جاتی ہے لہذا ”یا محمد“ اگر بہ طور ذکر کہا جائے یا اظہار مسرت کے لیے نعرہ لگاتے ہوئے یا محمد کہا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

شارح کے دلائل

قرآن حکیم سے شارح کا استدلال اسی آیت سے ہے جس سے علماء مانعین استدلال فرماتے ہیں۔ یعنی:

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا. (النور: ۶۳)

تم رسول کے بلانے کو اپنے درمیان ایسا نہ بنا لو جیسا کہ تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔

علماء مانعین اور شارح کا استدلال

علماء مانعین فرماتے ہیں کہ ”اس آیت مبارکہ میں دعاء کا معنی بلانا اور پکارنا ہے اور اس کی ”رسول“ کی طرف اضافت، اضافت

الی المفعول ہے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کو پکارنا اس طرح نہ بنا لو جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ نبی اکرم ﷺ کو یا محمد اور یا ابا القاسم کہا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کی تعظیم کے لیے ان کو اس سے منع فرمایا اور لوگ یا نبی اللہ یا رسول اللہ کہا کرتے تھے۔

شارح کا استدلال یوں ہے کہ اس آیت میں لفظ دعاء کی اضافت ”رسول“ کی طرف اضافت الی الفاعل ہے۔ معنی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تمہیں بلائیں تو ان کے بلانے کو ایسا نہ بنا لو جیسا تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو۔ شارح کے نزدیک یہی صورت (اضافت الی الفاعل) نظم آیت کے زیادہ قریب ہے۔ علامہ سید محمود آلوسی حنفی اور امام فخر الدین رازی شافعی نے اسی صورت کو ”نظم آیت کے زیادہ قریب“ قرار دیا ہے۔ (روح المعانی ج ۱۸ ص ۲۲۳، تفسیر کبیر ج ۶ ص ۳۱۰)

شارح کے دیگر دلائل احادیث سے ہیں جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین انبیاء کرام ﷺ، سیدنا جبریل امین اور خود اللہ عز وجل کا ”یا محمد“ کہہ کر نداء کرنا ثابت ہے۔

چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے بچے اور خدام راستوں میں پھیل گئے اور وہ نعرے لگا رہے تھے: ”یا محمد یا رسول اللہ“ یا محمد یا رسول اللہ۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۹)

امام ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں اور حافظ ابن اثیر نے الکامل میں نقل فرمایا کہ جنگ یمامہ میں مسلمان وہ نعرے لگا رہے تھے جو ان کا شعار تھا۔ ”وکان شعارہم یومئذ یا محمد“ اور ان کا شعار اس دن ”یا محمد“ کہنا تھا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۳۲۳، الکامل فی التاريخ ج ۲ ص ۲۴۶)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پیر سن ہو گیا، کسی شخص نے کہا: آپ اس کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: یا محمد (ﷺ)۔

(الادب المفرد للامام بخاری ص ۲۶۲، الشفاء للفاضل عیاض الماکی جز ثانی ص ۱۸، عمل الیوم واللیلہ ص ۶۷)

خود رسول اللہ ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو یہ دعاء تعلیم فرمائی:

اللهم انی اسئلك واتوجه الیک بمحمد نبی الرحمة یا محمد انی قد توجهت بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضى اللهم فشفعه فی۔

(سنن ابن ماجہ ص ۹۹)

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور محمد نبی رحمت (ﷺ) کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد ﷺ میں آپ کے وسیلہ سے اس حاجت میں اپنے رب کی طرف سے متوجہ ہوا ہوں تاکہ میری یہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ!

نبی ﷺ کو میرے لیے شفاعت کرنے والا بنادے۔

اس حدیث کو شیخ ابن تیمیہ نے جامع ترمذی، سنن نسائی اور متعدد کتب حدیث کے حوالوں سے نقل کیا ہے۔

(مجموع الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۶۷)

حضرت سیدنا موسیٰ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۱۲۱) اور سیدنا ابراہیم (کنز العمال ج ۲ ص ۲۵۲) علیہ السلام نے معراج کے موقع پر ”یا محمد“ کہا۔

اور رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: (قرب قیامت میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے)

امام رازی نے سورۃ الحج تک تفسیر فرمائی ہے۔ باقی حصہ علامہ قبولی نے مکمل کیا ہے۔ شارح نے بیان میں سورۃ الحج کے اختتام پر وضاحت کر دی ہے۔

”لن قام علی قبری فقال یا محمد لا جبینہ“۔ اگر وہ میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر ”یا محمد“ کہیں گے تو میں ضرور ان کو جواب دوں گا۔ (مسند ابویعلیٰ ج ۶ ص ۱۰۱ الطالب العالیہ لابن حجر ج ۳ ص ۳۴۹)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تجلی الیقین اور انوار الایمان میں بکثرت احادیث و آثار اور اقوال علماء ذکر فرمائے ہیں جن سے ندائے یا محمد کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

(انوار الایمان ص ۳۶۳۲، تجلی الیقین ص ۳۵، ۳۴، ۸۳، ۸۲، ۸۳، مطبوعہ فرید بک اشال لاہور)

نیز متعدد احادیث قدسیہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو یا محمد کہہ کر نداء فرمائی۔ اس سلسلے میں شارح نے صحیحین سے لے کر تجلی الیقین (از امام اہل سنت رضی اللہ عنہ) تک گیارہ ماخذ کی روشنی میں ۲۰ احادیث قدسیہ تحریر فرمائی ہیں۔ اور ان تمام دلائل و براہین کی روشنی میں اپنے نقطہ نظر کو پایہ ثبوت تک پہنچایا ہے اور علماء مانعین (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے بہت ادب اور احترام کے ساتھ اختلاف فرمایا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۹۹۲)

ندائے یا محمد ﷺ کے جواز پر ایک نظیر۔۔۔۔۔ راقم کی طرف سے

عارف باللہ شیخ نور الدین عبدالرحمن جامی قدس سرہ السامی شرح جامی (بحث منادی) میں تحریر فرماتے ہیں:

اذا قلت یا محمد اہ فکانک تنادیه و تقول له
 تعال فانا مشتاق الیک۔ (شرح جامی ص ۹۰، مطبوعہ ملتان)

جب تو کہے گا: ”یا محمد اہ“ تو گویا تو رسول اللہ ﷺ کو پکار رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ آپ (ﷺ) تشریف لائے میں آپ کے دیدار کا مشتاق ہوں۔

ندائے یا محمد ﷺ پر شارح کی تفصیلی اور تحقیقی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو نام پاک کے ساتھ بلانا ممنوع ہے۔ ہاں آپ کو نام پاک کے ساتھ کسی مصیبت میں یا کسی اور وجہ سے پکارنا یا آپ کو یاد کرنا یا خوشی میں آپ کا نعرہ لگانا سو وہ شرعاً جائز اور درست ہے جیسا کہ بیان کردہ دلائل سے واضح اور ظاہر ہو چکا۔

(۲) ڈاڑھی میں قبضہ کا وجوب

یہ مسئلہ بھی شارح کے مجتہدات سے متعلق ہے۔ مشہور موقف کے مطابق ڈاڑھی کا کم از کم ایک مشت تک ہونا واجب اور ضروری ہے۔ اس سے ایک آدھ انگل بھی کم کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ شارح مشکوٰۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:

چار انگشت واجب اس سے قدرے زیادہ جائز ہے بہت زیادہ مکروہ ہے۔ چار انگشت سے کم کرنا سخت منع اور منڈوانا حرام نیز ہندوؤں کا اور عیسائیوں کا طریقہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۷۶)

صاحب نزہۃ القاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ بھی ایک مشت ڈاڑھی رکھنے کو واجب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ حدیث رسول ﷺ: ”مشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو وافر رکھو اور مونچھوں کو پست کراؤ“ کے تحت آپ لکھتے ہیں:

اس حدیث میں مشرکین سے مراد مجوس ہیں اس لیے کہ وہی ڈاڑھی کترواتے یا مونڈاتے تھے۔ ”وفروا“ اور بعض حدیثوں میں ”واعفوا“ وارد ہے۔ امر وجوب کے لیے ہے۔ لہذا ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ ڈاڑھی کا بڑھانا واجب ہے۔ حدیث کا اطلاق اس کا مقتضی ہے کہ ڈاڑھی کتنی بھی بڑی ہو جائے قطعاً نہ کاٹی جائے لیکن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کو کاٹتے تھے اور یہ ”مالا یدرک الا بالسماع“ ہے۔ اس لیے ملحق بالرفوع ہے۔ یعنی اس پر محمول ہے کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ سے سن ہی کر اس پر عمل کیا ہے اس لیے ”اعفوا اللحی“ والی حدیث کی اس سے تخصیص درست ہے

تو حاصل یہ نکلا کہ ایک مشت ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ اسی لیے امام ابن الہمام نے فتح القدیر میں فرمایا:
 اما لاخذ منها وہی دون ذالك فلم یبحہ ڈاڑھی اگر ایک مٹھی سے کم ہو تو اس کے کاٹنے کو کسی نے جائز
 احد۔ (نزہۃ القاری ج ۵ ص ۵۲۰) نہیں کہا۔

ڈاڑھی میں قبضہ سے متعلق شارح کی بحث اور موقف

شارح نے اس عنوان پر بھی دو جگہ مفصل بحث فرمائی ہے۔ جلد اول میں اور جلد ششم میں۔ جلد اول میں ۲۱ ماخذ کی روشنی میں ۸ صفحات پر بحث کی گئی ہے جبکہ جلد ششم میں تقریباً ۳۵ ماخذ کی روشنی میں ۱۸ صفحات پر بحث کی گئی ہے۔
 شارح کا موقف اس سلسلے میں یہ ہے کہ ”مطلقاً ڈاڑھی رکھنا واجب ہے“ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ڈاڑھی منڈانے کی مخالفت کا حکم دیا ہے اور چونکہ احکام میں عرف و عادت کا اعتبار ہوتا ہے اس لیے ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ڈاڑھی (کم از کم) اتنی ہونی چاہیے جس پر عرف میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے خواہ وہ ایک آدھا انگل کم ہو۔ معمولی اور خفیف سی ڈاڑھی یا خشکی ڈاڑھی پر عرف اور عادت میں مطلقاً ڈاڑھی کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کو خشکی ڈاڑھی یا فرنج کٹ ڈاڑھی کہتے ہیں۔ لہذا ایسی ڈاڑھی رکھنے سے ڈاڑھی کے حکم پر عمل نہیں ہوگا۔ اور ایک مشت تک ڈاڑھی رکھنا فقہاء کرام کی تصریحات کا مطابق سنت ہے اور بظاہر یہ سنت غیر مؤکدہ ہے کیونکہ قبضہ کی تاکید کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔ تاہم عام مسلمانوں کو عموماً اور علماء و مشائخ کو خصوصاً لمبی ڈاڑھی رکھنا چاہیے کیونکہ نبی ﷺ کی ڈاڑھی مبارک دراز اور گھنی تھی جو سینہ مبارک کو بھر لیتی تھی اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ صورت اور سیرت میں آپ کی کامل اتباع کی جائے اس مسئلے میں افراط و تفریط سے بچنا چاہیے ڈاڑھی دراز اور گھنی رکھنی چاہیے لیکن اگر کسی مسلمان کی ڈاڑھی قبضہ سے کم ہو تو اس کو فاسق معطن کہنے شریعت میں مداخلت کرنے اور مسلمان کی عزت اور حرمت کو پامال کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۳۱)

شارح کی تحقیق اور دلائل

شارح کی تحقیق کے مطابق ڈاڑھی میں ایک مشت کو سب سے پہلے شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے واجب اور ضروری قرار دیا جبکہ تمام فقہاء احناف (علیہم الرحمۃ) نے قبضہ (ایک مشت) کو سنت لکھا ہے۔ اس سلسلے میں شارح نے امام اعظم سے لے کر علامہ شامی تک درج ذیل ۱۱ مستند اور معتمد کتب کا حوالہ دیا ہے:
 ہدایہ اولین، فتح القدیر، بنایہ فی شرح الہدایہ، البحر الرائق، تبیین الحقائق، حاشیۃ الدرر والغریز، مرقاة المفاتیح، در مختار، فتاویٰ شامی، حاشیۃ الطحاوی علی المراتی، فتاویٰ عالمگیری۔

ان تمام کتب میں یہ ہے کہ ڈاڑھی میں قدر مسنون قبضہ (ایک مشت) ہے۔ علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے مسند امام اعظم کی شرح میں قبضہ کو مستحب قرار دیا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے فقہاء کے ”قدر مسنون“ فرمانے میں یہ تاویل کی ہے کہ فقہاء کا قبضہ کو سنت قرار دینے کا معنی یہ ہے کہ قبضہ کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔ شارح کے نزدیک یہ تاویل درست نہیں ہے کیونکہ فقہاء کی ان عبارات میں تاویل اس وقت درست ہوتی جب ڈاڑھی میں ایک مشت کا وجوب کسی دلیل سے ثابت ہوتا اور اس کے باوجود فقہاء نے اس کو سنت فرمایا ہوتا۔ جبکہ یہاں معاملہ یہ ہے کہ ڈاڑھی میں قبضہ کا وجوب کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے بلکہ اس کا سنت ہونا دلائل سے ثابت ہے۔ لہذا عبارات فقہاء میں تاویل نہیں کی جائے گی۔

۱۔ عرف سے مراد ان لوگوں کا عرف ہے جو متدین اور متشرع ہوں۔ فاسق فجار یا بد مذہبوں کا عرف مراد نہیں۔ کما بینہ الشارح لہذا الفقیر

شارح نے بحث کے دوران مختلف اشکالات کے جوابات بھی دیئے ہیں مثلاً:

(۱) یہ اشکال کہ فقہاء کرام کا ڈاڑھی میں قبضہ کی مقدار کو سنت کہنا ایسا ہی ہے کہ جیسے نماز عید کو باوجود واجب ہونے کے سنت کہا گیا ہے۔ (ای وجوبہ مثبت بالسنۃ)؟

شارح نے بہت تفصیل کے ساتھ اس اشکال کا جواب دیا ہے، خلاصہ جواب یہ ہے کہ اولاً: نماز عید کے متعلق امام اعظم علیہ الرحمۃ سے دو روایات منقول ہیں، ایک میں نماز عید کو واجب کہا ہے اور ایک میں سنت۔ صاحب ہدایہ وغیرہ نے واجب کے قول کو ترجیح دی ہے اور سنت والی روایت کی توجیہ یہ کی کہ اس کا ثبوت سنت سے ہے۔ سواگر ڈاڑھی میں قبضہ سے متعلق بھی امام اعظم علیہ الرحمۃ کے دو قول ہوتے (ایک وجوب کا اور ایک سنت کا) تب مسئلہ زیر بحث کا قیاس اس پر درست ہوتا۔ اس کے برخلاف امام اعظم سے لے کر علامہ شامی تک تمام فقہاء نے قبضہ کو سنت یا مستحب لکھا ہے۔

ثانیاً: نماز عید کو متاخرین فقہاء نے بالاتفاق واجب نہیں کہا، بعض نے اس کو بمنزلہ واجب کہا ہے اور بعض نے سنت کے قول کو ترجیح دی ہے۔ اور بعض نے کہا ان میں کوئی تعارض نہیں ہے، کیونکہ سنت سے مراد سنت مؤکدہ ہے اور وہ بمنزلہ واجب ہے۔ لہذا زیر بحث مسئلہ کو مسئلہ عید پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) ایک اشکال یہ ہے کہ ڈاڑھی میں قبضہ کو اگر واجب نہ قرار دیا جائے تو ڈاڑھی کی اہمیت ختم ہو جائے گی اور لوگ ڈاڑھی کو قبضہ سے کم کرنے لگیں گے؟

اس اشکال کا جواب شارح نے یہ دیا ہے کہ اولاً: اس طرح تو تمام سنن اور مستحبات کو واجب قرار دینا چاہیے ورنہ ان کی اہمیت کم ہو جائے گی اور لوگ ان پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے۔

ثانیاً: فرض پر عمل، خوف خدا سے ہوتا ہے اور سنت پر عمل، محبت رسول ﷺ سے ہوتا ہے، تو بجائے اس کے کہ ہم احکام شرح میں ترمیم کریں، لوگوں میں خوف خدا اور محبت رسول ﷺ کا جذبہ بیدار کرنا چاہیے تاکہ لوگ فرائض و سنن پہ عمل کریں۔ لمبی ڈاڑھی رکھنے کا مدار قبضہ کے واجب قرار دیئے جانے پر نہیں ہے بلکہ اس کا مدار رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۴۵۰)

مسئلہ زیر بحث کے متعلق مختلف گوشوں اور پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کے بعد اپنے معمول اور اسلوب کے مطابق آخر میں لکھتے ہیں:

”کثیر مطالعہ اور عمیق غور و فکر کے بعد احادیث آثار اور جمہور فقہاء کے اقوال سے ہم نے یہی سمجھا ہے۔ اگر یہ حق و صواب ہے تو اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے القاء اور فیضان ہے۔ اور اگر یہ غلط اور باطل ہے تو یہ میری فکر کی غلطی ہے اور مطالعہ کی کمی ہے۔ اللہ اور اس کا رسول اس سے بری ہیں۔“ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۴۵۱)

اس عبارت میں خط کشیدہ الفاظ قابل غور ہیں۔ ہر تحقیق کے آخر میں شارح کا یہی اسلوب رہا ہے کہ آپ اپنے موقف کی تمام تر صحت و صداقت کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور خطا و نسیان کا ذمہ دار اپنی ذات، اپنی فکر اور اپنے مطالعہ کو ٹھہراتے ہیں۔ نیز اس راہ تحقیق میں اسلاف کی محبت و عقیدت کو بھی اظہار حق سے مانع نہیں بننے دیتے بلکہ تمام محبتوں کے کمال اعتراف کے ساتھ ان سے اختلاف رائے رکھتے ہوئے اپنے مافی الضمیر کو الفاظ کے قالب میں ڈھال کر صفحہ قرطاس پہ پھیلا دیتے ہیں۔ ایک محتاط اور وسیع النظر محقق کی یہی شان ہوتی ہے۔

(۳) مسئلہ مغفرت ذنب

مغفرت ذنب کا مسئلہ فی زمانہ بہت زیادہ مختلف فیہ اور معرکہ آراء بن چکا ہے۔ بہت کچھ اس پر لکھا گیا اور بہت کچھ لکھا جا رہا

ہے۔ چونکہ خارج میں نزاع کچھ زیادہ ہی بڑھ چکا ہے اس لیے راقم اس سلسلے میں ہونے والے تمام اختلافات تنازعات اور اقوال و آراء سے قطع نظر کر کے اس مقام پر فقط شارحین حدیث کا موقف اور دلائل اور بعدہ شارح صحیح مسلم کے موقف اور دلائل کا خلاصہ پیش کر رہا ہے:

مسئلہ مغفرتِ ذنب اور صاحبِ مراۃ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کا موقف

شارح مشکوٰۃ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ باب الاعتصام فصل اول کی حدیث: ۶ کی شرح میں:

قد غفر الله ما تقدم من ذنبه وما تاخر. بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف فرمادیے۔

کے تحت لکھتے ہیں:

خیال رہے کہ یہ کلام قرآن کریم سے ماخوذ ہے: ”ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر.“ اس آیت کی بہت توجہیں کی گئی ہیں۔ مگر قوی بات یہ ہے کہ ذنب سے مراد لغزش ہے نہ کہ گناہ۔ عشق کہتا ہے ”ذنبك“ سے مراد امت کے گناہ ہیں جن کا بخشنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ ہے۔ جیسے پیروی کرنے والا وکیل کہتا ہے کہ آج میرا مقدمہ ہے۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۱۵)

مسئلہ مغفرتِ ذنب اور صاحبِ نزہۃ القاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا موقف

مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ صحیح بخاری کتاب الایمان کے ”باب قول النبی ﷺ انا اعلمکم باللہ“ کے تحت:

ان الله قد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر. بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف فرمادیے۔

کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”ان الله قد غفر لك“ کا مطلب ہم نے یہ بتایا کہ آپ معصوم ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذنب کے معنی گناہ کے بھی ہیں اور الزام کے بھی۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قول مذکور ہے:

وَلَهُمْ عَلَىٰ ذَنْبٍ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ (اشعراء: ۱۳) اور ان کا مجھ پر الزام ہے مجھے اندیشہ ہے کہیں قتل نہ کر دیں ○

غفر کے معنی چھپانے کے ہیں۔ عباب میں ہے ”الغفر تغطية“۔ اور اس کے معنی ڈھانکنے کے بھی ہیں۔

اب ”قد غفر الله الخ“ کا مطلب یہ ہوا کہ آپ پر جتنے بھی الزامات لگے یا لگائے جائیں گے سب کو اللہ تعالیٰ نے مٹا دیا۔ ماضی کے الزامات کا مٹایا جانا ظاہر ہے اور آئندہ کے الزاموں پر ماضی کا اطلاق اس لیے ہے کہ ان کا مٹایا جانا یقینی ہے۔ عرض کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اللہ عزوجل نے گناہوں سے پاک اور معصوم رکھا ہے حتیٰ کہ دشمنوں نے جو الزام لگائے ان کو بھی محو فرما دیا اور آئندہ بھی جو لگائے جائیں گے کالعدم ہیں۔

عام طور پر ذنب کے معنی گناہ کے کئے جاتے ہیں اور غفر کے معنی بخشنے کے۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ حضور ﷺ سے گناہ کا صدور ہوا مگر اللہ تعالیٰ نے اسے معاف فرمایا۔ اب اگر کسی کو یہی اصرار ہو کہ ذنب کے معنی گناہ ہی کے ہیں تو اس کی توجیہ یہ ہے کہ غفر کے اصل معنی چھپانا اور ڈھانکنا ہے۔ یعنی میں ہے:

الغفر في اللغة المسترو في العباب الغفر غفر کا معنی لغت میں چھپانا ہے عباب میں غفر کا معنی ڈھانکنا

التغطية. (ج ۱ ص ۱۱۶)

ہے۔

اس تقدیر پر اس کا معنی وہی ہوگا جو ہم نے کیا یعنی گناہوں سے محفوظ رکھا۔ قسطلانی میں ہے:

ای حال بینک و بین الذنوب فلا تاتیها لان یعنی اللہ تعالیٰ آپ کے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو گیا

اس لیے آپ سے گناہ صادر نہ ہوا۔

الغفر الستر. (زحمة القاری ج ۱ ص ۳۳۱)

صاحب نزہۃ القاری کی عبارت مذکورہ اور اسی سلسلے کی شرح صحیح مسلم سے ایک عبارت

صاحب نزہۃ القاری کی ذکر کردہ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ذنب کا معنی یا تو الزام ہے یا گناہ۔ اگر اس کا معنی ”الزام“ لیا جائے

تو غُفِرَ کا معنی ہوگا دور کرنا۔ اور اگر ذنب کا معنی گناہ کیا جائے تو غُفِرَ کا معنی ہوگا ڈھانکنا، محفوظ رکھنا۔ پہلی صورت میں ”ان الله قد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر“ کے معنی ہوگا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر لگائے گئے اگلے اور پچھلے الزامات دور فرما دیئے۔

دوسری صورت میں ترجمہ ہوگا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو آج سے پہلے اور آج کے بعد بھی گناہ سے محفوظ رکھا۔

شارح صحیح مسلم نے بھی اپنی شرح میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے مغفرت ذنب کا مذکورہ حمل بیان فرمایا ہے

آپ لکھتے ہیں:

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ مغفرت کے معنی ستر ہیں اور ہمارے حق میں مغفرت ذنوب کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہماری ذوات اور

ہمارے عذاب کے درمیان اپنی رحمت کو حائل کر دے اور انبیاء کے حق میں مغفرت ذنوب کا مفہوم یہ ہے کہ ان کی ذوات اور ان کے

مفروضہ گناہوں کے درمیان اللہ اپنی عصمت اور حفاظت کو حائل کر دے۔ اس اعتبار سے اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ

کی اگلی اور پچھلی زندگی کو گناہوں سے معصوم اور محفوظ کر دیا۔ (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۹۷)

مسئلہ مغفرت ذنب اور صاحب فیوض الباری علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ کا موقف

علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ بھی حدیث مذکور ”ان الله قد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر“ کے تحت مغفرت

ذنب سے متعلق اقوال مشائخ اور اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ جمہور مفسرین و محدثین و ائمہ دین اس امر پر متفق ہیں کہ حضور اکرم ﷺ معصوم ہیں۔ تفسیرات احمدیہ میں آیت ”لا

ینال عہدی الظالمین“ کے تحت لکھا ہے کہ:

لا خلاف لاحد فی ان نبینا ﷺ لم یرتکب اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے

صغیرۃ ولا کبیرۃ طرفۃ عین قبل الوحی وبعده ایک لمحہ کے لیے بھی قبل نبوت و بعد نبوت کسی صغیرہ و کبیرہ گناہ کا

ارتکاب نہیں کیا۔ جیسا کہ فقہ اکبر میں سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ نے

تصریح فرمائی ہے۔

نیز علامہ قاضی عیاض ابواسحاق و علامہ تقی الدین سبکی و دیگر علماء ائمہ دین نے تصریح کی ہے کہ حضور علیہ السلام سے کوئی گناہ خواہ صغیرہ

ہو یا کبیرہ ہو یا عمداً صادر نہیں ہوا۔ چنانچہ آیت ”لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر“ کے علماء نے متعدد معانی کیے

ہیں۔

(۱) علامہ سبکی و شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس معنی کی تحسین و تعریف کی کہ آیت کسی لغزش یا گناہ کے وقوع کی اطلاع نہیں دیتی۔ بلکہ ازراہ تکریم و تشریف یہ فرمایا گیا کہ اگر کسی گناہ کا امکان بھی فرض کر لیا جائے تو وہ بھی بخش دیا گیا۔ وہ کہتے ہیں۔ مقصود کلام اثبات ذنب اور اس کا غفران نہیں بلکہ اس جگہ مطلقاً نفی ذنب مراد ہے۔

(۲) صاحب روح البیان نے فرمایا کہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ السلام ازلی وابدی طور پر گناہوں سے پاک و منزہ ہیں۔

(۳) بعض مفسرین نے کہا کہ اس آیت میں حضور علیہ السلام کے صدقہ میں امت کے گناہوں کی بخشش کی اعلان ہے۔

(یعنی ج ۱ ص ۱۹۵)

(۴) بعض نے کہا کہ ذنب سے مراد ترک اولیٰ ہے یعنی افضل کی بجائے فاضل کو اختیار کرنا۔ اور یہ بات انبیاء کی جلالت شان کی وجہ سے ان کے حق میں گویا ذنب ہے آیت میں اسی کی بخشش کا اعلان ہے:

حسنات الابراہ منینات المقربین۔ نیکو کاروں کی نیکیاں مقرب بندوں کے سامنے سینات کا

(یعنی ج ۱ ص ۱۹۵) درجہ رکھتی ہیں۔

(۵) علامہ قاضی عیاض نے لفظ مغفرت کو تبریہ از عیوب کے معنی میں لیا:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا ۖ لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَ يَهْدِيكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۖ وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا (الفتح: ۱-۳)

بے شک ہم نے آپ کو روشن فتح عطا فرمائی۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لیے آپ کے اگلے اور پچھلے ذنب معاف فرمائے اور آپ پر اپنی نعمت کو مکمل فرمائے اور آپ کو سیدھے راستہ پر ثابت قدم رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کی قوی مدد فرمائے۔

(۱) یہ آیت سورہ فتح کی ہے۔ جس میں فتح مبین کی خبر دی گئی ہے اور اس فتح مبین کے نتائج بیان کئے گئے ہیں یعنی (۲) مقدم و مؤخر ذنب کا غفران (۳) اتمام نعمت (۴) صراط مستقیم کی ہدایت (۵) نصر عزیز کی یاوری و معیت۔

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس فتح سے مراد صلح حدیبیہ و بیعت الرضوان ہے۔ بخاری و مسلم میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ ”اننا فتحنا لك“ کا نزول صلح حدیبیہ کے انجام پر ہوا۔ حضرت براء ابن عازب سے روایت ہے کہ گروہ صحابہ معاہدہ حدیبیہ و بیعت الرضوان کے دن کو یوم الفتح قرار دیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری)

سب کو معلوم ہے کہ صلح حدیبیہ جن شرائط پر ہوئی۔ وہ انتہائی دبی ہوئی شرطیں تھیں۔ خود صحابہ کرام کو بھی اس کا احساس تھا۔ مگر اس کے باوجود قرآن حکیم نے اسی صلح حدیبیہ کو فتح مبین سے تعبیر کیا۔ کیونکہ اس معاہدہ سے جاہلین کی آمدورفت کی راہ کھلی۔ مسلمانوں کو کفار میں تبلیغ کا موقع ملا۔ دس سال تک قریش نے جنگ نہ کرنے کا عہد کیا۔ اسلام کے لیے یہ ہی فتح مبین تھی کہ اشاعت اسلام کی دشواریاں دور ہوئیں اور جھوٹے شکوک زائل ہوئے۔

یہ تو ہے فتح مبین کا پس منظر۔ اب آیت کے لفظ پر غور کیجئے:

معصیۃ: اس نافرمانی کو کہتے ہیں جس میں قصد و ارادہ ہو۔ ”المعصیۃ عدول عن الحکم انحراف من الطاعة مخالفة الامر“۔ خطا صواب کی ضد ہے۔ اس کے معنی نادرست کے ہیں۔ اور ذنب جس کے معنی دُم ہیں تو اشتقاق اوسط کے اصول پر ذنب بفتح و سکون ثانی کے معنی بھی متبادر ہو جاتے ہیں۔ یعنی ہر وہ الزام جو کسی پر لگادیا جائے۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے یہ الفاظ

آئے ہیں:

وَلَهُمْ عَلَى ذَنْبٍ فَأَخَافُ أَنْ يَقْتُلُونِ ○
 اور انہوں نے مجھ پر ایک الزام لگایا ہوا ہے میں ڈرتا ہوں
 (الشعراء: ۱۳) کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے ○

یہاں ذنب بمعنی الزام ہے اور غفر کے معنی مٹانے اور چھپانے کے آتے ہیں۔ لہذا جب آیت مذکورہ بالا میں لفظ معصیہ نہیں ہے۔ تو ایسی صورت میں کیا ضروری ہے کہ یہاں ذنب کے معنی گناہ کے لیے جائیں۔ پس اس تشریح کی روشنی میں ذنب کے معنی الزام قول کے ہیں غفر کے معنی مٹانے کے ماتقدم سے مراد وہ الزامات ہیں جو کفار نے حضور علیہ السلام پر قبل ہجرت لگائے یعنی یہ کہ انہیں شاعر و ساحر ہیں وغیرہ وغیرہ اور ماتاخر سے مراد وہ اتہامات ہیں جو انہوں نے حضور علیہ السلام پر بعد از نبوت لگائے کہ یہ فسادی ہیں، مکہ کو اجازت دینے والے اور بھائی بھائی میں جدائی ڈالنے والے ہیں وغیرہ وغیرہ (معاذ اللہ) تو اب آیت کا مطلب یہ ہوا کہ حدیبیہ کی فتح مبین کا پہلا ثمرہ یہ ہوگا کہ وہ اگلے پچھلے تمام الزامات مٹ جائیں گے جو آپ پر کفار نے لگا رکھے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے یہ نتائج اس صلح سے بہت جلد مرتب ہو گئے۔

صلح حدیبیہ کے انعقاد کے بعد جو تبلیغ قریش اور حلفاء قریش میں رکی ہوئی تھی وہ موانعات دور ہو گئے۔ لوگ اسلام کو سمجھنے لگے۔ بصارت کھلی۔ بصیرت بیدار ہوئی۔ اور ان تمام الزامات و اتہامات کی لغویت کا خود ان لوگوں کو بہ ندامت انفعال اقرار کرنا پڑا۔ آیت کی یہ توجیہ بہت ہی نفیس ہے اور اس توجیہ پر فتح مبین اور مغفرت ذنب کے درمیان نہایت نفیس مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ آیت کا مفہوم یہ ہے:

”ہم نے آپ کو فتح مبین عطا فرمائی۔ اس کے ذریعہ اللہ نے آپ کے لیے پہلے اور پچھلے الزامات و اتہامات کو مٹا دیا۔“

(فیوض الباری ج ۱ ص ۱۶۱)

عبارت مذکورہ میں علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ نے مغفرت ذنب سے متعلق جو موقف اختیار فرمایا ہے، بعینہ یہی موقف ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمۃ کا بھی مختار ہے۔ اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ذنب کا ایک معنی الزام بھی ہے اور غفر کے معنی مٹانا۔ اس صورت میں ”ان الله قد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر“ کا معنی ہوگا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ پر لگائے گئے اگلے اور پچھلے تمام الزامات کو دور کر دیا ہے۔

مغفرت ذنب اور صاحب ایضاح البخاری کا موقف

ہمارے دیگر شارحین کے مقابلے میں صاحب ایضاح البخاری شیخ فخر الدین دیوبندی نے اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے قدرے تفصیل سے کام لیا ہے اور تقریباً پانچ صفحات پر اس مسئلہ کی تفصیل بیان کی ہے۔

خلاصہ اس کا یہ ہے کہ اس امر پر تو اجماع ہے کہ پیغمبر سے کبیرہ کا صدور نہیں ہو سکتا۔ صغیرہ کے بارے میں اختلاف ہے۔ ماترید یہ اور دیگر مشائخ علیہم الرحمۃ اس پر متفق ہیں کہ پیغمبر قبل از نبوت بھی ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ ہوتا ہے۔ اب اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ جب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام معصوم ہیں تو ”ان الله قد غفر لك يا ليعفرك الله“ میں کس چیز کی مغفرت کا وعدہ فرمایا جا رہا ہے؟ اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں:

پہلا جواب یہ ہے کہ اس میں ”ذنبك“ سے آپ ﷺ کی امت کے اگلے اور پچھلے گناہوں کی معافی مراد ہے۔ لیکن یہ معنی کیونکر درست ہو سکتا ہے جبکہ آیت مبارکہ ”ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر“ کے نازل ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

عرض کی: ”ہنیئالک یا رسول اللہ ﷺ“۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو مبارک ہو۔ ہمیں معلوم ہو گیا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوگا؟
”فما یفعل بنا؟“ پس ہمارے ساتھ کیا ہوگا؟

تویہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ”هو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المؤمنین (الخ) اور لیدخل المؤمنین والمؤمنات (الخ)“۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس سوال و جواب سے معلوم ہوا کہ ”ذنبک“ کی نسبت امت کی طرف بہت بعید ہے۔
دوسرا جواب یہ ہے کہ ہر شخص کا ذنب اس کے درجہ اور مرتبہ کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ عوام الناس کا ذنب اور ہے، صالحین اور صدیقین کا ذنب اور ہے اور انبیاء کرام رضی اللہ عنہم کا ذنب اور۔ لہذا یہاں ”حسنات الابرار سینات المقربین“ کے تحت ذنب سے ترک اولیٰ اور ترک افضل مراد ہے۔

تیسرا جواب انتہائی متردد انداز میں دیا گیا ہے۔ چوتھا جواب وہی ہے جو نزہۃ القاری کے حوالہ سے ہم اوپر ذکر کر چکے۔
پانچواں جواب یہ ہے کہ چونکہ رسول اللہ ﷺ کو کل بروز محشر تمام اولین و آخرین کی شفاعت کرنی ہے اور مخلوق میں آپ کی ذات کو وہاں مرکزی حیثیت حاصل ہوگی اس لیے انبیاء کرام رضی اللہ عنہم پر آپ کا تفوق ظاہر کرنے کے لیے ضروری تھا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک ایسی شاہی دستاویز ہو جس سے آپ کا دل مضبوط رہے۔ چنانچہ فرمادیا: ”لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر“۔
مطلب یہ ہے کہ آپ کا ہر عمل مقبول اور محبوب ہے۔

چھٹا جواب یہ ہے کہ مغفرت ذنوب سے آپ کے تکلف کو دور کرنا مقصود تھا، مثلاً صالحین میں ایسے بزرگان گزرے ہیں جو یہ کہتے تھے کہ اگر ایک لمحہ بھی ایسا گزر جائے جس میں خداوند قدوس کا مشاہدہ نہ ہو تو موت آ جائے۔ تو پھر پیغمبر علیہ السلام کے مشاہدہ کا کیا عالم ہوگا اور جب ہمہ وقت اسی خیال کا غلبہ ہو کہ خدائے تعالیٰ دیکھ رہا ہے تو ظاہر ہے کہ لینے میں بھی تکلف ہوگا، قضائے حاجت وغیرہ کے لیے کشف میں بھی تکلف ہوگا۔ اسی طرح اور بہت سارے معاملات ہیں۔ اس بناء پر فرمایا گیا کہ آپ ﷺ ضیق (تنگی) میں کیوں پڑتے ہیں، جن چیزوں کو آپ ذنوب سمجھ رہے ہیں وہ اصلاً ذنوب نہیں ہیں بلکہ یہ ”تعظیم کارِ یگراں معاف“ کی قبیل سے ہے۔

(ایضاح بخاری ج ۱ ص ۲۵۶)

مغفرت ذنب اور شارح صحیح مسلم کا موقف

گذشتہ تمام شارحین کے مقابلہ میں شارح صحیح مسلم نے اس مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کی ہے اور اپنی شرح میں دو مقامات پر بحث فرمائی ہے۔ چھٹی جلد میں اور ساتویں جلد میں۔ چھٹی جلد میں ۱۶ ماخذ کی روشنی میں ۱۰ صفحات پر بحث کی گئی ہے اور ساتویں جلد میں کم و بیش پچاس ماخذ کی روشنی میں ۲۷ صفحات پر بحث کی گئی ہے۔

شارح کا موقف اس مسئلہ میں یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر اعتبار سے معصوم ہیں۔ اور لفظ ”ذنب“ کو جب آپ ﷺ کی طرف نسبت دے کر بولا جائے گا تو یہ نسبت آپ ہی کی طرف رہے گی اور اس سے آپ ﷺ کے بہ ظاہر خلاف اولیٰ کام مراد ہوں گے۔

شارح اپنے موقف کی تفصیل اور وضاحت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نبی ﷺ معصوم ہیں۔ نبوت سے پہلے اور نبوت کے بعد سہوایا عمداً، صغیرہ یا کبیرہ آپ سے کبھی کوئی گناہ صادر نہیں ہوا نہ حقیقتہً نہ صورتہً، ہم نے اس بحث میں ہر جگہ ذنب کا ترجمہ بہ ظاہر خلاف اولیٰ کاموں یا بہ ظاہر مکروہ تنزیہی کے ارتکاب سے کیا ہے اور بظاہر کی

قید اس لیے لگائی ہے کہ حقیقت میں آپ کا کوئی کام خلاف اولیٰ یا مکروہ تنزیہی نہیں ہے۔ بعض اوقات آپ نے کسی کام سے منع فرمایا پھر خود اس کام کو کیا تا کہ امت کو یہ معلوم ہو جائے کہ آپ کا اس کام سے منع کرنا تحریم کے لیے نہیں تھا تنزیہ کے لیے تھا مثلاً آپ نے فصد لگانے (رگ کاٹ کو خون چوس کر نکالنا) کی اجرت دینے سے منع فرمایا اور حضرت ابو طیبہ نے آپ کو فصد لگائی تو آپ نے ان کو دو صاع (آٹھ کلوگرام) طعام دینے کا حکم دیا۔ (جامع ترمذی ص ۲۰۴، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

اگر آپ حضرت طیبہ کو فصد لگانے کی اجرت نہ دیتے تو ہم کو یہ کیسے معلوم ہوتا کہ یہ اجرت دینا جائز ہے اور ممانعت تنزیہ کے لیے ہے یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ فصد کی اجرت دینا ہمارے لیے مکروہ تنزیہی ہے نبی ﷺ کے حق میں مکروہ تنزیہی نہیں ہے کیونکہ احکام کی حلت اور حرمت بیان کرنا آپ کے فرائض نبوت سے ہے اور اس میں آپ کا اجر و ثواب فرض کا اجر و ثواب ہے اس نکتہ کے پیش نظر ہم نے اس کو بہ ظاہر مکروہ تنزیہی لکھا ہے اسی طرح بعض اوقات آپ نے کسی کام کا افضل اور اولیٰ طریقہ بتایا اور پھر اس کے خلاف کیا یہ بھی اسی طرح بہ ظاہر خلاف اولیٰ ہے حقیقت میں خلاف اولیٰ نہیں ہے مثلاً آپ نے فرمایا سفیدی پھیلنے کے بعد فجر کی نماز پڑھنے سے زیادہ اجر ہوتا ہے اور آپ نے خود منہ اندھیرے بھی فجر کی نماز پڑھی ہے۔

(جامع ترمذی ص ۲۹، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

اگر آپ کسی کام سے منع فرما کر یہ بتلا دیتے کہ اس کا خلاف بھی جائز ہے اور خود اس کام کو نہ کرتے تب بھی مسئلہ تو معلوم ہو جاتا لیکن اس کام میں آپ کی اقتداء کا شرف حاصل نہ ہوتا بہر حال قرآن مجید اور احادیث میں جہاں آپ کی طرف مغفرت ذنوب کی نسبت کی گئی ہے وہاں ذنوب سے مراد بہ ظاہر خلاف اولیٰ یا بہ ظاہر مکروہ تنزیہی کام ہیں اور مغفرت سے مراد آپ کے درجات کی بلندی اور آپ کو قرب خاص سے نوازنا ہے اور دنیا میں آپ کو یہ بتلا دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آخرت میں کن انعامات سے نوازے گا تا کہ آپ روز قیامت اطمینان اور تسلی کے ساتھ امت کی شفاعت کر سکیں اور یہ وہ عظیم نعمت ہے جو آپ کے علاوہ کسی نبی کو حاصل نہیں ہوئی جیسا کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حافظ ابن کثیر نے تصریح کی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۶۹۷)

شارح کے دلائل

شارح کی اپنے موقف پر پہلی دلیل ”نظم قرآن“ سے ہے۔ یعنی جس نظم کے ساتھ آیت مبارکہ ”لِیَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ“ نازل ہوئی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ ”ذنب“ کی نسبت اسی کی طرف برقرار رکھی جائے جس کی طرف قرآن نے نسبت کی ہے۔ اور وہ نبی اکرم ﷺ کی ذات ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ”إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا“ سے ”وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا“ تک آپ ﷺ کو براہ راست پانچ نعمتیں عطا فرمانے کا ذکر فرمایا ہے:

(۱) فتح مبین (۲) مغفرت ذنب (۳) اتمام نعمت

(۴) الصراط المستقیم پر ثابت قدمی (۵) قوی نصرت اور امداد

ان پانچ انعامات میں اگر مغفرت ذنب کی نسبت امت کی طرف کی جائے تو لازم آجائے گا کہ چار نعمتیں تو نبی اکرم ﷺ کو حاصل ہیں اور (درمیان میں) ایک آپ کی امت کے لیے ہے۔۔۔۔۔ اسی طرح پانچوں انعامات میں حرف خطاب (ک) ذکر کر کے خصوصیت کے ساتھ آپ ﷺ کی طرف تمام انعامات کو نسبت دی ہے۔ اب اگر یہ کہا جائے کہ تمام نعمتوں میں مخاطب بھی نبی اکرم ﷺ ہیں اور مراد بھی آپ ہی کی ذات ہے سوائے مغفرت ذنب کے کہ اس میں مخاطب تو آپ ﷺ ہیں لیکن مراد آپ کی امت ہے تو اس سے آیت کریمہ کا تسلسل ربط اور نظم برقرار نہیں رہے گا۔

شارح کی دوسری دلیل وہ احادیث ہیں جن میں خود رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) نے مغفرتِ ذنب کی نسبت کو آپ ﷺ کی طرف مقرر اور ثابت رکھا۔ اس سلسلے میں شارح نے جامع ترمذی، مسند احمد، صحیح بخاری، صحیح مسلم، تفسیر ابن کثیر، درمنثور، مجمع الزوائد، دلائل النبوة، مسند ابویعلیٰ، مشکوٰۃ المصابیح، مصنف عبدالرزاق اور دیگر کتب حدیث کی روشنی میں متعدد روایات نقل کی ہیں۔ اور اس کے بعد امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں مغفرتِ کلی کو نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت قرار دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی علامہ ابن کثیر، علامہ نبھانی اور شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہم الرحمۃ کی تصریحات نقل کی ہیں کہ ”اللہ تعالیٰ کا فرمان ”لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر“ آپ ﷺ کی ان خصوصیات میں سے ہے، جن میں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، نیز آپ ﷺ کے سوا کسی نبی یا رسول کے بارے میں قرآن نے مغفرتِ کلی کا اعلان نہیں فرمایا، یہی وجہ ہے کہ قیامت کے دن آپ ﷺ کے سوا تمام انبیاء و مرسلین کو اپنی اپنی فکر و دامن گیر ہوگی۔ اور پہلے مرحلے میں تمام انبیاء و مرسلین شفاعت سے گریزاں ہوں گے، لیکن رسول اللہ ﷺ اس ہولناک ماحول میں بھی نہایت اطمینان کے ساتھ ”انسا لہسا“ فرمائیں گے۔ اور صرف آپ ہی شفاعتِ کبریٰ فرمائیں گے۔“ اس سلسلے میں شارح نے جن علماء کی عبارات نقل کی ہیں ان سب میں شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی عبارت بہت صریح اور جامع ہے، میں اس کو یہاں پر شرح صحیح مسلم سے من و عن نقل کر رہا ہوں تاکہ شارح کا موقف مزید واضح ہو جائے:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی حنفی رسول اللہ ﷺ کے خصائص کے بیان میں لکھتے ہیں:

و ازاں جملہ آنست کہ آمرزیدہ شد آن حضرت علیہ السلام را ما تقدم من ذنبه وما تاخر‘
 شیخ عز الدین بن عبد السلام گفتہ رحمہ اللہ تعالیٰ از خصائص آن حضرت ست کہ خبر داده شد اورا در دنیا بمغفرت و نقل کردہ نشد کہ وے تعالیٰ خبر داد هیچ یکے را از انبیاء بمانند این تا آنکہ گویند روز قیامت نفسی نفسی انتہی یعنی اگرچہ ہمہ انبیاء مغفور اندو تعذیب انبیاء جائز نیست ولیکن بتصریح خبر داده نشد هیچ یکے را بایں فضیلت و اخبار کردہ نشد بدان و تصریح آن مخصوص بحضرت محمد است ﷺ کہ از غم و اندیشہ خود فارغ شدہ بخاطر جمع بحال امت مے پردازد و بشفاعت در مغفرت ذنوب و رفع درجات ایشان میکو شد۔

نیز شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

پس آں حضرت سے عرض کیا گیا کہ آپ عبادت و ریاضت

پس گفتہ شد مر آن حضرت را برائے چہ

میکنی این همه ریاضت و میکشی این همه تعب و عنا و حالانکہ آمر زیدہ شدہ است برائے تو ہمہ گناہان تو آنچہ پیش رفتہ و آنچہ پس آمدہ گفت اگر گناہان ہمہ بخشیدہ باشد آیا پس نباشم من بندہ شکر گویندہ بر نعمت ہائے حق خصوصاً این نعمت عظیم کہ مغفرت ذنوب است۔

میں اس قدر کوشش و تھکاوٹ کو کیوں اختیار کرتے ہیں حالانکہ آپ کے تمام گناہ (یعنی ترک افضل یا خلاف اولیٰ) بخش دیئے گئے ہیں خواہ وہ پہلے کے ہوں یا بعد کے؟ آپ نے فرمایا اگر تمام گناہ بخش دیئے گئے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے والا نہ ہوں! خصوصاً مغفرت ذنوب کی اس عظیم نعمت پر۔

(اشعۃ الممعات ج ۱ ص ۵۲۰ مطبوعہ لکھنؤ)

شارح کی اپنے موقف پر آخری دلیل علماء اہل سنت (خصوصاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی) رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی وہ عبارات ہیں جن میں مغفرت ذنب کی نسبت رسول اللہ ﷺ ہی کی طرف کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں شارح نے صحیح بخاری سے حدیث شفاعت نقل کر کے شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی، امام فضل حق خیر آبادی اور شارح بخاری علامہ غلام رسول رضوی علیہم الرحمۃ کا ترجمہ نقل فرمایا ہے۔ جس میں ان تینوں اکابر نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قول: ”ایتوا محمدًا ﷺ فقد غفرلہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر“ کے ترجمہ میں ذنب کی نسبت کو نبی اکرم ﷺ کی طرف برقرار رکھا ہے اور ذنب کا ترجمہ ”گناہ“ سے کیا ہے اسی طرح امام اہلسنت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت مبارکہ: ”وَالَّذِي اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيئَتِيْ يَوْمَ الدِّينِ“ کے ترجمہ میں نسبت خطا کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرف برقرار رکھا ہے۔ اور یوں ترجمہ فرمایا ہے: ”اور وہ جس کی مجھے آس لگی ہے کہ میری خطائیں قیامت کے دن بخشے گا“۔ (اشعراء: ۸۲)

اسی طرح ایک مقام پر بہت صراحت کے ساتھ مغفرت ذنب کی نسبت کو حضور ﷺ کی طرف ثابت فرمایا چنانچہ شیخ رشید احمد گنگوہی نے نبی ﷺ کے علم غیب پر اعتراض کیا کہ: خود فخر عالم ﷺ فرماتے ہیں: ”واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم“۔ یعنی بخدا میں از خود نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ (ترجمہ از شارح) امام احمد رضا قادری حنفی قدس سرہ العزیز اس اعتراض کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں:

”خود قرآن عظیم و احادیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں اس کا ناخ موجود کہ جب آیت کریمہ: ”لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر“ یعنی تاکہ اللہ بخش دے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ اتری صحابہ نے عرض کی: ”ہینالک یا رسول اللہ لقد بین اللہ لک ماذا یفعل بک فماذا یفعل بنا؟“ یا رسول اللہ ﷺ آپ کو مبارک ہو! خدا کی قسم اللہ عزوجل نے یہ تو صاف صاف فرمادیا کہ حضور کے ساتھ کیا کرے گا اب رہا یہ کہ ہمارے ساتھ کیا کرے گا۔ اس پر یہ آیت اتری: ”لیدخل المؤمنین (السی قولہ تعالیٰ) فوزاً عظیماً“ تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اور مثادے ان سے ان کے گناہ اور یہ اللہ کے ہاں بہت بڑی مراد پانا ہے یہ آیات اور ان کے امثال بے نظیر

اس مقام پر شارح نے حاشیہ میں لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک ذنب کا تعلق جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ہو تو پھر اس کا ترجمہ خلاف اولیٰ یا اجتہادی خطا سے کرنا چاہیے۔ اور جن بزرگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عصمت کے اعتقاد کے باوجود ذنب کا ترجمہ گناہ کیا وہ ان کے علمی تسامح پر محمول ہے انبیاء علیہم السلام کی عظمت اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب کسی آیت یا حدیث میں ان کے متعلق ذنب کا لفظ ہو تو اس کا ترجمہ گناہ نہ کیا جائے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۳۴۲)

اور یہ حدیث جلیل شہیر ایسوں کو کیوں بھائی نہیں دیتیں۔ (انباء المصطفیٰ ص ۹-۸ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

الاتحاف آیت نمبر ۹ (وما ادری ما یفعل بی ولا بکم) کے تحت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور جاء الحق میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہما الرحمۃ والرضوان نے بھی حدیث مذکور (جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے نقل فرمائی) کو تحریر کر کے مغفرت ذنب کی نسبت کو رسول اللہ ﷺ کی طرف ثابت اور برقرار رکھا ہے۔ (جاء الحق ص ۹۳ مطبوعہ پنجاب الیکٹرونک پریس گجرات)

خلاصہ کلام

شارح نے اپنے موقف پر نظم قرآن احادیث مبارکہ اور علماء مفسرین و محدثین و علماء اہلسنت کی عبارات سے استدلال کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ آیت مبارکہ: ”لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخرو“ میں مغفرت ذنب کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف ہے اور آپ ہی کی یہ خصوصیت ہے۔ نیز جو علماء و مشائخ آیت مبارکہ میں مغفرت ذنب کی نسبت کو امت کی طرف لے جاتے ہیں شارح نے ان سے اختلاف فرمایا ہے اور جو ”ذنب“ کا ترجمہ گناہ سے کرتے ہیں ان سے بھی اختلاف رائے فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب۔

اجتہادی اور انفرادی اباحت میں سے چند مسائل کا بطور مثال کے میں نے مختصر تعارف پیش کر دیا ہے۔ ان کی روشنی میں بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ شرح صحیح مسلم نے اپنے قارئین کو تحقیق اور تدقیق کی راہوں سے بھی روشناس کرایا ہے اور ساتھ ہی اس حقیقت کو بھی آشکارا کیا ہے کہ تحقیق و اجتہاد کے دروازے پہلے بھی کھلے ہوئے تھے اب بھی کھلے ہوئے ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ کھلے رہیں گے انہیں بند کرنے کا اختیار اور اتھارٹی کسی کو نہیں دی گئی۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ۔۔۔۔۔ مجال تحقیق و اجتہاد میں صرف وہی شخص وارد ہوگا جو دلائل و براہین کے زیور سے آراستہ ہوگا اکابر کی تحقیقات پر گہری نظر کا متحمل ہوگا اور اپنے زمانے اور حالات کے مقتضی کو بخوبی پہچانتا ہوگا۔ اس عظیم حقیقت کو منوانے میں شرح صحیح مسلم نے کس حد تک کامیابی حاصل کی ہے اس کے لیے کسی خارجی شہادت کی حاجت نہیں ہے خود اس شرح کی اجتہادی اور تحقیقی مباحث ہی اس پر شاہد عادل ہیں۔

راقم ان تمام حقائق کے ساتھ ساتھ انتہائی شرح صدر کے ساتھ اس بات کو لکھنے میں بھی کوئی تامل اور تردد قطعاً محسوس نہیں کرتا کہ جس طرح شارح نے اپنے مجتہدات و دیگر مباحث میں مختلف علماء و مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ سے علمی اختلاف کر کے اس بات کو سمجھایا ہے کہ ہم اپنے اکابر اور مشائخ کو تمام تر علم و فضل اور اعزاز و اکرام کے باوجود ”بشر“ ہی مانیں اور ”بشر“ ہی سمجھیں اسی طرح ہم تمام تر علمی تحقیقی اور اجتہادی کمال کے باوجود ”شارح“ کو بھی ایک بشر ہی سمجھتے ہیں۔ جس طرح متقدمین علماء و مشائخ کی تحقیقات و مجتہدات میں خطاء اور تسامح کے امکانات موجود تھے اسی طرح شارح کے مجتہدات بھی خطاء و مسامحہ سے منزہ نہیں ہیں اگر کسی مسئلہ میں علماء اپنی تحقیق اور اجتہاد سے متقدمین علماء و مشائخ کی کسی تحقیق یا موقف سے اختلاف رائے کر لیں تو اس سے متقدمین کی علمی عظمت و رفعت اور فضل و کمال میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ علیٰ ہذا القیاس اگر شرح صحیح مسلم کے مندرجات سے بھی دلائل کی بنیاد پر کوئی اختلاف رائے رکھتا ہے تو یقیناً یہ قابل ستائش اور لائق تحسین بلکہ سلف صالحین اور خود شارح کی اتباع پر محمول ہوگا۔

اور یہ اصلاً اسی حقیقت کا اعتراف اور اظہار ہوگا کہ تمام اہل علم و فضل اپنے مکمل اعزازات و اکرامات کے باوجود بشر اور انسان ہی تھے خطاء اور تسامح سے نہ وہ معصوم و مامون تھے نہ شارح نہ کوئی اور خود شارح نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

”اللہ تعالیٰ ان فقہاء کے درجات بلند کرے وہ یقیناً تفقہ اور تقویٰ میں ہم سے بہت بلند اور برتر تھے اور ہم ان کی گروہ کو بھی نہیں پہنچتے لیکن اس کے باوجود وہ بشر اور انسان تھے اور اجتہادی خطاؤں سے منزہ نہیں تھے اور نہ ہم ہیں اگر چند مسائل میں ان کی

اجتہادی خطا نکل آئے تو اس سے ان کی علمی عظمتوں میں کوئی فرق نہیں آتا وہ یقیناً علمی دنیا میں فقہ کے آفتاب اور ماہتاب ہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۳۰۱)

چند دیگر خصائص

یہاں پر ہم شرح صحیح مسلم کی چند وہ خصوصیات واضح کرنا چاہ رہے ہیں جو زیادہ معروف تو نہیں ہیں لیکن اس شرح کے مطالعہ کرنے والے پر مخفی بھی نہیں ہیں اور ان خصوصیات کی بنیاد پر بھی شرح صحیح مسلم کے مقام و مرتبہ کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ تفصیلات ملاحظہ فرمائیے:

احادیث مبارکہ سے مسائل کا استنباط و استخراج

قرآن حکیم کی تفسیر کا ایک کمال یہ ہے کہ مفسر زیر بحث آیت پر مختلف گوشوں اور زاویوں سے گفتگو کرنے کے ساتھ ساتھ اس آیت سے مختلف مسائل کا استنباط کرے اسی طرح شرح حدیث کا بھی ایک بہت بڑا کمال یہ ہے کہ شارح زیر بحث حدیث کی تشریح و تفصیل کے ساتھ ساتھ اس حدیث سے مختلف مسائل کا استخراج کرے۔ اس سے جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام بے مثال کی جامعیت اور ہمہ گیریت آشکارا ہوتی ہے وہاں ساتھ ہی مفسر اور شارح کی وسعت نظری، فکر کی گہرائی و گیرائی اور تحقیقی استعداد و صلاحیت کا بھی بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے اور یہی خوبی مفسر کی تفسیر اور شارح کی شرح کے مقام و مرتبہ میں خاطر خواہ اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔

شرح صحیح مسلم اور دیگر شروح کا اسلوب

راقم کے پیش نظر جو شروح ہیں ان میں سے ایضاً البخاری میں استنباط مسائل کا کوئی عنوان یا سلسلہ مجھے نظر نہیں آیا۔ البتہ مراۃ المناجیح میں بیشتر مقامات پر مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ نے حدیث زیر بحث کی شرح میں مسائل کا ذکر فرمایا ہے کہیں اختصار کے ساتھ اور کہیں کچھ تفصیل کے ساتھ۔ اسی طرح زبۃ القاری میں بعض مواقع پر حدیث کی شرح میں فوائد کا عنوان ڈال کر بالترتیب والترقیم مسائل کا استخراج کیا گیا ہے۔ فیوض الباری کا اسلوب بھی عمدہ ہے۔ اس میں متعدد مقامات پر ”فوائد و مسائل“ کے عنوان سے زیر بحث حدیث کی روشنی میں ترتیب وار اور عام فہم انداز میں مسائل کا استنباط کیا گیا ہے۔

ان تمام شروح کے تناظر اور تقابل میں شرح صحیح مسلم کو دیکھا جائے تو اس کا مقام نمایاں اور ممتاز نظر آتا ہے۔ اس میں متعدد مقامات پر زیر بحث احادیث کے ماتحت مسائل کا استنباط و استخراج کیا گیا ہے۔ اور تمام ہی مقامات پر باقاعدہ حدیث کے باب کا عنوان اور باب نمبر کا تعین کر کے ترتیب کے ساتھ نمبر وار مسائل مستنبطہ کا ذکر کیا گیا ہے نیز اس بات کا بھی التزام کیا گیا ہے کہ مسائل مستنبطہ میں سے اگر بعض مسائل عمدۃ القاری یا فتح الباری یا شرح مسلم للنووی یا جس شرح سے ماخوذ ہیں وہاں اس کا حوالہ لکھ دیا گیا ہے۔ نیز بعض مقامات پر جہاں کثیر تعداد میں مسائل کا استخراج کیا گیا ہے وہاں شارح نے باقاعدہ اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ ان مسائل میں سے کون سے کس شرح حدیث سے ماخوذ ہیں اور کون سے یا کتنے میری ذہنی کاوش اور غور و فکر کا نتیجہ ہیں۔ ذیل میں عنوان مذکور پر شرح صحیح مسلم کے طول و عرض سے چند مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

سیدنا عتبہ بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مسائل کا استنباط

صحیح مسلم کتاب الایمان کا باب: ”الدلیل علی من مات علی التوحید دخل الجنة“ کی حدیث جس میں سیدنا عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا واقعہ موجود ہے کہ ان کی آنکھوں میں کچھ تکلیف واقع ہو گئی تھی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت مبارکہ میں پیغام بھیجا کہ:

انی احب ان تاتیننی تصلی فی منزلی فاتخذہ
(حضور!) میری تمنا ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لا کر کسی
جگہ نماز پڑھ لیں تاکہ میں اس جگہ کو نماز پڑھنے کے لیے متعین کر
مصلی۔
لوں۔

اس حدیث شریف کی شرح میں مسائل کا استنباط کرتے ہوئے شارح لکھتے ہیں:
حدیث نمبر ۵۷ میں ہے: حضرت عتبہ بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
یہ پیغام بھیجا کہ آپ میرے گھر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اسے مصلی بنا لوں۔ اس حدیث سے حسب ذیل مسائل
مستنبط ہوتے ہیں۔ اس کے بعد شارح نے اس حدیث سے ۲۵ مسائل مستنبط کا ذکر فرمایا۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۱۱)
سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزارنے کی حدیث سے۔۔۔۔۔

مسائل کا استنباط

صحیح مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین کے باب: ”صلوٰۃ النبی ﷺ ودعائه باللیل“ کی تفصیلی حدیث جس میں سیدنا ابن
عباس رضی اللہ عنہما کا رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور ﷺ کے ساتھ رات ٹھہرنے کا واقعہ ہے اس کی شرح میں
مسائل مستنبط کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام مسلم نے اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزارنے کا واقعہ پندرہ اسانید
کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس واقعہ سے متعدد احکام شرعیہ مستفاد ہوتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اس کے بعد شارح نے ۶۹
مسائل ذکر فرمائے۔ ۶۴ مسائل ذکر فرمانے کے بعد شارح نے درمیان میں ایک بات لکھی ہے وہ قابل غور اور لائق مطالعہ ہے
فرماتے ہیں:

علامہ بدرالدین عینی نے اس حدیث سے ۲۶ احکام شرعیہ مستنبط کیے ہیں جن میں سے ۲۱ فوائد ہم نے ذکر کر دیئے ہیں اور
۴۳ فوائد وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم خاص سے مجھ پر منکشف کیے ہیں واللہ الحمد علی ذالک۔ علامہ عینی کے ذکر کردہ جن پانچ فوائد
کو ہم نے ذکر نہیں کیا ان میں سے ایک ہماری نظر میں صحیح نہیں اور چار بالکل ظاہر تھے ان کی تفصیل یہ ہے۔ (تفصیل لکھنے کے بعد
فرماتے ہیں:) بہر حال اگر ان پانچ فوائد کو بھی ملا لیا جائے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس حدیث سے ۶۹ احکام شرعیہ مستنبط
ہوئے۔ اور یہ ہماری نظر میں ہیں ورنہ رسول اللہ ﷺ کے ایک ایک عمل میں جس قدر حکمتیں فوائد اور احکام شرعیہ ہوتے ہیں۔ ان
کو کما حقہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۵۲۲)

”الولاء لمن اعتق“ والی حدیث سے مسائل کا استنباط

صحیح مسلم کتاب العتق کے باب بیان ان الولاء لمن اعتق کی ایک حدیث جس میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے واقعہ کا ذکر

ہے کہ ان کے شوہر غلام تھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہ کو اختیار دیا (کہ وہ ان کے نکاح میں رہیں یا نہ رہیں)۔ حضرت بریرہ نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا۔ الیٰ اخر الحدیث۔

اس حدیث کی مختلف عنوانات کے تحت شرح کرنے کے بعد آخر میں مسائل مستنبطہ کے عنوان کے تحت فقہاء اسلام کے حوالہ سے شارح نے ۱۶۲ مسائل کا ذکر فرمایا ہے۔ آخر میں لکھتے ہیں:

اس حدیث سے فقہاء اسلام نے اس سے بھی زیادہ مسائل مستنبط کیے ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ بعض فقہاء نے اس سے ۴۰۰ مسائل مستنبط کیے ہیں۔ علامہ نووی نے لکھا ہے کہ امام ابن خزیمہ اور امام ابن جریر نے اس حدیث کے مسائل پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ ہمیں چونکہ اس کتاب میں اختصار مطلوب تھا اس لیے ہم نے صرف ۱۶۲ مسائل کا ذکر کیا ہے۔ ان میں سے اکثر مسائل ہم نے فتح الباری کی مختلف ابحاث سے چنے ہیں اور بعض مسائل ہماری ذہنی کاوش اور جودت طبع کا نتیجہ ہیں۔

(شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۷۲)

مقام غور ہے کہ گذشتہ مثال میں شارح نے علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا کہ ”انہوں نے حدیث ابن عباس سے ۱۲۶ احکام شرعیہ مستنبط کیے ہیں جن میں سے ۲۱ فوائد ہم نے ذکر کر دیے ہیں اور ۴۳ فوائد وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم خاص سے مجھ پر منکشف کیے ہیں۔“ اور اس مثال میں علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف فتح الباری کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ”اکثر مسائل ہم نے فتح الباری کی مختلف ابحاث سے چنے ہیں اور بعض مسائل ہماری ذہنی کاوش اور جودت طبع کا نتیجہ ہیں۔“

ان دونوں عبارات میں مسائل مستنبطہ کے متعلق علامہ عینی اور علامہ ابن حجر کا حوالہ دے کر شارح نے جہاں اپنی مکمل دیانتداری کا ثبوت فراہم کیا ہے وہاں ساتھ ہی ”تحدیث نعمت“ کے طور پر یہ بھی واضح کر دیا کہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے استنباط کردہ ۶۹ مسائل میں سے ۴۳ مسائل اور حدیث بریرہ رضی اللہ عنہا کے استنباط کردہ ۱۶۲ مسائل میں سے بعض مجھ پر اللہ تعالیٰ کے کرم خاص اور میری ذہنی کاوش اور جودت طبع کا نتیجہ ہیں۔ واللہ در الشارح الفہام!

اسلوب حوالہ جات اور ماخذ و مراجع

کسی بات کو بیان کر کے اس کا مکمل حوالہ پیش کرنے کو دیانتداری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ گذشتہ ادوار میں بھی اور اب بھی ایسے اہل قلم بکثرت ملیں گے جو کسی کی بات من وعن نقل کرنے کے باوجود اس کا حوالہ دینے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ تحقیق و تصنیف کے میدان میں یقیناً یہ ایک بہت بڑی خیانت ہے۔ بعض مصنفین ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی کی بات نقل کرنے کے بعد حوالہ تو دیتے ہیں مگر حوالہ مکمل نہیں ہوتا۔ ہر ایک کا اپنا انداز ہے اپنا طریقہ ہے اور اپنا اسلوب ہے۔

شرح صحیح مسلم کا اسلوب اس اعتبار سے بالکل منفرد اور انوکھا ہے۔ اس میں جہاں کسی کی عبارت نقل کی گئی ہے۔ وہاں عبارت کے اوپر بالعموم صاحب عبارت کا مکمل نام لکھا گیا ہے۔ اس کے بعد مکمل عبارت کا متن یا اس کا ترجمہ تحریر کیا گیا ہے۔ بعد ازاں جس کتاب سے وہ عبارت لی گئی ہے اس کا مکمل حوالہ دیا گیا ہے۔ یعنی کتاب اور صاحب کتاب کا پورا نام جلد اور صفحہ نمبر کتاب کا مطبع اور متعدد مقامات پر سن طباعت بھی تحریر کیا گیا ہے۔ مثلاً:

علامہ ابو بکر احمد بن علی رازی بھاس خفی متوفی ۷۰۳ھ احکام القرآن ج ۲ ص ۶۳، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور، ۱۴۰۰ھ۔

علامہ یحییٰ بن شرف نووی متوفی ۶۷۶ھ شرح مسلم ج ۲ ص ۷۳، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۷۵ھ۔

حافظ نور الدین علی بن ابی بکر اثشی متوفی ۸۰۷ھ الاستیعاب ج ۸ ص ۲۷۱، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت، ۱۴۰۲ھ۔

”وغير ذلك من الامثلة الكثيرة المنتشرة في اوراق هذا الشرح الفخيم“۔

اس کا فائدہ یہ ہے کہ قاری کو عبارت پڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ صاحب کتاب کس دور میں گزرے ہیں۔ اور اگر کوئی کتب تفسیر و حدیث سے شغف رکھنے والا ہو تو وہ مکمل حوالہ مل جانے کی بدولت اصل ماخذ تک باسانی پہنچ سکتا ہے۔ شرح صحیح مسلم کی یہ خصوصیت بلاشبہ شارح کی محنت شاقہ اور جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ اس گئے گزرے دور میں آج کی بات پر محض کتاب کا نام لے لینا کافی نہیں سمجھا جاتا بلکہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ اپنے مدعی پر مکمل حوالہ دیا جائے۔ سو یہ خصوصیت شرح صحیح مسلم کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے قارئین کو وہ سب کچھ فراہم کیا جو ان کی ضرورت تھا۔

دیگر شروح حدیث میں حوالہ جات کا اسلوب

دیگر شروح حدیث میں حوالہ جات کا اس قدر اہتمام و التزام کو سوں نظر نہیں آتا۔ مراۃ شرح مشکوٰۃ میں مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ کا اسلوب یہ ہے کہ آپ جب دلیل کے طور پر کوئی حدیث شریف نقل فرماتے ہیں تو کتاب کا نام آغاز میں ذکر فرما دیتے ہیں مثلاً ترمذی میں ہے، مسند احمد میں ہے وغیرہ ذالک۔ اور جب کسی کی عبارت نقل فرماتے ہیں تو آخر میں عبارت کے اختتام پر قوسین کے اندر فقط کتاب کا نام درج فرما دیتے ہیں۔ مثلاً: مراۃ، اشعۃ اللمعات وغیرہ۔

صاحب نزہۃ القاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا اسلوب مراۃ سے کافی بہتر ہے۔ آپ جب کسی کتاب کا ذکر فرماتے ہیں تو ساتھ جلد اور نمبر لکھ دیتے ہیں یا اس کتاب کے نام پر حاشیہ لگا کر نیچے جلد، صفحہ لکھ دیتے ہیں۔

فیوض الباری اور ایضاح البخاری میں کوئی معین طریقہ اختیار نہیں کیا گیا۔ کہیں جلد نمبر بیان کر دیا تو کہیں نہیں، متعدد مقامات پر صفحہ اور جلد دونوں بیان کیے گئے ہیں اور کہیں دونوں بیان نہیں کیے گئے۔ ان تمام شروحات کے درمیان شرح صحیح مسلم کا اسلوب اور طریقہ کار بلاشبہ لائق تعریف و تحسین اور نئے لکھنے والوں کے لیے قابل تقلید ہے۔

شرح صحیح مسلم اور دیگر شروح حدیث میں ماخذ و مراجع

اسی طرح ماخذ و مراجع کے اعتبار سے بھی اگر شرح صحیح مسلم کا دیگر شروح حدیث کے ساتھ تقابل کیا جائے تو شرح صحیح مسلم ہی نمایاں مقام لیے نظر آتی ہے۔ میرے پیش نظر جو شروح ہیں ان میں سے کسی کے آغاز یا آخر میں اس بات کو بیان نہیں کیا گیا کہ اس کتاب میں کن کن علماء و ائمہ کی کون کون سے تصانیف اور تحریرات سے استفادہ کیا گیا ہے۔ شرح صحیح مسلم وہ واحد شرح ہے جس کی ساتوں جلدوں میں سے ہر جلد کے آخر میں کم و بیش ۱۵ یا ۱۸ صفحات پر مشتمل ماخذ و مراجع کی تفصیلی فہرست موجود ہے۔ اور یہ فہرست اس انداز سے مرتب کی گئی ہے کہ صرف اس کو پڑھ کر ہی عام قاری کئی باتیں معلوم کر سکتا ہے۔ مثلاً:

- ۱۔ مستند (مشہور و غیر مشہور) تفاسیر کون کون سی ہیں؟ لکھنے والا کون ہے اور کس دور کا ہے؟ وہ تفسیر کب چھپی؟ کہاں سے چھپی؟
- ۲۔ حدیث شریف کی معتمد (معروف و غیر معروف) شروح کون سی ہیں؟ لکھنے والا کون ہے؟ کس دور کا ہے؟ وہ شرح کب اور کہاں سے چھپی؟

۳۔ علم حدیث پر معروف کتب کون سی ہیں؟ کون سی کس محدث نے لکھی؟ کب اور کہاں سے چھپی؟

۴۔ علم فقہ پر علماء احناف کی اہم کتابیں کون سی ہیں؟ علماء شافعیہ کی اہم تصانیف کون سی ہیں؟ علماء مالکیہ کی اور علماء حنابلہ کی اہم تصانیف کون سی ہیں؟ علماء شیعہ کی فقہ و حدیث پر کون سی تصانیف ہیں؟ کتاب کا پورا نام کیا ہے؟ کس سنہ میں کہاں سے طبع ہوئی؟ الغرض معلوم علوم و فنون (اسماء الرجال، لغت، سیرت، عقائد و کلام، اصول حدیث اور اصول فقہ وغیرہ) پر اہم تصانیف کے

بارے میں تعارفی معلومات کے لیے شرح صحیح مسلم کی فہرست ہی کافی ہے۔

دوسری اہم بات قاری کو یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس کتاب کے آخر میں میں یہ فہرست دیکھ رہا ہوں اس کتاب میں کس قدر کتب و تصانیف کی طرف رجوع کیا گیا اور انہیں پیش نظر رکھا گیا ہے اور یہ کہ اس کتاب کے مندرجات کس قدر قابل اعتماد مضبوط محکم اور مستند ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کتاب کے مصنف علام نے حنفی ہونے کے ناطے صرف علماء احناف کی تصانیف کی طرف رجوع نہیں کیا بلکہ احناف سے لے کر حنابلہ تک اور اہل سنت سے لے کر غیر مقلدین دیوبندی اور اہل تشیع تک کی کتب کے حوالہ جات کے ساتھ مدلل و مبرہن گفتگو رقم فرمائی ہے۔ فجزاہ اللہ عنا وعن جميع المسلمين۔

شرح صحیح مسلم اور ماخذ و مراجع کی تعداد

زیر بحث عنوان کی مناسبت سے آخر میں اجمالی طور پر یہ تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ شرح صحیح مسلم میں جن کتب تفسیر و حدیث و فقہ وغیرہ کو ماخذ بنایا گیا ہے ان کی تعداد کتنی ہے؟ تاکہ شرح صحیح مسلم کا مقام اس حیثیت سے مزید واضح ہو جائے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

کتب احادیث: ۵۵۔ کتب تفسیر: ۴۰۔ شروح حدیث: ۴۰۔ کتب اسماء الرجال: ۲۰۔ کتب لغت: ۲۲۔ کتب فضائل و سیرت: ۴۷۔ کتب فقہ حنفی: ۸۲۔ کتب فقہ شافعی: ۱۱۔ کتب فقہ مالکی: ۸۔ کتب فقہ حنبلی: ۹۔ کتب فقہ ظاہریہ (غیر مقلدین): ۵۔ کتب مذاہب اربعہ: ۷۔ کتب شیعہ: ۳۰۔ کتب عقائد و کلام: ۱۳۔ کتب اصول حدیث: ۱۶۔ کتب اصول فقہ: ۱۱۔ متفرقات (کم و بیش): ۶۵۔

شرح صحیح مسلم کے مندرجات اور ہر جلد کے آخر میں متعلقہ فہرست ماخذ راقم کی مذکورہ تمام باتوں پر واضح دلیل ہے۔ من شاء الاطلاع فلیرجع الیہ۔

صحیح مسلم کی ہر کتاب کا تحقیقی تعارف

شرح صحیح مسلم کو دیگر شروح حدیث کے درمیان اس اعتبار سے بھی نمایاں مقام حاصل ہے کہ اس میں صحیح مسلم شریف کی ہر کتاب (کتاب الایمان، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الحدود وغیرہ) کا ابتداء نہایت جامع اور تحقیقی تعارف پیش کیا گیا ہے۔ میرے پیش نظر جو شروح حدیث ہیں ان میں سے ہر ایک کا اسلوب الگ ہے۔

دیگر شروح حدیث اور شرح صحیح مسلم کا اسلوب

مراۃ شرح مشکوٰۃ میں مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کسی بھی کتاب کے آغاز میں اس کتاب کے عنوان کی مختصر لغوی اور اصطلاحی اور اعرابی تشریح فرما دیتے ہیں۔ بعض اوقات فقہی تشریح بھی فرما دیتے ہیں۔ نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری میں مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کا اسلوب مراۃ سے بلند ہے۔ آپ بعض اوقات صحیح بخاری کی کسی کتاب کا تفصیلی تعارف پیش کرتے ہیں جیسے کتاب الایمان۔ اور بعض اوقات زیادہ تفصیل نہیں فرماتے۔ لیکن بہر حال تعارف کو واضح کر کے پیش کرتے ہیں۔ ایضاً البخاری کا انداز بھی تقریباً نزہۃ القاری کی طرح ہے۔ کہیں بہت زیادہ تفصیلی تعارف پیش کیا گیا ہے کہیں اختصار کے ساتھ۔ ان شروح میں فیوض الباری کا انداز سب سے بہتر ہے۔ اس میں متعدد مقامات پر باب کے تعارف میں ”فوائد و مسائل“ کا عنوان قائم کر کے فقہی مسائل کو بالتفصیل اور عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

شرح صحیح مسلم کا اسلوب ان سب سے منفرد اور علیحدہ ہے۔ کم و بیش ہر کتاب کا تعارف اس انداز سے پیش کیا گیا ہے کہ پڑھنے والا اس کتاب کے آغاز سے پہلے ہی اپنے ذہن میں معلومات کا ایک جامع مرتب اور مدلل ذخیرہ جمع کر لیتا ہے۔ چنانچہ اس شرح میں صحیح مسلم کی کسی بھی کتاب کا تعارف درج ذیل طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔

(۱) کتاب کے عنوان کی مستند لغات کی روشنی میں باحوالہ تحقیق (۲) اس عنوان کے متعلق قرآن حکیم کی متعدد آیات مع ترجمہ (۳) مستند کتب حدیث سے احادیث کا با ترجمہ اور باحوالہ عظیم ذخیرہ (۴) عنوان کے متعلق اکثر و بیشتر مستند کتب فقہ سے حوالہ جات کے ساتھ فقہی احکام۔ بسا اوقات مذاہب اربعہ کا مدلل اور باحوالہ عبارات کے ساتھ واضح بیان۔ کتاب کے عنوان کا اس نہج پر تحقیقی اور تفصیلی تعارف کسی اور شرح میں نظر نہیں آتا۔ بطور مثال چند کتابوں کے عنوانات کا اجمالی تعارف ملاحظہ فرمائیے۔

صحیح مسلم کی ہر کتاب کے تحقیقی تعارف پر شرح صحیح مسلم سے چند مثالیں

کتاب الطہارۃ: (۱) لغت کی مستند کتاب ”تاج العروس“ کی روشنی میں طہارت کے لغوی معنی کی تحقیق (۲) طہارت کے متعلق قرآن حکیم سے ۱۳ آیات مع ترجمہ و مختصر تفسیر (۳) طہارت سے متعلق صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ، طحاوی اور دیگر مستند کتب حدیث سے تقریباً ۲۳ احادیث مکمل حوالہ اور ترجمہ کے ساتھ (۴) امام غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف لطیف احیاء العلوم کی روشنی میں طہارت کے مراتب اور درجات کا بیان۔ (ج ۱ ص ۸۴۹)

کتاب الزکوٰۃ: (۱) نہایہ اور عمدۃ القاری کی روشنی میں زکوٰۃ کا لغوی اور اصطلاحی معنی (۲) قرآن حکیم کی مختلف آیات اور احادیث رسول ﷺ کی روشنی میں زکوٰۃ کی ۲۲ حکمتیں (۳) صحیح احادیث مبارکہ اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کی روشنی میں فرضیت زکوٰۃ کی تاریخ (۴) کس مال پر کتنی زکوٰۃ ہے؟ جانوروں کی زکوٰۃ کس حساب سے دی جائے گی؟ نقشہ کی صورت میں مکمل تفصیل (۵) قرآن حکیم کی آیات اور صحیح احادیث کی روشنی میں زکوٰۃ کی اہمیت (۶) نظام زکوٰۃ کی مرکزیت کا بیان (ج ۲ ص ۸۷۵)

کتاب الاعتکاف: (۱) مفردات امام راغب کی روشنی میں اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی (۲) فقہ حنفی کی معتد کتاب بدائع کی روشنی میں اعتکاف کی تعریف اور اقسام (۳) شرح مسلم للنووی کی روشنی میں اعتکاف کے متعلق مذاہب ائمہ (۴) عمدۃ القاری کی روشنی میں اعتکاف سے متعلق احناف کا نظریہ (۵) رمضان کے اخیر عشرہ کا اعتکاف جو کہ سنت مؤکدہ ہے اس کی شرائط وغیرہ سے فقہاء نے بحث نہیں کی، شارح کی شرح المہذب للنووی کی روشنی میں تحقیق (۶) المہبوط للسرخی کی روشنی میں فرض اعتکاف کے احکام (۷) بدائع الصنائع کی روشنی میں نفل اعتکاف کے احکام (۸) گرمی کی وجہ سے اعتکاف میں غسل کے حکم کی تفصیل (۹) بدائع عالمگیری اور ہدایہ کی روشنی میں صحت اعتکاف کی شرائط (۱۰) اعتکاف کے وقت آغاز اور دیگر امور کی تفصیل۔ (ج ۲ ص ۲۲۰)

کتاب البیوع: (۱) المفردات اور البحر الرائق کی روشنی میں بیع کا لغوی اور شرعی معنی (۲) بیع و شراء کے حوالہ سے نظام سرمایہ داری اور نظام اشتراکیت کا تعارف (۳) نظام سرمایہ داری کو پروان چڑھانے میں سود کا کردار (۴) سود کے استحصالی نظام کو ختم کرنے میں اسلام کی ہدایات (قرآن و حدیث کی روشنی میں) (۵) نظام سرمایہ داری کو پھیلانے میں احتکار، سٹمپ ملاوٹ اور جعلی اشیاء کا کردار (۶) ان تمام خامیوں کی روک تھام کے لیے اسلام کی ہدایات (قرآن و حدیث کی روشنی میں) (۷) سوشلزم اور کمیونزم کا نقطہ اتحاد اور ان میں فرق (۸) سوشلزم کی مزعوم طبقاتی مساوات اور اس کے مقابلہ میں اسلام کی اصولی مساوات (۹) سوشلسٹ نظام کی ڈکٹیٹر شپ۔ (ج ۳ ص ۹۲)

کتاب الجہاد والسیر: (۱) تاج العروس کی روشنی میں جہاد کے لغوی معنی کی تحقیق (۲) احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کی مستند کتب، عمدۃ القاری، بدائع الصنائع، عنایہ، فتح القدیر، فتح الباری، اکمال المعلم اور کشف القناع کی روشنی میں جہاد کا شرعی معنی (۳) المہبوط للسرخی کی روشنی میں فرضیت جہاد کے تدریجی مراحل کی تفصیل (۴) احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کی مستند کتب سے

جہاد کی اقسام میں چاروں ائمہ کے مسلک کی وضاحت (۵) جہاد کب فرض عین ہوتا ہے اور کب فرض کفایہ؟ (۶) فتاویٰ عالمگیری کی روشنی میں جہاد کے مباح ہونے کی شرائط (۷) علامہ ابن قدامہ حنبلی کی معروف کتاب ”المغنی“ سے وجوب جہاد کی شرائط۔

(ج ۵ ص ۲۳۸)

کتاب الاثریۃ: (۱) لغت کی مستند کتب لسان العرب، تاج العروس اور اقرب الموارد کی روشنی میں خمر کا لغوی معنی (۲) خمر کی حرمت پر قرآن حکیم اور باحوالہ احادیث صحیحہ سے دلائل (۳) تفسیر قرطبی کی روشنی میں تحریم خمر کی تاریخ (۴) المغنی کی روشنی میں خمر اور دیگر نشہ آور مشروبات سے متعلق مذاہب فقہاء اور ان کے دلائل (۵) درمختار اور فتاویٰ عالمگیری کی روشنی میں امام اعظم کا نظریہ (۶) ہدایہ کی روشنی میں خمر کے متعلق معروف ۱۰ احادیث کا بیان (۷) وہ نشہ آور مشروبات جو خمر نہ ہوں ان کی قلیل مقدار کے جواز پر قرآن کریم اور ۸ مستند کتب احادیث سے دلائل (۸) جس مشروب کی تیزی سے نشہ کا خدشہ ہو اس میں پانی ملانے کے بعد اس کو پینے کے جواز پر تقریباً ۱۶ کتب حدیث سے استدلال (۹) فتاویٰ شامی اور المہبوط کی روشنی میں نبیذ کی تعریف، نبیذ شدید اور مثفلت کے حلال ہونے پر احناف کے دلائل کی تفصیل (۱۰) عمدۃ القاری کی روشنی میں حدیث ”ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام“ کی تحقیق (۱۱) بھنگ کا لغوی معنی (تاج العروس کی روشنی میں) اور اس کے نقصات (اشیۃ الممعات کی روشنی میں) (۱۲) احناف، شوافع، مالکیہ اور حنابلہ کی مستند کتب سے بھنگ کے شرعی حکم کی تفصیل اور مذاہب ائمہ (۱۳) حشیش اور ایفون کی تحقیق۔ ایفون کا شرعی حکم (۱۴) تمباکو نوشی کی تفصیلات (اس کی تاریخ، نقصانات، خواتین میں تمباکو نوشی کے مضرات)۔ تمباکو نوشی کے متعلق فقہاء احناف، فقہاء شافعیہ، فقہائے مالکیہ اور فقہائے حنابلہ کا موقف، تمباکو نوشی کے متعلق مصری علماء کی تحقیق، شارح کی تحقیق اور موقف (۱۵) الکحول اور اسپرٹ کی تحقیق (۱۶) ایلو پیٹھک ادویہ، پرفیومز اور الکحول کی قلیل مقدار کے جواز کی تفصیل۔ (ج ۶ ص ۲۲۳ تا ۲۲۷)

کتاب العلم: (۱) حکماء اور متکلمین کے موقف کے مطابق علم کی تعریف (۲) محدثین کی اصطلاح میں علم کی تعریف (۳) روح المعانی، عمدۃ القاری، البحر الرائق، تاج العروس، مختصر المعانی اور دیگر مستند کتب کے حوالہ جات کے ساتھ مروجہ علوم دینیہ کی تعریفات (۴) قرآن حکیم سے ۱۰ آیات مبارکہ اور مستند کتب حدیث سے کم و بیش ۱۳۳ احادیث کی روشنی میں علم کی فضیلت (۵) جامع الترمذی، عمدۃ القاری، تفسیر کبیر، تفسیر بیضاوی اور روح المعانی کی روشنی میں ”العلماء ورثة الانبیاء“ کی تحقیق (۶) ۱۶ احادیث مبارکہ کی روشنی میں اہل علم کے فضائل اور اخروی درجات اور ۶ احادیث مبارکہ کی روشنی میں اہل علم کے حقوق کا بیان (۷) احادیث صحیحہ کی روشنی میں اہل علم کے اختلاف کا باعث رحمت اور یسر ہونا (۸) طلب علم کے متعلق بعض مشہور احادیث کی تحقیق (۹) ۱۹ احادیث مبارکہ کی روشنی میں اہل علم کو تحذیر اور نصیحت۔ (ج ۷ ص ۳۷۲)

راقم نے اس شرح کے تفوق اور برتری کو ثابت کرنے کے لیے شرح صحیح مسلم کی سات جلدوں کی مناسبت سے سات مثالیں پیش کرتے پراکتفاء کیا ہے، وگرنہ اس شرح کے تمام تحقیقی تعاریفات جمع کرنے کی صورت میں ایک مکمل کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ مذکورہ سات مثالیں فقط اجمالی خاکہ کی شکل میں ہیں، جن کی روشنی میں بالکل واضح اور ظاہر ہے کہ دیگر شروح حدیث اور اس شرح کے درمیان کیا فرق ہے؟ اور یہ کہ اس شرح میں احادیث مبارکہ پر گفتگو سے قبل کتاب کے عنوانات کا کس قدر ہمہ گیر انداز میں تفصیل، تنبیہ اور تحقیق و تدقیق کے ساتھ مفصل اور سیر حاصل تعارف پیش کیا گیا ہے۔

دعائے ضرر اور بددعا

ہمارے ہاں عام طور پر شارحین یا اور دیگر صاحبان تصنیف اپنی کتب میں جب رسول اللہ ﷺ کی کسی کے خلاف دعا کا ذکر

کرتے ہیں تو اسے ”بدعا“ سے تعبیر کرتے ہیں۔ مثلاً فلاں کے لیے حضور ﷺ نے بدعا فرمائی یا فلاں کے لیے حضور ﷺ نے بدعا نہیں فرمائی۔

مشکوٰۃ المصابیح ”باب فی اخلاقہ و شمائلہ ﷺ“ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا:

یا رسول اللہ ﷺ: ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمة.

اس حدیث شریف کا ترجمہ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ (ﷺ) مشرکین پر بدعا کیجئے فرمایا: میں بدعا کرنے والا نہ بھیجا گیا، میں تو رحمت ہی بھیجا گیا

ہوں۔ (مرآۃ الناجح ج ۶ ص ۷۲، مطبوعہ ضیاء القرآن لاہور)

صحیح بخاری، کتاب العلم کی ایک حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا سے یہ مسئلہ بیان فرمایا کہ عورت جب پانی (منی) دیکھے تو غسل کرے۔ یہ سن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ چھپا لیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا:

نعم! تربت یمینک فہم یشبہا الولد.

ہاں ہوتا ہے۔ تیرا ہاتھ گرد آلود ہو۔ (اگر ایسا نہ ہو) تو پھر

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۴) بچہ ماں سے کس وجہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

اس حدیث شریف میں حضور ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ”تربت یمینک“۔ اس کی شرح کرتے ہوئے صاحب

نزہۃ القاری لکھتے ہیں: یہ جملہ بدعا اور زجر کے لیے ہے الخ۔ (نزہۃ القاری ج ۱ ص ۳۹۶)

صاحب ایضاح البخاری اس جملہ کی شرح میں لکھتے ہیں: یہ جملہ بدعا کا ہے لیکن بدعا مراد نہیں ہوتی۔

(ایضاح البخاری ج ۲ ص ۵۱)

اسی طرح جب حضور ﷺ نے کفار کے نام لے لے کر فرمایا:

اللہم علیک بقریش اللہم علیک بقریش

اللہم علیک بعہمرو بن ہشام و عتبہ بن ربیعہ و

شیبہ بن ربیعہ والولید بن عتبہ وامیہ بن خلف و

عقبہ بن ابی معیط و عمارۃ بن الولید.

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۷۴)

اس مقام پر بھی شارحین نے یہی لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدعا فرمائی۔ (فیوض الباری شرح البخاری ج ۱ پارہ ۱: ص ۷۴)

شرح صحیح مسلم کا مقام

ان تمام شروح کے درمیان شرح صحیح مسلم کا یہ عظیم الشان امتیاز ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کی کسی کے خلاف دعا کو کہیں

بھی ”بدعا“ کے الفاظ سے تعبیر نہیں کیا گیا۔ جہاں کہیں بھی ایسا موقع آیا ہے وہاں دعائے ضرر کا لفظ استعمال کیا گیا ہے یا کوئی اور ایسا

لفظ جو آپ ﷺ کے زیادہ سے زیادہ شایان شان ہو۔ چنانچہ شارح اس حوالہ سے اپنا موقف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے جو بعض مواقع پر کچھ مشرکوں کے لیے دعائے ضرر فرمائی ہے اس کو بدعا سے تعبیر کرنا جائز نہیں ہے۔

کیونکہ آپ ﷺ کی طرف کسی بھی اعتبار سے لفظ بدعا کو استعمال کرنا صحیح نہیں ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۵۲)

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو احزاب کی شکست اور ان کے قدم اکھڑنے کی دعا فرمائی ہے اس کو بددعا کہنا جائز نہیں ہے اور ایسا کہنا رسول اللہ ﷺ کی سخت توہین ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا کوئی قول یا فعل ”بد“ نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. بے شک اللہ کے رسول (ﷺ) میں تمہارے لیے حسین

(الاحزاب: ۲۱) نمونہ (عمل) ہے۔

اللہ تعالیٰ تو رسول اللہ ﷺ کے افعال کو حسین فرمائے اور کوئی شخص آپ کا امتی ہو کر آپ کے کسی فعل کو ”بد“ کہے یہ نہایت بے ادبی اور سخت توہین ہے۔ جس شخص نے بھی آپ ﷺ کی کسی دعا کو بد کہا اس کو توبہ کرنی چاہیے۔ اس قسم کی دعاؤں کے لیے بالعموم دعائے ضرر کہنا چاہیے یا بالخصوص ترجمہ کیا جائے مثلاً: آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ”اللہم علیک باہی جہل“۔ تو یوں ترجمہ کیا جائے: آپ نے دعا فرمائی اے اللہ تو ابو جہل کو پکڑ یا آپ نے ابو جہل کی گرفت کے لیے دعا فرمائی۔ اسی طرح یہاں ترجمہ کیا جائے کہ آپ نے مشرکین کی جماعتوں کی شکست کی دعا فرمائی۔ عام طور پر مترجمین اس قسم کے کلمات کا ترجمہ ”بد دعا“ کرتے ہیں۔ بعض معاصرین نے بھی اس قسم کے کلمات کا ترجمہ بد دعا کیا ہے۔ العیاذ باللہ۔ رسول اللہ ﷺ کا ہر قول اور ہر فعل بد ہونے سے پاک اور بری ہے۔ بعض معاصرین لکھتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے کفار کے لیے بد دعا فرمائی۔ نیز لکھتے ہیں: جناب رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے روز مشرکوں کے لیے بد دعا کی۔ ابو جہل بن ہشام، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عقبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط کے لیے بد دعا کی۔ (تفہیم البخاری ج ۳ ص ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶)

بعض معاصرین اور ایسے تمام مترجمین پر لازم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے افعال حسنہ کو بد کہنے سے توبہ کریں اور اپنی تصانیف سے ان کلمات کو نکال دیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۰۰)

شارح کی اس عبارت کی روشنی میں بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ شرح صحیح مسلم نے جہاں اپنے قارئین کو تحقیق و تدقیق اور اجتہاد کی سکھن راہوں کے نشیب و فراز سے آگاہی بخشی، پیش آمدہ مسائل کے حل کی طرف فکر کے دھارے کو موڑا، فرامین نبویہ (علی صاحبہا التسلیم والتحیہ) سے استخراج مسائل کا سلیقہ سمجھایا، دل و دماغ کے مستور اور محجوب گوشوں کو بے نقاب کر کے انہیں وسعت بخشی وہاں یہ بھی سمجھا دیا کہ جناب رسالت مآب ﷺ کی بارگاہ کا کیا ادب اور احترام ہے، آپ ﷺ سے جن چیزوں کو نسبت حاصل ہو جائے ان کا کیا مقام اور مرتبہ ہے۔ ”لنؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه وتوقروه“ کا دائرہ کس قدر وسیع ہے۔

عبارت مذکورہ کے خط کشیدہ جملے بھی بہت قابل غور ہیں ان میں کس قدر عشق و محبت کا غلبہ ہے، کس قدر لذت اور مٹھاس ہے، اس کو حقیقۃً وہی شخص محسوس کر سکتا ہے، جس کا دل محبت رسول ﷺ سے سرشار ہو، مجھ جیسے نا آشنا تو ان جملوں پر محض داد ہی دے سکتے ہیں۔

شرح صحیح مسلم کی شہرت و مقبولیت

[illegible]

باعث قارئین کے سنجیدہ مزاج، اہل علم اور سلجھے ہوئے طبقہ سے دور رہیں۔ الغرض کسی بھی کتاب کی شہرت اور مقبولیت کو گھٹانے کے جتنے اسباب ہو سکتے ہیں ان سب کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ خواہ وہ تفاسیر کی شکل میں ہو، شروع حدیث کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں ہو۔ اس کے برعکس ہمارے ہاں ایسی کتابوں کی بھی کمی نہیں جو موثر و مدلل اسلوب بیان، مندرجات کی وسعت، انداز بیان کے اعتدال، قارئین کی فراوانی، رغبت اور شدت اشتیاق کے باعث بارہا طبع ہوئیں، پڑھی گئیں، مقبول ہوئیں، معروف ہوئیں اور دیکھتے ہی دیکھتے قارئین کا ایک وسیع ترین حلقہ تیار ہو گیا۔۔۔ انہی کتابوں میں ایک کتاب 'شرح صحیح مسلم' بھی ہے۔

اس شرح کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ حقیقت غنی نہیں ہے کہ شرح صحیح مسلم کا اسلوب بیان انتہائی سہل اور سلیس ہونے کے ساتھ ساتھ باوقار اور سنجیدہ بھی ہے، تعصب، غلو، مبالغہ آرائی اور جارحیت جیسی مذموم صفات اس میں دور دور تک نظر نہیں آتیں، دلائل و براہین سے اس کا دامن لبریز ہے، موضوعات و مشمولات بہت وسیع اور کشادہ ہیں۔ آیات قرآنیہ کی تفسیر، احادیث نبویہ کی شرح اور مسائل فقہیہ سے لے کر جدید مسائل کے موضوعات اس شرح کا خاصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر اردو شروع حدیث کے مقابلہ میں اس شرح نے شہرت و مقبولیت بھی زیادہ پائی۔ بالخصوص اہل علم و اہل فکر اور سنجیدہ مزاج قارئین نے اسے بہت سراہا اور پسند کیا، نیز کراچی، کراچی سے پاکستان اور پاکستان سے نکل کر بیرون ممالک بھی اس شرح نے اپنا پیغام پہنچایا۔ بلاشبہ یہ شارح کی بہت بڑی خوش نصیبی ہے کہ ان کی زندگی میں ان کے سامنے شرح صحیح مسلم کے کئی ایڈیشن طبع ہو کر ملک اور بیرون ملک پہنچ گئے۔ (مارکیٹ میں اس وقت نواں ایڈیشن چل رہا ہے)

جلد اول کے آغاز میں خود شارح صحیح مسلم اللہ عزوجل کے اس عظیم احسان کا اعتراف اور اس پر شکر ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

میں نے جب شرح صحیح مسلم کو بہت تفصیل کے ساتھ لکھنا شروع کیا تھا تو بعض دوستوں نے کہا آپ مختصر لکھتے تو یہ مکمل ہو جاتی، پتا نہیں، عمر وفا کرے یا نہ کرے اور اس کی تکمیل ہو سکے یا نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بے پایاں احسان ہے کہ شرح صحیح مسلم نہ صرف یہ کہ میری زندگی میں مکمل ہوئی بلکہ طبع ہو گئی اور اس کے کئی ایڈیشن نکل گئے۔ اور برصغیر پاک و ہند کے علاوہ یورپ، امریکہ اور افریقہ کے دور دراز علاقوں تک یہ کتاب پہنچ گئی اور اس کتاب کو پڑھا گیا اور ہر طبقہ میں اس کی پذیرائی ہوئی۔ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۳)

شارح کا یہ دعویٰ کہ "برصغیر پاک و ہند کے علاوہ یورپ، امریکہ اور افریقہ کے دور دراز علاقوں تک یہ کتاب پہنچ گئی" اس کی تصدیق و تائید کے لیے قائد اہل سنت حضرت علامہ مولانا مہاشاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ العالی کے درج ذیل تاثرات ملاحظہ ہوں:

قائد اہل سنت امام نورانی کی تصدیق و تائید

میں ملک سے باہر بہت سے مقامات پر جاتا رہا ہوں، ابھی حال ہی میں اپنے بعض احباب اور دوستوں کے ساتھ کینیڈا بھی گیا تھا۔ اس مرتبہ مجھے تعجب ہوا، جب میں کینیڈا کے شہر "دون کاؤر" گیا۔ دون کاؤر، کینیڈا کا آخری کونا ہے جو پوسٹلک اوٹن کے کنارے پر واقع ہے۔ اس مرتبہ جب میں گیا تو ایک صاحب نے مجھے اپنے گھر پر کھانے کے سلسلے میں مدعو کیا تو مجھے وہاں یہ دیکھ کر انتہائی خوشی اور مسرت ہوئی کہ دنیا کے اس کنارے پر شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ غلام رسول سعیدی کی شرح صحیح مسلم اس گھر میں موجود تھی۔

یہ اگست کا واقعہ ہے اور ابھی ستمبر میں، میں ناروے گیا۔ ناروے شمال کی طرف سے دنیا کا آخری کونا ہے۔ اس ملک میں کبھی کوئی مسجد نہیں تھی۔ ورلڈ اسلامک مشن (ناروے) نے چار پانچ سال کی جدوجہد کے بعد اپنی زمین خرید کر میناروں اور گنبد والی پہلی مسجد بنائی۔ اسی سال ستمبر میں اس مسجد کا افتتاح تھا۔ مسجد کے ساتھ ایک عظیم الشان لائبریری بھی تھی۔ مجھے یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ دنیا

کے اس کنارے پر بھی لائبریری میں جہاں اک طرف پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب کا ترجمہ کنز الایمان، انگریزی زبان میں موجود تھا تو دوسری طرف، ماشاء اللہ حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب کی شرح صحیح مسلم بھی وہاں موجود تھی۔
(صدارتی خطاب ۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۰ھ / ۲۰ دسمبر ۱۹۹۷ء، پیراڈائیز ہوٹل، کراچی، تقریب تعارف و پاس ”قیان القرآن“) (ماخوذ از حیات سعید ملت، مؤلفہ مولانا محمد ناصر خان چشتی)

اقتباسات از تاثرات مشائخ

شرح صحیح مسلم کو اس حیثیت سے بھی امتیازی شان حاصل ہے کہ اس کے بارے میں ملک اور بیرون ملک کے مقتدر علماء و مشائخ نے اپنے گرانقدر علمی اور فکری تاثرات کا تحریری اظہار فرمایا ہے۔ میرے نزدیک ان علماء و مشائخ کے مختصر تاثرات بھی میری تفصیلی بحث پر بہت فائق اور بلند درجہ کے حامل ہیں۔ بعض تاثرات وہ ہیں جو شرح صحیح مسلم کی مختلف جلدوں کے آغاز میں چھپے ہوئے ہیں اور بعض وہ ہیں جن کا اظہار شرح صحیح مسلم کی تعارفی تقریب میں علماء نے فرمایا اور وہ مختلف اخبارات میں چھپے۔ پہلے ہم ان اہم تاثرات کے اقتباسات پیش کر رہے ہیں جو شرح صحیح مسلم کے آغاز میں موجود ہیں اس کے بعد اخبارات میں چھپنے والے تاثرات اور اخباری بیانات پیش کریں گے:

مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمۃ

(مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی و جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان)

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ذوالحجہ والکرم حضرت علامہ غلام رسول سعیدی زیدت مکارمہم، جلیل القدر محدث، فقیہ، مدرس، خطیب اور صاحب طرز مصنف و محقق ہیں آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں آپ کے فاضل تلامذہ جو پاکستان اور بیرون پاکستان اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں اور آپ کی گراں قدر تصانیف جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل چکی ہیں آپ کا بہترین تعارف ہیں۔
فقیر نے اپنی گونا گوں مصروفیات کے باعث اس شرح کو مکمل نہیں پڑھا ہے مگر بقدر ضرورت اس کے اہم مقامات سے استفادہ کا شرف ضرور حاصل کیا ہے۔ دوران مطالعہ جو خوبیاں اس کی ابھر کر سامنے آئی ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) فقہ حنفی پر احادیث سے استدلال اور اس کی ترجیح کے دلائل۔

(۲) اختلافی مسائل میں علمی انداز نگارش۔

(۳) جدید مسائل کی تحقیق اور ان پر بھرپور علمی تبصرے۔

(۴) پوری کتاب پیچیدہ خالص علمی اور تحقیقی مواد پر مشتمل ہونے کے باوجود سلاست بیان اور ادبیانہ تحریر کے باعث انتہائی دلچسپ اور دل آویز ہے۔

(۵) ایک بالغ نظر محقق اپنے معاصرین کی تحریروں سے بے خبر نہیں رہ سکتا، علامہ نے معاصرین کی متعلقہ تحریروں کا عمیق مطالعہ کیا ہے اور ان پر بصیرت افروز تبصرے کیے ہیں جس حدیث پر کلام کیا ہے، سیر حاصل کیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۳۲)

علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ

(شارح صحیح بخاری و شیخ الحدیث دارالعلوم حزب الاحناف لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شرح صحیح مسلم محقق عصر حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی زید مجدہ کی عظیم و جلیل القدر تالیف ہے جہاں تک میرے علم و نظر کا تعلق ہے ابھی تک صحیح مسلم کی اردو میں ایسی جامع شرح میری نظر سے نہیں گزری۔

میری نظر میں شرح صحیح مسلم، علم و عرفان اور تحقیق و تدقیق کا خزینہ ہے، علامہ موصوف نے محنت کی ہے اور واقعی محنت کی ہے اور مسائل جدیدہ پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا ہے۔ علامہ موصوف نے جن بعض مسائل میں علماء حاضر اور مابقی سے اختلاف کیا ہے تو یونہی نہیں کیا، بلکہ تحقیق و تفتیش کو دلائل و براہین سے مزین کر کے پیش کیا ہے، مسائل فروعیہ خصوصاً مسائل جدیدہ میں اہل علم کی ذراؤں کا ہونا کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اگر ان کی تحقیق سے کسی کو اختلاف ہے تو محض فتویٰ کی زبان سے نہیں بلکہ دلائل شرعیہ کی رو سے تنقید و تبصرہ کیا جائے تاکہ تصویر کے دونوں رخ سامنے آجائیں۔ علماء میں حضرت علامہ موصوف نے شرح صحیح مسلم تالیف فرما کر علماء و طلباء و مدرسین اور عام مسلمانوں کے لیے فہم و تفہیم حدیث کا ایک دروازہ کھول دیا ہے، میری دعا ہے کہ مولا تعالیٰ جل مجدہ اپنے طیب و طاہر مقدس رسول ﷺ کے طفیل شرح صحیح مسلم کو مسلمانوں کے لیے مینارۂ نور بنائے۔

(شرح صحیح مسلم ج ۷ ص ۳۲)

علامہ مفتی منیب الرحمن مدظلہ العالی

(مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی و چیئرمین مرکزی رویت ہلال کمیٹی پاکستان)

میں دوران تصنیف مصنف سے انتہائی فکری قرب کی بناء پر شرح صدر کے ساتھ بنا لگ دہل یہ عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ اس کتاب کی تصنیف اور ترتیب و تسوید کے دوران مصنف کا انداز فکر سو فیصد معروضی رہا ہے۔ بہت سے مسائل پر عمیق مطالعے کے باوجود حتمی رائے قائم کرنے سے قبل انہوں نے معاصر اہل علم سے علمی تبادلہ خیال اور مذاکرے کا طریقہ کار بھی اختیار کیا ہے، کئی مسائل ایسے بھی ہیں جن میں حق پر آگہی کے بعد انہوں نے اپنی سابقہ رائے کو تبدیل کیا ہے اور درحقیقت ہر دور میں علماء حق کا شعار بھی یہی رہا ہے کہ نفسانیت اور انانیت کو قبول حق کی راہ میں انہوں نے کبھی حائل نہیں ہونے دیا۔

احادیث کی شرح کے دوران جو بھی علمی و فقہی مسئلہ زیر بحث آیا، مصنف نے اس امر کا التزام کیا ہے کہ اسلامی عقائد و نظریات اور اہل سنت و جماعت کے معمولات کو کتاب و سنت سے ثابت کیا جائے، مذاہب اربعہ اور حسب ضرورت فقہ جعفریہ کے موقف کو ان کی اصل، مستند اور مسلمہ کتب سے دلائل کے ساتھ نقل کر کے دیاندارانہ تقابلی مطالعے (Comparative Study) کا موقع فراہم کیا ہے اور پھر فقہ حنفی کی وجہ ترجیح کو کتاب و سنت سے واضح کیا ہے۔

دور جدید کے ”مجتہد فیہ“ مسائل سے مصنف نے پہلو تہی اختیار نہیں کی بلکہ ان کا قرآن و سنت کی روشنی میں دانی شافی حل پیش کیا ہے۔ یہ امر باعث اطمینان بلکہ لائق افتخار ہے کہ جدید مسائل کا حل پیش کرتے وقت مصنف نام نہاد متجددین (Innovators) اور مستشرقین سے مرعوب نہیں ہوئے بلکہ دلائل و براہین سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ اسلام قیامت تک کے لیے قابل عمل اور واجب الاتباع دین ہے اور اس میں ایسے جامع اصول ہیں جو نئے پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لہذا مصنف نے نئے ”مجتہد فیہ“ مسائل میں تجدد پسندی اور جمود و تجدد (Rigidity) یعنی افراط و تفریط دونوں سے ہٹ کر توازن و اعتدال کی راہ کو اختیار کیا ہے اور اسلام کی حقانیت ہمہ گیری اور وسعت پذیری کو دلائل حقہ، نصوص قرآن و حدیث، آثار صحابہ و تابعین اور اقوال ائمہ سے ثابت کیا ہے۔

بعض معاصر شراح حدیث کا یہ بھی وطیرہ ہے کہ وہ نہایت دیدہ دلیری سے شرح حدیث کے موقع پر بعض اکابر کے قول فیصل اور محاکمے کو ”ایجاد بندہ“ اور ذاتی و شخصی رائے کے طور پر اصل ماخذ و مراجع کا حوالہ دیئے بغیر پیش کر دیتے ہیں۔ یہ طریقہ کار دور حاضر کے مروجہ و مسلمہ طرز تحقیق کے بالکل منافی ہے کیونکہ یہ ایک طرح کا علمی و ادبی سرقت (Literary Theft) ہے جسے عربی ادب میں انحال (Plagiarism) کہتے ہیں۔

لیکن الحمد للہ مصنف نے اس کے بالکل برعکس فقہی و اجتہادی مسائل کے بارے میں متقدمین و معاصرین کی آراء کو اجماع کے حوالہ جات کے ساتھ پیش کیا ہے اور جہاں اختلاف رائے کی نوبت آئی ہے وہاں اپنا محاکمہ (Juristic Opinion) صراحت کے ساتھ پیش کیا ہے اور اپنی فقہی و علمی رائے کی برتری کو دلائل سے ثابت کیا ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۲۸)

علامہ محبت اللہ نوری مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث دارالعلوم حنفیہ فریدیہ، بصیر پور)

سید المحمد ثین حضرت امام مسلم علیہ الرحمۃ کی شہرہ آفاق تصنیف ”صحیح مسلم“ صدیوں سے اہل علم میں متداول اور مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہے۔ اس کی متعدد شروح لکھی گئیں۔ زیر تبصرہ ”شرح صحیح مسلم“ (اردو) ان شروح میں ایک گراں قدر اضافہ ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اپنے مواد تحقیق و تدقیق، فنی مباحث، گمراہ فرقوں کے رد، مسلک اہلسنت کی بادلائل تائید اور مسائل عصریہ پر گفتگو کے اعتبار سے آج تک دنیا کے حدیث میں ایسی کوئی کتاب تحریر نہیں کی گئی تو بے جا نہ ہوگا۔

یہ کتاب کئی خصوصیات کی حامل ہے۔ متن احادیث کا بڑا سلیس، عمدہ اور رواں ترجمہ حدیث پر فنی بحث، قرآن و احادیث، آثار و اقوال تابعین سے استدلال، ائمہ اربعہ کے علاوہ دیگر فقہی مذاہب کی توضیح و تشریح کے بعد فقہ حنفی کی ترجیح پر زبردست دلائل اس انداز سے پیش کیے ہیں کہ قاری کو دل کی گہرائیوں سے یہ یقین ہو جاتا ہے کہ فقہ حنفی قرآن و حدیث کا صحیح ترجمان ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ توضیح مسالک اصل متون اور بنیادی مآخذ سے کی گئی ہے۔ علامہ سعیدی کی جو بات بطور خاص پسند آئی وہ آداب رسالت اور عشق و محبت مصطفیٰ (ﷺ) کی چاشنی ہے۔ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بڑے بڑے نامور علماء بھی جب بطور محدث کسی حدیث پر بحث کرتے ہیں تو بعض ایسی باتیں ان کے قلم سے نکل جاتی ہیں جن سے اعتراض تو شاید نظر ظاہر میں رفع ہو جاتا ہو مگر عظمت رسالت کا اہتمام اوجھل ہو جاتا ہے مگر علامہ موصوف ایسے نازک مقامات پر اس انداز سے گفتگو کرتے ہیں کہ حدیث کی روح بھی نکھر کر سامنے آ

جاتی ہے اور عظمتِ مصطفیٰ بھی مزید اجاگر ہو جاتی ہے۔

اس شرح کو دیگر شروح میں جو چیز ممتاز کرتی ہے وہ عصری مسائل پر سیر حاصل گفتگو ہے۔

بجہ اللہ تعالیٰ علامہ سعیدی نے نزاکتِ وقت کا احساس کرتے ہوئے مسائلِ عصریہ پر بحث کر کے وقت کی اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ آپ نے دورِ حاضر کے جدید مسائل پر جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے ان کے محاسن کے لیے علیحدہ ایک مبسوط تحقیقی مقالے کی ضرورت ہے جو اہل علم کا کام ہے۔

مولانا کی تحقیقات سے بعض مقامات پر اختلاف ممکن ہے، مگر تعطل اور فکری جمود کے اس دور میں اس تخلیقی اور اجتہادی کاوش پر داد نہ دینا بخل اور نا انصافی ہوگی۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۹)

علامہ سید حسین الدین شاہ مدظلہ العالی

(مہتمم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف الانبياء والمرسلين رحمة للعالمين
خاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ اجمعین۔

علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث مدظلہ صاحب تصانیف کثیرہ ان خوش نصیبوں میں شامل ہیں جنہیں قسام ازل نے اپنے حبیبِ لیبب باعثِ تخلیق کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیثِ مبارکہ کا فیض دوسروں تک پہنچانے اور ان کے مفاہیم و مطالب عالیہ کو سہل انداز میں پیش کر کے علمۃ المسلمین کو بہرہ افروز کرنے کی سعادت پر مامور کر دیا ہے۔

حضرت مولانا کا اندازِ تحریر سہل اور عام فہم ہے۔ آپ بہترین ادیب، قلم برداشتہ لکھنے کے عادی اور اسالیبِ کلام پر قادر ہیں مگر اس کتاب میں الفاظ کی کثرت و تمکنت کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتے بلکہ مطالبِ حدیث کو ہر طبقہ کے لوگوں کے فہم کے قریب لانا چاہتے ہیں، کیونکہ الفاظ کی تمکنت کے زور پر پھیلا یا ہوا علم ذہن کو تو جلا بخش سکتا ہے مگر قلب کو متاثر نہیں کر سکتا۔

اسلام کی تعلیمات ایسی جامع اور کامل ہیں جو ہر دور کے مسائل کا حل پیش کرتی ہیں اور ہر روز پیش آنے والے بے شمار واقعات و حادثات کا حکم شرعی رجال امتِ اسلامی اصولوں کی روشنی میں پیش کرتے رہے ہیں اور پیش کرتے رہیں گے لیکن ان احکام کے لیے علل و اسباب کی تعیین نو، پیکر مسائل کے لیے تمثیل و تشبیہ اور وجوہات کی تلاش میں اختلاف کا پیدا ہونا ایک فطری امر ہے۔

حضرت مولانا متقدمین علماء سے کسی مسئلہ میں اختلافِ رائے کی صورت میں اپنی سوچ کا امانتدارانہ اظہار کرتے ہیں۔ بزرگوں کی تعظیم و توقیر میں فرق نہیں آنے دیتے اور نہ ہی تعلی و ادعا کا مظاہرہ کرتے ہیں گویا وہ صرف اتنا ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ دلائل کا مفہوم جو میں سمجھتا ہوں اس کی وجہ سے میری رائے یہ ہے یا یوں سمجھے بزرگوں کے خرمنِ علم سے خوشہ چینی کرنے والے کا بچگانہ ناز ہے۔ برتری کا دعویٰ نہیں۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۰)

علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف)

علامہ سعیدی نے اس عظیم شرح میں صرف اپنے زور بیان اور منفرد اسلوب نگارش کا لوہا ہی نہیں منوایا بلکہ تحقیق و تدقیق کے جواہر نفیسہ کے خزانے کی بے دریغ سخاوت کی ہے اور کتاب کے ہر صفحہ کو طالبان تحقیق کے لیے خوان یغما بنا دیا ہے اور تشنگان حقائق و معارف کے لیے اس کے ہر باب کو چشمہ آب حیاں بنا دیا ہے آپ نے اس لائقانی شرح کے ذریعہ جہاں علماء اہل سنت کی لاج رکھ لی ہے وہاں عوام اہل سنت پر بالخصوص اور عالم اسلام پر بالعموم احسان عظیم فرمایا ہے اللہ تعالیٰ بطفیل مقربان بارگاہ نازان کی اس سعی جمیل کو قبول عام بخشے اور سرچشمہ فیض عام بنائے۔

قدیم شارحین میں سے علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری شرح بخاری میں جس طرح انوکھا و نرالا اور دل فریب و دلکش و دل ربا اور روح پرور انداز و اسلوب اختیار کیا تھا اس دور کے شارحین میں علامہ موصوف نے اردو زبان میں اس طرز نگارش کا احیاء فرمایا ہے آپ کی معلومات میں علامہ سیوطی ایسی وسعت اور علامہ عسقلانی جیسی پختگی اور ضبط و اتقان کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے مخالف کے نقطہ نظر اور اس کے دلائل کی تقریر پھر اس پر مواخذہ و گرفت اور جوابی کارروائی اور نقض و ابرام میں علامہ سعد الدین تفتازانی کے انداز تلوح کا عکس نظر آتا ہے بلاشبہ اس شرح نے لکھنے والوں کو نئی راہ و روش دکھائی ہے اور نیا اسلوب بیان سکھایا ہے اور یہ شرح ہر شارح کے لیے مشعل راہ ہے بلکہ مینارہ نور ہے اور علامہ موصوف نے اس عظیم و وسیع شرح کے ذریعہ صرف اپنا محدث و مفسر اور اصولی و متکلم ہونا ہی تسلیم نہیں کرایا بلکہ جدید و قدیم پیچیدہ اور گھمبیر مسائل پر گہری نظر رکھنے والا فقیہ اور محقق ہونا بھی تسلیم کر لیا ہے۔

یہ حقیقت محتاج بیان نہیں کہ کسی بھی مصنف کے ساتھ ہر قاری تمام مندرجات میں متفق نہیں ہو سکتا نہ پہلے اس کی مثال ملتی ہے اور نہ ہی آئندہ اس کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ہر باب میں تحقیق حق اور احقاق صواب خطا و نسیان کے پتلے انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باہم اتحاد و اتفاق اور اخوت و مروت کے جذبہ سے دین قدیم کی خدمت اور اس کی ترویج و اشاعت میں مقدور بھر سہی اور جہد و جہد کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۴۰)

صاحبزادہ مولانا محمد حبیب الرحمن محبوبی مدظلہ العالی

(مہتمم صفۃ الاسلام بریڈ فورڈ برطانیہ)

پاک و ہند میں گزشتہ ایک صدی میں علوم دینیہ پر بہت زیادہ تحقیقی کام ہوا ہے اور اب ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ عربی زبان کے بعد اسلامی لٹریچر اور دینی و علمی سرمائے کے اعتبار سے اردو زبان دنیا کی کسی بھی زبان سے کسی بھی طور کم تر نہیں ہے۔ بلاشبہ اسلام کے دینی، علمی، تاریخی و ادبی سرمائے کو عربی سے اردو زبان میں منتقل کرنے میں علماء اہل سنت کا Contribution بہت نمایاں ہے اور بعض جہتوں سے تو اس حد تک تحقیقی کام ہوا ہے جو بجائے خود ماخوذ کے ماخذ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اس سلسلے میں امام اہل سنت مجدد ملت علامہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ العزیز، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اور صدر الشریعہ مولانا

امجد علی اور دیگر اکابر اہلسنت کے بار احسان تلے ہماری گردن سپاس و اعتراف ہمیشہ جھکی رہے گی۔

تاہم اس امر کا اعتراف کرنے میں ہمیں تاہل نہیں کرنا چاہیے کہ تفسیر و شرح حدیث کے عنوان سے جس قدر علمی و تحقیقی کام ہونا چاہیے تھا وہ ہمارے ہاں نہیں ہو سکا۔ دیگر وجوہ کے علاوہ اس کا ایک معقول سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے اکابر کی بیشتر توجہ عصری فتنوں کی سرکوبی کی جانب مرکوز رہی۔ اور اگر وہ اپنے عہد کے تقاضوں کا بروقت ادراک کر کے لادینیت، دہزیت، انکار ختم نبوت، انکار حدیث اور توہین رسالت ایسے مہیب فتنوں کا قلع قمع نہ کرتے تو خاتم بدہن آج ہمارے عقائد اس قدر مصطفیٰ و مزگی شکل میں محفوظ نہ ہوتے اور نہ جانے کس کس نوع کی بد عقیدگیوں کی آلائش سے ہمارے عقائد ملوث ہو چکے ہوتے اور طرح طرح کے دام ہمرنگ زمین میں اس طرح پھنس چکے ہوتے کہ اس سے نکلنے کا راستہ بھی بھائی نہ دیتا۔

لله الحمد کہ اب وہ سب فتنے اپنی موت آپ مر چکے ہیں، قادیانیت کو اب پاکستان میں آئینی و قانونی طور پر کفر قرار دیا جا چکا ہے اور توہین رسالت پر مبنی کتب کے مصنفین کے پیر و کار اب خود ہی اس گندگی کو غسل کے صدر و صد غلافوں میں لپیٹ کر چھپانے پر مجبور ہیں اور ”جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا“ کا علمی نمونہ ہم اپنی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں، بس ذرا اس مشاہدے کے لیے چشم بصیرت واہونی چاہیے۔

کرم بالائے کرم یہ کہ اب ہمارے مقتدر و محقق علماء کو تھوڑی سی فرصت ملی ہے اور امید واثق ہے کہ انشاء اللہ قلیل عرصے میں تفسیر و حدیث پر وقیح تحقیقی کام کا وافر ذخیرہ ہمارے علمی ورثے میں شامل ہو جائے گا اور اس سلسلے میں محقق العصر علامہ غلام رسول سعیدی کا نام انشاء اللہ علماء کے اس قافلے کے سرخیل و سالار کے طور پر تاریخ میں ہمیشہ ثبت رہے گا اور انہیں بقاء دوام نصیب ہوگا۔

اب ہم نہایت فخر و انبساط کے ساتھ بجا طور پر یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ حضرت علامہ نے شرح صحیح مسلم تصنیف فرما کر خدمت حدیث کا حق ادا کر دیا ہے، اس کتاب کو پڑھ کر ہماری تمام تمنائیں پوری ہو گئیں، سارے خواب شرمندہ تعبیر ہو گئے اور اب اس سلسلہ میں کوئی حسرت نہیں رہی۔ اس شرح کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ صرف احادیث کی شرح ہی نہیں ہے بلکہ حنفی مذاہب پر دلائل کا عظیم فقہی سرمایہ بھی ہے اور عصری مسائل پر ایک عظیم اجتہادی شاہکار ہے، اس کتاب میں حضرت مصنف عم فیضانہ نے احادیث پر فنی بحث کے ساتھ ساتھ قدیم و جدید مسائل اعتقادیہ و فقہیہ پر موافق و مخالفین کے تمام دلائل عقلیہ و نقلیہ کو بیان کیا ہے اور پھر خدا داد اجتہادی بصیرت سے روز روشن کی طرح اپنے موقف کو واضح کر دیا۔ دلائل عقلیہ و نقلیہ کے اس حسین جامع اور کامل امتزاج کی وجہ سے حضرت مصنف عم فیضانہ صاحب ہدایہ کے ہم طرز و ہم رکاب نظر آتے ہیں۔ یقین واثق ہے کہ اس شرح کی تکمیل کے بعد شاید ہی کوئی ایسا مسئلہ ہو جس پر اس کتاب میں سیر حاصل بحث نہ کر لی گئی ہو۔

میں دینی مدارس کے منتظمین اور اساتذہ کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں کہ وہ شرح صحیح مسلم کو ایک اضافی اور امدادی کتاب کی حیثیت سے باقاعدہ اپنے نصاب میں شامل کریں اور دورہ حدیث کی تعلیم کے دوران طلبہ کو اس شرح کے علمی اور فقہی مباحث کا مطالعہ کرائیں اور انہیں یہ ہدایت کی جائے کہ وہ اس کی ابحاث میں مندرج حوالہ جات کو اصل کتابوں میں تلاش کریں تاکہ ان کی تحقیق و تجسس کی صلاحیت اجاگر ہو اس تجویز پر عمل کرنے سے ایک بہت بڑی کمی پوری ہو جائے گی۔

میں آخر میں رب ذوالجلال کے حضور اقدس میں بھد عجز و اخلاص التجا کرتا ہوں کہ وہ اپنے حبیب کریم رحمۃ اللعالمین محمد مصطفیٰ ﷺ کے طفیل حضرت علامہ سعیدی مدظلہ کا سایہ اہل سنت پر صحت کاملہ کے ساتھ تادیر قائم رکھے اور اسی سرعت کے ساتھ انہیں قرآن مجید، حدیث شریف اور فقہ اسلامی کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اس راہ میں ان کی رکاوٹیں دور فرمائے اور ان کو وافر

سہولتیں عطا فرمائے اور ان کے دینی، علمی اور قلمی سرمایہ کو صدیوں تک اہلسنت اور عامۃ المسلمین کے لیے سرمایہ افتخار بنادے اور ان کی تصانیف دین اسلام اور میراث علم و حکمت و نبوت کا ایسا سرچشمہ اور منبع قرار پائیں جن سے علم و حکمت کے سوتے تا قیامت پھوٹتے رہیں اور مجھے اور جملہ تشنگان علم اور طلبکاران ہدایت کو ان سے مستفید و مستفیض فرمائے۔ ”آمین“ وما ذلک علی اللہ بعزیزانہ علی کل شئی قذیر وانہ یفعل ما یشاء وانہ ہو فعال لما یرید وانہ سمیع مجیب الدعوات ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علینا انک انت التواب الرحیم بجاہ حبیبک محمد سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین۔ (شرح صحیح مسلم ج ۵ ص ۳۴)

شرح صحیح مسلم کی تقریب رونمائی علماء اہل سنت کے تاثرات اور اخباری بیانات (روزنامہ جنگ، کراچی، اتوار ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۵ء/ ۱۵ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ)

علامہ سعیدی نے مسائل کا جدید حل پیش کیا، شاہ فرید الحق
انگریزی ترجمہ کروایا جائے، خالد اسحاق
تقریب سے دانشوروں اور علماء کا خطاب

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ممتاز دانشوروں اور علمائے کرام نے دارالعلوم نعیمیہ کے شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی کی سات جلدوں میں ۸ ہزار صفحات پر محیط علمی و تحقیقی کاوش شرح صحیح مسلم کی تکمیل اس دور کا عظیم الشان اور ناقابل فراموش علمی کارنامہ قرار دیتے ہوئے علامہ سعیدی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ علامہ سعیدی نے اس علمی کارنامے کے ذریعے اجتہاد کے بند دروازے کو کھول کر اجتہادی جمود کو توڑ دیا ہے، اس تصنیف کی تکمیل پر اظہار تشکر کے لیے مقامی ہوٹل میں منعقد ہونے والی تقریب کی صدارت جمعیت علمائے پاکستان کے قائم مقام صدر پروفیسر شاہ فرید الحق نے کی جبکہ اس سے ممتاز قانون دان خالد اسحاق، پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق، مصنف علامہ سعیدی، ڈاکٹر عبدالرشید، مولانا فیض الرحمن، مولانا غلام دستگیر افغانی، مولانا جمیل احمد نعیمی، مولانا غلام احمد سیالوی، مولانا رفیق الحسنی اور مولانا محمد جنید قادری نے بھی خطاب کیا۔

پروفیسر شاہ فرید الحق نے صحیح مسلم کی یہ شرح لکھنے پر علامہ سعیدی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ انہوں نے اس شرح میں دلچسپ انداز بیان اختیار کر کے بڑا کمال کیا ہے جس کی وجہ سے اس خالص علمی کتاب کو پڑھتے ہوئے چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا انہوں نے اس کتاب میں جدید دور کے متعدد مسائل کا جدید انداز میں حل پیش کیا ہے جن کو عملی جامہ پہنایا جائے تو متعدد مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ خالد اسحاق نے کہا ضرورت اس بات کی ہے کہ جو کچھ علمائے کرام لکھ رہے ہیں وہ جدید تعلیم یافتہ طبقے تک پہنچایا جائے اور جدید تعلیم یافتہ حضرات جو کچھ لکھ رہے ہیں ان کا تعارف علمائے کرام سے کرایا جائے انہوں نے کہا کہ مولانا سعیدی کے اس علمی کارنامے کو دوسری زبانوں خاص طور پر انگریزی میں پیش کرنے کا اہتمام کیا جائے، ڈاکٹر احسان الحق نے کہا کہ صحیح مسلم کی شرح اتنی

عرق ریزی محنت اور تحقیق کے ساتھ لکھ کر علامہ سعیدی نے زبردست کارنامہ انجام دیا ہے۔ علامہ سعیدی نے اپنے اکابرین سے بعض معاملات پر اختلاف کرنے کی روایت قائم کر کے جو مثال قائم کی ہے جب یہ شرح پڑھی جائے گی تو مسلک پرست علماء ان کی مخالفت اور علمی شخصیات ان کی حمایت کریں گی۔ ڈاکٹر عبدالرشید نے تجویز دی کہ اس شرح مسلم کو یونیورسٹی کے نصاب میں شامل کیا جائے اور آئندہ اجلاس میں یہ تجویز منظور کی جائے۔

مصنف علامہ سعیدی نے کہا کہ میں نے یہ شرح صدق دل کے ساتھ یہ سوچ کر لکھی کہ جو کچھ لکھوں گا سچ اور حق لکھوں گا انہوں نے اس سلسلے میں ایک حدیث رسول ﷺ بیان کی کہ کسی خوف کی وجہ سے حق بات کہنے سے ہمت نہ ہاری جائے میں نے اسی حدیث کی روشنی میں اس نیت اور جذبے سے حق بات لکھی ہے میں نے بعض مسائل میں رجوع کر لیا ہے کیونکہ حق بات سامنے آنے کے بعد بعض باتوں سے رجوع کرنے کو میں عار نہیں بلکہ باعث فخر سمجھتا ہوں۔ مولانا غلام دہگنیر افغانی نے تجویز پیش کی کہ شرح میں جن مسائل پر جدید انداز میں بحث کی گئی ہے انہیں الگ کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔

روزمانہ نوائے وقت کراچی

بدھ ۲۲ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ / ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۵ھ

شرح صحیح مسلم امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہے گی
دارالعلوم کے زیر اہتمام شرح صحیح مسلم کی ”تقریب تشکر“ کے موقع پر
علماء و زعماء اور اسکالرز کے تاثرات

کراچی (وقائع نگار) آٹھ ہزار صفحات اور سات ضخیم مجلدات پر مشتمل موجودہ صدی کی معرکہ الآراء علمی، تحقیقی اور فقہی تصنیف شرح صحیح مسلم کی ”تقریب تشکر“ ایک مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ پروفیسر شاہ فرید الحق نے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ملک کے ممتاز علماء، محققین، اسکالرز اور زعماء نے کتاب اور مصنف کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کیے۔ پروفیسر شاہ فرید الحق نے کہا اقتصادیات اور عدل اجتماعی کے موضوع پر علامہ سعیدی کی تحقیقی کاوشوں سے استفادہ کر کے اسلامی فلاحی مملکت کا ایک جامع خاکہ ترتیب دیا جائے۔ پروفیسر مفتی منیب الرحمن نے کہا کہ شرح صحیح مسلم آئندہ کئی صدیوں تک امت مسلمہ کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہے گی۔ یہ کتاب بظاہر حدیث کے موضوع پر ہے لیکن درحقیقت یہ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور جدید مسائل پر ایک جامع انسائیکلو پیڈیا ہے جو دور حاضر کے محققین، وکلاء، اساتذہ اہل فتویٰ اور اسکالرز کے لیے مینارہ نور کا کام دے گی۔ خالد اسحاق نے کہا کہ شرح صحیح مسلم کا انگریزی ترجمہ ہونا چاہیے اور اس کتاب کی علمی، تحقیقی اور افتاء کے شعبوں میں زبردست اسکالرز تک رعایتی قیمت میں پہنچانے کے لیے ایک فنڈ قائم کیا جائے۔ ڈاکٹر احسان الحق نے کہا شرح صحیح مسلم میں جدید مسائل پر جو قیام علمی مواد ملتا ہے وہ دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کرنسی نوٹ پر ایک جامع نوٹ لکھ کر اسے زراعتباری قرار دیا اور اس کی حقیقی قوت خرید اور قیمت کو محفوظ رکھنے کے لیے سود کی لعنت سے پاک بہترین حل تجویز کیا۔

ڈاکٹر عبدالرشید نے کہا کہ شرح صحیح مسلم کو جامعات کے ایم اے ایم فل اور ڈاکٹریٹ کی سطح پر نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا میرے بس میں ہو تو میں اس کتاب پر مصنف کو ایک کی بجائے پی ایچ ڈی کی دو ڈگریاں عطا کروں۔ مولانا جمیل احمد نعیمی نے کہا کہ علامہ سعیدی دارالعلوم نعیمیہ ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے سرمایہ افتخار ہیں اور ان کی تصنیفات ”شرح صحیح مسلم“ اور ”تبیان القرآن“ اراکین دارالعلوم کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم اور اس کے حبیب کریم ﷺ کے فیضان کی روشنی میں کتاب و سنت اور فقہ حنفی کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی علمی دیانت کے مطابق جس بات کو حق و صواب سمجھا اسے کسی ملامت کی پرواہ کئے بغیر لکھ دیا اور میرے پیش نظر ہمیشہ نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث رہی کہ کسی خوف اور دباؤ کی وجہ سے اظہار حق سے گریز نہ کرو کیونکہ کسی کا دباؤ نہ موت کو نزدیک کر سکتا ہے اور نہ رزق کو کم کر سکتا ہے۔

روزنامہ قومی اخبار کراچی

(اتوار ۱۹ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ / ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ممتاز دانشوروں اور علمائے کرام نے دارالعلوم نعیمیہ کے شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی کی سات جلدوں میں ۸ ہزار صفحات پر محیط علمی و تحقیقی کاوش شرح صحیح مسلم کی تکمیل کو اس دور کا عظیم الشان اور ناقابل فراموش علمی کارنامہ قرار دیتے ہوئے علامہ سعیدی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے اور کہا ہے کہ علامہ سعیدی نے اس علمی کارنامے کے ذریعے اجتہاد کے بند دروازے کو کھول کر اجتہادی جمود کو توڑ دیا ہے اس تصنیف کی تکمیل پر اظہار تشکر کے لیے مقامی ہوٹل میں منعقد ہونے والی تقریب کی صدارت جمعیت علمائے پاکستان کے قائم مقام صدر پروفیسر شاہ فرید الحق نے کی جب کہ اس سے ممتاز قانون دان خالد اسحاق پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق، مصنف علامہ سعیدی ڈاکٹر عبدالرشید، مولانا فیب الرحمن، مولانا غلام دگیسر افغانی، مولانا جمیل احمد نعیمی، مولانا غلام احمد سیالوی اور مولانا رفیق الحسنی نے بھی خطاب کیا۔

روزنامہ جسارت کراچی

(بدھ ۲۲ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ / ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۵ء)

شرح صحیح مسلم صدیوں تک امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دے گی علامہ سعیدی نے فکری جمود توڑ کر مسائل جدیدہ کے لیے اجتہاد کی راہ ہموار کی ہے۔ دارالعلوم نعیمیہ کے زیر اہتمام ”تقریب تشکر“ کے موقع پر علماء اور اسکالرز کا خطاب

کراچی (پ ر) آٹھ ہزار صفحات اور سات ضخیم مجلدات پر مشتمل موجودہ صدی کی معرکہ آراء علمی، تحقیقی اور فقہی تصنیف شرح صحیح مسلم کی ”تقریب تشکر“ مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ پروفیسر شاہ فرید الحق نے اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس میں ملک کے ممتاز

علماء محققین اسکارلز اور زعماء نے کتاب اور مصنف کے بارے میں اپنے تاثرات بیان کیے۔ پروفیسر شاہ فرید الحق نے کہا کہ علامہ نے خالص فنی تحقیقی اور علمی موضوعات کو ایسے دلنشین انداز میں بیان کیا ہے کہ وہ قاری کو اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ انہوں نے کہا ضرورت اس امر کی ہے کہ اقتصادیات اور عدل اجتماعی کے موضوع پر علامہ سعیدی کی تحقیقی کاوشوں سے استفادہ کر کے اسلامی فلاحی مملکت کا ایک جامع خاکہ مرتب کیا جائے۔ پروفیسر مفتی منیب الرحمن نے کہا کہ شرح صحیح مسلم آئندہ کئی صدیوں تک امت مسلمہ کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہے گی۔ علامہ سعیدی نے اپنے عہد کے فکری جمود کو توڑا ہے، امام اہلسنت کی روش پر چلتے ہوئے دلائل کی بنیاد پر جس بات کو حق و صواب سمجھا اسے بلا خوف و خطر صفحہ قرطاس پر ثبت کر دیا ہے۔ ممتاز ایڈووکیٹ اور مدبر خالد اسحاق نے کہا کہ شرح صحیح مسلم کا انگریزی میں ترجمہ ہونا چاہیے اور اس کتاب کو علمی تحقیقی اور افتاء کے شعبوں میں زیر تربیت اسکارلز تک رعایتی قیمت میں پہنچانے کے لیے ایک فنڈ قائم کیا جائے۔ انہوں نے خود بھی اس کام میں بھرپور تعاون کا وعدہ کیا۔ ڈاکٹر احسان الحق نے کہا کہ شرح صحیح مسلم میں جدید مسائل پر جو وضع علمی مواد ملتا ہے وہ دریا کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کتاب کسی مکتبہ فکر کی میراث نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا علمی، فکری اور فقہی اثاثہ ہے۔ ڈاکٹر عبدالرشید نے کہا کہ شرح صحیح مسلم کو جامعات کے ایم اے، ایم فل اور ڈاکٹریٹ کی سطح پر نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا میرے بس میں ہو تو میں اس کتاب پر مصنف کو ایک کے بجائے پی ایچ ڈی کی دو ڈگریاں عطا کروں۔ مولانا جمیل احمد نعیمی نے کہا کہ علامہ سعیدی دارالعلوم نعیمیہ ہی کے لیے نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے لیے سرمایہ افتخار ہیں اور ان کی تصنیفات شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن اراکین دارالعلوم کے لیے صدقہ جاریہ ہیں۔ علامہ غلام رسول سعیدی نے کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم اور اس کے حبیب کریم ﷺ کے فیضان کی روشنی میں کتاب و سنت اور فقہ حنفی کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنی علمی دیانت کے مطابق جس بات کو حق و ثواب سمجھا اسے کسی ملامت کی پرواہ کیے بغیر لکھ دیا اور میرے پیش نظر ہمیشہ نبی اکرم ﷺ کی یہ حدیث رہی کہ کسی خوف اور دباؤ کی وجہ سے اظہار حق سے گریز نہ کرو کیونکہ کسی کا دباؤ نہ موت کو نزدیک کر سکتا ہے اور نہ رزق کو کم کر سکتا ہے اور میں نے اپنے ذہن کو ہمیشہ قبول حق کے لیے کھلا رکھا ہے اور میری کسی رائے یا موقف کے خلاف دلائل حق اگر سامنے آجائیں تو انہیں قبول کرنے اور اپنے موقف سے رجوع کرنے کو بھی اپنے لیے باعث عار نہیں بلکہ باعث افتخار سمجھوں گا اور تفسیر میں بھی یہی معیار اور یہی شعار میرے پیش نظر رہے گا۔ مفتی محمد رفیق حسنی نے کہا کہ شرح صحیح مسلم نے ہماری فکر کو نئی جہت عطا کی ہے۔ برسوں سے بعض مسائل پر ہماری نئی تلی رائے تھی، علامہ سعیدی کی تحقیقی کاوش کے نتیجے میں ہم ان پر نظر ثانی کے لیے آمادہ ہوئے ہیں مثلاً مسافت سفر شرعی کا مسئلہ، انجکشن سے روزہ ٹوٹنے کا مسئلہ، عصمت نبوت کے قطعی مسئلے سے متصادم بعض روایات کی نوعیت، رویت ہلال کے ثبوت سے لے کر اعلان تک کے مسائل وغیرہ۔ مولانا غلام دنگیر افغانی نے کہا کہ اس کتاب کی بعض مباحث کو الگ کتابی شکل میں شائع کیا جائے۔ مولانا غلام محمد سیالوی نے کہا کہ علامہ سعیدی نے اہلسنت اور پوری امت پر احسان کیا ہے اور ایسی تقریبات ”تشکر و تحسین“ پاکستان کے تمام شہروں میں منعقد ہونی چاہئیں۔ اجلاس میں مولانا محمد اقبال حسین نعیمی، حافظ محمد ازہر نعیمی، مولانا سید ناصر علی قادری، مولانا غلام نبی فخری، صاحبزادہ فرید الدین کاظمی، مولانا محمد رضوان قادری، مولانا محمد ابراہیم فیضی، مولانا بشیر احمد دہلوی، مولانا عبدالحق نقشبندی، مولانا محمد جعفر، مولانا ولی اللہ الحاج محمد رفیع، مولانا عبد الحمید، مولانا صحبت خان کوہاٹی، مولانا محمد اشرف حامدی، خواجہ محمد اشرف، مولانا جنید قادری، مولانا خالد محمود کاغانی اور دیگر علماء نے شرکت کی۔

شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی بعض عبارتوں سے رجوع کی تفصیل

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

محدث اعظم سعید ملت علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہم نے دینِ متین، مسلکِ حق اہل سنت و جماعت اور مسلکِ امام اہل سنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا قادری قدس سرہم العزیز کی تحریری، تقریری اور تدریسی میدان میں جو خدمات انجام دی ہیں، وہ اظہر من الشمس ہیں، توضیح البیان، تذکرۃ المحدثین، شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن اس کی روشن مثالیں ہیں۔

علامہ سعیدی کی تصنیفات جلیلہ شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کی مقبولیت کا عالم یہ ہے کہ اتنی ضخیم کتابوں کے پاک و ہند سے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ شرح صحیح مسلم کی ایڈیشنز کی تعداد ایک درجن سے زائد ہے۔ یہ دونوں جلیل القدر تصنیفات علوم و معارف کا خزانہ، فقہی و کلامی ابحاث کا انسائیکلو پیڈیا ہیں۔

چونکہ علامہ صاحب نے ان دو مایہ ناز تصانیف کے دوران تحقیقی اور معروضی انداز اختیار کیا، اس لیے بعض مسائل میں ان کے تفردات، علمی و نظری خلافت اور بعض اکابر سے کسی ایک، دو یا چند مسائل میں اپنے دلائل کی بنیاد پر اختلاف رائے کا ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے، ہمارا سارا دینی لٹریچر ان خلافت سے بھر پڑا ہے، لیکن ان علمی، فکری و تحقیقی اختلافات سے نہ تو اکابر کے احترام میں کی آئی، نہ ان کی عظمت پر حرف آیا اور نہ بہ حیثیت امام، مقتدا و پیشوا ان کی مسلمہ حیثیت پر سوالیہ نشان آیا۔

اس سیاق و سباق میں بعض مسائل اور جزوی و فروعی امور میں علامہ صاحب نے اپنے دلائل کی بنیاد پر اپنی جو آراء شرح حدیث و تفسیر قرآن کے دوران لکھیں، ان کا عوام سے کوئی تعلق نہیں تھا، یہ علمی ابحاث تھیں اور انہیں محقق و مستند علماء کے درمیان دائر رہنا چاہیے تھا۔

لیکن اس تحقیقی منہج کے برعکس عوام اہل سنت و اعظمین و ائمہ و خطباء میں یہ مشہور کر دیا گیا کہ علامہ سعیدی نے مسلکِ اعلیٰ حضرت سے انحراف کیا ہے، جب کہ باوقار انداز میں علمی سطح پر کسی نے رابطہ نہیں کیا، منظر عام پر پروپیگنڈا کرنے والے اس منصب کے اہل نہ تھے کہ انہیں مخاطب کیا جائے۔

بالآخر دین و مسلک کا درد رکھنے والی ایک شخصیت حاجی محمد رفیق پردیسی برکاتی صاحب نے پہل کی، اور یہ محسوس کیا کہ شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی اہل سنت کے لیے باعث افتخار ہیں، وہ ملت کا سرمایہ ہیں، ان کی تصانیف دین و مسلک کا عظیم المرتبت اثاثہ ہیں، اس لیے اس قضیے کو علمی انداز میں حل کر کے اس کا باب ہمیشہ کے لیے بند کر دینا چاہیے، انہوں نے علامہ سعیدی صاحب کے سامنے تجویز پیش کی اور علامہ صاحب نے اسے بہ طیب خاطر و برضاء و رغبت شرح صدر سے قبول کیا۔ حکم کے طور پر مناظر اہل سنت حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف سیالوی مدظلہم اور محسن اہل سنت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری مدظلہم کے اساء گرامی پر اتفاق ہوا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ یہ دونوں حضرات اتفاق رائے سے کسی عبارت کے حذف یا لفظی رد و بدل کے بارے میں اخلاص کے ساتھ جو رائے دیں گے، اسے میں قبول کر لوں گا، کیونکہ یہ دونوں اکابر ان کے لیے آئین اور اہل ہیں اور مصنف کے موقف و دلائل اور نفس مسئلہ کے ہمہ جہت پہلوؤں پر بھی ان کی نظر ہے، ۲۲ اگست ۲۰۰۵ء کو دارالعلوم نعیمیہ میں اس سلسلے میں نشست ہوئی، جس میں ان

دونوں کے علاوہ علامہ غلام محمد سیالوی مہتمم شمس العلوم جامعہ رضویہ و ناظم امتحانات تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان، مولانا ممتاز احمد سیدی، علامہ سید مظفر حسین شاہ اور حاجی محمد رفیق پردیسی برکاتی زید مجدہم بھی اس مجلس میں شریک ہوئے۔

ان حضرات نے جن عبارات و مقامات کی نشاندہی کی ان پر گفتگو ہوئی اس کے نتیجے میں چند جگہ سے عبارت کا کچھ حصہ حذف کر دیا گیا، بعض مقامات پر عبارات میں کچھ ترمیم و تبدیلی کر دی گئی اور چند جگہ ایک جملے کا اضافہ کر دیا گیا اس کی مکمل تفصیل آپ کو آئندہ سطور میں مل جائے گی۔ اس متفقہ فیصلے کے بعد علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہم کی طرف سے ایک عبارت علامہ سعیدی صاحب مدظلہم کے پاس ارسال کی گئی علامہ صاحب نے جذبہ اصلاح و اخلاص، مسلک کے عظیم تر مفاد فیما بین المسلمک وسیع تر تفہیم تعاون اور ہم آہنگی کے فروغ کے لیے اس پر دستخط کر دیئے ان کی رائے میں یہ ایک علمی امانت تھی اور شرح صحیح مسلم و تفسیر تبیان القرآن کی متعلقہ جلدوں کی اگلی اشاعت کا جب مرحلہ آتا جائے گا یہ عبارتیں حذف یا ترمیم یا اضافہ اس میں متعلقہ مقامات پر شامل کر دیا جائے گا۔ لیکن ہوا یہ کہ کراچی میں اس تحریر کے فوٹو اسٹیٹ کی تقسیم شروع ہو گئی اور شرپسند اذہان نے اس کی من پسند تشریحات و تفصیلات اور تبصرے شروع کر دیئے حالانکہ تفصیل مسلک کیے بغیر یہ تحریر اندھیرے میں تیر چلانے والی بات ہے اس لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ اس ساری داستان کی حقیقت بلام کم و کاست منظر عام پر آ جائے تاکہ بلیک میلر اور شرپسند اذہان کا راستہ بند ہو جائے اور جو کچھ طے پایا ہے وہ ہر مخلص اور دین و مسلک کا درد رکھنے والے سنی کے علم میں آ جائے۔

کسی مسئلے کی طرف رجوع کرنا شکست کی علامت نہیں بلکہ عظمت کی دلیل ہے

بعض لوگوں نے شیخ الحدیث حضرت علامہ غلام رسول سعیدی کے اس اعلان کو کہ انہوں نے شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن کے بعض مسائل میں رجوع کر لیا ہے شہر میں چھاپ کر تقسیم کیا ہے شاید ان کے خیال میں کسی مصنف کا اس کی تصنیف کے کسی مسئلے سے رجوع کرنا اس کی شکست کی علامت ہے حالانکہ یہ اس کی شکست کی علامت نہیں بلکہ اس کی عظمت کی دلیل ہے کیونکہ اس کے رجوع کرنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تکبر اور انانیت کا شکار نہیں ہیں بلکہ حق کے قبیح ہیں۔ سو علامہ غلام رسول سعیدی نے بعض مسائل میں رجوع کر کے یہ واضح کر دیا کہ وہ حق کے قبیح ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بعض مواقع پر تعلیم امت کے لیے اپنی سابق رائے سے حضرت عمر کی رائے کی طرف رجوع فرمایا۔ اسی طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع فرمایا اور حضرت عمر نے ایک مسئلے میں حضرت علی کے قول کی طرف رجوع فرمایا اور ایک مسئلے میں ایک بوڑھی عورت کے قول کی طرف رجوع فرمایا اور ایک مسئلے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی طرف رجوع فرمایا۔ اسی طرح ائمہ مجتہدین میں سے چاروں ائمہ نے اپنے اپنے بعض اقوال سے رجوع فرمایا ہے سو علامہ غلام رسول سعیدی نے بعض مسائل میں رجوع کر کے رسول اللہ ﷺ کی سنت، خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کے طریقے اور ائمہ مجتہدین کی پیروی کی ہے۔ ملامت کے لائق تو وہ لوگ ہیں جو حق واضح ہونے کے بعد بھی رجوع نہیں کرتے اور حق کی طرف رجوع کرنے والے صرف اللہ سے ڈرنے والے ہیں اور حق کی اتباع کرنے والے ہیں۔ اب ہم اس سلسلے میں احادیث آثار اور اقوال مجتہدین کو پیش کر رہے ہیں:

امام مسلم بن حجاج قشیری متوفی ۲۶۱ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابو ہریرہ یا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ غزوہ تبوک کے سفر میں لوگوں کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم پانی لانے والے اونٹوں کو ذبح کر کے کھالیں اور

جہاں کا تیل بنا لیں، رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی، اتنے میں حضرت عمر آگئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ نے ایسا کرنے کی اجازت دی تو سواریاں کم ہو جائیں گی، البتہ آپ لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوا لیجئے اور اس پر برکت کی دعا کیجئے، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ برکت عطا فرمائے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے، اور ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا دیا، پھر لوگوں کا بچا ہوا کھانا منگوا، کوئی شخص اپنی ہتھیلی میں جوار اور کوئی کھجوریں اور کوئی روٹی کے ٹکڑے لیے چلا آ رہا تھا، یہ سب چیزیں مل کر بہت تھوڑی مقدار میں جمع ہوئیں، رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا فرمائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب اپنے اپنے برتنوں میں کھانا بھر لیں، چنانچہ تمام لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر کے تمام برتن بھر گئے اور سب نے مل کر کھانا کھایا اور سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ گیا، رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھ کر فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور جو شخص بھی اس کلمہ پر یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا وہ شخص جنتی ہوگا۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث: ۳۵، الرقم المسلسل: ۱۳۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ دیگر صحابہ کے علاوہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی بیٹھے ہوئے تھے، اچانک رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چلے گئے اور کافی دیر تک تشریف نہ لائے تو ہمیں خوف ہوا کہ کہیں خدا نخواستہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچی ہو، اس خیال سے ہم سب کھڑے ہو گئے، سب سے پہلے میں گھبرا کر آپ کی تلاش میں نکلا اور انصار بنی نجار کے باغ تک پہنچ گیا، میں باغ کے چاروں طرف گھومتا رہا، لیکن مجھے اندر جانے کے لیے کوئی دروازہ نہ ملا، اتفاقاً ایک نالہ دکھائی دیا، جو باہر کے کنویں سے باغ کے اندر کی طرف جارہا تھا، میں لومڑی کی طرح سمٹ کر اس نالہ کے راستہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! حضور نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے، پھر آپ اچانک اٹھ کر تشریف لے گئے، آپ کو واپسی میں دیر ہو گئی، اس وجہ سے ہمیں خوف دامن گیر ہوا کہ کہیں دشمن آپ کو تنہا دیکھ کر پریشان نہ کریں، ہم سب گھبرا کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سب سے پہلے میں آپ کی تلاش میں نکلا، پس میں اس باغ تک پہنچا اور لومڑی کی طرح سمٹ کر باغ کے اندر آ گیا، باقی صحابہ میرے پیچھے آ رہے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اپنی نعلین مبارک مجھے عطا فرمائیں اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! میری یہ دونوں جوتیاں لے کر چلے جاؤ اور باغ کے باہر جو شخص تم کو کلمہ طیبہ کی دلی یقین سے شہادت دیتا ہو، اسے اس کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ باغ کے باہر سب سے پہلے میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوئی، انہوں نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! یہ جوتیاں کیسی ہیں؟ میں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ کی جوتیاں ہیں، جو حضور نے مجھے اس لیے دی ہیں کہ جو شخص بھی مجھے یقین کے ساتھ کلمہ طیبہ کی گواہی دیتا ہو، اسے اس کو میں جنت کی بشارت دے دوں، یہ سن کر حضرت عمر نے میرے سینہ پر ایک ضرب لگائی، جس کی وجہ سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا، پھر حضرت عمر نے مجھ سے کہا: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس جاؤ! پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر رونے لگا، ساتھ ہی حضرت عمر بھی پہنچ گئے، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: سب سے پہلے میری ملاقات حضرت عمر سے ہوئی، میں نے ان کو آپ کا پیغام پہنچایا، انہوں نے میرے سینہ پر ضرب مار کر مجھے پیٹھ کے بل گرا دیا اور کہا: واپس چلے جاؤ، رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر سے پوچھا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ حضرت عمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا واقعی آپ نے ابو ہریرہ کو اپنی جوتیاں دے کر بھیجا تھا کہ جو شخص اسے یقین قلب کے ساتھ کلمہ طیبہ کی گواہی دیتا ہو، اسے اس کو یہ جنت کی بشارت دے دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت عمر نے عرض کیا: حضور ایسا نہ

کریں، کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ لوگ پھر کلمہ پر ہی بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے، ان کو عمل کرنے دیجئے، آپ نے فرمایا: اچھا پھر انہیں عمل کرنے دو۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث: ۵۲، رقم الحدیث بلا تکرار: ۳۱، رقم المسلسل: ۱۳۶)

علامہ یحییٰ بن شرف نوادی متوفی ۶۷۶ھ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

حضرت عمر نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ضرب ماری، جس سے وہ گر گئے اور بعد میں رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا واقعی آپ نے ابو ہریرہ کو اپنی نعلین دے کر بھیجا تھا کہ جو شخص بھی یقین سے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی گواہی دے، اس کو جنت کی بشارت دے دو؟ اس سے حضرت عمر کا مقصد رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کرنا یا آپ کے حکم کو مسترد کرنا نہ تھا، کیونکہ اس پیغام سے رسول اللہ ﷺ کا مقصد صرف امت کی دلداری اور ان کو بشارت دینا تھا، حضرت عمر کی یہ رائے تھی کہ اس بشارت کو مخفی رکھنا بہتر ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ لوگ صرف کلمہ پڑھ لینے پر ہی تکیہ کر لیں اور اعمال سے غافل ہو جائیں اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ رائے پیش کی تو آپ نے اس کو صحیح قرار دیا، اس حدیث میں اکابر کی اصاغر کی رائے سے موافقت کرنے کا بیان ہے، اس حدیث میں یہ بیان ہے کہ اگر اصاغر کی رائے میں کوئی مصلحت ہو تو اکابر کو ان کی رائے کی طرف رجوع کر لینا چاہیے۔

(صحیح مسلم بشرح النوادی ج ۱ ص ۵۸۱، مکتبہ نزار مصطفیٰ، مکہ مکرمہ ۱۴۱۷ھ)

اس سے پہلے ہم نے وہ احادیث بیان کی تھیں، جن میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی سابق رائے سے رجوع فرما کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کو قبول فرمالیا۔ اب ہم وہ حدیث ذکر کر رہے ہیں کہ جس میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر کی رائے کی طرف رجوع فرمالیا۔

امام بخاری محمد بن اسماعیل متوفی ۲۵۶ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اہل یمامہ سے جنگ ہو رہی تھی تو اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس تھے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قرآن کے قاری شہید ہو گئے اور مجھے یہ خطرہ ہے کہ اگر اسی طرح قرآن کے قاری شہید ہوتے رہے تو ہمارے پاس سے بہت سارا قرآن جاتا رہے گا اور میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کو جمع کرنے کا حکم دیں، میں نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ اس کام کو کیسے کریں گے، جس کو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ حضرت عمر نے کہا: اللہ کی قسم! اس کام میں خیر ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے مسلسل یہ مشورہ دیتے رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا اور میں نے دیکھا کہ حضرت عمر کی رائے درست تھی۔ (صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۹۸۶)

اسی طرح حضرت عمر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف رجوع فرمالیا۔

امام ابن عبد البر القرطبی متوفی ۴۶۳ھ لکھتے ہیں:

سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کہ میں اس مسئلے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، جس کے مشورے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ ہوں، انہوں نے کہا: ایک مجنونہ عورت کے ہاں چھ مہینے کے بعد بچہ پیدا ہو گیا، حضرت عمر نے اس کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت علی نے ان سے کہا: قرآن مجید میں ہے:

”وَحَمْلُهُ وَفِصْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا“ (الاحقاف: ۱۵) وضع حمل کی مدت چھ ماہ بھی ہوتی ہے اور یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجنون سے حکم تکلیف اٹھالیا ہے، یعنی وہ مکلف نہیں ہے، پھر حضرت عمر یہ کہتے تھے کہ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(الاستیعاب ج ۳ ص ۲۰۶ دارالکتب العلمیہ بیروت)

شمس الانامہ محمد بن احمد سرخسی متوفی ۴۸۳ھ لکھتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبے میں کہا کہ بہت زیادہ مہر نہ رکھا کرو تو ایک سیاہ چہرے والی عورت نے کہا کہ آیا آپ اپنی رائے سے یہ کہہ رہے ہیں یا اس کو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ کیونکہ آپ کے قول کے خلاف قرآن مجید میں ہے:

”وَ اتَّيْتُمْ اِحْدَاهُنَّ فَنَطَارًا فَلَآ تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا“ (النساء: ۲۰) اور تم اپنی ازواج میں سے کسی کو ڈھیروں مال دے چکے ہو تو بھی اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔ یہ جواب سن کر حضرت عمر حیران رہ گئے اور کہا کہ ہر شخص کو عمر سے زیادہ علم ہے حتیٰ کہ گھروں میں رہنے والی عورتوں کو بھی عمر سے زیادہ علم ہے۔

(المبسوط ج ۱۰ ص ۱۵۳-۱۵۲ دار المعرفۃ بیروت ۱۰۹۸ھ) (جامع العلم و فضلہ ج ۲ ص ۹۲۰)

اسی طرح بعض دیگر صحابہ نے بھی ایک دوسرے کے قول کی طرف رجوع کیا ہے:

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عن عكرمة ان اهل المدينة سالوا ابن عباس
عن امرأة طافت ثم حاضت قال لهم تنفروا قالوا لا
تأخذ بقولك وندع قول زيد قال اذا قدمتم
المدينة فاسئلوا فقدموا المدينة فكان في من سالوا
ام سليم فذكرت حديث صفية.

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سوال کیا کہ جس عورت نے طواف (زیارت) کر لیا ہو پھر اس کو حیض آجائے تو آیا وہ (طواف و داع کے بغیر) واپس جاسکتی ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: جاسکتی ہے اہل مدینہ نے کہا: ہم آپ کے قول کی وجہ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے قول کو ترک نہیں کریں گے (حضرت زید کہتے تھے کہ وہ طواف و داع کیے بغیر نہیں جاسکتی) حضرت ابن عباس نے فرمایا: جب تم مدینہ جاؤ تو اس مسئلہ کی تحقیق کر لینا جب وہ مدینہ گئے تو انہوں نے اس کی تحقیق کی اور حضرت ام سلیم سے بھی پوچھا تو انہوں نے حضرت صفیہ کی (یہ) حدیث بیان کی: (کہ ایسی صورت میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ کو طواف و داع کیے بغیر جانے کی اجازت دی تھی)۔

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۱۷۵۹-۱۷۵۸ صحیح مسلم رقم الحدیث:

۱۳۲۸ السنن الکبریٰ للنسائی رقم الحدیث: ۴۱۹۹)

جب اہل مدینہ کو حضرت صفیہ کی یہ حدیث مل گئی تو انہوں نے حضرت ابن عباس کے پاس جا کر حق کا اعتراف کر لیا۔
حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

فرجعوا الى ابن عباس فقالوا وجدنا
الحديث كما حدثنا. (فتح الباری ج ۳ ص ۵۸۸ طبع لاہور)
پھر اہل مدینہ حضرت ابن عباس کے پاس گئے اور کہا: جس طرح آپ نے ہمیں حدیث سنائی تھی ہمیں اسی طرح حدیث مل گئی۔

اور حضرت زید بن ثابت کو جب یہ حدیث مل گئی تو انہوں نے بھی رجوع فرمایا۔
حافظ ابن حجر عسقلانی، امام مسلم اور امام نسائی کے حوالے سے لکھتے ہیں:

قال فرجع الیہ فقال ما راك الا قد صدقت لفظ مسلم وللنسانی كنت عند ابن عباس فقال له زید بن ثابت انت الذی تفتی وقال فیہ فسالها ثم رجع وهو یضحك فقال الحدیث كما حدثتني.

(فتح الباری ج ۳ ص ۵۸۸ طبع لاہور)

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رجوع کر لیا اور حضرت ابن عباس سے فرمایا: مجھے یہ یقین ہے کہ آپ نے سچ کے سوا اور کچھ نہیں کہا، یہ صحیح مسلم کی عبارت ہے اور سنن نسائی میں یہ عبارت ہے: عکرمہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا تھا ان سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ یہ فتویٰ دیتے ہیں؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: اس انصاری خاتون سے اس کے متعلق حدیث معلوم کر لو، حضرت زید نے ان سے حدیث پوچھی اور ہنستے ہوئے (اپنے قول سے) رجوع کر لیا اور کہا: جس طرح آپ نے بیان کیا تھا اسی طرح حدیث ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کئی مسائل میں اپنے شاگردوں کے قول کی طرف رجوع کیا، امام مالک نے کئی اقوال میں رجوع کیا اور امام احمد اور امام شافعی کے ہر مسئلے میں دو قول ہیں، یعنی انہوں نے بعد والے قول میں اپنے پہلے قول سے رجوع کر لیا۔ علامہ سید ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز کے سوا کسی کتاب کے لیے عصمت کو مقدر نہیں فرمایا کسی اور کتاب کی عصمت پر راضی نہیں ہے، یہ صرف اسی کی کتاب کی شان ہے جس کے حق میں فرمایا: ”لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ“ (تم السجدہ: ۴۲) اس کتاب میں باطل سامنے سے آ سکتا ہے نہ پیچھے سے۔

سو قرآن مجید کے علاوہ دوسری کتابوں میں خطائیں اور لغزشیں واقع ہوتی ہیں، کیونکہ وہ انسان کی تصنیفات ہیں اور خطاء اور لغزش انسان کی سرشت ہے۔

علامہ عبد العزیز بخاری نے اصول بزودی کی شرح میں لکھا ہے کہ بویطی نے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ امام شافعی نے کہا: میں نے اس کتاب کو تصنیف کیا ہے، میں نے اس میں صحت اور صواب کو ترک نہیں کیا، لیکن اس میں ضرور کوئی نہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ہوگی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”وَلَوْ كُنَّا مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا“ (النساء: ۸۲) اور اگر قرآن اللہ کے غیر کی جانب سے ہوتا تو لوگ اس میں ضرور بہت سے اختلاف پاتے۔

لہذا تم کو اس کتاب میں جو بات کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف ملے اس کو چھوڑ دو، کیونکہ میں کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف رجوع کرنے والا ہوں۔ مزنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کی کتاب ”الرسالۃ“ ان کے سامنے اسی مرتبہ پڑھی اور ہر مرتبہ امام شافعی اس میں کسی خطاء پر مطلع ہوئے بالآخر امام شافعی نے فرمایا: اب چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ اس بات سے انکار فرماتا ہے کہ اس کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب صحیح ہو۔

(رد المحتار علی الدر المختار ج ۱ ص ۱۰۴-۱۰۳ دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۹ھ)

سو علامہ غلام رسول سعیدی نے بعض مسائل میں رجوع کر کے اپنے دامن کو ان نفوس قدسیہ کے مقدس دامن کے ساتھ وابستہ کر

لیا اور اپنے عجز و انکسار اور للہیت کو واضح کر دیا، کیونکہ وہی شخص کسی مسئلہ میں رجوع نہیں کرتا، جو اپنے آپ کو ہمہ دان اور غلطیوں سے مبرا اور منزہ جانتا ہو اور ہر قسم کی خطاء سے پاک ہونا تو صرف اللہ عزوجل کی صفت ہے اور عصمت تو صرف نبی ﷺ کا خاصہ ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا متوفی ۱۳۳۰ھ فرماتے ہیں:

شاہ (عبدالعزیز محدث دہلوی) صاحب سے اس مسئلہ میں غلطی ہوئی اور وہ نہ فقط فتاویٰ بلکہ تفسیر عزیزی میں بھی ہے اور ایک نہ ان کا فتاویٰ بلکہ کسی بشر غیر معصوم کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں سے کچھ متروک نہ ہو۔ سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”کل ما خوذ من قوله ومردود علیہ الا صاحب هذا القبر ﷺ“ ہر شخص کے قول سے کچھ لیا بھی جاتا ہے اور کچھ رد بھی کیا جاتا ہے ماسوا صاحب گنبد خضراء ﷺ کے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۳۵۶ مکتبہ رضویہ کراچی)

ذیل میں ہم خود شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی کے اپنے قلم سے اس مبنی براخلاص اور خوشگوار مجلس کی تفصیل درج کر رہے ہیں جس سے ساری حقیقت واضح ہو جائے گی اور ابہامات دور ہو جائیں گے اور ”کلمۃ الحق ارید بها الباطل“ کا سد باب ہو جائے گا۔ علامہ سعیدی مدظلہم کی تحریر پر آخر میں شرکاء مجلس اکابر علماء کے توثیقی و تصدیقی دستخط بھی ثبت ہیں۔

شرح صحیح مسلم کی تبدیل شدہ عبارات کی تفصیل

22 اگست 2005ء کو میرے پاس حسب ذیل علماء کرام تشریف لائے:

(1) استاذ العلماء مولانا محمد اشرف سیالوی

(2) مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

(3) مولانا غلام محمد سیالوی

(4) مولانا سید مظفر شاہ

(5) ڈاکٹر ممتاز احمد سیدی

ان معزز علماء کرام نے مجھے ”شرح صحیح مسلم“ اور ”تفسیر تبیان القرآن“ کی بعض عبارات کی طرف توجہ دلائی جو ان کی رائے میں نامناسب تھیں، میں نے ان موقر علماء کرام کی رائے کا احترام کرتے ہوئے ان سے اتفاق کر لیا اور ان کے مشورے کے مطابق بعض عبارات کو تبدیل کر دیا، بعض عبارات کو حذف کر دیا اور اس قسم کی دیگر عبارات کو میں نے از خود تبدیل کر دیا، اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(1) شرح صحیح مسلم ج 1 ص 1094 پر تبدیل کر کے یہ عبارت لکھ دی ”اذان سے پہلے یا اس کے بعد آہستہ یا بلند آواز سے درود شریف پڑھنا“ ارشادِ ربانی ”صلوا علیہ وسلموا تسلیما“ کے عموم میں داخل ہے، خاص طور پر اذان کے بعد درود شریف پڑھنا مسلم شریف کی حدیث کے مطابق مامور یہ ہے، البتہ درود شریف کو اذان کا حصہ سمجھنا اور اذان کے ساتھ ضروری سمجھنا کسی طرح بھی درست نہیں ہے، نیز اسی طرح مسنون طریقے کو تبدیل کر کے نیا طریقہ اختیار کرنا بھی کسی طرح مستحسن نہیں ہے۔

(2) شرح صحیح مسلم ج 2 ص 398-99 میں ”ارایت الذی ینہی عبدا اذا صلی“ کی وعید میں دخول کا خطرہ ہے جب کہ چلتی ٹرین میں نماز کے وقت میں نماز نہ پڑھی جائے اس عبارت کو حذف کر دیا ہے۔

(3) شرح صحیح مسلم ج 4 ص 542 پر یہ اضافہ کر دیا ہے: اگر نذر ماننے والے کی یہ نیت ہو کہ مالی صدقے کی عبادت تو اللہ کی ہے اور

- اس مال کا صدقہ شیخ کی درگاہ کے فقراء پر کیا جائے گا اور اس کا ثواب شیخ کو پہنچایا جائے گا تو صحیح ہے۔
- (4) شرح صحیح مسلم ج 4 ص 544 پر یہ اضافہ کر دیا ہے: اولیاء کرام سے دعا کی درخواست کرتا جائز اور مستحسن ہے۔
- (5) شرح صحیح مسلم ج 5 ص 100 میں تبدیلی کر کے اس طرح لکھ دیا ہے: یہ بھی آپ کا نور ہے اور اس کو بھی پھیلانے کی ضرورت ہے۔
- (6) شرح صحیح مسلم ج 5 ص 111 پر یہ اضافہ کر دیا ہے: یاد رہے کہ یہ علوم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے بعض ہیں، ورنہ تمام مخلوق کے علوم سے زیادہ ہیں۔
- (7) شرح صحیح مسلم ج 5 ص 472-73 میں قتال ملائکہ کے متعلق مصنف کی تحقیق کو حذف کر کے دیگر مفسرین کی آراء کو شامل کر دیا ہے۔
- (8) شرح صحیح مسلم ج 6 ص 451 میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے کہ قبضہ بھرڈ ازہی سنت غیر مؤکدہ اور مستحب ہے۔
- (9) شرح صحیح مسلم ج 6 ص 698، 694، 691 پر جہاں الفتح 2: میں کنز الایمان کے ترجمے کو لکھا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے اس کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ مرجوح ہے یا رائج اور مختار نہیں ہے۔
- (10) شرح صحیح مسلم ج 7 ص 322 میں ”یہ تمام جوابات باطل اور بے اصل ہیں“ کو تبدیل کر کے یوں لکھ دیا ہے: ”ان میں سے بعض جوابات مرجوح اور بعض باطل ہیں۔“
- (11) شرح صحیح مسلم ج 7 ص 342، 25، 324 میں کنز الایمان کے الفتح 2: کے ترجمے کو یہ لکھا تھا کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اس کو تبدیل کر کے یہ لکھ دیا ہے کہ یہ رائج اور مختار نہیں ہے یا یہ ترجمہ مرجوح ہے۔
- (12) شرح صحیح مسلم ج 7 ص 335 میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے: ”یہ کہنا کہ مغفرت ذنب آپ کو حاصل نہیں ہوئی بلکہ آپ کے اگلوں اور پچھلوں کو حاصل ہوئی ہے ان تمام احادیث کے خلاف ہے۔“

تبیان القرآن کی تبدیل شدہ عبارات کی تفصیل

- (1) تبیان القرآن ج 3 ص 138 میں اس عبارت کو حذف کر دیا ہے: پھر اس پر بھی غور کرنا چاہیے کہ نور حسی سے حسی اندھیرا دور ہوتا ہے اور علم اور ہدایت کے نور سے جہالت اور گمراہی دور ہوتی ہے۔ الخ۔
- (2) تبیان القرآن ج 4 ص 569-70 اور اسی طرح آل عمران: 124-127 میں قتال ملائکہ کی بحث میں مصنف کے موقف کو حذف کر کے دیگر مفسرین کی عبارات شامل کر دی ہیں۔
- (3) تبیان القرآن ج 5 ص 352 کی ابتدائی 6 سطروں کو حذف کر کے یہ عبارت لکھ دی ہے: نیز اس پر غور کرنا چاہیے کہ انبیاء اولیاء کو مستقل سمجھ کر ان سے مدد مانگنا شرک ہے، لیکن انہیں ایک وسیلہ سبب اور مظہر امداد الہی جان کر ان کی طرف رجوع کرنا کسی طرح ایمان اور اسلام کے خلاف نہیں ہے۔



حضرت علامہ شیخ الحدیث غلام رسول سعیدی صاحب کے پاس آنے والے علماء کے وفد کے تاثرات

(۱) حضرت استاذ العلماء مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب دام ظلہ لکھتے ہیں:

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ!

حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی مدظلہ العالی نے جس وسعت ظرفی اور عالی ہمت کا مظاہرہ فرمایا وہ قابل صد ستائش اور لائق صد تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مقربان بارگاہ قدس سرہم کے طفیل اجر جزیل اور جزائے جمیل عطا فرمائے۔

مصدقہ مذاہن حضرت مولانا محمد اشرف سیالوی
رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت استاذ العلماء مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری دام ظلہ لکھتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

21 اگست 2005ء کو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اشرف سیالوی، مولانا غلام محمد سیالوی، مولانا سید مظفر شاہ، ڈاکٹر ممتاز احمد سیدی کے ہمراہ راقم الحروف دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں حاضر ہوا وہاں راقم اور بعض دوسرے احباب نے چند عبارات کی نشاندہی کی اور شارح مسلم شریف و مفسر قرآن مولانا علامہ غلام رسول سعیدی دامت برکاتہم العالیہ سے درخواست کی کہ ان عبارات کو حذف کر دیں یا تبدیل کر دیں انہوں نے پورے شرح صدر کے ساتھ ہماری باتوں کو سنا اور ان عبارات کو حذف کر دیا یا تبدیل کر دیا اور یہ ان کی عالی ظرفی اور عظمت کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ اہل سنت و جماعت کو اتحاد و یگانگت کی اہمیت و ضرورت کا صحیح ادراک عطا فرمائے۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری
۱۶ دسمبر ۲۰۰۶ء

(۳) حضرت علامہ مولانا غلام محمد سیالوی مدظلہ لکھتے ہیں:

شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن کی جن بعض عبارات کو تبدیل کرنے یا حذف کرنے کی جانب استاذ العلماء شیخ الحدیث والفسیر حضرت علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ کی توجہ مبذول کرائی گئی، حضرت علامہ موصوف نے نہ صرف وہ سب عبارات تبدیل یا حذف فرمادی ہیں بلکہ از خود بھی جہاں دیگر مقامات پر اس قسم کی عبارات موجود تھیں انہیں بھی تبدیل فرمادیا، میں نے وہ سارے متعلقہ مقامات از خود دیکھ لیے ہیں، واضح رہے کہ اس کے علاوہ کسی اور عبارت کے بارے میں ان سے کسی قسم کی بات نہیں کی گئی، یہ بھی ملحوظ رہے کہ حضرت علامہ موصوف نے عالم ربانی کا کردار ادا فرماتے ہوئے ہماری درخواست کو قبول فرمانے میں نہ کسی قسم کی ضد فرمائی اور نہ ہی انانیت کو مسئلہ بنایا بلکہ وسعت قلبی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے بہ خوشی شرف قبولیت بخشا۔ ان کے اس مخاصنہ تعاون پر میں دل کی گہرائیوں سے ان کا شکر گزار ہوں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کی صحت اور درازی عمر کے لیے دعا گو ہوں تاکہ ان کے علمی و دینی فیض سے اہل سنت و جماعت تادیر مستفید و مستفیض ہوتے رہیں آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

محمد اشرف سیالوی

(۴) ڈاکٹر ممتاز احمد سعیدی لکھتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت علامہ مولانا غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی نے علمائے کرام کے ایک وفد کے ساتھ مورخہ 21-08-2005 کو ہونے والی ملاقات میں ایسی تمام عبارات کی کھلے دل سے اصلاح کی جن کی نشاندہی کی گئی تھی اللہ تعالیٰ انہیں اور اصلاح کے اس عمل کے لیے مخلصانہ کوشش کرنے والے سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اہل سنت و جماعت کو متحد ہو کر لادینیت کا راستہ روکنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹر ممتاز احمد سعیدی
احمد آباد، انارکلی، لاہور

(۵) مولانا سید مظفر حسین شاہ صاحب نے بھی ان کی تائید میں دستخط فرمادیئے ہیں۔

سید مظفر حسین شاہ

نوٹ: حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری برکاتی الازہری مدظلہ نے علامہ سعیدی صاحب کو اس رجوع پر مبارک باد پیش کی ہے اور دعائیں دی ہیں اور شہر بھر میں لوگوں کی طرف سے جو صفحہ چھاپ کر تقسیم کیا گیا ہے اس پر ان کی یہ عبارت اور دستخط موجود ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مندرجہ بالا تحریر مجھے بہت کرسنائی گئی
سن کر خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ مزید ہدایت
خیر فرمائے اور استقامت بخشے۔ اس رجوع پر
وہ قابل مبارک باد ہیں۔



WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرت غلام رسول سعیدی دام فیضہ کے متعلق

حضرت استاذ العلماء علامہ عبدالحکیم صاحب شرف قادری و امت الطائفہ العالیہ کے تاثرات

مکتبہ رضویہ

والآدربار مارکیٹ، لاہور نمبر
فون: 7226193

نمبر ۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الحدیث والتفسیر، بحر العلوم حضرت علامہ مولانا غلام رسول سعیدی
دامت بھاتیم العالیہ اس دور کی قابل قدر اور نادر روزگار شخصیت
ہیں، انہوں نے شرح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن کی صورت میں دو عالم
تحتی امت مسلمہ کو عنایت کئے ہیں، ملت اسلامیہ ان سے رہتی دنیا
نہ کہ استفادہ کرتی رہے گی، انہوں نے مسلمانوں کو درپیش مسائل پر شرح
و بسط کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے علم و فضل کے دریا بہا دئے ہیں اور
امام ہر خسی، امام رازکی و غزالی اور امام احمد رضا بریلوی رحمہم اللہ تعالیٰ کی
یاد تازہ کر دی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اس عظیم الشان کارنامے کی داریں
میں بہترین جزا عطا فرمائے۔ کثر اللہ أمثالہ فی اہل السنۃ والجماعۃ
ومتع اللہ الاسلام وال مسلمین بطول بقائه فانہ أعز من الکویت
فی هذا العصر
وسیع النظر اور محقق علماء کا علمی مسائل میں اختلاف تو کوئی نئی بات
نہیں ہے، بعض مقامات پر گفتگو کرتے ہوئے ان کے لب و لہجے میں تلخی
اور ضرورت سے زیادہ سختی پیدا ہو گئی تھی، اس سلسلے میں راقم علماء کے
ایک وفد کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے خندہ پیشانی
کے ساتھ ہمارے گزارشات سنیے اور ہمارے مشورے کے مطابق ان عبارات
کو تبدیل کر دیا، بعد ازاں مزید بعض مقامات کی طرف ان کی توجہ مبذول
کرائی گئی تو انہوں نے ان کی بھی اصلاح فرمادی
اب میری دانست کوئی ایسی عبارت نہیں ہے جس پر کلمہ
کی جا سکے، بد تشبیہ یہ بھی ان کا بے مثال کارنامہ ہے، اللہ تعالیٰ
انہیں جزائے خیر عطا فرمائے

والسبیل
محمد عبدالحکیم صاحب شرف

مرکز اہل سنت برکاتِ رضا (ہندوستان) کی جانب سے

شرح صحیح مسلم کی طباعت

(مولانا حافظ محمد ناصر خان چشتی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

۱۴۲۳ھ میں ہندوستان میں مرکز اہل سنت برکاتِ رضا نے بہت حسین و جمیل انداز سے سفید کاغذ اور مضبوط جلد کے ساتھ شرح صحیح مسلم کو طبع کیا اور اس کے شروع میں شرح صحیح مسلم کی ساتوں مجلدات کی ابحاث کی اجمالی فہرست 'شرح صحیح مسلم کی خصوصیات کو ہر جلد میں شامل کیا ہے۔ اور اسی طرح ہر جلد کے آخر میں شرح صحیح مسلم کے متعلق اکابر علماء کے تاثرات کو بھی شامل کیا ہے۔

شرح صحیح مسلم کی پہلی جلد میں سب سے پہلے حضرت علامہ شمس الہدیٰ صاحب رضوی مصباحی کا خوب صورت تبصرہ "شرح صحیح مسلم پر ایک نظر" کے عنوان سے مندرج ہے۔ اس میں ان کا یہ جملہ قابل غور ہے کہ "رہا علامہ سعیدی کے تفردات یا ان تحقیقات کا معاملہ جو صف اول کے اکابر علماء اہل سنت سے مختلف ہیں تو یہ کوئی اچھے کی چیز نہیں۔ یہ میدان تحقیق و تدقیق ہے۔ دلائل و شواہد کی بنیاد پر ہر دور میں ایسا رہا اور رہے گا۔" اور علامہ شمس الہدیٰ صاحب شرح صحیح مسلم کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اس کتاب میں جگہ جگہ مذہب حنفی کی ترجیح و تائید اور توثیق و تنقیح میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ تحقیقی اور الزامی دلائل و براہین کا انبار لگا کر رکھ دیا ہے۔ جس سے تمام مذاہب پر مذہب حنفی کی قوت و برتری کا رخ ایسا واضح و آشکار ہو جاتا ہے کہ مطالعہ کرنے والا فرط فرحت و انبساط سے جھوم اٹھتا ہے۔"

اس کے بعد "نگاہِ اولین" کے عنوان سے علامہ عبدالستار ہمدانی برکاتی نوری کا تبصرہ ہے۔ انہوں نے شرح صحیح مسلم کے بعض مباحث پر تنقید کی ہے۔ تاہم انہوں نے یہ اعتراف بھی کیا ہے کہ "صحیح مسلم شریف کا مع اعراب متن ترجمہ اور تشریح دنیائے سنت کے لیے ایک خواب تھا جس کو علامہ سعیدی نے شرمندہ تعبیر بنا کر ایک نمایاں رول ادا کیا ہے۔" اسی بحث میں آگے چل کر لکھتے ہیں کہ "علاوہ ازیں دینی درسگاہوں کے معلمین و متعلمین جو دورہ حدیث کی شمولیت سے شرف ہو رہے ہیں ان کے لیے یہ کتاب بڑی ہی کارآمد ہے۔ عربی عبارت میں لگائے گئے متن عربی عبارت کا لفظی و لغوی ترجمہ اور ہر حدیث کے ضمن میں ارقام کی ہوئی تشریح ایک طالب علم اور معلم دونوں کے لیے مشعل راہ و ہادی منزل قائد قافلہ اور صحیح رہنما کی حامل یہ تشریح دباغ کو روشن کر کے مسائل کے استخراج کی استعداد پیدا کرنے والی ہے۔"

اس کے بعد علامہ مفتی نظام الدین رضوی مصباحی کا ”شرح صحیح مسلم“ ایک مختصر تحقیقی جائزہ“ کے عنوان سے تبصرہ ہے۔ جس میں انہوں نے شارح صحیح مسلم علامہ سعیدی صاحب کے ذکر کردہ تین مسئلوں پر مفصل جرح کی ہے۔

(۱) بیع عینہ (۲) ندائے یا محمد ﷺ (۳) ڈاڑھی کی حد شرعی

ان کی اس جرح کا مفصل جواب ہم آئندہ صفحات میں لکھ رہے ہیں۔ تاہم مفتی صاحب کا انداز بیان بہت شائستہ اور مہذب ہے۔ انہوں نے اپنے قلم کو ہرگز ہرگز دشنام طرازی سے آلودہ نہیں کیا ہے اور اپنے تبصرہ کے شروع میں انہوں نے بھی شرح صحیح مسلم کو ان الفاظ سے خراج تحسین پیش کیا ہے: ”علامہ سعیدی کی یہ شرح آپ کے تہجد علمی، دقت نظر اور وسعت مطالعہ کی صحیح عکاس ہے“ کتاب مجموعی حیثیت سے قابل استفادہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلومات میں قیمتی اضافہ ہوگا۔ ذہن و فکر کے درجے کھلیں گے اور تحقیق و تفحص کی خفیہ صلاحیتیں بیدار ہوں گی۔“



مفتی نظام الدین مصباحی اور دیگر علماء کے

اعتراضات کے جوابات

بیع عینہ

مفتی نظام الدین مصباحی صاحب نے سب سے پہلے بیع عینہ کے مسئلہ پر بحث کی ہے اور اس سلسلے میں علامہ غلام رسول صاحب سعیدی سے اختلاف کیا ہے۔ مفتی صاحب نے اختلاف کرتے ہوئے بیع عینہ کے حوالہ سے جو کچھ تقریر فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بیع عینہ دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک وہ بیع عینہ ہے جو صرف قرض لینے والے اور قرض دینے والے کے درمیان ہوتی ہے۔ اس میں کسی تیسرے شخص کا دخل نہیں ہوتا ہے۔ اور دوسری بیع عینہ وہ ہوتی ہے جس میں تیسرے شخص کا واسطہ موجود ہوتا ہے۔

مفتی مصباحی صاحب کی تحقیق کے مطابق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے کفل الفقہ الفاہم میں بیع عینہ کی دوسری صورت کو اختیار فرمایا ہے اور اسے جائز قرار دیا ہے۔ اور علامہ غلام رسول صاحب سعیدی نے شرح صحیح مسلم میں بیع عینہ کی پہلی صورت کو اختیار فرمایا ہے اور اسے ناجائز قرار دیا ہے۔ مفتی نظام الدین مصباحی لکھتے ہیں:

”واقعہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے خرید و فروخت کی جس صورت کو بیع عینہ کے نام سے موسوم کر کے جائز قرار دیا ہے بلکہ یہ سب کچھ فقہاء نے نقل فرمایا ہے اس کے حرام ہونے پر ایک نص صریح اور ایک فقہی عبارت بھی شرح مسلم میں پیش نہیں کی گئی۔ اور خرید و فروخت کی جس صورت کو حضرت سعیدی صاحب نے بیع عینہ کا نام دے کر اس کی حرمت کے شواہد پیش کیے ہیں اسے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کہیں جائز نہیں فرمایا۔“ پھر بحث کے اختتام پر لکھتے ہیں:

”الغرض ہم نے بیع عینہ کی دونوں تصویریں ناظرین کرام کے سامنے پیش کر دیں، ایک وہ تصویر جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کھینچی ہے اور ایک وہ تصویر جو سعیدی صاحب نے کھینچی ہے۔ آپ محسوس کریں گے کہ یہ دونوں تصویریں کسی ایک حقیقت شرعیہ کی نہیں ہیں۔ بلکہ دونوں کی حقیقت الگ الگ ہے اس لیے دونوں کا حکم شرعی بھی الگ الگ ہے۔ سعیدی صاحب کی کھینچی ہوئی تصویر یقیناً تجسم قباحہ ہے اس لیے وہ حرام و گناہ ہے لیکن اسے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کبھی اور کہیں جائز نہیں کہا۔“

فقیر کو مفتی مصباحی صاحب کی اس تحقیق سے اختلاف ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ بیع عینہ کی مذکورہ دونوں صورتیں اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نور اللہ مرقدہ نے بھی بیان فرمائی ہیں اور علامہ غلام رسول صاحب سعیدی نے بھی بیان فرمائی ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہے کہ ایک صورت کو امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے اختیار فرمایا ہے اور ایک صورت کو علامہ سعیدی صاحب نے اختیار فرمایا ہے۔ کفل الفقہ الفاہم اور شرح صحیح مسلم دونوں میں دونوں صورتیں بیان کی گئی ہیں۔ ہاں فرق یہ ہے کہ امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے یہ صورتیں جس عنوان کے تحت بیان فرمائی ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے طریقے جن میں پیسے بھی زیادہ ملیں اور سود بھی نہ ہو۔ اس ضمن میں آپ نے بیع عینہ (خواہ صورۃ ہو یا حقیقۃ) کی دونوں صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ اور علامہ غلام رسول صاحب سعیدی نے بیع عینہ کا عنوان قائم کر کے مذکورہ دونوں صورتیں بیان کی ہیں اور انہیں مکروہ قرار دیا ہے۔

ذیل میں ہم کفل الفقہ الفاہم اور شرح صحیح مسلم سے وہ عبارات پیش کر رہے ہیں جن میں بیع عینہ کی دونوں صورتیں بیان کی گئی ہیں تاکہ حقیقت مکمل روشن اور واضح ہو جائے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:

الوقوف فیہ وقد علم علماؤنا رحمہم اللہ تعالیٰ
عدة حیل لتحصیل الفضل من دون حصول الرباء وقد
عقد لها الامام فقیہ النفس قاضی خان فی فتاواه فصلا
مستقلا فقال فصل فیما یکون فرارا عن الرباء وقال فیہ
رجل له علی رجل عشرة دراهم فاراد ان يجعلها ثلثة
عشر الی اجل قالوا یشتری من المدیون شیئا بثلک
العشرة ویقبض المبیع ثم یبیع من المدیون بثلثة عشر
الی سنة فیقع التجوز عن الحرام ومثل هذا مروی عن
رسول اللہ ﷺ انه امر بذلك ۱ ومثله فی البحر عن
الخلاصة عن النوازل للامام الفقیہ ابی الیث رحمہ
اللہ تعالیٰ ثم قال فی الخانیة رجل طلب من رجل دراهم
لیقرضه بده دوازدہ فوضع المستقرض متاعا بین یدی
المقرض فیقول للمقرض بعث منک هذا المتاع بمائة
درهم فیشتري المقرض ویدفع الیه الدراهم ویأخذ
المتاع ثم یقول المستقرض یعنی هذا المتاع بمائة
وعشرين فیبیعه لیحصل للمستقرض مائة درهم ویعود
الیہ متاعه ویجب للمقرض علیہ مائة وعشرون درهما
والا وثق والاحوط ان یقول المستقرض للمقرض بعد
ما قرر المعاملة کل مقالة وشرط کان بیننا فقد ترکته ثم
یعقد ان بیع المتاع ۱ ھ ۲ ثم قال فان کان المتاع
للمقرض وليس للمستقرض شیء ویريد ان یقرضه
عشرة بثلثة عشر الی اجل فان المقرض یبیع من
المستقرض سلعة بثلثة عشر ویسلم السلعة الی
المستقرض ثم ان المستقرض یبیع السلعة من اجنبی
بعشرة ویدفع السلعة الا لاجنبی ثم لاجنبی یبیع
السلعة من المقرض بعشرة ویأخذ بعشرة منه ویدفعها
الی المستقرض فیرا لاجنبی من الثمن الذی کان علیہ
للمستقرض فتصل السلعة الی المقرض بعشرة و
للمقرض علی المستقرض ثلثة عشر الی اجل ۱ ھ ۳ ثم

بے شک ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کے متعدد
حیلے تعلیم فرمائے ہیں کہ زیادہ لیں اور سود نہ ہو اور امام فقیہ النفس
قاضی خان نے اپنے فتاویٰ میں اس کے لئے ایک مستقل فصل وضع
کی فرمایا کہ یہ فصل ہے ان باتوں کے بیان میں جو سود سے گریز میں
ہیں اور اس میں ایک حیلہ یہ بیان فرمایا کہ ایک شخص کے دوسرے پر
دس روپے آتے تھے اس نے یہ چاہا کہ میں دس کے تیرہ کر لوں ایک
میعاد تک علماء نے فرمایا کہ وہ مدیون سے ان دس کے عوض کوئی چیز
خرید لے اور اس پر قبضہ کر لے پھر وہی چیز اس مدیون کے ہاتھ سال
بھر کے وعدہ پر تیرہ روپے کو بیچ ڈالے تو حرام سے بچ جائے گا اور اس
کا مثل نبی ﷺ سے مروی ہوا کہ حضور نے ایسا کرنے کا حکم دیا
اتھنی اور اسی طرح بحر الرائق میں بحوالہ خلاصہ نوازل امام فقیہ ابو
الیث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہے۔ پھر خانیہ میں (دوسرا حیلہ) یہ
فرمایا ایک شخص نے دوسرے سے کچھ روپے قرض مانگے اس طور کہ
دینے والے کو دس کے بارہ ملیں تو یوں چاہیے کہ قرض لینے والا دینے
والے کے سامنے کوئی متاع رکھے اور اس سے کہے میں نے یہ متاع
تیرے ہاتھ سو روپے کو بیچی قرض دینے والا خرید لے اور روپے اسے
دے دے اور متاع پر قبضہ کر لے پھر قرض لینے والا اس سے کہے یہ
متاع میرے ہاتھ ایک سو بیس روپے کو بیچ ڈال وہ بیچ کر دے تاکہ
قرض لینے والے کو سو روپے مل جائیں اور اس کی متاع بھی اس کے
پاس واپس آئے اور قرض دینے والے کے اس پر ایک سو بیس لازم
آئیں اور زیادہ اطمینان و احتیاط کی بات یہ ہے کہ قرض لینے والا
قرض دینے والے سے معاملہ مذکورہ کی قرارداد کر کے یوں کہہ دے
کہ جو کچھ گفتگو اور شرط ہمارے آپس میں ٹھہری تھی وہ میں نے چھوڑ
دی پھر متاع کی خرید و فروخت کریں اتھنی۔ تیسرا حیلہ یہ فرمایا کہ وہ
متاع بھی قرض دینے والے کی ہو قرض لینے والے کے پاس کوئی
متاع بھی نہیں اور دینے والا چاہتا ہے کہ دس روپے قرض دے اور کسی
میعاد پر تیرہ روپے اس سے وصول کرے تو قرض دینے والا لینے
والے کے ہاتھ کوئی متاع تیرہ روپے کو بیچے اور متاع اس کے قبضہ
میں دے دے پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اجنبی کے ہاتھ دس

۱ فتاویٰ قاضی خان کتاب البیوع باب فی بیع مال الربوا مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ج ۲ ص ۳۰۶

۲ فتاویٰ قاضی خان کتاب البیوع باب فی بیع مال الربوا ج ۲ ص ۳۰۶

روپے کو بیچے اور وہ متاع اس اجنبی کو دے دے وہ اجنبی قرض دینے والے کے ہاتھ دس کو بیچ ڈالے اور وہ اجنبی اس سے دس روپے لے کر قرض لینے والے کو دے دے تو اجنبی پر تو جو قرض لینے والے کا دین تھا وہ اتر جائے گا اور وہ متاع قرض دینے والے کے پاس دس میں پہنچ جائے گی اور قرض لینے والے پر اس کے تیرہ روپے ایک وعدہ پر لازم ہو جائیں گے انتہی۔ چوتھا حیلہ یہ فرمایا کہ قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ایک معین وعدہ پر تیرہ روپے کو بیچے اور اس کے قبضہ میں دے دے اور قرض لینے والا اسے کسی اجنبی کے ہاتھ بیچے پھر قرض لینے والا اس اجنبی کے ساتھ بیچ بیچ کرے خواہ متاع اس کے قبضہ میں دی ہو یا نہ دی ہو پھر قرض لینے والا دینے والے کے ہاتھ اسے دس کو بیچے تو قرض لینے والے کو دس روپے ملیں گے اور دینے والے کے اس پر تیرہ لازم ہوں گے اور متاع دینے والے کے پاس پہنچ جائے گی قرض دینے والے نے اس صورت میں اگر چہ اپنی نیچی ہوئی چیز ادائے ثمن سے پہلے جس قدر کو بیچی تھی اس سے کم کو خرید لی مگر یہاں یہ جائز ہے اس واسطے کہ بیچ میں دوسری بیچ آگئی وہ جو قرض لینے والے اور اجنبی میں ہوئی انتہی۔ پھر ایک حیلہ یہ فرمایا کہ قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اس کے قبضہ میں دے دے پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خریدی پھر وہ دوسرا شخص اس قرض دینے والے کے ہاتھ اتنے کو بیچے جتنے کو خود خریدی تاکہ وہ متاع بعینہا اسے پہنچ جائے اور اس سے قیمت لے کر قرض لینے والے کو دے دے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائے گا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائے گا انتہی۔

اقول (میں کہتا ہوں) یہ وہی تیسرا حیلہ ہے جو گزر چکا امام قاضی خان نے فرمایا کہ اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جس کو امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا اور مشائخ بلخ نے فرمایا کہ بیع عینہ ان بیعوں سے کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں بہتر ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملے گا اور فرمایا ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے انتہی۔ پانچواں حیلہ یہ فرمایا کہ ایک شخص کے پاس دس روپے صحیح ہیں وہ چاہتا ہے کہ ان کو بارہ روپے پھوٹے ہوؤں سے بیچے تو جائز نہیں کہ سود ہے پھر اگر وہ حیلہ چاہے تو یہ چاہیے کہ مشتری سے بارہ

قال وحيلة اخرى ان يبيع المقرض سلعة بثلاثة عشر الى اجل معلوم و يدفع السلعة الى المستقرض ثم يبيعه المقرض من الاجنبى ثم ان المقرض يقبل البيع مع الاجنبى قبل القبض او بعده ثم يبيعه المقرض من المقرض بعشرة و ياخذ العشرة فيحصل للمقرض عشرة و عليه للمقرض ثلاثة عشر و تصل السلعة الى المقرض و المقرض و ان صار مشتريا ما باع باقل مما باع قبل الثمن الا ان ذلك جائز لتخلل البيع الثانى و هو البيع الذى جرى بين المقرض و الاجنبى ا هـ . ثم قال وحيلة اخرى ان يبيع المقرض من المقرض سلعة بثمن موجد و يدفع السلعة الى المقرض ثم ان المقرض يبيعه من غير باقل مما اشترى ثم ذلك الغير يبيعه من المقرض بما اشترى لتصل السلعة اليه بعينها و ياخذ الثمن و يدفعه الى المقرض فيحصل المقرض الى القرض و يحصل الربح للمقرض ا هـ .

اقول هذه هي الحيلة الثالثة المارة قال وهذه الحيلة هي العينة التي ذكرها محمد رحمه الله تعالى و مشايخ بلخ بيع العينة في زماننا خير من البيوع التي تجرى في اسواقنا و عن ابى يوسف رحمه الله تعالى انه قال العينة جائزة ماجورة و قال اجره لمكان الفرار من الحرام ا هـ . ثم قال رجل له عشرة دراهم صحاح فاراد ان يبيعها بائنى عشر درهما مكسرة لا يجوز لانه ربا فان اراد الحيلة يستقرض من المشتري اثني عشرة درهما مكسرة ثم يقضيه عشرة جيا دائم ان المقرض يبرئه من درهمين فيجوز ذلك ا هـ . ثم قال ولو كان له على رجل عشرة دراهم مسكرة الى اجل فلما حل الاجل جاء المديون يتسعة صحاح فقال هذه التسعة بتلك العشرة لا يجوز لانه ربا فان اراد الحيلة ياخذ التسعة بالتسعة و يبرئه عن الدرهم الباقي فان خاف المديون ان لا يبرئه عن الدرهم الباقي يدفع الى صاحب الدين تسعة دراهم صحاحا و فلما او شينا يسيرا عوضا من الدرهم

الباقی جاز ذلک و یقع الامن اھ و فیہا فوائد لا تحصى علیک و سنمر علیہا فیما یاتی ان شاء اللہ تعالیٰ و کفانا تشبیہہ فی الوجه الاول بیع العینۃ و قولہم فانہ مکروہ لہذا و ذلک لانہ لا یکرہ الا تنزیہا فکذا ہذا۔
(کفل المفتیہ الفہم ص ۷۲-۶۸ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۶۵-۶۶ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

روپے پھوٹے ہوئے قرض لے پھر دس کھرے اس کو ادا کرے پھر وہ اسے باقی دو روپے معاف کر دے تو یہ جائز ہے چھٹا حیلہ یہ فرمایا اگر کسی شخص پر دس روپے پھوٹے ہوئے ایک وعدہ پر آتے تھے جب وعدہ کا وقت آیا مدیون نو روپے کھرے لایا اور کہا کہ ان دس کے بدلے یہ نو ہیں تو یوں جائز نہیں اس لئے کہ سود ہے تو اگر حیلہ چاہے تو نو کے بدلے نو لے لے اور ایک معاف کر دے پھر اگر مدیون کو اندیشہ ہو کہ وہ ایک جو باقی رہا یہ معاف نہ کرے گا تو قرض خواہ کو نو روپے کھرے اور ایک پیسہ یا کوئی اور تھوڑی سی چیز اس باقی روپے کے عوض دے دے تو اب جائز ہوگا اور وہ اندیشہ جاتا رہے گا اتنی اور اس عبارت میں وہ فائدے ہیں جو تجھ پر پوشیدہ نہ رہیں گے اور آئندہ تقریر میں ان شاء اللہ ہم اوپر گزر کریں گے اور ہم کو یہی کافی ہے کہ وجہ اول میں اسے بیع عینہ پر تشبیہ دی اور علماء نے فرمایا وہ بھی اسی وجہ سے مکروہ ہے اور یہ اس لئے کہ بیع عینہ نہیں مگر مکروہ تنزیہی۔

غور فرمائیے! مذکورہ عبارت میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ قاضی خان کے حوالہ سے وہ صورتیں بیان فرما رہے ہیں جن میں پیسے بھی زیادہ ملیں اور سود بھی نہ ہو۔ اس سلسلے میں آپ نے کل چھ صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ جن میں سے تیسری اور چوتھی صورت میں تو دائن اور مدیون کے درمیان اجنبی کا واسطہ ہے لیکن بقیہ صورتوں میں دائن اور مدیون کے درمیان کسی اجنبی کا واسطہ نہیں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ نے اجنبی کے ہونے نہ ہونے کا فصل کیے بغیر عینہ کی دونوں صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ اسی طرح شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول صاحب سعیدی نے بھی عینہ کی دونوں صورتیں بیان کی ہیں۔ علامہ سعیدی لکھتے ہیں:

علامہ زین الدین ابن نجیم حنفی بیع عینہ کا اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ایک شخص کسی تاجر سے مثلاً دس روپے قرض مانگتا ہے وہ انکار کرتا ہے پھر اس کو مثلاً پندرہ روپے میں (مدت معینہ کے ادھار پر) ایک ایسا کپڑا فروخت کرتا ہے جس کی معروف قیمت دس روپے ہے تاکہ قرض لینے والا وہی کپڑا اس کو دس روپے میں فروخت کر دے اور اس کو پانچ روپیہ زیادہ مل جائیں۔ اس کو عینہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں قرض دینے سے عین کی طرف اعراض ہے یہ بیع مکروہ ہے۔ (البحر الرائق ج ۶ ص ۲۳۵ مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابن ہمام نے بیع عینہ کی ایک اور صورت بھی ذکر کی ہے جس میں واسطہ کا دخل ہے۔ ایک شخص مثلاً زید مدت معینہ کے ادھار پر اپنی ایک چیز دو ہزار روپوں میں مقروض کو فروخت کر دیتا ہے۔ پھر ایک تیسرا شخص اسی چیز کو مقروض سے ایک ہزار میں خرید کر اس چیز پر قبضہ کر لیتا ہے پھر تیسرا شخص وہ چیز بائع اول (زید) کو ایک ہزار میں فروخت کر دیتا ہے۔ اور تیسرے شخص نے جو ایک ہزار نقد مقروض کو دینے تھے وہ ان ایک ہزار روپوں کو بائع اول (زید) کے حوالے کر دیتا ہے۔ بائع اول مقروض کو ایک ہزار روپیہ نقد دیتا ہے اور مدت معینہ کے بعد اس سے دو ہزار وصول کر لیتا ہے۔ علامہ ابن ہمام نے ان دونوں قسموں کو مکروہ لکھا ہے۔

(فتح القدیر ج ۶ ص ۲۲۲ مطبوعہ کھر) (شرح صحیح مسلم ج ۳ ص ۳۷۳-۳۷۴)

علامہ سعیدی صاحب کی اس غایت صریح عبارت کے باوجود یہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ سعیدی صاحب نے بیع عینہ کی صرف وہ صورت لی ہے جس میں واسطہ کا دخل نہیں ہے بہت تعجب خیز امر ہے۔

مفتی نظام الدین صاحب زیر بحث مسئلہ پر گفتگو کے اختتام پر مزید اطمینان کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں:

”الغرض ہم نے بیع عینہ کی دونوں تصویریں ناظرین کرام کے سامنے پیش کر دیں ایک وہ تصویر جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کھینچی ہے اور ایک وہ تصویر جو سعیدی صاحب نے کھینچی ہے۔ آپ محسوس کریں گے کہ یہ دونوں تصویریں کسی ایک حقیقت شرعیہ کی نہیں ہیں بلکہ دونوں کی حقیقت الگ الگ ہے اس لیے دونوں کا حکم شرعی بھی الگ الگ ہے۔“

فقیر عرض گزار ہے کہ مسئلہ کی دونوں تصویریں اور دونوں رخ پیش کرنے میں جو غلطی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ایک تصویر کو اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اور ایک تصویر کو علامہ سعیدی صاحب کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ اعلیٰ حضرت اور علامہ سعیدی صاحب نے دونوں ہی صورتیں بیان کی ہیں جیسا کہ ہم گذشتہ سطور میں واضح کر چکے ہیں۔

دوسرا یہ کہ عینہ کی بیان کردہ صورتوں کی حقیقت کا علیحدہ ہونا اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ دونوں کا حکم شرعی بھی الگ الگ ہو۔ سند المحققین علامہ سید محمد امین بن عابدین شامی (قدس سرہ السامی) نے بہت صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ بیع عینہ جو کہ شرعاً ممنوع ہے اس کی تفسیر میں بعض فقہاء نے پہلی صورت (بلا واسطہ والی) بیان کی ہے اور بعض نے اسی بیع عینہ کی تفسیر میں دوسری صورت (واسطہ والی) بیان کی ہے۔ علامہ شامی کی مکمل عبارت درج ذیل ہے:

قوله (فی بیع العینة) اختلف المشايخ فی تفسیر العینة التي ورد النهی عنها. قال بعضهم تفسیرها ان یاتی الرجل المحتاج الی اخر ویستقرضه عشرة دراهم ولا یرغب المقرض فی الاقراض طعما فی فضل لا یناله بالقرض فیقول لا اقرضک ولكن ابیعک هذا الثوب ان شئت باثنی عشر درهما و قیمتہ فی السوق عشرة لیبعہ فی السوق بعشرة فیرضی به المستقرض فیبیعه کذلک، فیحصل لرب الثوب درهما وللشتری قرض عشرة. وقال بعضهم هی ان یدخلا بینہما ثالثا فیبیع المقرض ثوبه من المستقرض باثنی عشر درهما ویسلمہ الیہ ثم یبیعه المستقرض من الثالث بعشرة ویسلمہ الیہ ثم یبیعه الثالث من صاحبه وهو المقرض بعشرة ویسلمہ الیہ ویأخذ منه العشرة ویدفعها للمستقرض فیحصل للمستقرض عشرة ولصاحب الثوب علیہ اثنا عشر درهما کذا فی ”المحیط“. وعن ابی یوسف: العینة جائزة ماجور من عمل بها کذا فی ”مختار الفتاوی“۔ ”ہندیہ“۔ وقال محمد هذا البیع فی قلبی کامثال الجبال ذمیما اخترعہ اکلہ الربا. وقال علیہ الصلاة والسلام ”اذا تبایعتم بالعین واتبعتم اذئاب البقر ذللتم وظهر علیکم عدوکم“۔ (ابوداؤد رقم الحدیث: ۳۴۶۲) قال فی ”الفتح“ ولا کراهة فیہ الا خلاف الاولى لما

وہ بیع عینہ جس کے بارے میں ممانعت آئی ہے اس کی تفسیر میں مشائخ کا اختلاف ہے۔ بعض کے قول کے مطابق بیع عینہ کی تفسیر یہ ہے کہ کوئی ضرورت مند آدمی کسی دوسرے شخص سے دس درہم ادھار مانگے۔ اور قرض دینے والا زیادہ لینے کے لالچ میں قرض دینا نہ چاہتا ہو۔ تو وہ قرض مانگنے والے سے کہے کہ میں تمہیں قرض تو نہیں دوں گا البتہ اگر تم چاہو تو یہ کپڑا بارہ درہم میں تمہیں بیچ دیتا ہوں اور بازار میں اس کی قیمت دس روپے ہوتا کہ مقروض دس روپے میں اس کپڑے کو بیچ دے۔ سو مقروض اس بات پر راضی ہو جائے اور وہ دس روپے میں کپڑا بیچ دے۔ اس طرح قرض خواہ کو دو درہم زائد مل جائیں گے اور مقروض کو دس درہم قرض مل جائیں گے۔

بعض علماء نے بیع عینہ کی تفسیر یہ کی ہے کہ مقروض اور قرض خواہ اپنے درمیان ایک تیسرے بندے کو داخل کر لیں۔ پھر قرض خواہ مقروض کو بارہ درہم میں اپنا کپڑا فروخت کرے اور اسے وہ کپڑا سپرد کر دے۔ پھر مقروض تیسرے شخص کو وہ کپڑا دس درہم میں بیچ دے اور اسے وہ کپڑا سپرد کر دے۔ پھر تیسرا شخص وہ کپڑا قرض خواہ کو دس درہم میں بیچ دے اور اسے سپرد کر دے اور اس سے دس درہم لے کر مقروض کو دے دے۔ یوں مقروض کو دس درہم مل جائیں گے اور قرض خواہ کو بارہ درہم مل جائیں گے۔ محیط میں اسی طرح ہے۔

امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ بیع عینہ جائز ہے اور جو اس بیع کو کرے گا اسے اجر ملے گا۔ اسی طرح ہندیہ میں مختار الفتاویٰ کے حوالہ سے مذکور ہے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ یہ بیع میرے دل میں

فیه من الاعراض عن مبرۃ القرض اھ۔
(رد المحتار ج ۷ ص ۳۲۱ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)
پھاڑوں کی مثل بھاری ہے اور یہ بہت بری بیج ہے۔ اس کو سود خوروں نے گھڑ لیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب تم بیج عینہ کرو گے اور بیلوں کی دُموں کو پکڑو گے تو تم ذلیل ہو جاؤ گے اور تمہارا دشمن تم پر غالب آ جائے گا۔“ فتح القدیر میں فرمایا کہ اس بیج میں سوائے خلاف اولیٰ کے کوئی کراہت نہیں ہے کیونکہ اس میں قرض کی نیکی سے اعراض کرنا اور منہ پھیرنا ہے۔

اس عبارت میں علامہ شامی نے صراحت فرمایا دی ہے کہ وہ بیج عینہ جو شرعاً ممنوع ہے اس کی (علی اختلاف القولین) دو صورتیں ہیں۔ ایک وہ صورت جس میں دائن اور مدیون کے درمیان اجنبی کا دخل نہ ہو اور دوسری وہ صورت جس میں اجنبی کا دخل ہو۔ یقیناً ان دونوں صورتوں کی اپنی اپنی حقیقت ہے اور علیحدہ علیحدہ تفصیل ہے اس کے باوجود حکم شرعی دونوں کا ایک ہے یعنی منہی و ممنوع ہونا۔ جیسا کہ علامہ شامی کے الفاظ ”العینۃ التی ورد النہی عنہا“ سے واضح ہے۔ اس کے برعکس مفتی نظام الدین فرماتے ہیں کہ ”یہ دونوں تصویریں کسی ایک حقیقت شرعیہ کی نہیں ہیں بلکہ دونوں کی حقیقت الگ الگ ہے اس لیے دونوں کا حکم شرعی بھی الگ الگ ہے۔“ آخر میں مذکورہ تمام تر بحث کا خلاصہ پیش خدمت ہے تاکہ نفس مسئلہ خوب واضح ہو جائے۔

بیج عینہ کی دو صورتیں ہیں۔ ایک وہ صورت جس میں قرض لینے اور دینے والے کے درمیان کسی تیسرے شخص کا دخل نہ ہو اور دوسری وہ صورت جس میں تیسرے شخص کا دخل ہو۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت قدس سرہ العزیز نے ”سود سے بچنے کے طریقے کہ زیادہ لیں اور سود نہ ہو“ کے عنوان کے تحت ان دونوں صورتوں کو ذکر فرمایا ہے اور ان میں جواز اور عدم جواز کی تفریق نہیں فرمائی ہے بلکہ ان دونوں صورتوں کو سود سے بچنے کا حیلہ قرار دیا ہے اور بہت صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ”بیج عینہ صرف مکروہ تنزیہی ہے۔“ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جس حدیث میں بیج عینہ کا تذکرہ ہے یعنی ”جب تم بیج عینہ کرو گے اور بیلوں کی دُموں کو پکڑو گے تو تم ذلیل ہو جاؤ گے اور تمہارا دشمن تم پر غالب آ جائے گا۔“ اس سے بیج عینہ کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی ہے۔ جب کہ شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول صاحب سعیدی نے بیج عینہ کی مذکورہ دونوں صورتوں کو ناجائز قرار دیا ہے اور واضح کیا ہے کہ محدث و فقہاء احناف (مثلاً صاحب کفایہ علامہ جلال الدین خوارزمی صاحب عنایہ علامہ بابر ترقی علامہ زیلعی علامہ علی قاری وغیرہم) نے حدیث مذکور (جب تم بیج عینہ کرو گے الخ) کی بنیاد پر بیج عینہ کو ممنوع قرار دیا ہے۔

اور جب علامہ سعیدی صاحب نے بیج عینہ کی دونوں صورتوں کو ناجائز قرار دیا ہے اور اس پر احادیث اور مختلف کتب فقہ سے دلائل پیش کیے ہیں تو اس میں وہ صورت بھی آ گئی جس کو امام اہل سنت نور اللہ مرقدہ نے ”سود سے بچنے کے حیلے“ کے عنوان کے تحت جائز قرار دیا ہے۔ اس کے باوجود مفتی نظام الدین صاحب کا یہ لکھنا کس قدر تعجب خیز ہے کہ ”سعیدی صاحب کی کھینچی ہوئی تصویر یقیناً مجسم قباحت ہے اس لیے وہ حرام و گناہ ہے لیکن اسے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے کبھی اور کہیں جائز نہیں کہا۔ تو اگر اس کی حرمت پر گیارہ نہیں گیارہ سود دلائل بھی فراہم کر دیئے جائیں تو اس سے فقہ کے اس مہر درخشاں کی تابانی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔“

اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ مولانا مصباحی صاحب نے علامہ سعیدی صاحب کے اعتراض کے جواب کی جو ناکام کوشش کی ہے وہ سراسر مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے اور علامہ سعیدی صاحب کا اعتراض اٹھائے نہیں اٹھتا۔

ندائے یا محمد ﷺ

مفتی نظام الدین مصباحی صاحب نے ”ندائے یا محمد ﷺ“ کے مسئلے میں بھی علامہ غلام رسول صاحب سعیدی سے اختلاف کیا ہے۔ ان کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان قدس سرہ العزیز نے حجتی یقین میں ندائے یا محمد ﷺ

کو ممنوع قرار دیا ہے اس دلیل کی بنیاد پر کہ خود رب العالمین نے اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نام لے کر نہیں پکارا اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم میں نام لے کر نہیں پکارا۔ جیسا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی عبارت کے سیاق و سباق سے واضح ہوتا ہے۔ بلکہ ایک مقام پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ”غرض قرآن عظیم کا عام محاورہ ہے کہ تمام انبیاء کرام کو نام لے کر پکارتا ہے مگر جہاں محمد رسول اللہ ﷺ سے خطاب فرمایا ہے حضور کے اوصاف جلیلہ والقاب جمیلہ ہی سے یاد کیا ہے۔“

اس عبارت سے واضح ہے کہ اعلیٰ حضرت نے جو فرمایا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو نام کے ساتھ نداء نہیں فرمائی اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن حکیم میں نام کے ساتھ نداء نہیں فرمائی۔

علامہ غلام رسول صاحب سعیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے اس سیاق و سباق سے صرف نظر کر گئے اور آپ کی عبارات میں تعارض ثابت کرنے کے لیے دو عبارتیں جمع کر دیں کہ ”تجلی الیقین کے صفحہ ۲۶ پر اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یا محمد کے ساتھ نداء کرنا حرام ہے جسے اس کا مالک و مولیٰ تبارک و تعالیٰ نام لے کر نہ پکارے غلام کی کیا مجال کہ وہ ادب سے تجاوز کرے۔ اور صفحہ ۲۸ پر یہ روایت استدلال میں پیش کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یا محمد کے ساتھ نداء کی ہے۔“

مفتی نظام الدین مصباحی لکھتے ہیں: ”کاش کہ حضرت سعیدی صاحب نے کلام اعلیٰ حضرت کے سیاق و سباق سے صرف نظر نہ فرمایا ہوتا تو انہیں اپنے مزعومہ تعارض و تسامح سے صرف نظر کی حاجت نہ پیش آتی۔“

اس کا جواب یہ ہے کہ علامہ سعیدی صاحب نے کلام اعلیٰ حضرت کے سیاق و سباق سے قطعاً صرف نظر نہیں کیا ہے بلکہ بہت وضاحت کے ساتھ خود لکھا ہے: ”ہو سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کی مراد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے قرآن مجید میں سیدنا محمد ﷺ کو نام لے کر نہیں پکارا۔“ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۱۲)

کاش کہ مفتی نظام الدین صاحب نے علامہ سعیدی صاحب کی بحث کے مکمل مطالعہ سے صرف نظر نہ فرمایا ہوتا تو انہیں مذکورہ اعتراض کی حاجت نہ پیش آتی۔

علامہ سعیدی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ ”احادیث قدسیہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بہ کثرت یا محمد کے ساتھ خطاب کیا ہے اور ہمارے نزدیک احادیث بھی حجت ہیں۔“ (ایضاً)

علامہ نظام الدین صاحب نے شارح صحیح مسلم کی اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے دو باتیں کہی ہیں:

(۱) ایک تو یہ کہ ”احادیث قدسیہ میں بھی واقعاً اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو نام لے کر نہیں پکارا بلکہ القابات سے پکارا ہے لیکن نبی اکرم ﷺ جب اس کو بیان فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے خطاب کو تو اخصاً ”یا محمد“ سے تعبیر فرماتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جب خود اپنا کلام پاک اپنے محبوب پر نازل فرماتا ہے تو اس میں خطاب آپ کے اوصاف جلیلہ سے کرتا ہے۔“

(۲) ”ویسے جن احادیث قدسیہ میں یا محمد آیا ہے ان کو اگر ظاہر پر محمول کر دیا جائے تب بھی کوئی تعارض نہیں ہے۔“

مفتی نظام الدین صاحب نے اپنی پہلی بات پر کوئی دلیل پیش نہیں فرمائی۔ نہ یہ بیان فرمایا کہ اس تاویل کاملاً خذ اور مصدر کیا ہے؟ بلکہ اس تاویل میں بہ ظاہر رسول اللہ ﷺ کی طرف کلام الہی میں تحریف کی نسبت کرتا ہے کہ اللہ عز و جل تو یا یا ایہا الرسول اور یا ایہا النبی وغیرہ سے پکارتا تھا اور رسول اللہ ﷺ اس کو یا محمد سے تبدیل فرما دیا کرتے تھے۔

بالفرض اگر یہ تاویل درست بھی ہو تو زیادہ سے زیادہ یہ لازم آئے گا کہ احادیث قدسیہ سے یا محمد کہنا (یعنی اللہ عز و جل کا یا محمد کہنا) ثابت

نہیں ہے۔ جب کہ کئی احادیث مبارکہ ایسی ہیں جن میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یا محمد کہنا ثابت ہے۔ اس پر حسب ذیل دلائل ہیں:

صحیح مسلم میں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے، بچے اور خدام راستوں میں پھیل گئے اور وہ نعرے لگا رہے تھے: یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ۔ (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۱۹ طبع کراچی)

امام محمد بن اسماعیل بخاری روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پیر سن ہو گیا، کسی شخص نے کہا: آپ اس کو یاد کیجئے جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: یا محمد (ﷺ)۔

(الادب المفرد للإمام البخاری ص ۲۶۲ الشفاء للإمام القاضی عیاض ج ۲ ص ۱۸ عمل الیوم واللیلۃ ص ۶۷)

خود رسول اللہ ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو یہ دعا تعلیم فرمائی: اللھم انی اسئلك واتوجه الیک بمحمد نبی الرحمة یا محمد انی قد توجهت بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضى اللهم فشفعه فی۔ (سنن ابن ماجہ ص ۹۹)

حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں اور حافظ ابن اثیر نے الکامل میں ذکر فرمایا کہ جنگ یمامہ میں مسلمان وہ نعرہ لگا رہے تھے جو ان کا شعار تھا۔ وکان شعارهم یومئذ یا محمد اہ اور ان کا شعار اس دن ”یا محمد اہ“ کہنا تھا۔

(البدایہ والنہایہ ج ۶ ص ۳۲۳ الکامل فی التاریخ ج ۲ ص ۲۳۶)

ان تمام احادیث میں صحابہ کرام کی جانب سے ندائے یا محمد کی صراحت ہے۔ یہاں کیا تاویل کی جائے گی؟ اور تمام مثالوں کا کیا محمل ہوگا؟

یاد رکھیے! نبی اکرم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محض نام نہیں ہے بلکہ یہ نام پاک تمام فضائل و مناقب کا جامع، تمام محامد کو شامل اور تمام محاسن کو حاوی ہے۔ سو کسی بھی حدیث میں کسی کی بھی جانب سے نبی اکرم ﷺ کو ”یا محمد“ کے ذریعہ پکارا گیا ہے وہاں محض نام کے طور پر نہیں پکارا گیا بلکہ درحقیقت اس نداء کے ذریعے آپ کو تمام محاسن و مکارم اور جمیع خصال و ثنائی کے ساتھ متصف کیا گیا ہے۔

ابن قیم جوزی ”جلاء الافہام“ میں رقمطراز ہیں: یقال احمد فهو محمد کما یقال علم فهو معلم وهذا علم و صفة اجتماع فیہ الامران فی حقہ ﷺ۔ ”کہا جاتا ہے اس کی حمد کی گئی تو وہ محمد ہے جس طرح کہا جاتا ہے اس نے تعلیم دی تو وہ معلم ہے۔ لہذا یہ لفظ (محمد) نام بھی ہے اور صفت بھی اور آپ کے حق میں یہ دونوں چیزیں جمع ہیں۔“

پھر کچھ صفحات کے بعد لکھتے ہیں: والوصفۃ فیہما لا تنافی العلمیۃ وان معناهما مقصود۔ ”محمد اور احمد کا وصف ہونا ان کے علم ہونے کے منافی نہیں ہے اور ان دونوں کے معنی کا قصد کیا جاتا ہے۔“

(جلاء الافہام ص ۹۲-۱۱۳ مطبوعہ فیصل آباد بحوالہ شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۱۱)

ندائے یا محمد ﷺ کے متعلق اگر اس توجیہ کو پیش نظر رکھا جائے تو بہت سارے اشکالات خود بہ خود رفع ہو جائیں گے۔ نہ احادیث قدسیہ میں تاویل کی ضرورت پیش آئے گی نہ ان احادیث پر اشکال وارد ہوگا جن میں صحابہ کرام کی جانب سے ”یا محمد“ کہا گیا ہے۔

(۲) مفتی صاحب کی دوسری بات عجیب و غریب ہے۔ جب احادیث قدسیہ کو ظاہر پر محمول کیا جائے اور کسی قسم کی تاویل کا

سہارا نہ لیا جائے تو کیا اس کا صاف اور سیدھا مطلب یہ نہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے یا محمد کے ذریعہ نداء فرمائی ہے؟ اور جب اللہ تعالیٰ نے ”یا محمد“ کے ذریعہ نداء فرمائی ہے تو مفتی صاحب مدظلہ کی تمام تر بحث کا کیا حاصل رہا؟

پھر یہاں ایک اور قابل غور امر یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان نے ”انوار الانبیا فی حل نداء یا رسول اللہ“ کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں آپ نے ندائے یا رسول اللہ کے ثبوت پر دلائل فراہم کیے ہیں۔ ان میں سے اکثر دلائل ایسے ہیں جن میں ندائے یا محمد کے ثبوت اور جواز کے دلائل سے ندائے یا رسول اللہ کو ثابت کیا ہے۔

چنانچہ پہلی دلیل میں سنن ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک اور صحیح ابن خزیمہ کے حوالے سے وہ حدیث پیش فرمائی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ایک نابینا کو بینائی کے لیے دعا تلقین فرمائی جس میں یہ الفاظ ہیں: یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضى لی (انوار الانبیا ص ۶ مطبوعہ مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ) دوسری دلیل کے طور پر بھی اسی حدیث کو امام طبرانی کی معجم صغیر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے جس میں حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے جن کی طرف حضرت عثمان متوجہ نہیں ہوتے تھے اور مذکورہ دعا کے

بعد ان کی حاجت پوری ہوگئی۔ (حوالہ سابق)

تیسری دلیل میں امام بخاری کے حوالے سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پیر سن ہو گیا اور ان سے کہا گیا کہ سب سے محبوب شخص کا یاد کرو تو انہوں نے بآواز بلند کہا: یا محمدؐ۔ (انوار الانبیاہ ص ۹)

چوتھی دلیل میں کامل ابن اثیر کے حوالہ سے یہ روایت پیش کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں جب قحط پڑ گیا تو حضرت بلال بن حارث مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بکری ذبح کی تو اس کی کھال کے نیچے سے نری سرخ ہڈی نکلی۔ یہ دیکھ کر انہوں نے ندا کی: یا محمدؐ۔ (انوار الانبیاہ ص ۱۰)

پانچویں دلیل میں نسیم الزیاض کے حوالہ سے یہ بیان کیا ہے اہل مدینہ میں قدیم سے یا محمدؐ کہنے کا رواج تھا۔

(انوار الانبیاہ ص ۹)

ان پانچ روایات سے استدلال کے بعد چند فقہی عبارات، واقعات اور وظائف سے استدلال کیا ہے۔ ذیل میں ایک واقعہ اور ایک وظیفہ ملاحظہ ہو:

امام ابن جوزی کی عیون الحکایات کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ شام کے تین نوجوان بھائی ہمیشہ جہاد فی سبیل اللہ کرتے تھے۔ ان کو عیسائی بادشاہ نے دعوت دی کہ تم عیسائی ہو جاؤ تو میں اپنی بیٹیوں کی تم سے شادی کر دوں گا۔ انہوں نے انکار کیا اور کہا: یا محمدؐ۔

(انوار الانبیاہ ص ۱۱-۱۲)

رسالہ مبارکہ خطاریہ سے یہ وظیفہ نقل کیا ہے: ذکر کشف ارواح یا احمد یا محمد در دو طریق است۔

(انوار الانبیاہ ص ۱۸)

ان تمام حوالہ جات سے ظاہر ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے نزدیک یا محمدؐ کہنا جائز ہے۔ کیونکہ انہوں نے یا محمدؐ کہنے کے جواز سے یا رسول اللہؐ کہنے کا جواز ثابت کیا ہے۔

اب اگر یہ کہا جائے گا کہ ”یا محمدؐ کے ساتھ نداء کرنی ناجائز اور حرام ہے“ تو لازم آئے گا کہ رسول اللہ ﷺ نے نابینا صحابی کو خلاف ادب اور حرام طریقے سے نداء کرنے کی تعلیم دی اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ حضرت بلال بن حارث مزیؓ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تمام اہل مدینہ جو یا محمدؐ کے ساتھ نداء کرتے تھے سب حرام کا ارتکاب کرتے رہے۔ (العیاذ باللہ العظیم)

نیز اگر ندائے یا محمدؐ کو ناجائز قرار دیا جائے تو اعلیٰ حضرت کا رسالہ مبارکہ ”انوار الانبیاہ“ کا لہدم ہو جائے گا کیونکہ اس میں یا رسول اللہ ﷺ کے جواز کی بناء یا محمدؐ کے جواز پر کی گئی ہے۔

اسی طرح ہمارے زمانے میں اہل سنت کے نہایت ممتاز اور موقر عالم دین حضرت استاذ العلماء علامہ محمد عبدالحکیم صاحب شرف قادری زید شرفہم نے ندائے یا رسول اللہ ﷺ کے نام سے ایک رسالہ لکھا ہے جس کو برکاتی پبلشرز نے نعرۂ رسالت کے نام سے شائع کیا ہے اس میں حضرت شرف صاحب نے بھی ندائے یا رسول اللہ کے جواز کو ندائے یا محمد کے دلائل سے ثابت کیا ہے۔

چنانچہ پہلی دلیل میں ترمذی وغیرہ کے حوالہ سے وہی نابینا کی حدیث پیش کی ہے جس میں یہ جملہ ہے۔ یا محمدؐ انی قد توجہت بک الی ربی (الحديث)۔ (نعرۂ رسالت ص ۶۰ مطبوعہ برکاتی پبلشرز کراچی)

دوسری دلیل میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پیر سن ہونے والی حدیث پیش کی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا: یا محمدؐ۔ (نعرۂ رسالت ص ۶۶)

تیسری دلیل میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ پیش کیا ہے کہ جب وہ حراست میں میدان جنگ سے گزریں تو یوں فریاد کی: یا محمدؐ یا محمدؐ۔ (نعرۂ رسالت ص ۶۷) نیز شرف صاحب نے اس وظیفے سے بھی

استدلال کیا ہے کہ جواہر خمسہ میں مذکور ہے کہ فتوح ابواب اقبال کے واسطے ہر روز پانچ سو بار پڑھے: ناد علیا مظهر العجائب تجددہ عونا لک فی النوائب کل ہم و غم سینجلی بنیوتک یا محمد۔ (نثر رسالت ص ۹۹)
رسالے کے اختتام پر شرف قادری صاحب لکھتے ہیں:

”یہی عقیدہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کا ہے۔ انہوں نے اپنی تصانیف میں دنیائے اسلام کے مسلم اور مستند علماء کے ارشادات اور قرآن و حدیث کے حوالے سے اپنے معتقدات کو پیش کیا ہے۔“

حضرت شرف صاحب قادری زید شرفہم مسلک امام احمد رضا کے بہت عظیم ترجمان اور نقیب ہیں اور انہوں نے بھی ندائے یار رسول اللہ کو ندائے یا محمد کی احادیث اور وظائف سے ثابت کیا ہے۔ اور شرف صاحب بلاشبہ ہمارے زمانے کے اکابر علماء میں سے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی ندائے یا محمد جائز ہے اور منسوخ نہیں ہے۔ اب بہر حال شارح صحیح مسلم کا پیش کردہ یہ اشکال ان تمام حضرات کے ذمہ رہا کہ حجتی الیقین میں اعلیٰ حضرت کا ندائے یا محمد کو حرام اور ممنوع قرار دینا ان تمام احادیث اور تصریحات علماء سے معارض ہے۔ اور انتہائی سرتوڑ کوششوں کے باوجود شارح کا یہ اشکال آج تک نہیں اٹھ سکا ہے۔

ڈاڑھی میں قبضہ کا وجوب

مفتی نظام الدین رضوی مصباحی صاحب نے شارح صحیح مسلم علامہ غلام رسول صاحب سعیدی سے ڈاڑھی میں قبضہ کے وجوب کے مسئلے میں بھی اختلاف کیا ہے۔ اور علامہ کی تحقیق پر مختلف اعتراضات کیے ہیں اور اپنے دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ ڈاڑھی میں ایک مشت کی مقدار شرعاً واجب ہے۔ اس سلسلے میں بالترتیب ان کے اعتراضات کا خلاصہ اور ان اعتراض کے جوابات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اعتراض ۱: پہلا اعتراض تو یہ ہے کہ ”ایک مشت ڈاڑھی رکھنا سنت ہے“ اور ”ایک مشت سے زائد کو کٹنا سنت ہے“ ان دونوں جملوں میں بہت فرق ہے۔ علامہ سعیدی صاحب کا مدعا ”ایک مشت ڈاڑھی رکھنا سنت ہے“ یہ فقہ کی کسی عبارت سے ثابت نہیں ہے۔ بلکہ علامہ نے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لیے جو عبارات پیش کی ہیں ان کا مفہوم یہ ہے کہ ”ایک مشت سے زائد ڈاڑھی کو کٹنا سنت ہے“۔ اس سے یہ سمجھنا کہ ”ایک مشت ڈاڑھی رکھنا سنت ہے“۔ یہ درست نہیں ہے؟

الجواب: یہ اعتراض قطعاً غلط ہے۔ ایک مشت ڈاڑھی کا سنت ہونا اور ایک مشت سے زائد کو کٹنے کا سنت ہونا ان دونوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔ دلائل اور فقہاء کی عبارات سے دونوں امر ثابت ہیں۔

کتب فقہ میں جہاں یہ تصریح ہے کہ السنة ان یقطع ما زاد علی قبضة یدہ (یعنی قبضہ سے زائد ڈاڑھی کو کٹنا سنت ہے) وہاں متعدد کتب میں یہ تصریح بھی ہے کہ القدر المسنون فی اللحية القبضة (ڈاڑھی میں قدر مسنون قبضہ ہے)۔

(ہدایہ اولین ص ۲۰۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان۔ بتایہ ج ۱ ص ۳۳۲ مطبوعہ لکھنؤ۔ فتح القدیر ج ۲ ص ۲۷۰ مطبوعہ مکتبہ نور یہ رضویہ سکھر۔ تبیین الحقائق ج ۱ ص ۳۳۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان وغیرہ)

اور یہ بھی واضح رہے کہ ہماری کتب میں قبضہ کے صرف مسنون ہونے ہی کی تصریح نہیں ہے بلکہ علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ نے قبضہ کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی ہے وہ لکھتے ہیں:

فالتقدير لو اخلتہم نواحی لحيته طولا وعرضا و ترکتم قدر المستحب وهو مقدار القبضة۔ (شرح مسند امام اعظم ص ۲۱۰ مطبوعہ مطبع محمدی لاہور) چھوڑ دو۔ اور قدر مستحب قبضہ کی مقدار ہے۔

اعتراض ۲: متعدد احادیث میں ڈاڑھی بڑھانے کا حکم فرمایا گیا ہے اور حقیقی معنی کے اعتبار سے امر وجوب کے لیے ہوتا ہے۔ اس لیے ڈاڑھی بڑھانا واجب ہے۔ مگر بڑھانے کی حد کیا ہے یہ مجہول ہے اور اسی وجہ سے جن احادیث میں ڈاڑھیوں کو مطلقاً بڑھانے کا تذکرہ

ہے وہ مجمل ہیں۔ جب احادیث مجمل ہیں تو ان کی تفسیر اور بیان کو تلاش کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ فقہاء احناف نے یہی کیا کہ جب انہیں احادیث میں بیان نہ ملا تو آثار صحابہ میں اسے تلاش کیا اور آثار صحابہ میں ان احادیث مجملہ کا بیان مل گیا۔ یعنی یہ کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مشیت سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ کر کم کرتے تھے۔ لہذا ان حضرات کا یہ فعل احادیث مجملہ کا بیان ہے۔ سو ڈاڑھی بڑھانے کی واجبہ حد ایک مشیت ہوئی۔

مفتی نظام الدین صاحب نے اس مقام پر توضیحاً فقہ سے ایک نظیر پیش کی ہے کہ جس طرح ہمارے فقہاء کے نزدیک سر کے مسح کا حکم مجمل ہے اور حدیث ناصیہ اس کا بیان ہے اسی طرح زیر بحث مسئلہ میں بھی ڈاڑھی بڑھانے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک مجمل ہے اور سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فعل اس کا بیان ہے۔

الجواب: اولاً یہ قیاس صحیح نہیں ہے کیونکہ سر کے مسح کی مقدار مجمل ہے لیکن اس کا بیان خود رسول اللہ ﷺ کا فعل ہے حدیث میں ہے:

عن المغيرة بن شعبه رضى الله عنه ان النبی ﷺ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضو کیا پھر پیشانی کی مقدار کے برابر سر کا مسح کیا۔

(صحیح مسلم الطہارۃ: رقم الحدیث: ۸۳، سنن ابوداؤد رقم الحدیث: ۱۵۰، سنن ترمذی رقم الحدیث: ۱۰۰، سنن نسائی رقم الحدیث: ۱۰۷) پس کسی مجمل کا بیان رسول اللہ ﷺ کا فعل ہو سکتا ہے۔ لیکن زیر بحث مسئلہ میں ڈاڑھی بڑھانے کے مجمل حکم کا بیان رسول اللہ ﷺ کا فعل نہیں ہے بلکہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ کا فعل ہے لہذا یہ قیاس مع الفارق ہے۔

الجواب: ثانیاً یہ بات درست نہیں ہے کہ جن احادیث میں ڈاڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا گیا ہے وہ مجمل ہیں۔ اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا جو حلیہ مبارک کتب احادیث و سیرت میں بیان کیا گیا ہے اس میں ان فرائین کی تشریح اور بیان موجود ہے۔ چنانچہ شفاء شریف میں قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

کث اللحية تملاً صدره. کث اللحية تملاً صدره. آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک گھنی تھی جو کہ سینے کے بالائی (شفاء ج ۱ ص ۲۸ مطبوعہ عبد التواب اکیڈمی ملتان) حصے کو بھر لیتی تھی۔

اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے جن احادیث میں ڈاڑھی کو بڑھانے کا حکم فرمایا ہے اس سے آپ کی کیا مراد اور کیا مطلوب ہے۔ اس لیے ان احادیث کو مجمل نہیں کہا جاسکتا۔

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ کتب اصول میں ہے کہ تقلید الصحابی واجب انجماً (بالاجماع صحابی کی تقلید واجب ہے) لہذا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فعل (قُبْھہ بھر ڈاڑھی) کی اتباع اور اس کی تقلید واجب ہے؟ تو اس کا ایک جواب یہ ہے کہ کسی کے محض فعل کی اتباع کو تقلید نہیں کہتے ہیں بلکہ قول یا ایسا فعل جو قول کے ساتھ ہو اس کی پیروی پر تقلید کا اطلاق ہوتا ہے۔ چنانچہ بحر العلوم عبد العلی بن نظام الدین نے تقلید کی تعریف اس طرح کی ہے کہ: بغیر حجت اور دلیل کے غیر کے قول کو قبول کرنا تقلید ہے۔ (فوائد الرحموت ج ۲ ص ۲۰۰ مطبوعہ مصر) علامہ نووی نے تعریف اس طرح کی ہے: التقليد قبول قول المجتهد والعمل به۔ مجتہد کے قول کو قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا تقلید ہے۔ (تہذیب الاسماء واللغات ج ۳ ص ۱۰۱ مطبوعہ بیروت) امام غزالی نے تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے: التقليد هو قبول قول بلا حجة۔ کسی کے قول کو بلا دلیل قبول کرنا تقلید ہے (المستصفیٰ ج ۲ ص ۲۸۹ مطبوعہ مصر) علامہ سید علی بن محمد البحر جانی نے بھی تقلید کی تعریف میں یہی کہا ہے کہ بلا دلیل غیر کے قول کو قبول کرنا تقلید ہے۔ (المعریفات ص ۲۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت)

ان تمام تعریفات سے معلوم ہوا کہ تقلید کا حلقہ قول ہے نہ کہ فعل۔ لہذا تقلید الصحابی واجب کا اصول بالکل برحق اور درست ہے لیکن اس میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا قُبْھہ بھر ڈاڑھی رکھنا شامل نہیں ہے کیونکہ یہ ان کا فعل ہے۔ اور تقلید کا تعلق قول سے

ہے نہ کہ فعل سے۔ اگر قبضہ بھر ڈاڑھی رکھنے کے بارے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کسی اور صحابی کا قول ہوتا تو ”تقلید الصحابی واجب“ کا اس پر منطبق کرنا درست ہوتا لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔

اعتراض ۳: حدیث ”عشر من الفطرة“ کا سہارا لے کر علامہ سعیدی صاحب نے مقدار قبضہ کو سنت قرار دینے کی جو کوشش کی ہے اس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ ”فطرة“ کا معنی سنت ہونا متعین ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس کا ایک معنی دین و شریعت بھی ہے۔ اسی لیے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے فطرة کا ترجمہ ”شرائع قدیمہ مستمرہ“ کے الفاظ سے فرمایا ہے۔ دوسرا یہ کہ سنت کا معنی اگر متعین بھی ہو تو یہ اس امر کے منافی نہیں کہ شریعت محمدیہ میں کسی خصوصی فرمان کی وجہ سے وہ واجب ہو۔ یعنی جائز ہے کہ کوئی کام سنت انبیاء سے ہو اور شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاة والتحیۃ میں کسی خصوصی فرمان کی وجہ سے واجب ہو اور زیر بحث مسئلہ میں ایسا ہی ہے۔ کیونکہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ”اعفوا اللحی“ فرما کر اعفاء کو واجب فرمادیا ہے۔

الجواب: علامہ سعیدی صاحب نے ”عشر من الفطرة“ میں فطرة کا ترجمہ ”سنت“ سے ضرور کیا ہے۔ لیکن اس تقابل یا تناظر میں نہیں کہ فطرة کا کوئی اور معنی ہی نہیں ہے یا اس کے دیگر معانی غلط ہیں۔ بلکہ سنت سے اس کا ترجمہ اس لیے کیا ہے تاکہ وجوب کی نفی ہو۔ مفتی نظام الدین صاحب کا یہ فرمانا کہ ”فطرت کا ایک معنی دین و شریعت بھی ہے جیسا کہ امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے ترجمہ فرمایا ہے“۔ یہ سنت کے ترجمہ کے خلاف نہیں ہے۔ اس لیے کہ دین و شریعت کا ترجمہ معنی واجب کو مستلزم نہیں ہے۔ بلکہ دین و شریعت کا ترجمہ بمنزلہ مجمل ہے اور سنت کا ترجمہ بمنزلہ بیان ہے۔ کیونکہ دین و شریعت کے ترجمہ کے مطابق جب اشیاء عشرہ کا تعلق دین اور شریعت سے ہے تو اب ہم دلائل کی روشنی میں ان دس چیزوں کا حکم متعین کریں گے کہ آیا دین اور شریعت میں یہ دس چیزیں سنت ہیں یا واجب۔ سو ”عشر من الفطرة“ میں فطرة کا ترجمہ سنت بھی ٹھیک ہے اور دین و شریعت بھی ٹھیک ہے۔ صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی قدس سرہ العزیز نے فطرة کا ترجمہ سنت سے کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

”صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں۔ یعنی انبیاء سابقین علیہم السلام کی سنت سے ہیں۔“ الخ (بہار شریعت ج ۱۶ ص ۱۳۰ مشتاق بک کارنر لاہور)

اسی بحث میں آگے لکھتے ہیں: ڈاڑھی بڑھانا سنن انبیاء سابقین سے ہے۔ (جز ۱۶ ص ۱۳۳)

بلکہ خود امام اہل سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مقام پر فطرت کا ترجمہ سنت سے کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: عشر من الفطرة قص الشارب و اعفاء اللحية (الحدیث) یعنی دس چیزیں سنت قدیم انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ ص ۵۵ مطبوعہ برکاتی پبلشرز کراچی)

مفتی نظام الدین صاحب نے اپنے اسی تیسرے اعتراض میں یہ بھی لکھا ہے کہ ”سنت کا معنی اگر متعین بھی ہو تو یہ اس امر کے منافی نہیں کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا التسلیم والتحیۃ میں کسی خصوصی فرمان کی وجہ سے وہ واجب ہو اور زیر بحث مسئلہ میں ایسا ہی ہے“۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اولاً سنت کا معنی کسی کے نزدیک خصوصاً علامہ سعیدی صاحب کے نزدیک متعین نہیں ہے۔ ثانیاً سنت کا معنی جس طرح واجب ہونے کے منافی نہیں ہے اسی طرح یہ معنی واجب ہونے کو مستلزم بھی نہیں ہے۔ اور ”واعفوا اللحی“ سے وجوب پر استدلال کا جواب یہ ہے کہ یہ امر وجوب کے لیے نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا قرینہ صارفہ آپ کا طولاً اور عرضاً ڈاڑھی کو کاٹنا ہے۔ (سنن ترمذی رقم الحدیث: ۲۷۶۳، المعفاء للعقلی ج ۳ ص ۱۹۵، الکامل لابن عدی ج ۵ ص ۱۶۸۹) اور کاٹنا بڑھانے کے منافی ہے۔ سو جب یہ واجب نہ رہا تو اس کو استحباب پر محمول کرنا پڑے گا۔

اعتراض ۴: علامہ سعیدی صاحب فرماتے ہیں کہ ”ہمارے نزدیک مطلقاً ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ڈاڑھی کی اتنی مقدار ہونی چاہیے جس پر عرف میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے۔ خواہ وہ قبضہ سے ایک آدھ انگل کم ہو“ عرض ہے کہ ڈاڑھی اگر مشت سے ایک آدھ انگل کم ہو تو بھی یہ اعفاء ہی ہے۔ یوں آپ کے بقول اعفاء واجب ہو اور حدیث عشر من الفطرة میں مطلق اعفاء ہی کا

ذکر ہے۔ پھر تو آپ کے طرز استدلال کی روشنی میں یہ بات بھی عجیب ہوئی کہ آپ حدیث میں مذکور چیزوں کو سنت مانتے ہیں اور ایک چیز ”اعفاء“ کو واجب گردانتے ہیں؟

الجواب: یہ اعتراض کہ ”سعیدی صاحب کے بقول عشر من الفطرة میں سے ۹ چیزیں سنت اور اعفاء واجب ہے“ یہ درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ علامہ سعیدی صاحب کے نزدیک مطلقاً ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور اعفاء سنت مستحبہ ہے۔ لہذا تعارض نہیں ہے۔ مطلقاً ڈاڑھی رکھنے کے وجوب پر دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ڈاڑھی منڈانے پر انکار فرمایا ہے۔ امام ابن ابی شیبہ حضرت عبید اللہ بن عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک مجوسی آیا اس حال میں کہ اس نے ڈاڑھی منڈائی ہوئی تھی اور مونچھیں لمبی رکھی ہوئی تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے اس نے کہا یہ ہمارے دین میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ہمارے دین میں یہ ہے کہ ہم مونچھیں کم کرائیں اور ڈاڑھی بڑھائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۳۷۹)

اعفاء کے سنت مستحبہ ہونے پر دلیل سطور گزشتہ میں گزر چکی ہے۔ حاصل یہ کہ مطلقاً ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور اعفاء سنت مستحبہ ہے۔ لہذا عشر من الفطرة کے فرمان میں جو دس چیزیں بیان فرمائی گئی ہیں وہ سنت ہیں اور مطلقاً لحیہ کا وجوب اس روایت سے ثابت ہے جو مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے اوپر ذکر کی گئی ہے۔

اعتراض ۵: اگر کسی کی ڈاڑھی چار انگل سے آدھ انگل کم ہو مثلاً ساڑھے تین انگل تو اسے کٹا کر تین انگل کر لینا حضرت سعیدی صاحب کے نزدیک جائز ہے۔ جیسا کہ ان کے درج بالا فرمان سے ظاہر ہے۔ حالانکہ ہمارے فقہاء کرام بالاتفاق اسے واجب قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فتاویٰ رضویہ لمعہ الفیضی میں ہے:

”امام محقق علی الاطلاق فتح القدیر پھر علامہ زین الدین ابن نجیم مصری البحر الرائق پھر علامہ ابوالاخلاص حسن بن عمار شرنبلالی غنیۃ ذوی الاحکام پھر علامہ محمد علی دمشقی در مختار پھر علامہ سیدی احمد مصری حاشیہ مراقی الفلاح سب علماء کتاب الصوم میں فرماتے ہیں: الاخذ من اللحية وهي دون القبضة كما يفعله بعض المغاربة فلم يباحه احد۔ جب ڈاڑھی ایک مشت سے کم ہو تو اس میں سے کچھ لینا جس طرح بعض مغربی کرتے ہیں یہ کسی کے نزدیک حلال نہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۱۲۹)

غور فرمائیے! یہ حضرت صرف اپنا موقف بیان نہیں کر رہے ہیں بلکہ فرما رہے ہیں کہ لم يباحه احد۔ کسی کے نزدیک حلال نہیں؟ الجواب: یہ کہنا کہ ہمارے فقہاء کرام بالاتفاق ایک مشت کو واجب قرار دیتے ہیں یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ جن فقہاء نے یہ لکھا ہے ”ڈاڑھی کو ایک مشت سے کم کرنا کسی نے مباح قرار نہیں دیا ہے“ ان فقہاء نے اور ان کے علاوہ محدث فقہاء کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ ڈاڑھی میں ایک مشت مسنون ہے۔ چنانچہ تمام ہی معروف کتب فقہ میں یہ عبارت ہے کہ ”ڈاڑھی میں قدر مسنون قبضہ ہے۔“

(حوالہ کے لیے دیکھئے: ہدایہ اولین ص ۲۰۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ لبنان، فتح القدیر ج ۲ ص ۲۷۰ مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر بنایہ فی شرح الہدایہ ج ۱ ص ۳۳۳ مطبوعہ مکتبہ البحر الرائق ج ۲ ص ۲۸۰ مطبوعہ مطبعہ علمیہ مصر تبیین الحقائق ج ۱ ص ۳۳۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ لبنان، حاشیہ لدرر والغرر ج ۱ ص ۲۰۸ مطبوعہ مطبعہ عامرہ شریفہ مصر، مرقات ج ۸ ص ۲۹۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ لبنان، در مختار علی ہاشم الرزق ج ۲ ص ۱۵۵ ج ۵ ص ۳۵۹ مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ استنبول، رد المحتار ج ۵ ص ۳۵۹ مطبوعہ استنبول، حاشیہ الطحاوی علی الرائق ص ۳۱۶ مطبوعہ مصر، فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۸ مطبوعہ مصر)

ثانیاً خود علامہ سعیدی صاحب نے شرح صحیح مسلم میں اس اعتراض کا جواب دیا ہوا ہے اور اس جواب سے مفتی نظام الدین صاحب نے کوئی تعرض نہیں فرمایا ہے۔ البتہ اعتراض کو دہرایا ہے کہ ”تمام فقہاء کرام نے ایک مشت کو واجب قرار دیا ہے اور اس سے کم کو کسی نے مباح قرار نہیں دیا۔“ ہم اس اعتراض کے لیے علامہ سعیدی صاحب ہی کا جواب قلمبند کر رہے ہیں:

علامہ ابن ہمام نے جو یہ لکھا ہے:

واما الاخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض اور اس (یعنی ڈاڑھی کے اکثر حصہ) سے مزید ڈاڑھی کم کرنا

المغاربة و منحنى الرجال فلم يبحه احد. جیسا کہ بعض مغاربہ اور یجورے کرتے ہیں اس کو کسی نے مباح نہیں (فتح القدیر ج ۲ ص ۲۷۰ مطبوعہ مکر) کہا۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ اس عبارت میں علامہ ابن ہمام نے قبضہ کو واجب کہا ہے یہ صحیح نہیں ہے اول تو یہ عبارت قبضہ کے متعلق نہیں ہے یہ ڈاڑھی کے اکثر اور غالب حصے کے متعلق ہے اور وہ قبضہ سے عام ہے ثانیاً یہ ٹھیک ہے کسی نے اس کو مباح نہیں کہا لیکن کسی نے قبضہ سے کم ڈاڑھی کاٹنے کو حرام یا مکروہ تحریمی بھی نہیں کہا حتیٰ کہ قبضہ کا وجوب ثابت ہو ثالثاً علامہ ابن ہمام نے اسی صفحہ پر یہ تصریح کی ہے کہ ڈاڑھی میں قدر مسنون قبضہ ہے اور یہ اس بات پر نص ہے کہ قبضہ سنت ہے واجب نہیں ہے۔ علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں:

وهو ای القدر المسنون فی اللحية القبضه. (ایضاً) ڈاڑھی میں قدر مسنون قبضہ ہے۔

اس لیے علامہ ابن ہمام کی اس دوسری عبارت میں تاویل کرنا ضروری ہے تاکہ ان کی دو عبارتیں متعارض نہ ہوں اور وہ تاویل یہ ہے کہ اباحت تحسین کے معنی میں ہے اور فلم یبحه احد ”اس کو کسی نے مباح نہیں کہا“ کا معنی ہے لم یحسنه احد ”اس کی کسی نے تحسین نہیں کی“ یعنی قبضہ سے کم ڈاڑھی کاٹنے کو کسی نے مستحسن نہیں کہا۔ کیونکہ مستحسن طریقہ یہی ہے کہ قبضہ تک ڈاڑھی رکھی جائے بلکہ سنت یہ ہے کہ اتنی لمبی ڈاڑھی رکھی جائے جو سینہ کے بالائی حصہ کو بھرنے جیسا کہ احادیث میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک سینہ کو بھر لیتی تھی۔ (شرح صحیح مسلم ج ۶ ص ۱۳۹)

”فلم یبحه احد“ کا ایک اور جواب جو شرح صحیح مسلم ہی میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ علامہ علی بن سلطان محمد القاری الحنفی علیہ رحمۃ الباری نے قبضہ کی مقدار کو مستحب لکھا ہے۔ جیسا کہ اعتراض اول کے جواب میں باحوالہ ان کی عبارت ہم ذکر کر چکے ہیں۔ جب علامہ علی قاری نے مقدار قبضہ کو مستحب لکھا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک قبضہ سے کچھ کم کرنا جائز ہے۔ اب اگر فلم یبحه احد کا معنی یہ کیا جائے کہ قبضہ سے کچھ کم کرنے کو کسی نے مباح اور جائز نہیں کہا ہے تو علامہ علی قاری کا قبضہ کو مستحب قرار دینا علماء کے ایک متفقہ موقف کے خلاف ہوگا۔ اور ہم یہ تصور نہیں کر سکتے کہ علامہ علی قاری حنفی جیسی ذی علم و فضل شخصیت علماء امت کے متفقہ مسئلہ سے ناواقف ہو۔ لہذا ہمیں فلم یبحه احد اور علامہ علی قاری کے قول استحباب کو آپس میں تعارض اور ٹکراؤ سے بچانے کے لیے علامہ علی قاری کی عبارت کو فلم یبحه احد کی تفسیر اور شرح ماننا ہوگی۔ گویا علامہ علی قاری نے بتا دیا کہ فلم یبحه احد کا معنی یہ ہے کہ قبضہ سے کم کرنے کو کسی نے پسند نہیں کیا کیونکہ پسندیدہ اور مستحب مقدار ایک مشت ہے۔ اسی کو شارح صحیح مسلم نے اپنے جواب میں بیان کیا کہ ”لم یبحه احد کا معنی ہے لم یحسنه احد (اس کی کسی نے تحسین نہیں کی) یعنی قبضہ سے کم ڈاڑھی کاٹنے کو کسی نے مستحسن نہیں کہا۔ کیونکہ مستحسن طریقہ یہی ہے کہ قبضہ تک ڈاڑھی رکھی جائے۔“

ہماری اس تقریر کی روشنی میں لم یبحه احد کی عبارت اور علامہ علی قاری کے قول استحباب سے تعارض اٹھ گیا اور شارح کی ذکر کردہ تاویل (لم یبحه احد کا معنی ہے: لم یحسنه احد) کی علامہ علی قاری سے تائید مل گئی۔ اور ساتھ ہی مفتی نظام الدین صاحب کے اس دعوے کی تردید ہو گئی کہ ڈاڑھی کو ایک مشت سے کم کرنا بالاتفاق ہمارے فقہاء کرام کے نزدیک ناجائز ہے۔

اعتراض ۶: شرح صحیح مسلم میں علامہ کاکی کے حوالہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ ڈاڑھی کو طول سے کاٹ کر کم کرتے تھے۔ اور ترمذی کے حوالہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ ڈاڑھی کو طول اور عرض سے کاٹ کر کم کرتے تھے۔ اس پر علامہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں: ”میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس پر دلالت نہیں کرتی کہ نبی ﷺ ڈاڑھی کو قبضہ کے بعد کاٹتے تھے۔“ (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۲۶)

مفتی نظام الدین صاحب اس پر لکھتے ہیں: اب میں کہتا ہوں یہ حدیث اس پر بھی دلالت نہیں کرتی کہ نبی ﷺ معاذ اللہ حد قبضہ تک پہنچنے سے پہلے کاٹتے تھے۔

الجواب: اللہ جانے مفتی نظام الدین صاحب کو یہ بات کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی کہ ”اب میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس پر بھی دلالت نہیں کرتی کہ نبی ﷺ معاذ اللہ حدِ قبضہ تک پہنچنے سے پہلے کاٹتے تھے۔“ اس عبارت سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سعیدی صاحب کا یہ موقف ہو کہ رسول اللہ ﷺ حدِ قبضہ تک پہنچنے سے پہلے کاٹتے تھے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی کے بارے میں علامہ سعیدی صاحب کا موقف یہ ہے کہ آپ کی ڈاڑھی مبارک اتنی دراز اور گھنی تھی کہ سینہ مبارک کو بھر لیتی تھی۔ اور اس کی اتباع میں بالعموم تمام مسلمانوں کو اور بالخصوص علماء و مشائخ کو لمبی ڈاڑھی رکھنی چاہیے۔

علامہ سعیدی صاحب ”شرح صحیح مسلم“ جلد اول میں اپنا موقف واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”تاہم عام مسلمانوں کو عموماً اور علماء و مشائخ کو خصوصاً لمبی ڈاڑھی رکھنا چاہیے۔ کیونکہ نبی ﷺ کی ڈاڑھی مبارک دراز اور گھنی تھی جو سینہ مبارک کو بھر لیتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ صورت اور سیرت میں آپ کی کامل اتباع کی جائے۔“

(شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۹۳۲)

اپنے موقف کو مزید واضح کرتے ہوئے ”تبیان القرآن“ میں علامہ سعیدی صاحب لکھتے ہیں:

”البتہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک بہت دراز اور گھنی تھی جو سینہ مبارک کو بھر لیتی تھی (الغناء ج ۱ ص ۳۸ مطبوعہ ملتان) اور اتنی لمبی اور گھنی ڈاڑھی رکھنا جو سینہ کو یا کم از کم سینہ کے بالائی حصہ کو بھرے سنت کے مطابق ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت اور کمال ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اتنی لمبی اور گھنی ڈاڑھی ہی رکھنی چاہیے۔ (تبیان القرآن ج ۳ ص ۴۷) رہا علامہ سعیدی صاحب کا یہ کہنا کہ ”میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس پر دلالت نہیں کرتی کہ نبی ﷺ ڈاڑھی کو قبضہ کے بعد کاٹتے تھے“ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ احادیث جن میں نبی اکرم ﷺ کا اپنی ڈاڑھی مبارک کو طوفاً و عرضاً کاٹنے کا تذکرہ ہے ان سے یہ استدلال کرنا کہ نبی اکرم ﷺ قبضہ سے زائد ہوتے ہی کاٹ دیتے تھے درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ ان احادیث میں اس طرح کا تذکرہ نہیں ہے کہ آپ ﷺ ایک مُشت یا اس سے زائد ہونے کے بعد ڈاڑھی مبارک کو کاٹتے تھے۔“

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چکوال کے ایک عالم دین مولانا محمد یونس صاحب حنفی نے بھی ڈاڑھی میں قبضہ کے وجوب کے مسئلہ میں علامہ سعیدی صاحب سے اختلاف کیا ہے اور ”السیف المسلول“ نام کا ایک رسالہ تالیف کیا ہے جس میں علامہ سعیدی صاحب کے موقف پر مختلف اعتراضات کیے ہیں۔ بحث کی مناسبت سے یہاں ان کے اعتراضات کے جوابات بھی دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ سو ان کے چند اہم اعتراضات کا خلاصہ اور ان کے جوابات کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

اعتراض ۱: علامہ سعیدی صاحب نے لکھا ہے کہ: ”چونکہ احکام میں عرف و عادت کا اعتبار ہوتا ہے اس لیے ڈاڑھی کے تحقق کے لیے اتنی مقدار ہونی چاہیے جس پر عرف میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے۔ خواہ قبضہ سے ایک آدھ انگل کم ہو۔“ علامہ سعیدی صاحب کا یہ لکھنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ڈاڑھی اور مقدارِ ڈاڑھی اور اسی طرح تمام مقادیرِ شرع مثلاً نصابِ زکوٰۃ وغیرہ یا یہ تمام کے تمام غیر مدرک بالعقل اور غیر قیاسی ہیں۔ ان کا مدار شریعت اور عرفِ شرع ہے۔ علامہ سعیدی صاحب کا نظریہ کتاب و سنت اور روحِ شریعت کے منافی ہے۔

الجواب: مولانا محمد یونس صاحب کا یہ لکھنا درست ہے کہ ”ڈاڑھی کی مقدار اور دیگر مقادیرِ شرع غیر قیاسی ہیں اور ان کا مدار شریعت اور عرفِ شرع ہے۔“ لیکن اس بات کو بطور اعتراض کے پیش کرنا درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ عرف بھی دلیل شرعی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ”عرف اعظم دلائل شرعیہ سے ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۱ ص ۹۱)

اس لیے علامہ سعیدی صاحب نے لکھا ہے کہ ”ڈاڑھی کے تحقق کے لیے اتنی مقدار ہونی چاہیے جس پر عرف میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے“ خواہ وہ قبضہ سے ایک آدھ انگل کم ہو۔ علامہ علی بن سلطان محمد القاری رحمہ اللہ نے ایک مُشت ڈاڑھی کو سنت اور عرف کے مطابق

قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

اقول ينبغى ان يدرج فى اخذها لقصير مقدار قبضة على ما هو السنة والاعتدال المتعارف. (مرقات ج ۸ ص ۲۹۱ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان) یعنی ”میں کہتا ہوں کہ ڈاڑھی کو اس قدر کاٹنا چاہیے کہ اس کی مقدار ایک قبضہ ہو جائے جو کہ سنت اور میانہ روی کا معروف و مروج طریقہ ہے۔“

مولانا محمد یونس صاحب نے اپنے اعتراض میں علامہ سعیدی صاحب کی دلیل عرف کو توڑنے کے لیے اور قبضہ کے وجوب کو ثابت کرنے کے لیے جو کچھ تقریر کی ہے کیا وہ تقریر علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بھی متوجہ ہوگی؟ کیونکہ علامہ علی قاری نے اس عبارت میں قبضہ کو نہ صرف سنت قرار دیا ہے بلکہ اعتدال متعارف کے مطابق قرار دیا ہے۔ جب کہ مولانا محمد یونس صاحب کا مدعا یہ ہے کہ اولاً قبضہ سنت نہیں ہے بلکہ واجب ہے۔ ثانیاً ڈاڑھی کی مقدار غیر قیاسی ہے اس میں متعارف طریقوں کا کوئی دخل نہیں ہے۔

اعتراض ۲: مولانا محمد یونس صاحب کا دوسرا اہم اعتراض یہ ہے کہ سعیدی صاحب نفس ڈاڑھی کو واجب کہتے ہیں اور نفس ڈاڑھی تو ایک انگل ڈاڑھی رکھنے سے بھی متحقق ہو جاتی ہے تو جس شخص کی صرف ایک انگل ڈاڑھی ہو تو اس نے بھی ڈاڑھی رکھنے کے وجوبی حکم پر عمل کر لیا؟ کیونکہ شریعت مطہرہ میں بعض مسائل میں ایک انگل کا بھی اعتبار ہے۔ مثلاً عورت جب احرام حج و عمرہ سے باہر آئے تو اپنے بالوں کا حلق نہ کرائے۔ بلکہ ایک انگل کی مقدار سر کے بالوں کو احرام سے باہر آنے کے لیے کاٹ لے تو عمل تقصیر اس سے مکمل تھوڑا کیا جائے گا۔ اسی طرح علامہ سعیدی کے نزدیک جب نفس ڈاڑھی واجب ہے تو ان کے نزدیک ایک انگل ڈاڑھی سے بھی واجب پر عمل ہو جائے گا۔ اسی طرح بقول حکماء کئی طبعی اپنے افراد کے ضمن میں متحقق ہوتی ہے۔ اور ساڑھے تین انگل، تین انگل، دو انگل اور صرف ایک انگل یہ سب کے سب نفس ڈاڑھی (جو کہ کلی ہے) کے افراد ہیں۔ اور نفس ڈاڑھی ان تمام افراد میں متحقق ہوگی۔ نتیجہً علامہ سعیدی صاحب کے نزدیک ایک انگل ڈاڑھی بھی شرعاً ڈاڑھی قرار پائے گی۔

الجواب: اس اعتراض کے دو جواب ہیں۔ ایک نقض اجمالی۔ دوسرا نقض تفصیلی۔

نقض اجمالی تو یہ ہے کہ اس طرح تو کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ نماز میں مطلق قرآن کی تلاوت فرض ہے۔ اور ”ابی لہب“ ”فرعون“ اور ”ہامان“ کا ذکر بھی قرآن مجید میں ہے تو چاہیے کہ نماز میں کوئی شخص صرف فرعون یا ہامان کا لفظ کہہ دے تو قرآن پڑھنے کا فرض ادا ہو جائے۔ حالانکہ ایسا نہیں اسی طرح خروج بھنم نماز میں فرض ہے اور قہقہہ مارنے سے بھی آدمی نماز سے خارج ہو جاتا ہے تو چاہیے کہ قہقہہ لگانے سے بھی خروج بھنم کا فرض ادا ہو جائے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

نقض تفصیلی یہ ہے کہ ”نماز میں مطلقاً قرآن کی تلاوت فرض ہے۔“ اس سے مراد یہ ہے کہ عرف شرع میں جس پر قرآن کا اطلاق آئے وہ تلاوت مطلوب ہے۔ فقط لفظ فرعون یا ہامان وغیرہما پر عرف شرع میں قرآن کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لیے ان ناموں کے پڑھ لینے سے قراءت کا فرض ادا نہیں ہوگا۔ اسی طرح خروج بھنم فرض ہے یعنی قصد نماز کے منافی کوئی کام کر کے باہر آنا۔ اس سے مراد ایسا خروج بھنم ہے جو عند الشرع معتبر ہو اور عرف شرع میں جو خروج معتبر ہے وہ یہ ہے کہ نمازی اپنی نماز کے آخر میں قصد ایسا فعل کرے جو از قبیل عبادت ہو۔ اسی طرح شرعاً جو نفس ڈاڑھی کا وجوب ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ڈاڑھی کی اتنی مقدار ہونی چاہیے جس پر عرف میں مطلق ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ایک انگل ڈیڑھ انگل یا فرنج کٹ یا خنخی ڈاڑھی کو عرف میں مطلقاً ڈاڑھی نہیں کہتے بلکہ اسے فرنج کٹ یا خنخی ڈاڑھی کہتے ہیں۔ سو جس طرح فرض قرأت کی ادائیگی کے لیے فقط لفظ فرعون اور ہامان کا ذکر کر دینا اور خروج بھنم کے لیے قہقہہ لگا دینا مشروع نہیں ہے اسی طرح ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ایک انگل ڈیڑھ انگل یا خنخی ڈاڑھی کافی نہیں ہے بلکہ اتنی مقدار کا رکھنا ضروری ہے جس کو عرف میں مطلقاً ڈاڑھی کہا جائے۔ خواہ وہ قبضہ سے ایک آدھ انگل کم ہو یا زائد ہو۔

(مزید تفصیل کے لیے دیکھئے: تبیان القرآن ج ۳ ص ۴۶۴)

اعتراض ۳: علامہ سعیدی صاحب فرماتے ہیں کہ ”ڈاڑھی کو واجب قرار دینا شارع علیہ السلام کا منصب ہے۔ ہم مبلغ ہیں شارع نہیں ہیں۔“ اس فرمان کے بموجب علامہ سعیدی صاحب بھی صرف مبلغ ہیں شارع نہیں ہیں۔ اس کے باوجود وہ نفس ڈاڑھی رکھنے کو واجب کہتے ہیں اور مقدار یک مُشت کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ علامہ سعیدی صاحب واضح کریں کہ نفس ڈاڑھی کے وجوب کو اور مقدار قبضہ کے استحباب کو انہوں نے کس آیت یا حدیث سے مستحب کیا ہے؟ ہم اگر مقدار قبضہ یعنی چار انگل ڈاڑھی کو واجب کہتے ہیں تو آپ کو بھی کچھ مقدار وجوب کے تحقق کے لیے مثلاً ایک انگل ڈاڑھی مطلوب ہے۔ کیونکہ واجب کا وجود جس چیز پر موقوف ہو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے۔ پس نفس ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ایک انگل ڈاڑھی تو آپ کے نزدیک بھی واجب ہوگی؟

الجواب: نفس ڈاڑھی کے وجوب پر دلیل ہم مفتی نظام الدین مصباحی صاحب کے اعتراض نمبر ۴ کے جواب میں مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے ذکر کر چکے ہیں۔ قبضہ کے استحباب پر دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر صحابہ کرام ”بغیر واجب قرار دیئے“ قبضہ سے زائد ڈاڑھی کو کاٹ دیا کرتے تھے۔ اور علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی قبضہ کو مستحب قرار دیا ہے کما تر۔

رہا یہ کہ واجب کا وجود جس چیز پر موقوف ہو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے پس نفس ڈاڑھی کے تحقق کے لیے ایک انگل ڈاڑھی علامہ سعیدی صاحب کے نزدیک واجب ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مصنف ابن ابی شیبہ کی جس حدیث سے نفس ڈاڑھی کا وجوب ثابت ہے اسی سے ڈاڑھی کی اتنی مقدار از خود ثابت ہوگی جس پر عرف میں ڈاڑھی کا اطلاق ہو سکے کیونکہ اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے مقدار کی تعیین نہیں فرمائی۔ اور جب آپ نے مقدار کی تعیین نہیں فرمائی تو بعد کا کوئی بھی شخص علی وجہ التحین ڈاڑھی کی مخصوص مقدار کو واجب نہیں کہہ سکتا۔ ہاں اگر اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ قبضہ کی تحدید فرمادیتے تو قبضہ واجب ہو جاتا لیکن آپ ﷺ نے اس کو معین نہیں فرمایا بلکہ مطلقاً ارشاد فرمایا کہ ہمارے دین میں یہ ہے کہ ہم مونچھیں کم کرائیں اور ڈاڑھی کو بڑھائیں۔ لہذا نفس ڈاڑھی (جس کو ڈاڑھی کہا جاسکے) حدیث مذکور سے واجب ہوگی۔ اور تعیین و تحدید نہ ہونے کی وجہ سے قبضہ بھر رکھنا واجب نہیں ہوگا۔

اعتراض ۴: حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم قبضہ کے بعد زائد ڈاڑھی کو کاٹ دیا کرتے تھے۔ اور یہ صحابی کا فعل ہے۔ اور صحابی کی تقلید واجب ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: اصحابی کالنجوم باہم اقتدیتم اهتدیتم۔ (میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں۔ تم نے ان میں سے کسی کی بھی اقتداء کی تو ہدایت پاؤ گے) فرمایا: علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين اور فرمایا: فاقبلوا بالذین بعدی ابی بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (کہ تم میرے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اقتداء کرو)۔

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ تقلید صحابی واجب ہے۔ نور الانوار میں ہے کہ تقلید الصحابی واجب یتروک بہ القیاس الخ۔ (نور الانوار ص ۲۱۶-۲۱۷) جب صحابی کی تقلید واجب ہے تو ثابت ہوا کہ قبضہ واجب ہے کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی معمول تھا۔

الجواب: تقلید صحابی کے واجب ہونے کا جواب ہم مفتی نظام الدین صاحب کے اعتراض نمبر ۲ کے جواب میں ذکر کر چکے ہیں۔ یہاں یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ مولانا محمد یونس صاحب نے تقلید صحابی کے وجوب کو ثابت کرنے کے لیے نمبر (۲) اور نمبر (۳) میں وہ حدیثیں ذکر کی ہیں جن میں خلفاء راشدین کا تذکرہ ہے جب کہ زیر بحث موضوع میں استدلال حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل سے ہے جو خلفاء راشدین میں نہیں ہیں۔ سو مؤلف کے دعوے اور دلیل میں انطباق مفقود ہے۔

جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جس کو مؤلف نے نمبر (۱) میں ذکر کیا ہے اس کے بارے میں حافظ شہاب الدین ابن حجر عسقلانی کی درج ذیل تحقیق ہی کافی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

حدیث اصحابی کالنجوم ‘باہم اقتدیتم اهتدیتم‘ حدیث ‘اصحابی کالنجوم باہم اقتدیتم اهتدیتم‘

عبد بن حمید فی مسندہ من طریق حمزۃ النصیبی عن نافع عن ابن عمر ' وحمزۃ ضعیف جدا ' ورواہ الدارقطنی فی غرائب مالک من طریق جمیل بن زید عن مالک ' عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر ' وجمیل لا یعرف ' ولا اصل له فی حدیث مالک ولا من فوقہ ' و ذکرہ البزار من روایۃ عبد الرحیم بن زید العمی عن ابیہ ' عن سعید بن المسیب عن عمر ' و عبد الرحیم کذاب ' ومن حدیث الس ایضا و اسنادہ و اھی ' ورواہ القضاعی فی مسند الشہاب لہ من حدیث الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ ' وفی اسنادہ جعفر بن عبد الواحد الهاشمی و هو کذاب ' ورواہ ابو ذر الہروی فی کتاب السنۃ من حدیث مندل عن جویہ عن الضحاک بن مزاحم منقطعاً ' و هو فی غایۃ الضعف ' قال ابو بکر البزار هذا الکلام لم یصح عن النبی ﷺ وقال ابن حزم هذا خبر مکتوب موضوع باطل.

کو عبد بن حمید نے اپنی مسند میں حمزہ نصیبی از نافع از ابن عمر کی سند سے ذکر کیا ہے۔ حمزہ بہت ضعیف راوی ہے۔ نیز اس حدیث کو دارقطنی نے غرائب مالک میں جمیل بن زید از مالک از جعفر بن محمد از محمد از جابر سے روایت کیا ہے اور جمیل معروف راوی نہیں ہے۔ اور نہ تو مالک کی حدیث میں اس حدیث کا کوئی پتا ہے نہ اس سے اور کے رواۃ میں۔ نیز اس حدیث کو بزار نے عبد الرحیم بن زید العمی از زید العمی از سعید بن المسیب از عمر سے روایت کیا ہے اور عبد الرحیم بہت جھوٹا راوی ہے۔ نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی اس کو روایت کیا ہے اور اس کی سند وہی ہے۔ نیز اس حدیث کو قضاعی نے اپنی مسند شہاب میں اعمش از ابو صالح از ابو ہریرہ کی حدیث سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں ایک راوی جعفر بن عبد الواحد الهاشمی ہے جو کہ بہت جھوٹا ہے۔ نیز اس حدیث کو ابو ذر الہروی نے کتاب السنۃ میں مندل از جویہ از ضحاک بن مزاحم کی حدیث سے منقطعاً روایت کیا ہے۔ اور یہ سند انتہائی ضعیف ہے۔ ابو بکر بزار نے اس حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ اور ابن حزم نے کہا ہے کہ یہ روایت جھوٹی گھڑی ہوئی اور باطل ہے۔

(تفہیم النہج ج ۳ ص ۱۵۶ رقم الحدیث: ۲۰۹۸، مطبوعہ مکتبۃ نزار مصطفیٰ الباز۔ مکتۃ المکرمۃ الزیاض)

ڈاڑھی کے بحث میں دیگر اور علماء مثلاً مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمہ اللہ، مولانا صاحبزادہ محمد زبیر صاحب، مولانا محمد جان نعیمی، مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب، مفتی غلام سرور قادری اور مولانا ابو بکر عطاری وغیرہم نے بھی قبضہ کے وجوب میں اپنے اپنے دلائل لکھے ہیں، لیکن ان تمام کے دلائل وہی ہیں جن کا ذکر مفتی نظام الدین صاحب اور مولانا محمد یونس چکوالوی کی تحریرات میں آ گیا ہے اور ہم نے جن جن کران کے شبہات کا ازالہ کر دیا ہے اور اب اس مسئلہ میں کوئی بھی قابل ذکر اور لائق شمار اعتراض باقی نہیں رہا ہے اور علامہ سعیدی صاحب نے لکھا ہے کہ نفس ڈاڑھی کا رکھنا واجب ہے اور مستحب اور مستحسن یہ ہے کہ قبضہ بھر ڈاڑھی رکھی جائے تاہم اتنی مقدار ڈاڑھی رکھنا ضروری ہے جس پر عرف میں مطلقاً ڈاڑھی کا اطلاق آ سکے۔ اور خشکی ڈاڑھی یا فرنج کٹ ڈاڑھی رکھنے سے ڈاڑھی رکھنے کے حکم پر عمل نہیں ہوتا اور فقہاء نے جو یہ کہا ہے کہ ڈاڑھی میں قبضہ سنت ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں میں اس کا متعارف طریقہ ایک مشقت کے برابر ہے۔ اور اختیار سنت جس کام کو نیک اور اچھا سمجھ کر کریں اس کا کرنا مستحسن اور مستحب ہوتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن (المسجد رک ج ۳ ص ۷۹) نیک مسلمان جس کام کو اچھا سمجھتے ہوں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک ایک قبضہ سے زائد تھی، کیونکہ آپ کی گردن دراز تھی اور آپ کی ڈاڑھی سینہ کے بالائی حصہ کو بھر لیتی تھی اور یہ جب ہوگا جب آپ کی ڈاڑھی ایک قبضہ سے زائد ہو پس رسول اللہ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ قبضہ سے زائد ڈاڑھی رکھی جائے، خصوصاً علماء اور مشائخ کو۔

الحمد للہ علی احسانہ ڈاڑھی کے مسئلہ میں علامہ سعیدی صاحب کے موقف کی حقانیت آفتاب سے زیادہ روشن ہو گئی۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی سیدنا محمد و علی آلہ

واصحابہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین۔

فہرست مضامین شرح صحیح مسلم جلد اول

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	تقدیم	۳۷	۱۸	امام بخاری سے تعلق خاطر	۵۱
۲	مقدمین سے اختلاف رائے کی تحقیق	۳۷	۱۹	تصانیف	۵۱
۳	مصنف کے رجوع کردہ مسائل کا بیان	۳۹	۲۰	وصال	۵۱
۴	کتاب و سنت و اجماع کے خلاف مصنف کی رائے حجت نہیں	۴۰	۲۱	حسن ماقبت	۵۱
۵	شرح صحیح مسلم پر معاندین کے اعتراضات کی بحث	۴۰	۲۲	شرح صحیح مسلم	۵۲
۶	امام سے مقلد کے اختلاف کرنے کی تحقیق	۴۱	۲۳	صحیح مسلم	۵۵
۷	شرح صحیح مسلم میں اعادہ کیے ہوئے مسائل کی تفصیل	۴۱	۲۴	سبب تالیف اور مدت	۵۵
۸	شرح صحیح مسلم کی تصنیف میں دارالعلوم نعیمیہ کا حصہ اور دیگر معاونین کے تعاون کا بیان	۴۲	۲۵	تسمیہ	۵۶
۹	”بیان القرآن“ لکھنے کا عزم	۴۲	۲۶	اسلوب	۵۶
۱۰	امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ	۴۲	۲۷	شرائط	۵۷
۱۱	ولادت اور سلسلہ نسب	۴۲	۲۸	تعلیقات	۵۸
۱۲	تحصیل علم حدیث	۴۲	۲۹	عدد روایات	۵۹
۱۳	شخصیت	۴۲	۳۰	مستخرجات	۵۹
۱۴	اساتذہ اور مشائخ	۴۲	۳۱	شرحات صحیح مسلم	۶۰
۱۵	سلامتہ	۴۲	۳۲	شرح صحیح مسلم، از قاری عبدالعزیز بریل	۶۳
۱۶	کلمات الثناء	۴۲	۳۳	شرح صحیح مسلم، از مفتی گل رحمان برنگم	۶۸
۱۷	علمی شکوہ	۴۲	۴۴	مقدمہ از شارح صحیح مسلم	۷۱
			۴۵	ضرورت حدیث	۷۱
			۴۶	حجیت حدیث	۷۲

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۷	تہذیب حدیث -	۷۴	۵۹	صحیث، متن اور سند کا معنی -	۱۰۲
۳۸	صحیح بخاری کی احادیث کا بیان -	۷۸	۶۰	محدث اور حافظ کی تعریف -	۱۰۲
۳۹	صحیح مسلم کی احادیث، اور صحیح بخاری، اور		۶۱	تعدد اور تفرد کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم	۱۰۲
	صحیح مسلم میں تقابل کا بیان -	۷۸	۶۲	خبر متواتر کی تعریف اور شرائط -	۱۰۲
۴۰	صحیحین کے علاوہ باقی کتب حدیث کی احادیث		۶۳	خبر متواتر کا حکم -	۱۰۳
	صحیحہ کا بیان -	۸۰	۶۴	خبر متواتر کی اقسام	۱۰۳
۴۱	جامع ترمذی کی احادیث کی فنی حیثیت کا بیان	۸۱	۶۵	خبر الامداد کا معنی اور اصطلاحی معنی اور اس کی	
۴۲	سنن ابی داؤد کی فنی حیثیت کا بیان -	۸۴		اقسام -	۱۰۴
۴۳	سنن نسائی کی فنی حیثیت کا بیان -	۵۶	۶۶	حدیث مشہور کی تعریف -	۱۰۴
۴۴	سنن ابن ماجہ کی فنی حیثیت کا بیان -	۸۷	۶۷	حدیث عزیز کی تعریف -	۱۰۵
۴۵	موطا امام مالک کی فنی حیثیت کا بیان -	۸۷	۶۸	حدیث غریب کی تعریف اور اس کی اقسام -	۱۰۵
۴۶	کتب خمسہ کے ساتھ غیر اسکا فی کتب احادیث		۶۹	قوت اور ضعف کے اعتبار سے حدیث کی	
	کا بیان -	۸۷		تقسیم -	۱۰۶
۴۷	سنن دارمی کی فنی حیثیت کا بیان -	۸۷	۷۰	حدیث مقبول کا بیان -	۱۰۶
۴۸	مسند احمد کی فنی حیثیت کا بیان -	۸۸	۷۱	حدیث صحیح کی تعریف -	۱۰۶
۴۹	مسند بنار کی فنی حیثیت کا بیان -	۹۰	۷۲	حدیث صحیح کے مراتب -	۱۰۶
۵۰	مسند رک محاکم کی فنی حیثیت کا بیان -	۹۰	۷۳	حدیث صحیح بغیرہ کی تعریف -	۱۰۶
۵۱	حدیث صحیح کے راوی کی شرائط کا بیان -	۹۲	۷۴	حدیث حسن لذاتہ کی تعریف -	۱۰۸
۵۲	ائمہ صحاح ستہ کی شرائط کا بیان -	۹۳	۷۵	حدیث حسن بغیرہ کی تعریف -	۱۱۰
۵۳	اصحاب زہری کے طبقات خمسہ کا بیان -	۹۴	۷۶	حدیث مردود کا بیان -	۱۱۲
۵۴	متاخرین کے لیے سند حدیث کی تصحیح التحصین		۷۷	حدیث ضعیف کی تعریف -	۱۲۲
	اور ضعیف کرنے کی تحقیق -	۹۴	۷۸	سقوط راوی کے اعتبار سے حدیث ضعیف	
۵۵	چند ضروری اصطلاحات کا بیان -	۹۶		کی اقسام -	۱۱۳
۵۶	کتب احادیث کے اسما -	۹۷	۷۹	حدیث معلق کی تعریف اور اس کا حکم -	۱۱۳
۵۷	تعدد احادیث کا بیان -	۹۸	۸۰	حدیث مرسل کی تعریف اور اس کا حکم -	۱۱۵
۵۸	علم الحدیث روایت اور علم الحدیث درایت		۸۱	حدیث مرسل کو قبول کرنے میں مذاہب ائمہ -	۱۱۵
	کی تعریفات -	۱۰۰	۸۲	حدیث مرسل کی فنی حیثیت	۱۱۶

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۴۸	حدیث مقننہ کا بیان -	۱۰۵	۱۱۸	۸۳
	حدیث المزیّد فی متصل الاسانید کا بیان -	۱۰۶	۱۱۸	۸۴
۱۴۹	حدیث مضطرب کا بیان -	۱۰۷	۱۱۸	۸۵
۱۵۰	حدیث مصحّف کا بیان -	۱۰۸	۱۱۹	۸۶
۱۵۱	مجہول راوی کی حدیث کا بیان -	۱۰۹	۱۲۰	۸۷
۱۵۲	مبہم راوی کی حدیث کا بیان -	۱۱۰	۱۲۳	۸۸
۱۵۳	بدعتی راوی کی حدیث کا بیان -	۱۱۱	۱۲۴	۸۹
۱۵۴	بدعت مکفرہ کا بیان -	۱۱۲	۱۲۴	۹۰
۱۵۵	روافض کی روایت کا بیان -	۱۱۳	۱۲۵	۹۱
۱۵۶	فسق سے تائب کی روایت کا بیان -	۱۱۴	۱۲۶	۹۲
۱۵۷	روایت اور شہادت کا فرق -	۱۱۵	۱۲۸	۹۳
۱۵۸	حدیث پر اجترت لینے والے کی روایت کا بیان -	۱۱۶	۱۲۹	۹۴
۱۵۹	بدحافظہ کی روایت کا بیان -	۱۱۷	۱۲۹	۹۵
۱۶۰	جرح اور تعدیل کے الفاظ کا بیان -	۱۱۸	۱۲۹	۹۶
۱۶۱	حدیث ضعیف کے مراتب -	۱۱۹	۱۳۰	۹۷
۱۶۲	حدیث ضعیف پر عمل کرنے کی تحقیق -	۱۲۰	۱۳۱	۹۸
۱۶۳	تعدد اسانید سے حدیث ضعیف کی تقویت کی تحقیق -	۱۲۱	۱۳۲	۹۹
۱۶۴	حدیث ضعیف کی تقویت کی وجہ -	۱۲۲	۱۳۳	۱۰۰
۱۶۵	مجتہد کے استدلال سے حدیث ضعیف کی تقویت کی تحقیق -	۱۲۳	۱۳۴	۱۰۱
۱۶۶	اہل علم کے عمل کی وجہ سے حدیث ضعیف کی تقویت کی تحقیق -	۱۲۴	۱۳۵	۱۰۲
۱۶۷	کشف اور تجربہ سے حدیث ضعیف کی تقویت -	۱۲۵	۱۳۶	۱۰۳
			۱۳۷	۱۰۴

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۱۸۳	اکابر اور افاضل تابعین کا بیان۔	۱۲۵	اہل علم کے اتفاق سے حدیث ضعیف کی تقویت کی تحقیق۔	۱۲۶
۱۸۳	حدیث مسند کی تعریف۔	۱۲۶	امت کی تلقین بالقبول سے حدیث ضعیف کی تقویت کی تحقیق۔	۱۲۷
۱۸۴	حدیث متصل کی تعریف۔	۱۲۷	جب کسی مستند پر صرف حدیث ضعیف تیسر ہو تو اس سے استدلال کی تحقیق۔	۱۲۸
۱۸۵	مختلف اسناد کی تعریف۔	۱۲۸	حدیث ضعیف کہنے کی بجائے سند ضعیف کہنے کا بیان۔	۱۲۹
۱۸۶	حدیث ناسخ اور منسوخ کا بیان۔	۱۲۹	امام اعظم کے دلائل کے باوجود احادیث ضعیفہ پر مبنی ہونے کی تحقیق۔	۱۳۰
۱۸۹	امتیاز متابع اور شاہد کا بیان۔	۱۳۰	روایت قبول کرنے کے لیے راوی کی شرائط۔	۱۳۱
۱۹۰	زیادات ثقات کا بیان۔	۱۳۱	ائمہ صحاح ستہ کی شرائط۔	۱۳۲
۱۹۲	تھل حدیث کے طرق۔	۱۳۲	اتحاد اسناد کے اعتبار سے حدیث کی اقسام۔	۱۳۳
۱۹۲	سماع۔	۱۳۳	حدیث مرفوعہ قولاً، فعلاً، تقریراً، صراحتاً، اور حکماً کا بیان۔	۱۳۴
۱۹۲	تسرات۔	۱۳۴	صحابی کی تعریف کی تحقیق۔	۱۳۵
۱۹۲	اجازۃ۔	۱۳۵	جو مسلمان آپ سے ملاقات کے بعد مرتد ہو گیا پھر آپ کی وفات کے بعد مسلمان ہوا، اس کے صحابی ہونے یا نہ ہونے میں مذاہب ائمہ۔	۱۳۶
۱۹۳	مناول۔	۱۳۶	صحابی کی معرفت کے فرائض۔	۱۳۷
۱۹۴	مرکاتبہ۔	۱۳۷	تمام صحابہ کے عادل ہونے کا بیان۔	۱۳۸
۱۹۴	اعلام۔	۱۳۸	کثیر الروایت صحابہ کا بیان۔	۱۳۹
۱۹۴	وصیت۔	۱۳۹	فقہاء صحابہ کا بیان۔	۱۴۰
۱۹۴	وجاہۃ۔	۱۴۰	احادیث روایت کرنے والے صحابہ کی تعداد۔	۱۴۱
	اسناد عالی اور اسناد نازل اور ان کی اقسام کا بیان۔	۱۴۱	طبقات صحابہ کا بیان۔	۱۴۲
۱۹۵	حدیث مسلسل کا بیان۔	۱۴۲	تابعین کا بیان۔	۱۴۳
۱۹۶	روایت بالمعنی کی تحقیق۔	۱۴۳	مختصرین کا بیان۔	۱۴۴
۱۹۸	اختصار حدیث کے جواز میں مذاہب علماء۔	۱۴۴		
۲۰۰	حدیث کی تقطیع میں مذاہب ائمہ۔	۱۴۵		
۲۰۱	حرف آخر۔	۱۴۶		
۲۰۳	مقدمہ صحیح مسلم	۱۴۷		
	باب ۱:	۱۴۸		
۲۱۱	حدیث گھڑی کی ممانعت۔	۱۴۹		

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۶۹	باب ۲: جو تحقیق حدیث بیان کرنے سے ممانعت۔	۲۱۷	۱۸۳	ایمان کی تعریف میں معتزلہ کے دلائل کے جوابات۔	۲۵۷
۱۷۰	باب ۳: ضعیف راویوں سے روایت کرنے کی ممانعت۔	۲۱۸	۱۸۴	ایمان کی تعریف میں خوارج کے دلائل کے جوابات۔	۲۶۱
۱۷۱	باب ۴: اسناد حدیث اور راویوں پر تنقید کی اہمیت	۲۱۹	۱۸۵	ایمان کی تعریف میں مرجئہ کے دلائل کے جوابات۔	۲۶۳
۱۷۲	باب ۵: حدیث معنعن کی حجیت پر دلائل۔	۲۳۵	۱۸۶	ایمان کی تعریف میں اہل قبلہ کے مذاہب کا خلاصہ۔	۲۶۴
۱۷۳	کتاب الایمان	۲۴۴	۱۸۷	آیا اسلام اور ایمان متغایر ہیں یا متحدہ؟	۲۶۵
۱۷۴	ایمان کے لغوی معنی کی تفصیل اور تحقیق۔	۲۴۶	۱۸۸	مومن اور مسلمان کی تعریف۔	۲۶۹
۱۷۵	ایمان کے شرعی معنی کی تفصیل اور تحقیق	۲۴۸	۱۸۹	ایمان کا بیان	۲۷۱
۱۷۶	نفس ایمان اور ایمان کامل کا بیان۔	۲۵۰	۱۹۰	تمام علماء اور صاحبین کے لیے رضی اللہ عنہ کہنے اور نہ کہنے کا جواز۔	۲۷۲
۱۷۷	مومن ہونے کے لیے فقط جاننا کافی نہیں ہے بلکہ ماننا ضروری ہے۔	۲۵۱	۱۹۱	اللہ تعالیٰ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے نام نہ کہنے کے آداب۔	۲۷۸
۱۷۸	ایمان کی حقیقت میں فقط تصدیق کے معتبر ہونے پر قرآن مجید سے استشہاد۔	۲۵۲	۱۹۲	قضاء و قدر کے لغوی معنی کی تحقیق۔	۲۸۰
۱۷۹	ایمان کی حقیقت میں فقط اقرار کے غیر معتبر ہونے پر قرآن مجید سے استشہاد۔	۲۵۳	۱۹۳	قضاء و قدر کے اصطلاحی معنی کی تحقیق۔	۲۸۱
۱۸۰	ایمان میں کمی اور زیادتی کے ثبوت پر قرآن مجید سے استشہاد۔	۲۵۴	۱۹۴	تقدیر کی تعریف۔	۲۸۳
۱۸۱	ایمان میں کمی اور زیادتی کے ثبوت پر احادیث سے استشہاد۔	۲۵۵	۱۹۵	معتزلہ اور جبریت کے نظریہ کا بطلان اور افعال کے خلق اور کسب کا بیان۔	۲۸۴
۱۸۲	ایمان میں کمی اور زیادتی کے دلائل کے جوابات۔	۲۵۶	۱۹۶	تقدیر کے متعلق اہل سنت اور اہل بدعت کے نظریات۔	۲۸۵
			۱۹۷	تقدیر کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۲۸۷
			۱۹۸	انسان کے لیے آزادی عمل اور کسب اور اختیار کا بیان۔	۲۸۹
			۱۹۹	انسان کے کسب اور اختیار کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۲۸۹
				انسان کا امور سعادہ میں مجبور اور احکام شرعیہ	۲۸۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۰۰	میں مختار ہونا۔ بعض کفار کے دلوں پر مہر لگا دینا ان کے اختیار کے منافی نہیں ہے۔	۲۹۰	۳۰۸	رحمی کرنے کے متعلق علماء منبلیہ کا نظریہ۔ کفار اور بدعتیہ لوگوں کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرنے کے متعلق علماء احناف کا نظریہ۔	۳۰۸
۲۰۱	تقدیر مبرم اور تقدیر معلیٰ کے متعلق قرآن مجید کی آیات اور احادیث۔	۲۹۱	۳۱۰	ندائے یاحمد کا جواز اور بحث و نظر۔ اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاحمد کے ساتھ ندا اور خطاب کرنا۔	۳۱۰
۲۰۲	تقدیر مبرم اور تقدیر معلیٰ کے متعلق مفسرین کی آراء۔	۲۹۳	۳۱۲	انبیاء علیہم السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ندائے یاحمد کے ساتھ ندا اور خطاب کرنا۔	۳۱۲
۲۰۳	تقدیر مبرم اور تقدیر معلیٰ کے متعلق محدثین کی آراء۔	۲۹۵	۳۲۰	ارکان اسلام میں جہاد کو ذکر نہ کرنے کی وجہ۔ مرتبہ احسان کی تفصیل اور تحقیق۔	۳۲۰
۲۰۴	تقدیر مبرم اور تقدیر معلیٰ کے متعلق متکلمین کی آراء۔	۲۹۷	۳۲۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علوم غمرہ حاصل ہونے کے متعلق علماء نے اسلام کی تصریحات۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں علوم غمرہ کے انحصار کی خصوصیت کا سبب۔	۳۲۲
۲۰۵	کفار اور بدعتیہ لوگوں سے تعلقات رکھنے کی تحقیق۔	۲۹۸	۳۲۴	علامات کو بیان فرمانے اور سن کو بیان نہ فرمانے کا سبب۔	۳۲۴
۲۰۶	کفار اور بدعتیہ لوگوں سے محبت رکھنے اور دوستی کرنے کی ممانعت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۲۹۹	۳۲۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیامت کی علامات کو بیان فرمانے اور سن کو بیان نہ فرمانے کا سبب۔	۳۲۸
۲۰۷	کفار اور بدعتیہ لوگوں سے محبت رکھنے اور دوستی کرنے کی ممانعت کے متعلق احادیث اور آثار۔	۳۰۰	۳۲۹	باب ۱: نماز کا بیان جہاں ان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔	۳۲۹
۲۰۸	کفار اور بدعتیہ لوگوں کے ساتھ معاشرتی معاملات اور نیکی کرنے پر قرآن مجید سے استدلال۔	۳۰۳	۳۳۱	نفلی عبادات کو پورا کرنے کے وجوب پر فقہاء احناف کے دلائل۔	۳۳۱
۲۰۹	کفار اور بدعتیہ لوگوں کے ساتھ معاشرتی معاملات اور نیکی کرنے پر احادیث سے استدلال۔	۳۰۳	۳۳۲	فسد رافضی میں کمی اور اضافہ کرنے کی توجیہ۔	۳۳۲
۲۱۰	کفار اور بدعتیہ لوگوں کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرنے کے متعلق علماء شافعیہ کا نظریہ۔	۳۰۷	۳۳۳	غیر اللہ کی قسم کھانے کا شرعی حکم۔	۳۳۳
۲۱۱	کفار اور بدعتیہ لوگوں کے ساتھ نیکی اور صلہ رحمی کرنے کے متعلق علماء مالکیہ کا نظریہ۔	۳۰۸	۳۳۴	تہجد کی فرضیت کے منسوخ ہونے کا بیان۔ وتر کو نماز کے وجوب میں اختلاف فقہاء اور فقہاء احناف کے موقف پر دلائل۔	۳۳۴
۲۱۲	کفار اور بدعتیہ لوگوں کے ساتھ نیکی اور صلہ				

[Click For More Books Ahlesunnat Kitab Ghar](#)

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۵۷	ماہین زکوٰۃ کو مرتدین میں شمار کرنے کی توجیہ اور ان کے شبہ کا جواب۔	۳۷۹	۲۵۸	قرآن مجید کے خطاب کرنے کی اقسام	۳۸۰
۲۵۹	ضروریات دین کا انکار کفر ہے۔	۳۸۱	۲۶۰	حدیث مذکور کی تفصیل میں دیگر احادیث۔	۳۸۲
۲۶۱	باب مذکور کی حدیث سے استنباط شدہ دیگر مسائل۔	۳۸۲	۲۶۲	باب ۸: موت کے وقت غرغره موت سے پہلے ایمان لانے کی صحت، مشرکین کے لیے استغفار کا منسوخ ہونا اور اس پر دلیل کہ شرک پر مرنے والا جہنمی ہے۔	۳۸۳
۲۶۳	باب ۱۰: جو شخص اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی مان کر راضی ہو، وہ مومن ہے عمامہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرے۔	۳۸۳	۲۶۴	باب ۱۱: غرغره موت کے وقت ایمان نامقبول ہونے پر دلیل اور ابو طالب کے ایمان نہ لانے کی بحث۔	۳۸۴
۲۶۵	باب ۱۲: ایمان کی شاخوں کی تعداد، ایمان کے اعلیٰ اور ادنیٰ درجہ کا بیان اور حیا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔	۳۸۴	۲۶۶	ابو طالب کے ایمان نہ لانے کے متعلق قرآن مجید کی آیات اور ان کی تفسیر میں مذاہب اربعہ کے مفسرین کی تصریحات۔	۳۸۵
۲۶۷	باب ۱۳: ایمان کی شاخوں کے تعداد میں مختلف روایات میں اربع روایات کا بیان۔	۳۸۵	۲۶۸	ابو طالب کے ایمان نہ لانے کے متعلق احادیث	۳۸۶
۲۶۹	ابو طالب کے ایمان نہ لانے کی بحث میں مصنف کا موقف۔	۳۸۶	۲۶۹	باب ۹: جس شخص کا توحید پر خاتمہ ہوا وہ جہنم میں قطعی طور پر داخل ہوگا۔	۳۸۷
۲۷۰	باب ۱۴: حیا کا لغوی اور اصطلاحی معنی۔	۳۸۷	۲۷۱	آیات مکتب کبیرہ کی بغیر عذاب کے نجات ہو سکتی ہے یا نہیں؟	۳۸۸
۲۷۱	باب ۱۵: حیا کا شرعی معنی۔	۳۸۸	۲۷۲	باب ۱۰: لکھنے کے لیے جنت کی بشارت کا حکم دینا پھر	۳۸۹
۲۷۲	باب ۱۶: اسلام کے جامع اوصاف۔	۳۸۹	۲۷۳	باب ۱۱: احکام اسلام میں سے بعض کی بعض تفصیلات	۳۹۰
۲۷۳	باب ۱۷: استقامت کا بیان۔	۳۹۰	۲۷۴	باب ۱۲: افضل اعمال کے اعتبار سے احادیث میں	۳۹۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۸۱	تاریخ کا بیان -	۲۲۳	۲۹۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرنا -	۲۴۲
۲۸۲	باب ۱۴:	۲۲۳	۲۹۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مسکرات و سلام پڑھنا -	۲۴۳
۲۸۳	ان خصوصیات کا بیان جن کے ساتھ متصف ہونے سے ایمان کی علوت حاصل ہوتی ہے -	۲۲۳	۳۰۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کا شوق ہونا -	۲۴۴
۲۸۴	علاوت ایمان کا معنی -	۲۲۴	۳۰۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مجبوروں سے محبت کرنا -	۲۴۵
۲۸۵	اللہ اور اس کے رسول کے سب سے زیادہ محبوب ہونے کی وجہ -	۲۲۴	۳۰۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبتوں سے محبت کرنا -	۲۴۸
۲۸۶	باب ۱۵:	۲۲۵	۳۰۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعدائے عداوت رکھنا -	۲۴۹
۲۸۷	اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا وجوب -	۲۲۵	۳۰۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات محبت میں حرف آخر -	۲۵۱
۲۸۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا وجوب -	۲۲۶	۳۰۵	باب ۱۶:	
۲۸۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے ساتھ مکلف کرنے کی ترجیح -	۲۲۶	۳۰۶	ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جو اچھی چیز اپنے لیے پسند کرے وہی اپنے مسلمان بھائی کے لیے بھی پسند کرے -	۲۵۲
۲۹۰	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہونے کی وجوہات -	۲۲۶	۳۰۷	جو چیز لائق استفادہ اور قابل استعمال نہ ہے اس کا دوسرے مسلمانوں کو دینا جائز نہیں اور جو چیز پسندیدہ نہ ہو لیکن قابل استعمال ہو اس کا دینا جائز ہے -	۲۵۳
۲۹۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محبت کے چند مظاہر -	۲۳۱	۳۰۸	باب ۱۷:	
۲۹۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی علامات اطاعت رسول -	۲۳۳	۳۰۹	پڑوسی کو تکلیف پہنچانے کی ممانعت -	۲۵۴
۲۹۳	اتباع رسول کی علوت -	۲۳۵	۳۰۸	پڑوسی کے حقوق کا بیان -	۲۵۴
۲۹۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بے عیب ہونا -	۲۳۸	۳۰۹	باب ۱۸:	
۲۹۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہ کثرت ذکر کرنا -	۲۴۰	۳۰۹	پڑوسی اور مہمان کی تکویم کرنا اور نیکی کی بات کے سوا خاموش رہنا علامات ایمان ہے -	۲۵۵
۲۹۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے خوش ہونا -	۲۴۱			
۲۹۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرنے میں غلو سے احتراز کرنا -	۲۴۲			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۱۰	افضلیت سکوت کے مواقع۔	۴۵۷	۳۲۷	فقہ اور حکمت کی تفریقات	۴۷۰
۳۱۱	مہمان کے حقوق اور میزبانی کے آداب۔	۴۵۷	۳۲۸	باب: ۲۱	۴۷۰
۳۱۲	برائی سے روکنا ایمان کی علامت ہے اور ایمان میں زیادتی اور کمی ہوتی ہے۔	۴۵۸	۳۲۹	جنت میں صرف مومنین داخل ہوں گے، مومنین سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور زیادہ سلام کرنا محبت کا سبب ہے۔	۴۷۰
۳۱۳	خطبہ کو نماز عید پر مقدم کرنے کا پس منظر اور پیش منظر۔	۴۵۹	۳۳۰	مسلمانوں کے درمیان حسن معاشرت کا بیان	۴۷۱
۳۱۴	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تفصیل اور تحقیق۔	۴۶۰	۳۳۱	باب: ۲۲	۴۷۱
۳۱۵	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۴۶۱	۳۳۲	دین خیر خواہی ہے۔	۴۷۲
۳۱۶	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق احادیث کن حالات میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ترک کرنا جائز ہے۔	۴۶۲	۳۳۳	اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی کی تفصیل۔	۴۷۳
۳۱۸	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے خود نیک ہونا ضروری نہیں ہے۔	۴۶۳	۳۳۴	باب: ۲۳	۴۷۳
۳۱۹	ہتھیاروں سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو فتنہ کہنے کا بطلان۔	۴۶۴	۳۳۵	گناہوں سے ایمان کامل میں کمی اور گناہ کے ارتکاب کے وقت ایمان کامل کا منتفی ہونا	۴۷۳
۳۲۰	کسی شخص سے محبت کی وجہ سے امر بالمعروف کو ترک نہ کیا جائے۔	۴۶۵	۳۳۶	حدیث الباب کی تشریح۔	۴۷۴
۳۲۱	امر بالمعروف میں طاعت کو اختیار کیا جائے۔	۴۶۵	۳۳۷	باب: ۲۴	۴۷۴
۳۲۲	خلوت کا معنی۔	۴۶۵	۳۳۸	منافق کی صفات کا بیان۔	۴۷۴
۳۲۳	باب: ۲۰	۴۶۶	۳۳۹	تین خصلتوں میں منافق کی علامتوں کے انحصار کی وجہ۔	۴۷۵
۳۲۴	اہل ایمان کی ایمان میں ایک دوسرے پر فضیلت اور اہل یمین کی ایمان میں ترجیح۔	۴۶۷	۳۴۰	ان تین خصلتوں کا منافقوں کی ٹکا ہونے کی وجہ۔	۴۷۵
۳۲۵	یمین کی طرف ایمان کے نسبت کرنے کی توجیہ۔	۴۶۸	۳۴۱	باب: ۲۵	۴۷۵
۳۲۶	اونٹ پالنے والوں میں سنگدلی کی وجہ۔	۴۶۹	۳۴۲	مسلمان کو کافر کہنے والے کا حکم۔	۴۷۶
۳۲۷	شیطان کے وسیلوں سے کیا مراد ہے؟	۴۷۰	۳۴۳	مسلمان کو کافر کہنے والے کی تکفیر کی توجیہات	۴۷۶
			۳۴۴	مبتدعین اہل قید کا تکفیر کے متعلق مشکلیں نظر	۴۷۷
			۳۴۵	غیر کے مال پر دعویٰ کرنے کا حکم۔	۴۷۸
			۳۴۶	باب: ۲۶	۴۷۸
			۳۴۷	جو شخص ظلم کے بلو جو اپنے باپ کے نسب سے	۴۷۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۴۲	انکار کرے اس کے ایمان کا بیان -	۴۸۵	۵۱۰	جوابات -	
۳۴۳	استلحاق زیاد کا بیان	۴۸۶	۵۱۱	چہرہ پیٹنے کے جواز پر علماء شیعہ کا قرآن مجید سے	
۳۴۴	باب: ۲۷		۵۱۲	استدلال اور اس کا جواب -	
۳۴۵	اس کا بیان کہ مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور	۴۸۷	۵۱۳	زانہ پیٹنے کے جواز پر علماء شیعہ کا صحیح بخاری	
۳۴۶	اس سے قاتل کرنا کفر ہے -	۴۸۸	۵۱۴	سے استدلال اور اس کا جواب -	
۳۴۷	فسق کا بیان -	۴۸۹	۵۱۵	سینہ پیٹنے کے جواز پر علماء شیعہ کا موطا امام	
۳۴۸	مسلمان سے قاتل پر کفر کے اطلاق کی توجیہ -	۴۹۰	۵۱۶	مالک سے استدلال اور اس کا جواب -	
۳۴۹	باب: ۲۸		۵۱۷	زانہ، برخسار اور سینہ پیٹنے اور بالوں میں خاک	
۳۵۰	اس حدیث کا بیان کہ میرے بعد ایک دوسرے	۴۹۱	۵۱۸	ڈالتے کے جواز پر علماء شیعہ کا کتب سیرت	
۳۵۱	کی گردنیں مار کر کافرنہ ہو جانا -	۴۹۲	۵۱۹	اور تاریخ سے استدلال اور اس کا جواب -	
۳۵۲	ایک دوسرے کے قتل پر کفر کے اطلاق کی	۴۹۳	۵۲۰	ماتم حسین کے استشعار کا جواب -	
۳۵۳	توجیہات -	۴۹۴	۵۲۱	ماتم کی ابداد کرنے والے قاتلین حسین تھے -	
۳۵۴	باب: ۲۹		۵۲۲	باب: ۳۰	
۳۵۵	نسب میں طعن کرنے اور نوحہ کرنے پر کفر کا	۴۹۵	۵۲۳	بھاگے ہوئے غلام پر کافر کا اطلاق -	
۳۵۶	اطلاق -	۴۹۶	۵۲۴	جن احادیث سے بد مذہب استدلال کرتے	
۳۵۷	تقریب اور ماتم کے جواز پر علماء شیعہ کے دلائل	۴۹۷	۵۲۵	ہیں ان کو چھپانے کی بجائے ان کا جواب	
۳۵۸	اور ان کی تاریخ مہذبہ عہد -	۴۹۸	۵۲۶	دینا چاہیے -	
۳۵۹	مروجہ ماتم کی حرمت پر قرآن مجید سے استدلال	۴۹۹	۵۲۷	باب: ۳۱	
۳۶۰	مروجہ ماتم کی حرمت پر احادیث سے استدلال -	۵۰۰	۵۲۸	جو شخص یہ کہے کہ ستاروں کے سبب سے	
۳۶۱	مروجہ ماتم کی حرمت پر علماء شیعہ کی تفاسیر سے	۵۰۱	۵۲۹	بارش ہوئی ہے اس کے کفر کا بیان -	
۳۶۲	استدلال -	۵۰۲	۵۳۰	ستاروں کے موثر ہونے کا قرآن مجید	
۳۶۳	مروجہ ماتم کی حرمت پر نوحہ ابلاغیہ سے استدلال -	۵۰۳	۵۳۱	سے ابطال -	
۳۶۴	مروجہ ماتم کی حرمت پر علماء شیعہ کی احادیث سے	۵۰۴	۵۳۲	کواکب سیارگان اور بروج کا بیان -	
۳۶۵	استدلال -	۵۰۵	۵۳۳	ستارہ پرستوں کا نظریہ -	
۳۶۶	مروجہ ماتم کی حرمت پر علماء باقر مجلسی کی نقل کردہ	۵۰۶	۵۳۴	اسباب کی تاثیر کا بیان -	
۳۶۷	روایات سے استدلال -	۵۰۷	۵۳۵	باب: ۳۲	
۳۶۸	نوحہ کے جواز پر علماء شیعہ کے دلائل کے	۵۰۸	۵۳۶	انصار اور حضرت علی سے محبت رکھنا ایمان	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۷۱	کی، اور ان سے بعض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔	۳۸۷	۵۲۸	گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تعریفیں۔	۵۲۷
۳۷۲	حدیث الباب کی تشریح۔	۳۸۸	۵۲۹	اصرار معصیت اور تکرار معصیت۔	۵۲۸
۳۷۳	باب: ۳۳	۳۸۹	۵۳۰	شرک کی تعریف۔	۵۲۸
۳۷۴	عبادت کی کمی سے ایمان کا کم ہونا اور کفر کا کفران نعمت پر اطلاق۔	۳۹۰	۵۳۱	سحر کی تعریف۔	۵۲۸
۳۷۵	مومن کو لعنت کرنے کا حکم۔	۳۹۱	۵۳۱	باب: ۳۸	۵۲۹
۳۷۶	عورت کی نصف شہادت کی تحقیق۔	۳۹۲	۵۳۲	تکبر کے حرام ہونے کا بیان۔	۵۲۹
۳۷۷	وہ امور جن میں صرف عورتوں کی گواہی مقبوضہ ہے۔	۳۹۳	۵۳۳	اللہ تعالیٰ پر عجل کا اطلاق کرنے کی بحث۔	۵۲۹
۳۷۸	عورت کی شہادت کو نصف شہادت قرار دینے کی حکمتیں۔	۳۹۴	۵۳۴	اللہ تعالیٰ پر ان اسماء کے اطلاق کی بحث۔	۵۲۹
۳۷۹	حدیث الباب سے استنباط شدہ مسائل۔	۳۹۵	۵۳۵	جن کا شریعت میں ثبوت نہیں ہے۔	۵۳۰
۳۸۰	باب: ۳۴	۵۳۶	۵۳۶	جنت میں تکبر کے داخل نہ ہونے کی توجیہ۔	۵۳۰
۳۸۱	نماز ترک کرنے پر کفر کا اطلاق۔	۵۳۷	۵۳۷	قیمتی لباس پہنا اور عمدہ کھانے کھانا تکبر نہیں ہے۔	۵۳۱
۳۸۲	تارک نماز کو کافر قرار دینے یا قتل کرنے میں مذاہب فقہاء۔	۵۳۸	۵۳۸	باب: ۳۹	۵۳۱
۳۸۳	باب: ۳۵	۵۳۹	۵۳۹	جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کیے بغیر مر گیا اس کے جنتی ہونے پر اور جو شرک پر مر اس کے دوزخی ہونے پر دلیل۔	۵۳۲
۳۸۴	اللہ پر ایمان لانا سب سے افضل عمل ہے۔	۵۴۰	۵۴۰	کیا صرف لا الہ الا اللہ پڑھ لینا نجات کے لیے کافی ہے؟	۵۳۳
۳۸۵	افضل اعمال کی احادیث میں تضاد کے جوابات۔	۵۴۱	۵۴۱	باب: ۴۰	۵۳۳
۳۸۶	باب: ۳۶	۵۴۲	۵۴۲	کلمہ پڑھ لینے کے بعد کافر کو قتل کرنا حرام ہے۔	۵۳۴
۳۸۷	سب سے بڑا گناہ، شرک ہے اور اس کے بعد بڑے گناہوں کا بیان۔	۵۴۳	۵۴۳	ایک مسلمان شخص کو قتل کرنے کے باوجود حضرت اسامہ پر قصاص، دیت اور کفارہ فرض نہ کرنے کی وجہ۔	۵۳۸
۳۸۸	باب: ۳۷	۵۴۴	۵۴۴	باب: ۴۱	۵۳۸
۳۸۹	معصیت کبیرہ اور اکبر الکبائر کا بیان۔	۵۴۵	۵۴۵	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔	۵۴۰
۳۹۰	سات کبائر کو خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنے کی وجہ۔	۵۴۶	۵۴۶	۵۴۰
۳۹۱	کبیرہ اور صغیرہ میں فرق۔	۵۴۷	۵۴۷		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۵۷۵	اس باب کی حدیث سے استنباط شدہ مسائل	۴۱۲	باب ۲۲۱	۴۰۱
۵۷۶	باب ۲۸	۴۱۵	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد جس نے ہم کو	
۵۷۷	خودکشی کے کفر نہ ہونے کی دلیل۔	۴۱۶	دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔	
۵۷۸	اس باب کی حدیث سے استنباط شدہ مسائل	۴۱۷	باب ۲۲۲	۴۰۲
۵۷۹	باب ۲۹	۴۱۸	منہ پر پیچڑ مارنے اگر بیان چاک کرنے اور	
۵۸۰	قرب قیامت میں ہوا کا ان لوگوں کو اسٹالینا	۴۱۹	زمانہ جاہلیت کی چیخ و پکار کا بیان۔	
۵۸۱	جن کے دلوں میں غلوڑا سا بھی ایمان ہو۔	۴۲۰	باب ۲۲۳	
۵۸۲	باب ۵۰	۴۲۱	چٹلی خورزی کی سخت ممانعت۔	۴۰۳
۵۸۳	فتنوں کے ظہور سے پہلے اعمال صالحہ	۴۲۲	چٹلی کی تعریف۔	۴۰۴
۵۸۴	کی ترغیب۔	۴۲۳	چٹلی ستنے والے پر پھر امور لازم ہیں۔	۴۰۵
۵۸۵	باب ۵۱	۴۲۴	دفع فساد کے لیے کس کی بات پہنچانے کا جواز	۴۰۶
۵۸۶	سومین کا اعمال ضائع ہو جانے سے ڈرنا۔	۴۲۵	باب ۲۲۴	
۵۸۷	حدیث الباب کی تشریح۔	۴۲۶	باس شخصوں سے نیچے لٹکانے والوں احسان	۴۰۷
۵۸۸	باب ۵۲	۴۲۷	جتنے نے والوں اور جھوٹی قسم کھا کر سوا نیچے والوں	
۵۸۹	کیا اعمال جاہلیت پر مواخذہ ہو گا؟	۴۲۸	مسند قتائی کے نماض ہونے کا بیان۔	
۵۹۰	اسلام لانے کے بعد زمانہ جاہلیت کی	۴۲۹	شخصوں سے نیچے کپڑا لٹکانے کے کردہ ہونی کی وجہ	۴۰۸
۵۹۱	بد اعمالیوں پر مواخذہ کا حجاب۔	۴۳۰	بوڑھے زانی، جھوٹے مالک اور مکبر فقیر کے	۴۰۹
۵۹۲	باب ۵۳	۴۳۱	زیادہ مغرض ہونے کی وجہ۔	
۵۹۳	اسلام لانے کے بعد ہجرت پہلے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔	۴۳۲	باب ۲۲۵	
۵۹۴	دفن کے بعد کچھ دیر قبر پر بیٹھنے کا بیان۔	۴۳۳	خودکشی کرنے کی شدید ممانعت اور اس کا	۴۱۰
۵۹۵	باب ۵۴	۴۳۴	عذاب۔	
۵۹۶	اسلام لانے کے بعد کافر کے اعمال سابقہ	۴۳۵	خودکشی پر دائمی عذاب کی وعید کو قویہ۔	۴۱۱
۵۹۷	کا حکم۔	۴۳۶	غیر ملت اسلام کی قسم کھانے کی تفصیل۔	۴۱۲
۵۹۸	کافر کی نیکیوں پر اجر ملتا ہے نہ عذاب	۴۳۷	باب ۲۲۶	
۵۹۹	میں تخفیف ہوتی ہے۔	۴۳۸	مال غیرت میں خیانت کرنے کی ممانعت اور اس	۴۱۳
۶۰۰	باب ۵۵	۴۳۹	کا بیان کہ جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے۔	
۶۰۱	ایمان میں صدق اور اخلاص۔	۴۴۰		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۶۰۷	احکام -	۵۸۷	حدیث الباب کی تشریح -	۴۲۸	حدیث الباب کی تشریح -
۶۰۸	فقہاء احناف کے نزدیک شہید کے احکام	۴۲۱	باب: ۵۶	۴۲۹	حدیث نفس اور خواطر سے درگزر کرنے اور
۶۰۹	باب: ۶۰	۵۸۷	نیکی اور بدی کے "ہم" کے حکم کا بیان -	۴۳۰	ہم اور عزم کی تعریفیں اور ان کا شرعی حکم -
۶۱۰	رعایا کے ساتھ خیانت کرنے والے حاکم کے لیے دوزخ کی وعید -	۵۹۳	۴۳۱	۴۳۱	دس سے بڑے کسات سوگنا اور اس سے بھی زیادہ اجر عطا فرمانے کی تحقیق -
۶۱۱	صحبت کے ایام میں حضرت معقل نے حدیث کیوں نہیں بیان کی؟	۵۹۵	باب: ۵۷	۴۳۲	ایمان میں دوسو سہ کا بیان اور دوسو سہ کے وقت کیا کہنا چاہیے -
۶۱۲	باب: ۶۱	۴۲۲	۴۳۳	۴۳۳	شیطانی دوسو سوں کی دو قسمیں -
۶۱۳	بعض دلوں سے ایمان اور امانت کا اٹھ جانا اور دلوں پر فتنوں کا طاری ہونا -	۵۹۷	۴۳۴	۴۳۴	اللہ تعالیٰ کے وجود پر دلیل اور شیطان کے شبہ کا ابطال -
۶۱۴	عبادات کے کفارہ ہونے کا بیان -	۴۲۵	۴۰۰	۴۳۵	باب: ۵۸
۶۱۵	حضرت حذیفہ کی حدیث کے بجماعت نہ ہونے کا بیان -	۴۲۶	۴۰۰	۴۳۵	جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مارنے پر دوزخ کی وعید -
۶۱۶	باب: ۶۲	۴۲۷	۴۰۰	۴۳۶	باطن میں قہقارہ ناقد نہ ہونے پر ائمہ ثلاثہ کا حدیث الباب سے استدلال -
۶۱۷	اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور انتہا میں بھی اجنبی ہو جانے کا اور مسلمانوں میں گھس جائے گا -	۴۲۸	۴۰۱	۴۳۷	ائمہ ثلاثہ کے استدلال کا جواب اور امام اعظم کی دلیل -
۶۱۸	اولیٰ آخر میں اسلام کے اجنبی ہونے سے کیا مراد؟	۴۲۹	۴۰۲	۴۳۸	باب: ۵۹
۶۱۹	باب: ۶۳	۴۳۰	۴۰۳	۴۳۸	غیر کا مال ناحق پھیننے والے کا خون مباح ہے اور اگر وہ اس لڑائی کے دوران قتل ہو جائے تو دوزخی ہے اور اگر صاحب حق قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے -
۶۲۰	باب: ۶۴	۴۳۱	۴۰۴	۴۳۹	شہید کی وجہ تسمیہ -
۶۲۱	خوف زدہ شخص کے لیے ایمان مخفی رکھنے کا حجاز -	۴۳۲	۴۰۵	۴۴۰	فقہاء شافعیہ کے نزدیک شہید کی اقسام اور
۶۲۲	تقیہ کی تحقیق -	۴۳۳	۴۰۶		
۶۲۳	تقیہ کی تعریف، اس کی اقسام اور اس کے شرعی احکام -	۴۳۴	۴۰۷		
۶۲۴	مدارات کی تحقیق -	۴۳۵	۴۰۸		
۶۲۵	تقیہ کے متعلق خوارج کا نظریہ -	۴۳۶	۴۰۹		

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۵۵	تقیہ کے متعلق شیعہ کا نظریہ۔	۴۲۲	۴۵۵	تقیہ کے متعلق شیعہ کا نظریہ۔	۴۲۲
۴۵۶	تقیہ کے بطلان پر نقلی اور عقلی دلائل۔	۴۲۲	۴۵۶	تقیہ کے بطلان پر نقلی اور عقلی دلائل۔	۴۲۲
۴۵۷	تقیہ کے متعلق ائمہ شیعہ کی روایات۔	۴۲۳	۴۵۷	تقیہ کے متعلق ائمہ شیعہ کی روایات۔	۴۲۳
۴۵۸	تقیہ کے متعلق شیعہ مفسرین کی عبارات۔	۴۲۵	۴۵۸	تقیہ کے متعلق شیعہ مفسرین کی عبارات۔	۴۲۵
۴۵۹	کتب شیعہ سے تقیہ کا بطلان۔	۴۲۷	۴۵۹	کتب شیعہ سے تقیہ کا بطلان۔	۴۲۷
۴۶۰	باب: ۴۵ جن شخص کے ایمان کے ضعف کا خطہ ہر اس کی تالیف قلب اور بغیر دلیل کے کسی کو قطعی مومن کہنے کی ممانعت۔	۴۲۷	۴۶۰	باب: ۴۵ جن شخص کے ایمان کے ضعف کا خطہ ہر اس کی تالیف قلب اور بغیر دلیل کے کسی کو قطعی مومن کہنے کی ممانعت۔	۴۲۷
۴۶۱	حدیث الباب کی تشریح۔	۴۲۷	۴۶۱	حدیث الباب کی تشریح۔	۴۲۷
۴۶۲	باب: ۴۶ دلائل کی زیادتی سے ایمان کا قوی ہونا۔	۴۲۷	۴۶۲	باب: ۴۶ دلائل کی زیادتی سے ایمان کا قوی ہونا۔	۴۲۷
۴۶۳	مردوں کو زندہ کر کے دکھانے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی توجیہ۔	۴۲۷	۴۶۳	مردوں کو زندہ کر کے دکھانے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی توجیہ۔	۴۲۷
۴۶۴	حضرت لوط علیہ السلام کے مضبوط ستون کی پناہ چاہنے کی توجیہ۔	۴۲۷	۴۶۴	حضرت لوط علیہ السلام کے مضبوط ستون کی پناہ چاہنے کی توجیہ۔	۴۲۷
۴۶۵	قید خانہ سے رہائی کا موقع ملنے کے باوجود حضرت یوسف علیہ السلام کے نہ جانے کی توجیہ۔	۴۲۷	۴۶۵	قید خانہ سے رہائی کا موقع ملنے کے باوجود حضرت یوسف علیہ السلام کے نہ جانے کی توجیہ۔	۴۲۷
۴۶۶	باب: ۴۷ ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے علم پر ایمان لانے کا وجوب اور آپ کی طاعت سے تمام ملوثوں کے منسوخ ہونے کا بیان۔	۴۲۷	۴۶۶	باب: ۴۷ ہمارے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے علم پر ایمان لانے کا وجوب اور آپ کی طاعت سے تمام ملوثوں کے منسوخ ہونے کا بیان۔	۴۲۷
۴۶۷	معجزہ کی تعریف اور خرق عادت کے اقسام۔	۴۲۸	۴۶۷	معجزہ کی تعریف اور خرق عادت کے اقسام۔	۴۲۸
۴۶۸	ایک حدیث کے معنی کی نحوی ترکیب کے اعتبار سے وضاحت۔	۴۲۸	۴۶۸	ایک حدیث کے معنی کی نحوی ترکیب کے اعتبار سے وضاحت۔	۴۲۸
۴۶۹	علم حدیث کے حصول کے لیے دور دراز	۴۲۸	۴۶۹	علم حدیث کے حصول کے لیے دور دراز	۴۲۸
۴۷۰	۴۷۰

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۴۸۶	حرام میں فرشتے کی آمد۔	۴۵۹	حضرت جبرائیل کا دوسرے مرتبہ حضور کو اپنی اصل صورت دکھانا شب معراج میں دیدار الہی کے بحالات نہیں ہے۔
۴۸۷	ما انا بقاری کی تحقیق۔	۴۶۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے موجب فضیلت اللہ کا قرب اور اس کا دیدار ہے کہ حضرت جبرائیل کا قرب اور ان کا دیدار۔
۴۸۸	پہلی وحی نازل ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خوف اور گھبراہٹ کی توجیہ۔	۴۶۱	شب معراج دیدار الہی کے بیان میں عادت اور آثار۔
۴۸۹	حضرت عذیبہ کے تسلی آمیز کلمات کی تشریح۔	۴۶۲	شب معراج دیدار الہی کے متعلق علماء مالکیہ کا نظریہ۔
۴۹۰	درقہ بن نوفل کے پاس جانے کی توجیہ۔	۴۶۳	شب معراج دیدار الہی کے متعلق علماء حنبلیہ کا نظریہ۔
۴۹۱	آیا وحی رک جانے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو پھاٹے سے گرا دینے کا ارادہ کیا تھا؟	۴۶۴	شب معراج دیدار الہی کے متعلق علماء شافعیہ کا نظریہ۔
۴۹۲	تقاطع وحی کی مدت کا بیان۔	۴۶۵	شب معراج دیدار الہی کے متعلق علماء حنفیہ کا نظریہ۔
۴۹۳	امکان نبوت سے پہلے آپ کے نبوت سے متصف ہونے کی تحقیق۔	۴۶۶	شب معراج دیدار الہی کے متعلق علماء احناف کا نظریہ۔
۴۹۴	باب: ۱۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج اصطلاحوں کی قرینیت کا بیان۔	۴۶۷	شب معراج دیدار الہی کے متعلق علماء مالکیہ کا نظریہ۔
۴۹۵	معراج کا لغوی معنی۔	۴۶۸	واقعہ معراج کی تاریخ۔
۴۹۶	معراج کا اصطلاحی معنی۔	۴۶۹	واقعہ معراج کی ابتدا کی جگہ۔
۴۹۷	شب معراج اللہ تعالیٰ کو دیکھنے میں علامت کا بیان۔	۴۷۰	معراج کی احادیث میں تعارض کی توجیہ۔
۴۹۸	سورہ بنی اسرائیل میں معراج کا ذکر اور اس کے فوائد اور نکات۔	۴۷۱	کتب احادیث کے مختلف اقتباسات سے واقعہ معراج کا مربوط بیان۔
۴۹۹	لفظ سہان کے اسرار۔	۴۷۲	رات میں معراج کرانے کے اسرار۔
۵۰۰	لفظ جبدہ کے اسرار۔	۴۷۳	معراج کی ابتدا کی جگہ کے متعلق مختلف روایات میں تکلیف۔
۵۰۱	لفظ اسرئی کے اسرار۔	۴۷۴	حضرت ہم ہانی کے گھر کی چھت شق کر کے فرشتہ کے آنے کے اسرار۔
۵۰۲	معراج کے متعلق سورہ والنجم کی آیات۔	۴۷۵	
۵۰۳	والنجم اذا صوی کے اسرار۔	۴۷۶	
۵۰۴	ثم دنی فتدائی کے اسرار۔	۴۷۷	
۵۰۵	فکان قاب قوسین کے اسرار۔	۴۷۸	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۵۲۰	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے سفر معراج	۴۳۵	۵۳۴	انبیاء اور اولیاء کا آن واحد میں متحد جگہ موجود ہونا۔	۴۵۹
۵۲۱	شروع نہ ہونے کے اسرار۔	۴۳۵	۵۳۵	شب معراج عالم بذریعہ کے واقعات دکھائے جانے کے اسرار۔	۴۶۲
۵۲۲	شق صدر کے متعلق احادیث کی تخریج اور تحقیق۔	۴۴۰	۵۳۸	مسجد اقصیٰ میں انبیاء علیہم السلام کی امامت کرانے کے اسرار۔	۴۶۲
۵۲۳	تین بار شق صدر کرنے کے اسرار۔	۴۴۱	۵۳۹	آسمانوں پر جانے کے اسرار۔	۴۶۵
۵۲۴	”هَذَا حَقْلٌ مِنَ الشَّيْطَانِ“ کے اسرار۔	۴۴۱	۵۴۰	سدرۃ المنتہیٰ سے آگے گزرنے کے اسرار۔	۴۶۵
۵۲۵	قلب اظہر کو سونے کے طشت میں رکھنے اسرار۔	۴۴۳	۵۴۱	شق صدر کے اسرار کا تہہ۔	۴۶۵
۵۲۶	شق صدر کے اسرار کا تہہ۔	۴۴۴	۵۴۲	براق پر سواری کے اسرار۔	۴۶۶
۵۲۷	براق پر سواری کے اسرار۔	۴۴۴	۵۴۳	قبر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنے کے اسرار۔	۴۶۶
۵۲۸	قبر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنے کے اسرار۔	۴۴۶	۵۴۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی تحقیق۔	۴۶۸
۵۲۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کی تحقیق۔	۴۴۸	۵۴۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر انور میں سلام کا جواب دینا۔	۴۶۸
۵۳۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر انور میں سلام کا جواب دینا۔	۴۴۹	۵۴۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبر انور میں درود شریف پیش کیا جانا۔	۴۶۹
۵۳۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبر انور میں درود شریف پیش کیا جانا۔	۴۴۹	۵۴۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر انور میں نماز پڑھنا۔	۴۷۲
۵۳۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قبر انور میں نماز پڑھنا۔	۴۵۱	۵۴۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبر انور میں امت کے اعمال کو پیش کیا جانا۔	۴۷۶
۵۳۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبر انور میں امت کے اعمال کو پیش کیا جانا۔	۴۵۱	۵۴۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام کامات کو ملاحظہ فرماتا۔	۴۷۸
۵۳۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام کامات کو ملاحظہ فرماتا۔	۴۵۲	۵۵۰	صالحین امت کا یمن اور بیلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا۔	۴۸۰
۵۳۵	صالحین امت کا یمن اور بیلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنا۔	۴۵۲	۵۵۱	اجسام شالیہ کا تہہ۔	۴۸۱
	اجسام شالیہ کا تہہ۔	۴۵۸			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۵۵۲	اللہ تعالیٰ کی رحمت میں اہل قبلہ کے مذاہب۔	۷۹۳	۵۵۳	اللہ تعالیٰ کا کسی صورت میں تجلی فرمانے کا بیان۔	۷۹۴
۵۵۴	باب ۱۴۱ شفاعت کا اثبات اور موحّدین کو دوزخ سے نکلانے کا بیان۔	۷۹۵	۵۵۵	باب ۱۴۲ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لیے دعا کرنا، رونا اور شفقت فرمانا۔	۸۲۵
۵۵۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وجاہت اور دیگر فوائد حدیث۔	۸۲۵	۵۵۷	باب ۱۴۳ جو شخص کفر پر مراد دوزخ میں رہے گا اس کو مقربین کی شفاعت اور قربت مانو نہیں دے گی۔	۸۲۶
۵۵۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین کے ایمان کے متعلق اہل سنت کا نظریہ۔	۸۳۰	۵۵۹	اہل بیت اطہار کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا بیان۔	۸۳۱
۵۶۰	گستاخان رسول پر شدت کا بیان۔	۸۳۲	۵۶۱	باب ۱۴۴ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابوطالب کے لیے شفاعت اور آپ کے سبب سے اس کے مذاہب کی تخفیف۔	۸۳۳
۵۶۲	ابوطالب کے مذاہب میں تخفیف کی ترجیح۔	۸۳۵	۵۶۳	والدین کریمین کے ایمان پر دلیل۔	۸۳۶
۵۶۴	باب ۱۴۵ کفار کے اعمال ان کو فائدہ نہیں پہنچاتے۔	۵۶۴	۵۶۵	اعمال کفار کے نفع بخش نہ ہونے پر دلائل۔	۵۶۵
۵۶۶	باب ۱۴۶ مسلمانوں سے دوستی رکھنا اور غیر مسلموں سے قطع تعلق کرنا۔	۵۶۶	۵۶۷	غیر مسلموں سے ترک محبت اور قطع تعلق پر دلائل۔	۵۶۷
۵۶۸	باب ۱۴۷ مسلمانوں کے بعض گروہوں کا بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں دخول۔	۵۶۸	۵۶۹	شفاعت طلب کرنے پر دلیل۔	۵۶۹
۵۷۰	دم کرنا اور داغ لگنا کر علاج کرنا توکل کے متافی نہیں ہے۔	۵۷۰	۵۷۱	باب ۱۴۸ نصف اہل جنت اس امت کے لوگوں کے	۵۷۱
۵۷۲	کتاب الطہارۃ	۵۷۲	۵۷۳	طہارت کے لغوی معنی کا بیان۔	۵۷۳
۵۷۴	طہارت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۵۷۴	۵۷۵	طہارت کے متعلق احادیث اور آثار۔	۵۷۵
۵۷۶	طہارت کے مراتب اور درجات۔	۵۷۶	۵۷۷	باب ۱۴۹ وضو کی تفصیلات۔	۵۷۷
۵۷۸	وضو اور غسل کے لغوی معنی کی تحقیق۔	۵۷۸	۵۷۹	طہارت کے نصف ایمان ہونے کی تشریح۔	۵۷۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۵۷۹	ممبر کا معنی۔	۸۶۱	۵۹۶	مغفرت کے متعدد اسباب اور ان کے ثمرات	۸۷۸
۵۸۰	باب: ۸۳			باب: ۸۶	
۵۸۱	نماز کے لیے طہارت کا وجوب۔	۸۶۳	۵۹۷	وضو کے بعد مستحب ذکر کا بیان۔	۸۷۸
۵۸۲	موجب طہارت کی تحقیق۔	۸۶۴		باب: ۸۷	
۵۸۳	فناقد الطہورین پر نماز کے وجوب میں	۵۹۸		وضو کے طریقہ کی تفصیل۔	۸۸۰
۵۸۴	فقہاء شافعیہ کے اقوال۔	۸۶۴	۵۹۹	ایک چلو یا متعدد چلوں سے کلی کرنے	
۵۸۵	فناقد الطہورین پر نماز کے وجوب			اور ناک میں پانی ڈالنے کے متعلق مذاہب	
۵۸۶	میں فقہاء احناف کا نظریہ۔	۸۶۵		فقہاء۔	۸۸۱
۵۸۷	بلا طہارت نماز پڑھنے والے کو کافر قرار			باب: ۸۸	
۵۸۸	دینے کی تحقیق۔	۸۶۶	۶۰۰	ناک میں طاقی مرتبہ پانی ڈالنا اور طاقی مرتبہ	
۵۸۹	فاسخوں کے لیے زجباً طمانہ کی جگہ۔	۸۶۶		استنجا کرنا۔	۸۸۳
۵۹۰	مال حرام سے استبراء کا طریقہ۔	۸۶۷		باب: ۸۹	
۵۹۱	باب: ۸۴			وضو میں مکمل پیروں کے دھونے کا وجوب	۸۸۵
۵۹۲	کامل وضو کرنے کا طریقہ۔	۸۶۷	۶۰۱	وضو میں پیروں کے دھونے کے	
۵۹۳	سر کے مسح میں تجمار کے مسنون ہونے پر			متعلق اہل قبلہ کے مذاہب۔	۸۸۷
۵۹۴	امام شافعی کے دلائل۔	۸۶۷	۶۰۲	وضو میں پیروں پر مسح کرنے کے متعلق علما	
۵۹۵	سر کے مسح میں تجمار کے مسنون نہ ہونے پر			شیعہ کے دلائل۔	۸۸۸
۵۹۶	ائمہ ثلاثہ کے دلائل۔	۸۶۸	۶۰۳	آیت وضو میں قرأت جبر سے علماء شیعہ کے	
۵۹۷	سر پر مسح کی مقدار کی فرضیت میں مذاہب			اسلام کے جوابات۔	۸۸۹
۵۹۸	فقہاء۔	۸۶۸	۶۰۴	علماء شیعہ کی پیش کردہ روایات کے جوابات	۸۹۰
۵۹۹	چوتھائی سر پر مسح کرنے کی فرضیت پر فقہاء			پیروں کے دھونے کے ثبوت میں احادیث	
۶۰۰	احناف کے دلائل۔	۸۶۹		اور آثار کا بیان۔	۸۹۰
۶۰۱	چوتھائی سر پر مسح کے متعلق احادیث۔	۸۷۰	۶۰۵	علماء شیعہ کی عقلی دلیل کا جواب۔	۸۹۳
۶۰۲	نماز میں ممنوعہ خطرات اور وسوسا کا بیان۔	۸۷۱		باب: ۹۰	
۶۰۳	وضو اور نماز کے بعد مغفرت کا بیان۔	۸۷۲	۶۰۶	تمام اعضاء وضو کو مکمل طور پر دھونے کا	
۶۰۴	باب: ۸۵			استحباب۔	۸۹۴
۶۰۵	وضو کرنے کے بعد نماز پڑھنے کی تفصیل	۸۷۳	۶۰۷	وضو اور تیمم میں اعضاء طہارت کے کسی جہ	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۹۱۱	مسواک کے متعلق احکام شرعیہ۔	۶۲۴	۸۹۴	کی طہارت کے ترک ہو جانے کا حکم۔	
۹۱۲	منجن اور ٹوٹھ پیسٹ وغیرہ سے دانت صاف کرنا بھی مسواک کے حکم میں ہے۔	۶۲۵		باب: ۹۱	
۹۱۳	احکام شرعیہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مفوض ہونا۔	۶۲۶	۸۹۵	وضو کے پانی کے ساتھ گناہوں کا جھڑنا۔	
۹۱۴	باب: ۹۵			باب: ۹۲	
۹۱۵	بعض سنتوں کا بیان۔	۶۲۷	۸۹۶	احضار وضو کو مپکانے کیلئے مقررہ حد سے زیادہ دھونے کا استحباب۔	
۹۱۶	دس چیزوں کے فطرت ہونے سے مراد ان کا سنت ہونا ہے۔	۶۲۸	۹۰۰	غزہ اور تخیل کے طول میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	
۹۱۷	عقنہ کے متعلق فقہاء مذاہب کے نظریات۔	۶۲۹	۹۰۰	غزہ اور تخیل کے طول میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	
۹۱۸	(۲-۳) زیر ناف بال موٹنے اور نبل کے بالوں کے اکھاڑنے کا حکم۔	۶۳۰	۹۰۰	غزہ اور تخیل کے طول میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	
۹۱۹	(۴) مونچھیں کاٹنے کے متعلق مذاہب فقہاء ڈارحی کا لغوی معنی۔	۶۳۱	۹۰۱	غزہ اور تخیل کے طول میں فقہاء احناف کا نظریہ۔	
۹۲۰	(۵) ڈارحی کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۶۳۲	۹۰۲	حوض سے دھو کر کیے جانے والوں کی تقسیم میں مختلف اقوال۔	
۹۲۱	ڈارحی کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۶۳۳		بعض مرتدین کو حوض پر اسیماں ہونے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر اعتراض کے جوابات۔	
۹۲۲	ڈارحی کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۶۳۴	۹۰۳	مستقبل کے یقین امور کے متعلق انشاء اللہ کہنے کا بیان۔	
۹۲۳	ڈارحی کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔	۶۳۵	۹۰۴	بعد میں آنے والے امتیازوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کی تحقیق۔	
۹۲۴	ڈارحی کے متعلق مصنف کا نظریہ۔	۶۳۶	۹۰۵	عوام کے سامنے شرعی رخصتوں پر عمل کرنے سے پرہیز کیا جائے۔	
۹۲۵	(۶-۷) کھانکھانے اور ناک میں پانی ڈالنے کے متعلق مذاہب فقہاء۔	۶۳۷	۹۰۶	باب: ۹۳	
۹۲۶	(۸) انگلیوں کے جھڑ دھونے کے متعلق مذاہب فقہاء۔	۶۳۸	۹۰۷	تمکلیف کے وقت مکمل وضو کرنے کی فضیلت۔	
۹۲۷	نیل پالش اور مہندی سے وضو کا حکم۔	۶۳۹	۹۰۸	باب: ۹۴	
۹۲۸	(۹) مسواک کے متعلق مذاہب فقہاء۔	۶۴۰	۹۰۹	مسواک کا بیان۔	
۹۲۹	(۱۰) پانی سے استنجاء کرنا۔	۶۴۱	۹۱۰	مسواک کا لغوی اور شرعی معنی۔	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۹۵۴	کے دلائل۔	۹۵۸	۹۳۴	باب: ۹۶	۹۳۳
۹۵۴	باب: ۱۰۰	۹۵۸	۹۳۴	استنجا۔	۹۳۳
۹۵۴	تین بار ہاتھ دھونے سے پہلے پانی کے	۹۵۸	۹۳۴	قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا	۹۳۴
۹۵۶	برتن میں ہاتھ ڈالنے کی کراہت۔	۹۵۹	۹۳۸	پیمٹھ کرنے میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۹۳۵
۹۵۶	باب مذکور سے استنباط شدہ مسائل۔	۹۵۹	۹۴۰	قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ	۹۳۶
۹۵۶	باب: ۱۰۱	۹۵۹	۹۴۰	یا پیمٹھ کرنے میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۹۳۶
۹۵۶	کتے کے جھوٹے کا حکم۔	۹۵۹	۹۴۰	قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا	۹۳۶
۹۵۶	کتے کے جھوٹے برتن کو پاک کرنے کے	۹۵۹	۹۴۰	پیمٹھ کرنے میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۹۳۶
۹۵۶	مستعلق ائمہ ثلاثہ کا نظریہ۔	۹۵۹	۹۴۱	قضاء حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ	۹۳۶
۹۵۹	کتے کے جھوٹے برتن کو پاک کرنے کے	۹۵۹	۹۴۱	یا پیمٹھ کرنے میں فقہاء اخاف کا نظریہ۔	۹۳۶
۹۵۹	مستعلق امام ابوحنیفہ کا نظریہ۔	۹۵۹	۹۴۱	باب: ۹۷	۹۳۶
۹۵۹	باب: ۱۰۲	۹۵۹	۹۴۳	موزوں پر مسح۔	۹۳۸
۹۵۹	مٹھ سے ہونے پانی میں پیشاب کرنے کی	۹۵۹	۹۴۳	موزوں پر مسح کے جواز کے متعلق فقہاء اسلام	۹۳۹
۹۵۹	مانعت۔	۹۵۹	۹۴۸	کے مذاہب۔	۹۳۹
۹۶۰	کثیر پانی کے میار میں مذاہب فقہاء۔	۹۶۰	۹۴۸	عمامہ پر مسح کرنے کے جواز کے متعلق فقہاء	۹۴۰
۹۶۱	باب: ۱۰۳	۹۶۱	۹۵۰	اسلام کے مذاہب۔	۹۴۰
۹۶۱	جمع شہد پانی کے اندر غسل کرنے کی مانعت۔	۹۶۱	۹۵۰	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عبدالرحمان	۹۴۱
۹۶۱	باب: ۱۰۴	۹۶۱	۹۵۰	بن عوف کی اقتداء میں نماز پڑھنا۔	۹۴۱
۹۶۱	جب مسجد پیشاب یا دیگر نجاستوں سے قوث	۹۶۱	۹۵۰	باب: ۹۸	۹۴۱
۹۶۱	ہو جائے تو اس کے دھونے کا وجوب اور	۹۶۱	۹۵۱	موزوں پر مسح کی مدت۔	۹۴۲
۹۶۱	طہارت کے لیے پانی سے دھونے کا کافی	۹۶۱	۹۵۲	موزوں پر مسح کرنے کی مدت کا بیان۔	۹۴۳
۹۶۱	ہونا۔	۹۶۱	۹۵۲	موزے پہننے کے وقت طہارت کا ملکی	۹۴۴
۹۶۱	زمین سے نجاست کا اثر زائل ہونے	۹۶۱	۹۵۲	شرط میں فقہاء کا اختلاف۔	۹۴۴
۹۶۱	سے اس کے پاک ہونے کا بیان۔	۹۶۱	۹۵۳	موزوں پر مسح کرنے کی شرائط۔	۹۴۵
۹۶۱	مساجد میں دنیاوی کاموں اور سونے کا حکم	۹۶۱	۹۵۳	باب: ۹۹	۹۴۵
۹۶۱	حدیث مذکور سے بعض دیگر استنباط	۹۶۱	۹۵۳	ایک وضو سے متعدد نمازوں کا جواز۔	۹۴۶
۹۶۱	شدہ مسائل۔	۹۶۱	---	ایک وضو سے متعدد نمازیں پڑھنے	۹۴۶

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۹۸۹	وسلم کا بیک وقت رابطہ۔		باب: ۱۰۵	
۹۹۰	کتاب الحیض	۹۲۵	شیر خوار بچے کے پیشاب آلود کپڑے کو دھونے کا حکم۔	۶۷۰
۹۹۰	حیض اور استحاضہ کا تقریبی معنی۔	۶۸۴	شیر خوار بچے کے پیشاب آلود کپڑے کو دھونے کے حکم میں مذاہب فقہاء اور دیگر مسائل۔	۶۷۱
۹۹۰	حیض اور استحاضہ کے شرعی معنی میں مذاہب فقہاء۔	۹۲۷	باب: ۱۰۶	
۹۹۱	حیض اور طہر کی مدت میں مذاہب فقہاء۔	۶۸۶	منی کا حکم۔	۶۷۲
۹۹۲	حیض کے مسائل۔	۶۸۷	منی کی طہارت یا عدم طہارت میں مذاہب فقہاء۔	۶۷۳
۹۹۲	باب: ۱۰۹	۹۷۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کی طہارت کا بیان۔	۶۷۴
۹۹۲	طہریات مائتہ کے ساتھ لیٹنا۔	۶۸۸	رطوبت فرج کی طہارت یا عدم طہارت کی تحقیق۔	۶۷۵
۹۹۵	مائتہ عودت کے ساتھ مباشرت کی اقسام اور ان کے احکام۔	۹۷۲	باب: ۱۰۷	
۹۹۵	منکرین حدیث کے ایک اعتراض کا جواب۔	۶۹۰	عنون کی نجاست اور اس کو دھونے کا طریقہ۔	۶۷۶
۹۹۶	باب: ۱۱۰	۹۷۶	نجاست کو دائمی کرنے کے متعلق ائمہ مذاہب کی آراء۔	۶۷۷
۹۹۶	مائتہ کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا۔	۶۹۱	باب: ۱۰۸	
۹۹۶	باب: ۱۱۱	۹۷۷	پیشاب کی نجاست پر دلیل اور اس سے احتراز کا وجوب۔	۶۷۸
۹۹۶	مائتہ عودت کے لیے اپنے غاوند کا سر دھونے والوں میں کنگھا کرنے کا جواز اس کے جھوٹے کا پاک ہونا، اس کی گود میں سر رکھنے اور اس کی گود میں قرآن پڑھنے کا جواز۔	۹۷۸	گناہ صغیرہ اور کبیرہ کی تحقیق۔	۶۷۹
۹۹۷	بیوی کی رضا مندی سے اس سے خدمت لینے کا جواز۔	۶۹۳	قبر پر سبز شاخ اور پھول رکھنے کے متعلق فقہاء اربعہ کے نظریات اور بحث و نظر۔	۶۸۰
۱۰۰۰	باب: ۱۱۲	۹۸۰	ایصال ثواب میں مذاہب فقہاء اور بحث و نظر۔	۶۸۱
۱۰۰۰	مدی کا حکم۔	۶۹۴	باب مذکور کی حدیث کے دیگر مسائل۔	۶۸۲
۱۰۰۰	باب مذکور کی حدیث کے مسائل۔	۶۹۵	برزخ اور ذیل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیدار ہو کر ملنا، منہ دھونا۔	۶۸۳
۱۰۰۲	باب: ۱۱۳	۹۸۸		
۱۰۰۲	نیند سے بیدار ہو کر ملنا، منہ دھونا۔	۶۹۶		

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۶۹۷	باب ۱۱۴: جنبی کے لیے سونے کا جواز اور اس کے لیے کھانے پینے کے وقت یا جماع سے پہلے استنجا اور وضو کرنے کا استحباب۔	۷۰۹	۱۰۰۲	باب ۱۱۹: غسل میں سر وغیرہ پر تین مرتبہ پانی ڈالنا۔	۱۰۲۱
۶۹۸	مجاہد کے بعد دوبارہ مجاہدت کرنے یا سونے سے پہلے وضو کرنے کا استحباب۔	۷۱۰	۱۰۰۳	باب ۱۲۰: غسل میں سینہ و عینوں کا حکم۔	۱۰۲۳
۶۹۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتعاج کی تعداد کی تفصیل اور تحقیق۔	۷۱۱	۱۰۰۴	باب ۱۲۱: حائضہ کا غسل کے بعد خون کی جگہ خوشبو لگانے کا استحباب۔	۱۰۲۴
۸۰۰	باب ۱۱۵: اسلام کے بعد عورت پر غسل بھرنے کا وجہ۔	۷۱۲	۱۰۰۵	باب ۱۲۲: مستحاضہ کے غسل اور اس کی نماز کے احکام۔	۱۰۲۶
۷۰۱	باب ۱۱۶: مرد اور عورت کی منی کی خصوصیات اور یہ کہ بچہ ان کے پانی سے پیدا ہوتا ہے۔	۷۱۳	۱۰۰۸	باب ۱۲۳: حائضہ پر نماز کی قضاء نہیں صرف روزہ کی قضا۔	۱۰۲۸
۷۰۲	باب ۱۱۷: غسل جنابت کا طریقہ۔	۷۱۴	۱۰۱۱	باب ۱۲۴: پردہ کی اوٹ میں غسل کرنا۔	۱۰۲۹
۷۰۳	باب ۱۱۸: غسل جنابت کے لیے پانی کی مستحب مقدار۔	۷۱۵	۱۰۱۳	باب ۱۲۵: پرانی شرمگاہ دیکھنے کی حرمت۔	۱۰۳۰
۷۰۴	باب ۱۱۹: شہر اور روضہ کا ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرنا۔	۷۱۶	۱۰۱۵	باب ۱۲۶: محرم اور اجنبی مردوں اور عورتوں کا ایک دوسرے کی شرمگاہ اور باقی بدن کو دیکھنے کے شرعی احکام۔	۱۰۳۱
۷۰۵	باب ۱۲۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اتعاج مطہرات کے ساتھ غسل کرنے کی وضاحت۔	۷۱۷	۱۰۱۸	باب ۱۲۷: تنہائی میں برہنہ غسل کرنے کا جواز۔	۱۰۳۱
۷۰۶	باب ۱۲۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غسل کر کے دکھانا اور اس پر اعتراض کا جواب۔	۷۱۸	۱۰۱۹	باب ۱۲۸: تنہائی میں پردہ کے ساتھ غسل کرنے کی تفصیل۔	۱۰۳۲
۷۰۷	باب ۱۲۲: عورتوں کے سر کے بال کٹوانے کی تحقیق۔	۷۱۹	۱۰۲۰	باب ۱۲۹: شرمگاہ چھپانے کی کوشش کرنا۔	۱۰۳۳
۷۰۸	۷۲۰	باب ۱۳۰: قضا و حاجت کے وقت پردہ کرنا۔	۱۰۳۴

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۰۵۶	باب: ۱۳۵ مسلمان کے نجس نہ ہونے پر دلیل۔	۱۰۳۵	باب: ۱۲۹ غسل جماع کے احکام۔	۷۲۱
۱۰۵۷	آدمی کے جسم کی طہارت کا بیان۔	۱۰۳۸	غسل جنابت کا سبب۔	۷۲۲
۱۰۵۸	باب: ۱۳۶ جنابت ہو یا غیر جنابت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے	۷۳۷	باب: ۱۳۰ آگ سے پکی ہوئی چیز کو کھانے کے بعد	۷۲۳
۱۰۵۸	جنسی اور عاتق کے لیے قرآن مجید کا تلاوت ممنوع ہے	۷۳۸	وضو کا وجوب۔	۷۲۴
۱۰۵۸	باب: ۱۳۷ بے وضو کے کھانے کا جواز اور علی الفہم	۷۳۹	باب: ۱۳۱ ادھنٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم۔	۷۲۵
۱۰۵۹	باب: ۱۳۸ بیت الخلاء جانے کے وقت کی دعا۔	۷۴۰	باب: ۱۳۲ جس شخص کو وضو کا یقین ہو، پھر وضو ٹٹنے کا	۷۲۶
۱۰۶۰	باب: ۱۳۹ بیٹھنے کی حالت میں نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا۔	۷۴۱	شک ہو جائے تو وہ اس وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے۔	۷۲۷
۱۰۶۱	نیند سے وضو ٹٹنے میں مذاہب فقہاء۔	۷۴۲	باب: ۱۳۳ شک سے یقین نازل نہیں ہوتا۔	۷۲۸
۱۰۶۲	باب: ۱۴۰ کتاب الصلوٰۃ	۷۴۳	باب: ۱۳۴ برو اور جانور کی کھال کا رنگنے سے پاک ہونا۔	۷۲۹
۱۰۶۰	اذان کے مباحث۔	۷۴۴	دباغت سے کھال کے پاک ہونے میں	۷۳۰
۱۰۶۰	اذان کی ابتداء کا بیان۔	۷۴۵	مذاہب فقہاء۔	۷۳۱
۱۰۶۱	قبر پر اذان دینے کی تحقیق۔	۷۴۶	دباغت شدہ کھال کے شرعی احکام۔	۷۳۲
۱۰۶۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اذان دینے کی تحقیق۔	۷۴۷	باب: ۱۳۵ تیمم۔	۷۳۳
۱۰۶۲	وقت سے پہلے اذان دینے کی تحقیق۔	۷۴۸	تیمم کی شرائط اور شرعی احکام میں فقہاء کے	۷۳۴
۱۰۶۳	باب: ۱۴۱ اذان کی ابتداء۔	۷۴۹	تفسیریات۔	۷۳۵
۱۰۶۴	اذان کی مشروعیت کا بیان۔	۷۵۰	حدیث تیمم سے استنباط شدہ مسائل۔	۷۳۶
۱۰۶۵	۷۵۱	حضرت عائشہ کے گم شدہ ار کے متعلق رسول	۷۳۷
		۷۵۲	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی بحث۔	۷۳۸
		۷۵۳	تیمم کے بعض مسائل۔	۷۳۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۵۱	باب ۱۴۱: اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور ایک کلمہ کے سوا اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم۔	۴۶۴	۱۰۹۱	اذان سننے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا۔	۴۶۵
۴۵۲	کلمات اقامت کی تعداد میں مذاہب فقہاء۔	۴۶۶	۱۰۹۲	اذان سے پہلے درود شریف پڑھنے کے معمول کا شرعی حکم۔	۴۶۷
۴۵۳	کلمات اقامت کی تعداد میں امام ابو حنیفہ کے مذہب پر مائل۔	۴۶۷	۱۰۹۳	اذان سے پہلے یا بعد درود شریف پڑھنے کی بحث میں حرف آخر۔	۴۶۸
۴۵۴	باب ۱۴۲: اذان کا طریقہ۔	۴۶۸	۱۰۹۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک رحمت اور پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہونے کی توجیہ۔	۴۶۹
۴۵۵	حضرت ابو محمدؓ کو اذان کی تعلیم دینے کا واقعہ۔	۴۶۹	۱۰۹۵	باب ۱۴۳: اذان کی فضیلت اور اذان سن کر شیطان کا بھاگنا۔	۴۷۰
۴۵۶	اذان میں ترجیع کرنے کی تحقیق۔	۴۷۰	۱۰۹۶	قیامت کے دن مؤذنین کی لمبی گونجی ہوئی کی تشریح۔	۴۷۱
۴۵۷	باب ۱۴۳: ایک مسجد میں دو مؤذن رکھنے کا استحباب۔	۴۷۱	۱۰۹۷	اذان کی قیامت کے دن مؤذنین کی لمبی گونجی ہوئی کی تشریح۔	۴۷۲
۴۵۸	نابینا کے اذان دینے کا جواز۔	۴۷۲	۱۰۹۸	اذان کی قیامت کے دن مؤذنین کی لمبی گونجی ہوئی کی تشریح۔	۴۷۳
۴۵۹	حضرت ابن ام مکتومؓ کی سوانح۔	۴۷۳	۱۰۹۹	اذان کی قیامت کے دن مؤذنین کی لمبی گونجی ہوئی کی تشریح۔	۴۷۴
۴۶۰	باب ۱۴۴: جب نابینا کے ساتھ بیٹا ہو تو اس کی اذان کا جواز۔	۴۷۴	۱۱۰۰	اذان کی قیامت کے دن مؤذنین کی لمبی گونجی ہوئی کی تشریح۔	۴۷۵
۴۶۱	باب ۱۴۵: دار الکفر میں کسی قوم کے علاقہ میں اذان کی آواز سننے کے بعد ان پر حملہ کرنے کی ممانعت۔	۴۷۵	۱۱۰۱	اذان کی قیامت کے دن مؤذنین کی لمبی گونجی ہوئی کی تشریح۔	۴۷۶
۴۶۲	باب ۱۴۶: اذان کا جواب دینے اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے اور آپ کے لیے وسیلہ کے سوال کرنے کا استحباب۔	۴۷۶	۱۱۰۲	اذان کی قیامت کے دن مؤذنین کی لمبی گونجی ہوئی کی تشریح۔	۴۷۷
۴۶۳	اذان میں نام اللہ سن کر انگوٹھے چومنا۔	۴۷۷	۱۱۰۳	اذان کی قیامت کے دن مؤذنین کی لمبی گونجی ہوئی کی تشریح۔	۴۷۸

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۱۲۴	نماز کی تکبیرات میں مذاہب ائمہ - باب: ۱۵۰	۴۹۰	۱۱۰۸	رفع یدین کی تعداد میں مذاہب فقہاء -
	ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا وجوب اور جو شخص سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکتا ہو اس کو قرآن مجید کی جو آیات یاد ہوں - ان کو پڑھ لے -	۴۹۱	۱۱۱۰	رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد رفع یدین کے منسوخ ہونے پر فقہاء احناف کے دلائل -
۱۱۲۵	قرأت خلف الامام میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ -	۴۹۲	۱۱۱۱	تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین کے ترک پر فقہاء احناف کی مؤید احادیث اور آثار -
۱۱۲۹	قرأت خلف الامام میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ -	۴۹۳	۱۱۱۵	ثبوت رفع یدین اور اس کے ترک میں مذاہب فقہاء کا خلاصہ -
۱۱۳۰	قرأت خلف الامام میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ -	۴۹۴	۱۱۱۶	حضرت برار کی حدیث میں یزید کے تفرق اور ضعف کا جواب -
۱۱۳۲	قرأت خلف الامام میں فقہاء احناف کا نظریہ -	۴۹۵	۱۱۱۷	ثبوت رفع یدین کی احادیث اجتہاد اسلام کے زمانہ پر محمول ہیں -
۱۱۳۲	سورۃ فاتحہ کی عدم فرضیت پر قرآن مجید احادیث اور آثار صحابہ سے استدلال -	۴۹۶	۱۱۱۸	حضرت ابو حمید ساعدی کی روایت سے استدلال کا جواب -
۱۱۳۶	امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنے پر فقہاء احناف کے دلائل اور بحث و نظر	۴۹۷	۱۱۱۹	حضرت ابو ہریرہ کی روایت سے استدلال کا جواب -
۱۱۳۹	قرأت خلف الامام کی ممانعت کی ایک حدیث پر اعتراض کے جوابات -	۴۹۸	۱۱۲۰	حضرت وائل بن حجر کی روایت سے استدلال کا جواب -
۱۱۴۴	نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو جہراً پڑھنے پر فقہاء شافعیہ کے دلائل -	۸۹۹	۱۱۲۱	حضرت علی کی روایت سے استدلال کا جواب
۱۱۴۹	نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو آہستہ پڑھنے پر فقہاء حنبلیہ کے دلائل -	۹۰۰	۱۱۲۲	نماز میں ہاتھ باندھنے کی جگہ میں مذاہب فقہاء ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے متعلق احادیث اور آثار -
۱۱۵۰	فرض نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نہ پڑھنے پر فقہاء مالکیہ کے دلائل -	۹۰۱	۱۱۲۳	سینہ پر ہاتھ باندھنے والی احادیث اور بحث و نظر -
۱۱۵۱	نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو سرّاً پڑھنے پر فقہاء احناف کے دلائل -	۹۰۲		باب: ۱۴۹
۱۱۵۲	سورۃ فاتحہ میں یا کسی اور سورت کے اول میں بسم اللہ الرحمن الرحیم	۹۰۳		رکوع سے اٹھنے کے علاوہ ہر دفعہ اٹھتے وقت اور جھکتے وقت تکبیر کا ثبوت -
۱۱۵۳	اس کا جز نہیں ہے -			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۸۰۴	باب: ۱۵۱ امام کے پیچھے بلند آواز سے قرأت کرنے کی ممانعت۔	۱۱۵۵	۸۱۵	تشہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قصداً سلام عرض کرنے کی تحقیق۔ باب: ۱۵۶	۱۱۶۷
۸۰۵	قرأت خلف الامام سے ممانعت کی عبادت	۱۱۵۶	۸۱۶	تشہد کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا بیان۔	۱۱۷۵
۸۰۶	باب: ۱۵۲ بسم اللہ کو سرّاً پڑھنے والوں کے دلائل۔	۱۱۵۷	۸۱۷	ناز میں درود شریف پڑھنے کے متعلق ائمہ مذاہب کی آراء۔	۱۱۷۷
۸۰۷	ناز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنے کے متعلق مذاہب ائمہ کا خلاصہ۔	۱۱۵۸	۸۱۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی دعا کو حضرت ابراہیم کے درود کے ساتھ تشبیہ دینے کی توجیہات۔	۱۱۷۹
۸۰۸	باب: ۱۵۳ جی لوگوں کے نزدیک سورت توبہ کے سوا بسم اللہ ہر سورت کا جز ہے ان کے دلائل۔	۱۱۵۸	۸۱۹	درود شریف میں سیدنا محمدؐ کے بیان جن مواقع پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے	۱۱۸۱
۸۰۹	ہر سورت کے اوّل میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے جز نہ ہونے کے دلائل۔	۱۱۵۹	۸۲۰	درود شریف کے قطعی طور پر مقبول ہونے کی توجیہ۔	۱۱۸۲
۸۱۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا بیان۔	۱۱۶۰	۸۲۱	درود شریف پڑھنے کا فائدہ آیا صرف پڑھنے والے کو پہنچتا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی؟	۱۱۸۳
۸۱۱	باب: ۱۵۴ سینہ کے نیچے اور ناف کے اوپر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا اور زمین پر دونوں ہاتھوں کو کندھے کے بالمقابل رکھنا۔	۱۱۶۱	۸۲۲	غیر انبیاء علیہم السلام پر استقلالاً صلوٰۃ نہ پڑھنے کی تحقیق۔	۱۱۸۴
۸۱۲	ناز میں ہاتھ باندھنے کے متعلق ائمہ مذاہب کا خلاصہ۔	۱۱۶۱	۸۲۳	غیر انبیاء علیہم السلام کو علیہ السلام کہنے کی تحقیق۔	۱۱۸۵
۸۱۳	باب: ۱۵۵ ناز میں تشہد کا بیان۔	۱۱۶۳	۸۲۴	باب: ۱۵۷ سمع اللہ لمن حمد، ربنا لک الحمد اور آمین کا بیان۔	۱۱۸۷
۸۱۴	تشہد میں مذاہب ائمہ۔	۱۱۶۷	۸۲۷	آمین کہنے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۱۱۸۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۸۲۸	آمین کہنے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۱۱۸۹	۸۲۳	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے متعلق علماء خنہ کا نظریہ۔	۱۱۸۹
۸۲۹	آمین کہنے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۱۱۸۹	۸۲۳	باب: ۱۶۰	۱۱۹۰
۸۳۰	آمین کہنے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔	۱۱۹۰	۸۲۳	جب امام کے آنے میں دیر ہو تو کسی شخص کو امام بنانے کا جواز۔	۱۱۹۱
۸۳۱	آمین بالسر پر دلائل۔	۱۱۹۱	۸۲۳	باب: ۱۶۱	۱۱۹۲
۸۳۲	امام کی اقتداء کرنے کا بیان۔	۱۱۹۲	۸۲۳	باب: ۱۶۱	۱۱۹۲
۸۳۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے گرنے کی حکمتیں۔	۱۱۹۴	۸۲۳	امام کو متنبہ کرنے کے لیے مرد و بھان اللہ کہیں اور عورتیں اٹھ پر لم تھما ہیں۔	۱۱۹۴
۸۳۴	امام کے لیے دینا والک الحمد کہنے کی مشروعیت میں مذاہب ائمہ۔	۱۱۹۴	۸۲۳	باب: ۱۶۲	۱۱۹۴
۸۳۵	جب امام بیٹھا ہو تو اس کے پیچھے مقتدیوں کے بیٹھنے کے متعلق مذاہب ائمہ۔	۱۱۹۴	۸۲۳	نماز کو خضوع خشوع اور اچھی طرح سے پڑھنے کا حکم۔	۱۱۹۴
۸۳۶	باب: ۱۵۹	۱۵۹	۸۲۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بشارت کے حاملی ہونے کا بیان۔	۱۵۹
۸۳۷	مرض یا سفر کے عذر کی وجہ سے امام کا نماز میں کسی کو خلیفہ بنانا اور جب امام بیٹھا ہو تو اس کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا منسوخ ہونا۔	۱۵۹	۸۲۳	باب: ۱۶۳	۱۵۹
۸۳۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیمار ہونا آپ کے ثانی الامراض ہونے کے منافی نہیں ہے۔	۱۵۹	۸۲۳	امام سے پہلے رکوع و سجود وغیرہ کرنے کی ممانعت۔	۱۵۹
۸۳۹	حضرت ابو بکر کا امامت کرانے سے عذر پیش کرنے کا سبب۔	۱۵۹	۸۲۳	گدھے کی صورت میں مسخ کرنے کی توجیہ۔	۱۵۹
۸۴۰	عین حالت نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے کا بیان۔	۱۵۹	۸۲۳	باب: ۱۶۴	۱۵۹
۸۴۱	حضرت ابو بکر کی اقتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا بیان۔	۱۵۹	۸۲۳	نماز میں آسمان کی طرف دیکھنے کی ممانعت۔	۱۵۹
۸۴۲	باب: ۱۶۵	۱۶۵	۸۲۳	سکون کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم، سلام کے وقت ہاتھ اٹھانے اور ہاتھوں سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور پہلی صفت کو مکمل کرنے اور مل کر کھڑے ہونے کا حکم۔	۱۶۵
۸۴۳	باب: ۱۶۶	۱۶۶	۸۲۳	رفیع یدین کا منسوخ ہونا۔	۱۶۶
۸۴۴	باب: ۱۶۷	۱۶۷	۸۲۳

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۸۵۳	باب: ۱۶۶ نماز کی صفوں کو درست کرنے اور بالترتیب اگلی صفوں کی انضیلت کا بیان۔	۱۲۳۰	۱۲۴۶	ملاقات کے متعلق دو متعارض حدیثوں میں تطبیق اور جنات کے مکلف ہونے کا بیان۔	۱۲۴۶
۸۵۴	ارباب فضیلت کو مجالس میں مقدم رکھنے کا بیان۔	۱۲۳۳	۱۲۴۷	باب: ۱۶۷ ظہر اور عصر کی نمازوں میں قرأت۔	۱۲۴۷
۸۵۵	عشاء کی نماز کو عتہ کہنے کی توجیہ۔	۱۲۳۳	۱۲۵۰	باب: ۱۶۸ صبح کی نماز میں قرأت۔	۱۲۵۰
۸۵۶	باب: ۱۶۷ مردوں کے پیچھے نماز پڑھنے والی عورتیں مردوں سے پہلے سجدہ سے سر نہ اٹھائیں۔	۱۲۳۴	۱۲۵۱	باب: ۱۶۹ عشاء کی نماز میں قرأت۔	۱۲۵۱
۸۵۷	باب: ۱۶۸ جب بقیہ کا خوف نہ ہو تو عورتوں کے مساجد میں جانے کا جواز بشرطیکہ وہ غائب نہ لگائیں۔	۱۲۳۴	۱۲۵۲	باب: ۱۷۰ استغفار کی مقدار میں مفترض کی نماز کی مانعت میں مذاہب اربعہ اور جمہور فقہاء کے دلائل۔	۱۲۵۲
۸۵۸	مساجد میں عورتوں کے جانے کی مانعت کے دلائل۔	۱۲۳۵	۱۲۵۳	باب: ۱۷۱ ائمہ کو تخفیف سے نماز پڑھانے کا حکم۔	۱۲۵۳
۸۵۹	باب: ۱۶۹ جہری نمازوں میں متوسط آواز کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا۔	۱۲۳۵	۱۲۵۴	باب: ۱۷۲ منزب کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قرأت کرنے کی توجیہ۔	۱۲۵۴
۸۶۰	باب: ۱۷۰ قصر کی عید سننے کا حکم۔	۱۲۳۶	۱۲۵۵	باب: ۱۷۳ بعد میں آنے والے نمازی کے لیے امام کا سکوت کو لبیک کہنے کا شرعی حکم۔	۱۲۵۵
۸۶۱	قرآن مجید سننے کا شرعی حکم۔	۱۲۳۶	۱۲۵۶	باب: ۱۷۴ نماز کے ارکان میں اعتدال کرنا اور نماز کو مکمل کرنے میں تخفیف کرنا۔	۱۲۵۶
۸۶۲	باہر کے لاؤڈ اسپیکر پر تراویح اور تسبیحوں کا شرعی حکم۔	۱۲۳۷	۱۲۵۷	باب: ۱۷۵ رکوع اور سجود میں مقدار قیام کے برابر تسبیحات پڑھنے کی توجیہ۔	۱۲۵۷
۸۶۳	باب: ۱۷۱ صبح کی نماز میں جہر قرأت کرنا اور جنوں پر قرآن مجید پڑھنا۔	۱۲۳۷	۱۲۵۸	باب: ۱۷۶ امام کی پیروی کرنا اور اس کے عمل کے بعد عمل کرنا۔	۱۲۵۸
۸۶۴	جنات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے	۱۲۳۸	۱۲۵۹	باب: ۱۷۷ نمازی رکوع سے سزا شاکر کیا کہے ؟	۱۲۵۹
			۱۲۶۰	حد سے زمین اور آسمان کے جہر جانے کی تشریح	۱۲۶۰

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۱۳۰۲	سنوارنے کا شرعی حکم۔ باب: ۱۸۳	۱۲۷۱	باب: ۱۷۹ رکوع اور سجود میں قرآن مجید پڑھنے کی ممانعت۔	۸۷۷
	اعتدال سے سجدہ کرنا، سجدہ میں زمین پر ہتھیلیاں رکھنا، کہنیوں کو پہلوؤں سے اوپر رکھنا اور پیٹ کو زانوؤں سے اوپر رکھنا۔	۱۲۷۳	رکوع اور سجود کی تسبیحات پڑھنے میں مذاہب فقہاء	۸۷۸
۱۳۰۳	باب: ۱۸۴	۱۲۷۴	باب: ۱۸۰ رکوع اور سجود میں کیا کہے؟	۸۷۹
	نماز کی جامع صفت، نماز کا افتتاح اور نماز کا اختتام، رکوع اور سجود کا طریقہ مع اعتدال چار رکعت کی نماز میں ہر دو رکعت کے بعد تشہد دو سجودوں کے درمیان اور تشہد اول میں بیٹھنے کے طریقہ کا بیان۔	۱۲۷۸	کیا طول قیام میں زیادہ فضیلت ہے یا کثرت سجود میں؟	۸۸۰
۱۳۰۵	بسم اللہ الرحمن الرحیم کے سورۃ فاتحہ کے جزو ہونے پر دلائل۔	۱۲۷۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقنار کرنے کے محال۔	۸۸۱
۱۳۰۶	تشہد کے متعلق ائمہ مذاہب کی آراء۔	۱۲۸۲	عورت کے لمس سے وضو ٹٹنے میں مذاہب فقہاء۔	۸۸۲
۱۳۰۸	تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ میں ائمہ مذاہب کی آراء۔	۱۲۸۲	جس طرح اللہ تعالیٰ عوامانی حمد و ثنا فرماتا ہے کوئی اور نہیں کر سکتا۔	۸۸۳
۱۳۰۹	نماز کو سلام کے ساتھ ختم کرنے میں ائمہ مذاہب کی آراء۔	۱۲۸۲	باب: ۱۸۱	
۱۳۱۰	خروج بسنہ کی تحقیق۔	۱۲۸۲	سجدہ کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۸۸۴
۱۳۱۱	سلام کے طریقہ میں مذاہب اربعہ	۱۲۸۲	کثرت سجود اور طول قیام کے ثواب میں موازنہ	۸۸۵
۱۳۱۲	باب: ۱۸۵	۱۲۸۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار اور آپ کی عطا کی وسعت۔	۸۸۶
	نمازی کے سترہ اور سترہ کی طرف منکر کے نماز پڑھنے کا استحباب، نمازی کے سامنے سے گزرنے کی ممانعت اور گزرنے والے کا حکم، اور گزرنے والے کو روکنا، نمازی کے سامنے لیٹنا، ساری کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا سترہ کے قریب ہونے	۱۲۸۵	باب: ۱۸۲	
		۱۲۸۸	اعضائے سجود کا بیان اور سر پر جوڑا باندھنے اور نماز میں کپڑے موڑنے کی ممانعت۔	۸۸۷
		۱۲۸۸	اعضائے سجود کے بیان میں مذاہب ائمہ۔	۸۸۸
		۱۲۹۱	سجدہ میں پیر زمین پر رکھنے کی فرضیت کی تحقیق۔	۸۸۹
		۱۲۹۹	سجدہ میں کسی ایک انگلی کے پست لگانے کے فرض نہ ہونے کی تحقیق۔	۸۹۰
			نماز میں کپڑا موڑنے یا اڑنے اور بال	۸۹۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	کا امر اور سترہ اور اس کے متعلق امور کا بیان -	۱۳۱۳	۹۰۴	مراد مستقیم کی قرین آمیز عبارت -	۱۳۲۰
۹۰۱	سترہ کی تعریف اور اس کا حکم -	۱۳۱۲۳	۹۰۵	باب : ۱۸۶	
۹۰۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسالہ سے تبرک حاصل کرنے اور آپ کے فضائل کی طہارت کا بیان -	۱۳۲۶	۹۰۶	ایک کپڑا پہن کر ناز پڑھنے اور آپ کے لباس کی صفت کا بیان -	۱۳۳۱
۹۰۳	حلقہ کا معنی اور سرخ رنگ کے لباس کا جواز	۱۳۲۹	۹۰۷	عامہ یا ٹوپی کے ساتھ ناز پڑھنے کے استنباب پر دلائل -	۱۳۳۳
			۹۰۷	حرف آخر -	۱۳۳۶
			۹۰۸	آخر و مراجع	۱۳۳۹





فہرست مضامین شرح صحیح مسلم (جلد ثانی)

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۲۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور الوہیت میں وجاہت قرآن سے۔	۱۷	۲۲	کلمات تشکر	۱
۲۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجاہت احادیث سے	۱۸	۲۶	عکس جمال	۲
۲۴	شفاعت پر قرآن کریم سے دلائل۔	۱۹	۳۱	کتاب المساجد	۳
۲۸	شفاعت پر احادیث سے دلائل۔	۲۰	۳۱	مسجد کی تعریف	۴
۵۹	اقسام شفاعت	۲۱	۳۱	مسجد کی فضیلت	۵
۶۰	منظریہ کفارہ مسیح اور شفاعت میں فرق	۲۲	۳۲	غیر مسلموں کا مسجد بنانا	۶
۶۱	استشفاع	۲۳	۳۶	باب ۱۸۷	۷
۶۲	مساجد کی بنانے کی ذمہ داری	۲۴	۳۶	بیت المقدس سے بیت الحرام کی طرف قبلہ کو تبدیل کرنا۔	۸
۶۲	پہل وار درختوں کا ٹٹا۔	۲۵	۳۶	تعمیر کعبہ کی تاریخ	۹
۶۴	قبر مسلمین پر مسجد بنانا	۲۶	۳۷	کعبہ اور بیت المقدس کا درمیانی عرصہ	۱۰
۶۵	رجز کی تعریف	۲۷	۳۸	تمام روئے زمین کے مسجد ہونے کی وضاحت	۱۱
۶۶	حضور کی شعر گوئی	۲۸	۳۸	شفاعت	۱۲
۶۶	باب ۱۸۸	۲۹	۳۸	شفاعت کے لغوی معنی	۱۳
۶۶	بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کو قبلہ قرار دینا۔	۳۰	۳۹	شفاعت کے اصطلاحی معنی	۱۴
۶۸	نسخ کی بحث	۳۱	۳۹	اہل قبلہ کے شفاعت میں نظریات	۱۵
۶۸	نسخ کی تعریفات	۳۲	۳۹	خوارج کے شبہ کا ازالہ	۱۶
۶۹	نسخ کی اقسام	۳۳	۳۹	معتزلہ کے شبہ کا ازالہ	۱۷
۷۰	نسخ القرآن بالقرآن	۳۴	۴۰	بعض مخالفین کے شبہ کا ازالہ	۱۸
۷۱	نسخ القرآن بالحدیث	۳۵	۴۰	انبیاء علیہم السلام کی حضور الوہیت میں وجاہت	۱۹
۷۱	نسخ الحدیث بالحدیث	۳۵			

جلد ششمی

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۱۹	حدیث سے ماعمل شدہ فقہی احکام	۸۹	۱۱۰	باب ۱۹۵	
۱۱۹	باب ۱۹۹		۱۱۰	حالت نماز میں بچوں کو اٹھانے کا جواز	۷۶
۱۱۹	مسجد میں حقو کھنے کی ممانعت	۹۰		جب تک نجاست متحقق نہ ہو کپڑوں کا	
۱۲۳	حقو کھنے کے احکام	۹۱		پاک ہونا عمل قلیل سے نماز کا باطل نہ ہوتا۔	
۱۲۳	عظمت مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)	۹۲	۱۱۱	حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ	۷۷
۱۲۴	مسجد کی صفائی۔	۹۳	۱۱۲	حضرت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۷۸
۱۲۴	علوم نبوت	۹۴		رسالت مآب کی صاحبزادیاں	۷۹
۱۲۴	باب ۲۰۰		۱۱۳	نماز میں بچہ کو گود میں لینے کے بارے	۸۰
				میں مذاہب اربعہ۔	
۱۲۴	جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا جواز	۹۵	۱۱۴	باب ۱۹۶	
۱۲۴	جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا	۹۶		نماز میں ضرورت کی بناء پر ایک دو قدم	۸۱
۱۲۵	جوتوں کی طہارت	۹۷		چلنا اور امام کا مقتدیوں سے بندھ کر رہنا۔	
۱۲۵	چمڑے اور پلاسٹک کی طہارت	۹۸	۱۱۵	شرح حدیث	۸۲
۱۲۵	باب ۲۰۱		۱۱۶	استن حنات	۸۳
۱۲۵	بیل بوٹے دار کپڑوں میں نماز کی کراہت	۹۹	۱۱۶	باب ۱۹۷	
۱۲۶	اشیاء زینت کا حکم	۱۰۰	۱۱۷	نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت	۸۴
۱۲۶	ایک اشکال کا جواب	۱۰۱	۱۱۷	اختصار کے معانی	۸۵
۱۲۶	باب ۲۰۲		۱۱۷	اختصار سے ممانعت کی حکمتیں۔	۸۶
۱۲۶	کھانے کے وقت نماز کی کراہت	۱۰۲	۱۱۸	باب ۱۹۸	
۱۲۸	کھانے کو نماز پر مقدم کرنا۔	۱۰۳	۱۱۸	نماز میں کنکریاں ہٹانے اور مٹی صاف	۸۷
۱۲۹	باب ۲۰۳			کرنے کی کراہت	
۱۲۹	لہسن یا کوئی اور بدبودار چیز کھا کر مسجد	۱۰۴	۱۱۹	حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۸۸
	میں جانے کی کراہت۔				

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۵۹	بحث و نظر۔ روایت تلمک الغزالی کے بارے میں	۱۲۶	۱۳۳	بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں جانا	۱۰۵
۱۶۱	محدثین کی آراء روایت تلمک الغزالی کے بارے میں	۱۲۷	۱۳۴	اسلام میں حکومت قائم کرنے کا طریقہ	۱۰۶
۱۶۳	مفسرین کی آراء۔ ایک شبہ کا ازالہ۔	۱۲۸	۱۳۵	باب ۲۰۴	
۱۶۴	باب ۲۰۷		۱۳۶	مسجد میں گم شدہ چیز تلاش کرنے کی نعت	۱۰۷
۱۶۵	ناز میں بیٹھنے کا طریقہ	۱۲۹	۱۳۷	مسجد میں گم شدہ اشیاء کا اعلان	۱۰۸
۱۶۶	تورک کا طریقہ	۱۳۰	۱۳۸	مسجد میں سوال کا حکم۔	۱۰۹
۱۶۷	تورک میں مذاہب	۱۳۱	۱۳۹	باب ۲۰۵	
۱۶۸	رفع سبائہ میں مذاہب اربعہ	۱۳۲	۱۴۰	سجدہ سہو کا بیان	۱۱۰
۱۶۹	مذاہب اربعہ میں رفع سبائہ کی کیفیت	۱۳۳	۱۴۱	اذان سن کر شیطان کا بھاگنا	۱۱۱
۱۷۰	احناف کے ائمہ ثلاثہ کا نظریہ	۱۳۴	۱۴۲	سجدہ سہو میں مذاہب ائمہ اور ترجیح	۱۱۲
۱۷۱	حضرت مجدد کے اعتراضات کے جوابات	۱۳۵	۱۴۳	مذہب احناف	
۱۷۲	باب ۲۰۸		۱۴۴	شک کی صورت میں نماز کی ادائیگی	۱۱۳
۱۷۳	سلام سے نماز کا اختتام	۱۳۶	۱۴۵	خصائص مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۴
۱۷۴	سلام کے حکم میں مذاہب اربعہ	۱۳۷	۱۴۶	بشریت	۱۱۵
۱۷۵	خرم ج بھننے	۱۳۸	۱۴۷	مثلیت	۱۱۶
۱۷۶	سلام کے طریقہ میں مذاہب اربعہ	۱۳۹	۱۴۸	آپ کا نسیان	۱۱۷
۱۷۷	ناز میں محبت رسول کے مظاہر	۱۴۰	۱۴۹	پانچ رکعات کی تصحیح	۱۱۸
۱۷۸	باب ۲۰۹		۱۵۰	باب ۲۰۶	
۱۷۹	ذکر بعد از نماز	۱۴۱	۱۵۱	سجدہ تلاوت	۱۱۹
۱۸۰	ذکر بالجہر	۱۴۲	۱۵۲	سجدہ تلاوت میں مذاہب ائمہ۔	۱۲۰
۱۸۱	باب ۲۱۰		۱۵۳	فقہی احکام	۱۲۱
۱۸۲	تشہد اور سلام کے درمیان عذاب قبر وغیرہ	۱۴۳	۱۵۴	سجرات کی تعداد	۱۲۲
۱۸۳			۱۵۵	روایت تلمک الغزالی کی تحقیق	۱۲۳
			۱۵۶	روایت تلمک الغزالی کا متن	۱۲۴
			۱۵۷	روایت تلمک الغزالی کی فنی حیثیت پر	۱۲۵

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۲۱۵	نماز کو جاتے وقت دوڑنے کا حکم	۱۶۵	۱۸۶	سے پناہ مانگنا	۱۴۴
۲۱۵	باب ۲۱۴		۱۸۵	تشریح	۱۴۵
۲۱۵	نماز کے لیے کس وقت کھڑا ہو	۱۶۶	۱۸۵	عذاب قبر	۱۴۶
۲۱۶	اقامت میں "حی علی الصلاح" پر کھڑے ہونا	۱۶۷	۱۸۶	منکرین عذاب قبر کے شبہات۔	۱۴۷
۲۱۷	تشریح	۱۶۸	۱۸۶	عذاب قبر پر دلائل۔	۱۴۸
۲۱۸	امام مسجد وقت پر نہ ہو تو کوئی اور نماز پڑھا دے۔	۱۶۹	۱۸۷	عذاب قبر پر عقلی شبہات کے جوابات۔	۱۴۹
۲۱۸	باب ۲۱۵		۱۹۰	سیح و جال	۱۵۰
۲۱۸	جس نے نماز کی ایک رکعت کو پایا اُس نے نماز کو پایا۔	۱۷۰	۱۹۰	زندگی اور موت میں آزمائش	۱۵۱
۲۲۰	دوران نماز آفتاب کے طلوع یا غروب سے نماز کا حکم۔	۱۷۱	۱۹۱	قبر میں آزمائش	۱۵۲
۲۲۱	ائمہ ثلاثہ کی احادیث کا جواب	۱۷۲	۱۹۱	حضور کے استغفار کی وجہ	۱۵۳
۲۲۱	باب ۲۱۶		۱۹۱	قرض مذموم اور قرض محمود	۱۵۴
۲۲۱	پانچویں نمازوں کے اوقات	۱۷۳	۱۹۱	باب ۲۱۱	
۲۲۲	قرآن مجید سے استدلال	۱۷۴	۱۹۱	نماز کے بعد ذکر کا طریقہ	۱۵۵
۲۲۳	احادیث سے استدلال	۱۷۵	۱۹۲	ذکر ماثور میں اضافہ یا تغیر	۱۵۶
۲۲۳	اجماع امت سے استدلال	۱۷۶	۱۹۲	دعا قبول نہ ہونے کی وجوہات	۱۵۷
۲۲۴	عقل سے تائید	۱۷۷	۱۹۳	قبولیت دعا کی شرائط	۱۵۸
۲۲۵	بغاریہ اور قطعیین میں نماز کے اوقات	۱۷۸	۲۰۳	تشریح	۱۵۹
۲۲۵	حدیث و جہال کی تحقیق	۱۷۹	۲۰۴	غنی اور فقیر	
۲۲۸	ایک نماز پڑھنے کے بعد اُسی نماز کا وقت دوسرے شہر میں	۱۸۰	۲۰۵	باب ۲۱۲	
۲۲۸	ایک شہر میں روزے رکھنے کے بعد	۱۸۱	۲۰۵	تجیر تحریر کے بعد دعا	۱۶۰
			۲۰۶	دعا سے استفتاح میں مذاہب اربعہ	۱۶۱
			۲۰۶	عصمت کی تحقیق	۱۶۲
			۲۱۱	نماز میں ذکر کے اضافہ اور بدعت کی بحث	۱۶۳
			۲۱۳	باب ۲۱۳	
			۲۱۳	نماز میں وقار اور سکون	۱۶۴

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۲۴۹	غزوہ خندق میں آپ کی نماز عصر قضا ہونے کی وجہ۔	۱۹۷	۲۳۵	دوسرے شہر میں ایام رمضان پانا۔	۱۸۲
۲۴۹	نماز عصر نماز وسطیٰ ہے۔	۱۹۸	۲۳۵	باب ۲۱۷	۱۸۳
۲۵۰	احادیث میں تطبیق۔	۱۹۹	۲۳۵	گرمیوں میں ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھنے کا استحباب	۱۸۴
۲۵۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض کفار کے لیے دعائے ضرر	۲۰۰	۲۳۵	ظہر کے آخر وقت میں مذاہب فقہاء	۱۸۵
۲۵۳	والعصر کی قرات کا نسخ	۲۰۱	۲۳۵	ائمہ ثلاثہ کی حدیث کے جوابات	۱۸۶
۲۵۳	کفار کو سب و شتم	۲۰۲	۲۳۸	دو مثل سایہ تک وقت ظہر کا ثبوت	۱۸۷
۲۵۴	باب ۲۲۲		۲۳۹	بعض شارحین کا تنازع	
۲۵۴	صبح اور عصر کی نماز کی فضیلت اور ان کی حفاظت۔	۲۰۳	۲۴۱	باب ۲۱۸	
۲۵۶	ویدار الہی کی تحقیق	۲۰۴	۲۴۱	گرمی نہ ہونے پر ظہر کو اول وقت پڑھنے کا استحباب	۱۸۸
۲۵۸	عصر اور فجر میں طائفہ کے اجتماع اور نوید جنت کی خصوصیت کی وجہ۔	۲۰۵	۲۴۲	اول وقت نماز پڑھنے میں مذاہب اربعہ	۱۸۹
۲۵۸	باب ۲۲۳		۲۴۳	متعارض احادیث میں تطبیق	۱۹۰
۲۵۸	مغرب کا اول وقت غروب آفتاب کے بعد ہے۔	۲۰۶	۲۴۳	نمازی کا اپنے فاضل کپڑے پر مسجد کو لانا	
۲۵۹	مغرب کے وقت میں مذاہب اربعہ	۲۰۷	۲۴۳	باب ۲۱۹	
۲۶۰	باب ۲۲۴		۲۴۳	عصر کو اول وقت میں پڑھنے کا استحباب	۱۹۱
۲۶۰	عشاء کی نماز کا وقت اور اس میں تاخیر۔	۲۰۸	۲۴۴	عصر میں تاخیر کا استحباب	۱۹۲
۲۶۲	عشاء کے وقت میں مذاہب اربعہ	۲۰۹	۲۴۴	ائمہ ثلاثہ کی احادیث کے جوابات	۱۹۳
۲۶۵	آپ کی امت پر شفقت اور رعایت	۲۱۰	۲۴۴	باب ۲۲۰	
۲۶۶	منصب رسالت اور تشریع احکام	۲۱۱	۲۴۴	نماز عصر میں تغلیظ	۱۹۴
۲۶۹	احادیث میں تطبیق۔	۲۱۲	۲۴۴	تشریح	۱۹۵
.....			۲۴۴	باب ۲۲۱	
			۲۴۴	نماز وسطیٰ نماز عصر ہے۔	۱۹۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۱۳	باب ۲۲۵	۲۴۰	۲۳۰	حدیث سے حاصل شدہ بقیہ احکام -	۲۹۳
۲۱۴	صبح کی نماز جلد پڑھنا اور اس میں قرائت کی مقدار	۲۴۰	باب ۲۲۹ -	۲۹۳	
۲۱۴	نجر کے مستحب وقت میں مذاہب ائمہ -	۲۴۲	جماعت کے ساتھ نوافل پڑھنے اور چٹائی وغیرہ پر نماز پڑھنے کا جواز	۲۹۳	
۲۱۵	نماز عشاء کے بعد باتیں کرنا -	۲۴۴	تشریح -	۲۹۵	
۲۱۶	باب ۲۲۶	۲۴۴	باب ۲۳۰	۲۹۶	
۲۱۷	مستحب وقت کو مؤخر کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے	۲۴۴	نماز باجماعت ادا کرنے، نماز کا انتظار کرنے اور مسجد میں دوڑے آنے کی فضیلت -	۲۹۶	
۲۱۷	نماز میں تعجیل	۲۴۶	کثرتِ جماعت اور فرشتوں کا استغفار	۳۰۱	
۲۱۸	حکام کی اطاعت	۲۴۷	قریب مالی مسجد کا حق	۳۰۱	
۲۱۹	باب ۲۲۷	۲۴۷	پانچ نمازوں سے گناہوں کا دھلنا	۳۰۱	
۲۲۰	نماز باجماعت پڑھنے کی تاکید اور اس کے فرض کفایہ ہونے کا بیان	۲۴۷	باب ۲۳۱	۳۰۲	
۲۲۱	جماعت کی فضیلت اور اہمیت	۲۸۳	صبح کی نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنے کی اور مسجدوں کی فضیلت -	۳۰۲	
۲۲۲	جماعت میں مذاہب	۲۸۳	بازاروں کا ناپسندیدہ ہونا -	۳۰۳	
۲۲۳	احادیث میں تطبیق	۲۸۶	باب ۲۳۲	۳۰۳	
۲۲۴	جماعت کے فوائد	۲۸۶	امامت کا مستحق	۳۰۳	
۲۲۵	باب ۲۲۸	۲۸۸	امامت کی فضیلت	۳۰۶	
۲۲۶	غذر کی بناء پر جماعت ترک کرنے کی رخصت	۲۸۸	قاری یا عالم میں کون امامت کا مستحق ہے	۳۰۶	
۲۲۷	احادیث میں تطبیق	۲۹۰	فاسق کی امامت کی تحقیق اور مذاہب ائمہ -	۳۰۶	
۲۲۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلوں کے حال پر آگاہی -	۲۹۰			
۲۲۸	کلمہ کے اجزاد کی تحقیق اور اس کا حکم -	۲۹۱			
۲۲۹	بقدر عین اور گمراہوں سے میل جول -	۲۹۲			

نمبر شمار	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۳۴۶	مقام مصطفیٰ -	۲۶۶	۳۱۴	قنوت نازلہ پڑھنے کا محل اور اس کا	۲۴۳
۳۴۷	سنتوں کی تفاسیر مذاہب ائمہ -	۲۶۷		استحباب -	
۳۴۷	ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا جواب -	۲۶۸	۳۱۹	قنوت نازلہ	۲۴۴
۳۴۹	احناف کی دلیل	۲۶۹	۳۱۹	قنوت نازلہ میں مذاہب	۲۴۵
۳۴۹	علم رسالت	۲۷۰	۳۲۰	احناف کا مذہب	۲۴۶
۳۵۰	دلائل الوہیت و نبوت	۲۷۱	۳۲۱	احناف کے دلائل	۲۴۷
۳۵۱	بعض شارحین کا تسامح	۲۷۲	۳۲۳	بعض شارحین کا تسامح	۲۴۸
۳۵۱	کثیر نمازوں کی قضاء کا طریقہ -	۲۷۳	۳۲۵	قنوت نازلہ اجتہادی ہے -	۲۴۹
۳۵۲	قضاء عمری -	۲۷۴	۳۲۵	متاخرین احناف	۲۵۰
۳۵۲	مزید مسائل -	۲۷۵	۳۲۵	زندہ کافروں کے لیے لعنت کا عدم جواز -	۲۵۱
۳۵۲	کتاب صلوٰۃ المسافرین		۳۲۶	قنوت فجر میں مذاہب	۲۵۲
۳۶۱	قصر کا معنی	۲۷۶	۳۲۶	شافیہ اور مالکیہ کا استدلال اور اس کا	۲۵۳
۳۶۱	مسافر کا معنی	۲۷۷		جواب	
۳۶۱	مسافت قصر میں مذاہب	۲۷۸	۳۲۹	لیس لك من الامر شیء	۲۵۴
۳۶۲	بعض محاصرین کا تسامح	۲۷۹		کی تحقیق	
۳۶۲	تین ایام کی مسافت پر احناف کے دلائل -	۲۸۰	۳۳۱	اصحاب بصر معونہ	۲۵۵
۳۶۴	امام مالک کے دلائل -	۲۸۱	۳۳۲	علم رسالت پر اعتراض کا جواب -	۲۵۶
۳۶۴	علامہ ابن رشد مالکی کی دلیل کا جواب -	۲۸۲	۳۳۲	منکرین حدیث کے اعتراض کا جواب	۲۵۷
۳۶۷	علامہ ابن قدامہ حنبلی کے استدلال کا	۲۸۳	۳۳۵	باب ۲۳۴	
	جواب -		۳۳۵	قضا نمازوں کی جلد ادائیگی کا استحباب -	۲۵۸
۳۶۸	علامہ نووی کا استدلال -	۲۸۴	۳۴۱	قلب رسالت کے بیدار رہنے کی تحقیق	۲۵۹
۳۶۹	علامہ نووی کی دلیل کا جواب	۲۸۵	۳۴۲	واقعہ تعریس کی تعداد -	۲۶۰
۳۷۰	مسافت قصر کا اندازہ بحساب انگریزی	۲۸۶	۳۴۲	آثار شر اور خیر کے ثمرات اور اوقات	۲۶۱
	میل و کلومیٹر -		۳۴۴	منہیہ میں مذاہب -	۲۶۲
۳۷۴	مسافت کا تفصیلی خاکہ	۲۸۷	۳۴۴	احادیث میں تطبیق -	۲۶۳
۳۷۵	قصر کی ابتداء اور انتہا -	۲۸۸	۳۴۵	قضا نمازوں کی اذان میں مذاہب -	۲۶۴
				حضور سے نماز فجر قضا ہونے کی وجہ سے	۲۶۵

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۳۹۷	ریل میں نماز	۳۱۰	مدت قصر	۲۸۹
۴۰۲	مذرمین جہتہ العباد	۳۱۱	ائمہ ثلاثہ کے دلائل	۲۹۰
۴۰۶	ریل میں نماز پڑھنے کا طریقہ	۳۱۲	ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات	۲۹۱
۴۰۷	ہوائی جہاز میں نماز	۳۱۳	امام ابو حنیفہؒ کے دلائل	۲۹۲
۴۰۷	تنقیح	۳۱۴	روایات میں تعلیق	۲۹۳
۴۰۷	باب ۲۳۷	۳۱۵	وجوب قصر میں مذاہب	۲۹۴
۴۰۷	سفر میں دو نمازوں کا جمع کرنا	۳۱۶	ائمہ ثلاثہ کے دلائل اور ان کے جوابات	۲۹۵
۴۱۱	جمع بین الصلوٰتین میں مذاہب	۳۱۷	مسیٰ میں حضرت عثمان کے قصر نہ کرنے کی وجہ	۲۹۶
۴۱۳	ائمہ ثلاثہ کے دلائل اور ان کے جوابات	۳۱۸	دیگر دلائل کا جواب	۲۹۷
۴۱۴	احناف کے دلائل	۳۱۹	وطن کی اقسام اور احکام	۲۹۸
۴۱۷	باب ۲۳۸	۳۲۰	سفر معصیت کے احکام	۲۹۹
۴۱۷	نماز کے بعد دائیں بائیں پھرنے کا جواز	۳۲۱	سنن کا حکم	۳۰۰
۴۱۷	تطبیق	۳۲۲	کیا ہوائی جہاز سے کم وقت میں بغیر مشقت کے سفر کرنا رخصت قصر کے منافی ہے؟	۳۰۱
۴۱۷	فرق مراتب قائم رکھنا	۳۲۳	باب ۲۳۵	
۴۱۸	باب ۲۳۹	۳۲۴	بارش میں قیام گاہوں کے اندر نماز پڑھنے کا جواز	۳۰۲
۴۱۸	امام کے دائیں طرف کھڑے ہونے کا استحباب	۳۲۵	رحل کا معنی	۳۰۳
۴۱۸	باب ۲۴۰	۳۲۶	جماعت اور جہد سے رخصت	۳۰۴
۴۱۸	اقامت کے بعد نفل شروع کرنے کی ممانعت	۳۲۷	الاصلوٰ فی الرحال	۳۰۵
۴۲۰	اقامت کے وقت سنت فجر پڑھنے کا حکم	۳۲۸	اذان کے درمیان کلام کا حکم	۳۰۶
۴۲۱	احناف کا نظریہ	۳۲۹	باب ۲۳۶	
۴۲۲	لفظ ابن کے ساتھ صفت لانے کا قاعدہ	۳۳۰	سفر میں سواری پر نماز پڑھنے کا جواز	۳۰۷
۴۲۲	باب ۲۴۱	۳۳۱	سواری پر نوافل کے جواز میں مذاہب	۳۰۸
۴۲۲	مسجد میں داخل ہونے کی دعا	۳۳۲	بحری جہاز پر نماز	۳۰۹

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۴۴۴	جمعہ کی سنتیں۔	۳۴۸	۴۴۳	فضل الہی کے معانی۔	۳۴۸
۴۴۷	باب ۲۴۷		۴۴۳	باب ۲۴۲	
۴۴۷	نوافل پڑھنے کا طریقہ۔	۳۴۹	۴۴۳	تہجۃ المسجد	۳۴۹
۴۵۱	سنن اور نوافل کا گھر میں پڑھنا۔	۳۵۰	۴۴۴	تہجۃ المسجد کے احکام	۳۴۰
۴۵۲	نوافل کی حکمت۔	۳۵۱	۴۴۵	باب ۲۴۳	
۴۵۲	مبہوضہ نوافل پڑھنے کا جواز	۳۵۲	۴۴۵	مسافر کے وطن پہنچتے ہی دو رکعت	۳۴۱
۴۵۲	باب ۲۴۸			پڑھنے کا استحباب	
۴۵۲	تہجد کی رکعات کی تعداد اور وتر کا بیان۔	۳۵۳	۴۴۷	باب ۲۴۴	
۴۶۹	تہجد کی روایات میں تطبیق	۳۵۴	۴۴۷	نماز چاشت کا استحباب۔	۳۴۲
۴۷۰	تہجد کا حکم۔	۳۵۵	۴۴۷	چاشت کا وقت۔	۳۴۳
۴۷۲	وتر کے حکم میں مذاہب ائمہ	۳۵۶	۴۴۷	چاشت کی نماز میں بلحاظ ثبوت کے	۳۴۴
۴۷۶	وجوب وتر پر احناف کے مزید دلائل	۳۵۷		تطبیق۔	
۴۷۸	ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا جواب۔	۳۵۸	۴۴۷	چاشت کی نماز میں بلحاظ عدد کے تطبیق	۳۴۵
۴۷۹	رکعات وتر میں مذاہب ائمہ۔	۳۵۹	۴۴۷	حضرت ام ہانی کی روایت کے فوائد	۳۴۶
۴۸۱	تین رکعت وتر پر احناف کے دلائل۔	۳۶۰	۴۴۷	رکعات نوافل میں مذاہب	۳۴۷
۴۸۴	ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔	۳۶۱	۴۴۷	عورت کے امان دینے میں مذاہب	۳۴۸
۴۸۵	ایک رکعت وتر پر استدلال کا جواب۔	۳۶۲	۴۴۷	باب ۲۴۵	
۴۸۶	قنوت وتر میں مذاہب	۳۶۳	۴۴۷	سنت فجر کا استحباب اور تاکید	۳۴۹
۴۸۷	قنوت بعد از رکوع پر شوافع اور حنابلہ	۳۶۴	۴۴۷	احکام شریعیہ کی اقسام۔	۳۵۰
	کے دلائل۔		۴۴۷	سنت کا نسوی واحد طلاچی مفہوم۔	۳۵۱
۴۸۷	قنوت قبل از رکوع پر احناف کے دلائل	۳۶۵	۴۴۷	طلوع فجر کے بعد نوافل میں مذاہب	۳۵۲
۴۸۸	قنوت وتر کا محل	۳۶۶	۴۴۷	وقت سے پہلے اذان۔	۳۵۳
۴۸۹	کان خلق القرآن کی تشریح۔	۳۶۷	۴۴۷	باب ۲۴۶	
۴۹۰	ملت علی خلق عظیم کی تشریح	۳۶۸	۴۴۷	سنن مؤکدہ کی فضیلت اور ان کی تعداد۔	۳۵۴
۴۹۱	باب ۲۴۹		۴۴۷	فرائض کے ساتھ سنن مؤکدہ کے دلائل۔	۳۵۵
۴۹۱	تراویح کی فضیلت اور اس کی ترغیب۔	۳۶۹	۴۴۷	مغرب سے پہلے دو رکعت۔	۳۵۶
۴۹۳	قیام رمضان۔	۳۷۰	۴۴۷	احناف کے دلائل۔	۳۵۷

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۵۲۳	شیطان کے کان میں پیشاب کرنے کی تشریح۔	۳۹۰	۴۹۴	کرم رسالت	۳۸۱
۵۲۳	حدیث قرطاس پر امامیہ کے اعتراض کا ایک جواب۔	۳۹۱	۴۹۴	عبادت سے گناہوں کی بخشش۔	۳۸۲
۵۲۳	شیطان کے گدی میں گرہ لگانے کی تشریح۔	۳۹۲	۴۹۴	رکعات تراویح میں مذاہب۔	۳۸۳
۵۲۴	باب ۲۵۴		۴۹۵	بیس رکعات تراویح پر دلائل۔	۳۸۴
۵۲۴	نفل نماز گھر میں پڑھنے کا استحباب۔	۳۹۳	۵۰۱	تراویح میں ختم قرآن۔	۳۸۵
۵۲۵	گھر میں نوافل کی فضیلت	۳۹۴	۵۰۱	رمضان میں ختم قرآن کا نذرانہ	۳۸۶
۵۲۶	باب ۲۵۵		۵۰۲	غیر متقدمین سے گزارش	۳۸۷
۵۲۶	دامی عمل کی فضیلت	۳۹۵	۵۰۲	تہا مشاہد پڑھنے والا باجماعت وتر پڑھ سکتا ہے۔	۳۸۸
۵۲۸	اکتا نے اور استہزا وغیرہ کا اللہ تعالیٰ پر اطلاق۔	۳۹۶	۵۰۹	باب ۲۵۰	
۵۲۹	نفل عبادات میں دوام کا معنی	۳۹۷	۵۰۹	شب قدر میں قیام کی تاکید اور تسامی	۳۸۹
۵۲۹	نفل عبادات اور بدعات کے درمیان حد فاضل۔	۳۹۸	۵۱۰	شب میں شب قدر کا تحقق۔	۳۹۰
۵۳۳	جس فعل کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ترک کیا ہو وہ علی الاطلاق بدعت نہیں ہے۔	۳۹۹	۵۱۱	تشریح۔	
۵۳۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کام کو ترک کر نیکی وجہ سے بدعت کا ضابطہ	۴۰۰	۵۱۱	باب ۲۵۱	
۵۳۸	نفل عبادات کے ساتھ فرض یا واجب کا معاملہ کرنے کی ممانعت۔	۴۰۱	۵۱۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز تہجد اور دعاؤں کا بیان۔	۳۸۱
۵۵۱	بدعت سیئہ کی تعریف	۴۰۲	۵۲۲	حدیث ابن عباس سے مستفاد انتہر (۶۹)	۳۸۲
۵۵۲	بدعت کا شرعی معنی اور اقسام	۴۰۳	۵۲۲	احکام شریعہ۔	
۵۵۴	بدعت حسنہ اور مصالح مرسلہ	۴۰۴	۵۲۶	دعاؤں نور	۳۸۳
۵۵۹	بدعات حسنہ کی وجہ اختراع اور بدعت سیئہ کا مصداق۔	۴۰۵	۵۲۷	لفظ رب کی تحقیق	۳۸۴
			۵۲۸	اللہ تعالیٰ کی طرف شکر کی نسبت	۳۸۵
			۵۲۹	باب ۲۵۲	
			۵۲۹	تہجد میں طویل قرأت کا استحباب	۳۸۶
			۵۳۰	سورتوں کی ترتیب۔	۳۸۷
			۵۳۱	نماز میں تنظیم رسول	۳۸۸
			۵۳۲	باب ۲۵۳	
			۵۳۲	تہجد کی ترغیب خواہ کم رکعات ہوں۔	۳۸۹

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۵۶۲	ایک شبہ کا ازالہ	۴۰۶	۵۶۲	ایک شبہ کا ازالہ	۴۰۶
۵۶۳	قرآن مجید پر سنت و بدعت کا مدار	۴۰۷	۵۶۳	قرآن مجید پر سنت و بدعت کا مدار	۴۰۷
۵۶۴	باب ۲۵۶	۴۰۸	۵۶۴	باب ۲۵۶	۴۰۸
۵۶۴	نماز، تلاوت یا ذکر کے دوران اونگھنے کا حکم	۴۰۸	۵۶۴	نماز، تلاوت یا ذکر کے دوران اونگھنے کا حکم	۴۰۸
۵۶۵	تشریح	۴۰۹	۵۶۵	تشریح	۴۰۹
۵۶۶	کتاب فضائل القرآن	۴۱۰	۵۶۶	کتاب فضائل القرآن	۴۱۰
۵۶۸	قرآن مجید کے فضائل احادیث کی روشنی میں	۴۱۰	۵۶۸	قرآن مجید کے فضائل احادیث کی روشنی میں	۴۱۰
۵۶۸	بعض سورتوں کے فضائل	۴۱۱	۵۶۸	بعض سورتوں کے فضائل	۴۱۱
۵۶۸	اسم سجدہ کی فضیلت	۴۱۲	۵۶۸	اسم سجدہ کی فضیلت	۴۱۲
۵۶۹	یسین کی فضیلت	۴۱۳	۵۶۹	یسین کی فضیلت	۴۱۳
۵۶۹	سورہ رحمن کی فضیلت	۴۱۴	۵۶۹	سورہ رحمن کی فضیلت	۴۱۴
۵۶۹	تبارک الذی کی فضیلت	۴۱۵	۵۶۹	تبارک الذی کی فضیلت	۴۱۵
۵۶۹	سورہ البینہ کی فضیلت	۴۱۶	۵۶۹	سورہ البینہ کی فضیلت	۴۱۶
۵۶۹	سورہ اخلاص کی فضیلت	۴۱۷	۵۶۹	سورہ اخلاص کی فضیلت	۴۱۷
۵۷۰	بعض آیات کے فضائل	۴۱۸	۵۷۰	بعض آیات کے فضائل	۴۱۸
۵۷۰	آیت الکرسی کی فضیلت	۴۱۹	۵۷۰	آیت الکرسی کی فضیلت	۴۱۹
۵۷۰	سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت	۴۲۰	۵۷۰	سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت	۴۲۰
۵۷۰	سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی فضیلت	۴۲۱	۵۷۰	سورہ آل عمران کی آخری دس آیات کی فضیلت	۴۲۱
۵۷۱	باب ۲۵۷	۴۲۲	۵۷۱	باب ۲۵۷	۴۲۲
۵۷۱	قرآن کریم کو یاد رکھنے کا حکم	۴۲۲	۵۷۱	قرآن کریم کو یاد رکھنے کا حکم	۴۲۲
۵۷۳	تشریح	۴۲۳	۵۷۳	تشریح	۴۲۳
۵۷۳	باب ۲۵۸	۴۲۴	۵۷۳	باب ۲۵۸	۴۲۴
۵۷۳	خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے	۴۲۴	۵۷۳	خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے	۴۲۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۹۷	باب ۲۷۱		۵۸۶	باب ۲۶۶	
۵۹۷	قرآن مجید کو ترتیل کے ساتھ پڑھنے اور ایک رکعت میں ایک سے زیادہ سورتوں کے پڑھنے کی اجازت تشریح۔	۲۵۱	۵۸۶	سورۃ کہف اور آیۃ الکرسی کی فضیلت	۲۳۹
۵۹۹		۲۵۲	۵۸۷	آیت الکرسی کی فضیلت	۲۴۰
۶۰۰	باب ۲۷۲		۵۸۸	دیگر فوائد	۲۴۱
۶۰۰	قرأت کے متعلقات	۲۵۳	۵۸۸	باب ۲۷۷	
۶۰۲	احادیث پر تحریف قرآن کا الزام۔	۲۵۴	۵۸۸	سورۃ قل ہوا اللہ کی فضیلت	۲۴۲
۶۰۳	باب ۲۷۳		۵۹۰	سورۃ اخلاص کے تنہائی قرآن مجید ہونے کی وجہ	۲۴۳
۶۰۳	ان اوقات کا بیان جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔	۲۵۵	۵۹۰	باب ۲۷۸	
۶۱۱	اوقات ممنوعہ اور مکروہہ کی تفصیل۔	۲۵۶	۵۹۰	معوذتین پڑھنے کی فضیلت	۲۴۴
۶۱۱	قرن شیطان پر اعتراض کا جواب۔	۲۵۷	۵۹۰	حضرت ابن مسعود کی طرف معوذتین کے انکار کی نسبت	۲۴۵
۶۱۳	باب ۲۷۴		۵۹۱	باب ۲۷۹	
۶۱۳	نماز مغرب سے پہلے دو رکعتوں کا بیان	۲۵۸	۵۹۱	قرآن مجید پر عمل کرنے والے اور اس کی تعلیم دینے والے کی فضیلت۔	۲۴۶
۶۱۴	باب ۲۷۵		۵۹۳	حسد اور رشک کا معنی	۲۴۷
۶۱۴	نماز خوف کا بیان	۲۵۹	۵۹۳	باب ۲۸۰	
۶۱۸	نماز خوف کا قرآن مجید سے ثبوت	۲۶۰	۵۹۳	قرآن مجید کے سات حرفوں پر نازل ہونے کا مطلب۔	۲۴۸
۶۱۹	احاف کے نزدیک نماز خوف کا طریقہ۔	۲۶۱	۵۹۴	سات حرفوں پر نزول قرآن۔	۲۴۹
۶۱۹	ائمہ اربعہ کے مآخذ۔	۲۶۲	۵۹۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور تصرف کا ثبوت۔	۲۵۰
۶۲۰	امام ابو یوسف کا نظریہ۔	۲۶۳			

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۵۷	تجسرات عیدین میں امام ابو حنیفہ کا مسک	۴۸۵	۴۲۱	کتاب الجمعہ	
۴۶۰	مالکیہ کا مسک	۴۸۶			
۴۶۰	حنابلہ کا مسک	۴۸۷	۴۲۱	جمعہ کے دن کو جمعہ کہنے کی تحقیق	۴۶۲
۴۶۰	شافعیہ کا مسک	۴۸۸	۴۲۱	جمعہ کے مسائل اور احکام	۴۶۵
۴۶۰	عید گاہ جاتے وقت راستہ تبدیل کرنا	۴۸۹	۴۲۲	شہر کی شرط پر دلیل	۴۶۶
۴۶۹	عیدین میں عورتوں کا جانا	۴۹۰	۴۲۲	از علی پر اعتراضات کے جوابات	۴۶۰
۴۷۰	حضرت عائشہ کا حبشیوں کے کھیل کود	۴۹۱	۴۲۳	احناف کا مسک	۴۶۸
	کود بچنا		۴۲۳	شہر کی تعریف	۴۶۹
۴۷۱	عید کے دن حضرت عائشہ کے سامنے	۴۹۲	۴۲۶	جمعہ کے دن غسل کا حکم	۴۷۰
	بچوں کا گانا		۴۲۷	نماز جمعہ کے لیے جانے کا وقت	۴۷۱
۴۷۲	گانے کا شرعی حکم	۴۹۳	۴۲۸	دوران نعلیہ خاموش رہنے میں مذہب	۴۷۲
۴۷۵	غنا اور آلات موسیقی کے شرعی احکام کی تفصیل	۴۹۴	۴۲۸	ساعت جمعہ	۴۷۳
۴۷۶	احادیث اور آثار سے آلات لٹا کی حرمت	۴۹۵	۴۲۸	تفصیل جمعہ	۴۷۴
۴۸۶	نکاح اور عید کے موقع پر صرف دف بجانے کی اجازت	۴۹۶	۴۲۹	جمعہ کا وقت	۴۷۵
۴۸۷	فقہاء مالکیہ کا نظریہ	۴۹۷	۴۲۹	خطبہ جمعہ کے احکام	۴۷۶
۴۸۹	فقہاء حنبلیہ کا نظریہ	۴۹۸	۴۵۰	اشد اور رسول کا ضمیر واحد سے ذکر	۴۷۷
۴۹۰	فقہاء شافعیہ کا نظریہ	۴۹۹	۴۵۱	عبادت میں نئے طریقوں سے صحابہ کی نفرت	۴۷۸
۴۹۰	فقہاء اخناف کا نظریہ	۵۰۰		خطبہ جمعہ کے دوران تحیۃ المسجد پڑھنے میں مذہب	۴۷۹
۴۹۴	جماعہ موقف	۵۰۱	۴۵۴	تبلیغ اسلام اور تعلیم عقائد کی اہمیت	۴۸۰
۴۹۴	مجوزین موسیقی کے دلائل کا ضعف	۵۰۲	۴۵۴	نوافل کو قنصل سے پڑھنا	۴۸۱
۴۹۵	مجوزین موسیقی کا موقف	۵۰۳	۴۵۵	کتاب صلوٰۃ العیدین	
۴۹۶	مجوزین کے اہم دلائل کا ایک جائزہ	۵۰۴			
۴۹۰	مجوزین موسیقی کی دلیل	۵۰۵	۴۵۵	عید کا معنی	۴۸۲
۵۰۱	علامہ شامی کی عبارت سے موسیقی پر استدلال	۵۰۶	۴۵۶	احناف کے نزدیک عیدین کے احکام	۴۸۳
			۴۵۶	عیدین کے حکم میں ائمہ ثلاثہ کے مذاہب	۴۸۴

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
	قرآن کریم سے موسیقی پر استدلال۔	۴۰۲	۵۰۷	کی توجیہات۔	
۴۸۳	شیخ عبدالحق دہلوی کی جارات سے منالہ	۴۰۲	۵۰۸	منصب رسالت۔	
۴۸۸	آفرینی۔		۵۰۹	بعض شارحین کی نفرتیں۔	
۴۸۹	جواز موسیقی کے دلائل پر علامہ آلوسی کا تبصرہ	۴۰۳	۵۱۰	تبرکات کی اہمیت۔	
۴۹۲	ریڈیو، ٹی، وی، ویسی سی آر اور سینما	۴۰۴	۵۱۱	تکفین میں مذاہب۔	
۴۹۲	کا حکم۔		۵۱۲	احناف کے دلائل۔	
۴۹۵	کتاب صلوٰۃ الاستسقاء	۴۰۸	۵۱۳	عورت کا کفن۔	
۴۹۶	امام ابو حنیفہ کے موقف پر دلائل۔	۴۰۹	۵۱۴	نماز جنازہ پڑھنے کے طریقے میں	
۴۹۷	تشریح۔	۴۱۰	۵۱۵	مذاہب۔	
۴۹۸	کتاب الکسوف	۴۱۸	۵۱۶	نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھنے	
۵۰۱	امام ابو حنیفہ کی دلیل۔	۴۱۸	۵۱۷	کے دلائل کا تجزیہ۔	
۵۰۲	ائمہ ثلاثہ کی دلیل اور اس کا جواب۔	۴۱۹	۵۱۸	نماز جنازہ میں تسبیح پڑھنے	
۵۰۳	امام ابو حنیفہ کی تائید میں دیگر احادیث۔	۴۲۰	۵۱۹	کی ممانعت۔	
۵۰۴	اسلام میں سورج گرہن کی حیثیت۔	۴۲۵	۵۲۰	نماز جنازہ پڑھنے کے طریقے میں	
۵۰۵	نماز کسوف کا فلسفہ	۴۳۵	۵۲۱	احناف کا موقف۔	
۵۰۶	علم رسالت۔	۴۳۶	۵۲۲	شہاد۔	
۵۰۷	علم اکی کی وضاحت	۴۳۶	۵۲۳	درود شریف۔	
۵۰۸	علم رسول پر علم غیب کے اطلاق کے	۴۳۶	۵۲۴	مروجہ دعا کی دلیل۔	
۵۰۹	جواز یا عدم جواز کی بحث	۴۳۶	۵۲۵	میت کے بعض اجزاء پر نماز جنازہ	
۵۱۰	کلمات رسالت۔	۴۳۹	۵۲۶	میں مذاہب۔	
۵۱۱	جانوروں کے ساتھ سلوک۔	۴۳۹	۵۲۷	حادثہ میں فوت ہونے والے مسلمانوں	
۵۱۲	کتاب الجنائز	۴۴۰	۵۲۸	کی نماز جنازہ۔	
۵۱۳	مرنے والے کو کلمہ کی تلقین	۴۸۳	۵۲۹	دوبارہ نماز جنازہ پڑھنے میں مذاہب	
۵۱۴	زندہ لوگوں کے نوم سے میت پر غلاب	۴۸۳	۵۳۰	غائبانہ نماز جنازہ	
			۵۳۱	حدیث نجاشی کے جوابات۔	
			۵۳۲	غائبانہ نماز جنازہ کے عدم جواز پر	
			۵۳۳	احناف کے دلائل۔	

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۸۲۰	محل - الکحل آمیز دواؤں اور خون چڑھانے کا شرعی حکم۔	۵۶۵	۸۰۷	جنازہ کا تعدد	۵۴۴
۸۳۱	خون چڑھانے اور دیگر حرام اشیاء سے علاج کا بھلاز قرآن مجید سے۔	۵۶۶	۸۰۸	قبر پر نماز جنازہ۔	۵۴۵
۸۳۲	حرام اشیاء سے علاج کا احادیث سے ثبوت۔	۵۶۷	۸۰۹	جنازہ کو ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرنا۔	۵۴۶
۸۳۴	حرام چیزوں سے علاج کی ممانعت کی حدیث۔	۵۶۸	۸۰۹	دفن کے بعد میت کو قبر سے دوسری جگہ منتقل کرنا۔	۵۴۷
۸۳۸	حرام اور نجس اشیاء سے علاج کے بارے میں فقہاء کا نظریہ۔	۵۶۹	۸۰۹	عذر شرعی کی وجہ سے میت کو قبر سے منتقل کرنا۔	۵۴۸
۸۴۰	مالکیہ اور حنبلیہ کا نظریہ۔	۵۷۰	۸۱۰	امانت کے طور پر دفن کے بعد میت کو قبر سے منتقل کرنا۔	۵۴۹
۸۴۰	فقہاء حنفیہ کا نظریہ۔	۵۷۱	۸۱۰	جنازہ کی تعظیم کے لیے قیام۔	۵۵۰
۸۴۱	اس بات کا جواب کہ اقطاب کا تجزیہ قطعی ہے وہ حرام قطعی کے لیے مانع نہیں ہو سکتا۔	۵۷۲	۸۱۱	نماز جنازہ پڑھانے کے لیے امام کے کھڑے ہونے کا طریقہ۔	۵۵۱
۸۴۲	اس بات کا جواب کہ حصول شفا میں علم قطعی معتبر ہے۔	۵۷۳	۸۱۲	قبر میں میت کے نیچے کپڑا بچھانا۔	۵۵۲
۸۴۳	انسانی اعضاء کی پیوند کاری	۵۷۴	۸۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ۔	۵۵۳
۸۴۳	سید مودودی کی رائے۔	۵۷۵	۸۱۳	پختہ قبر بنانے کی ممانعت اور کوہن کی شکل بنانے کا استحباب	۵۵۴
۸۴۴	مفتی محمد شفیع کی رائے۔	۵۷۶	۸۱۴	قبر پر نام وغیرہ لکھنے کا حکم	۵۵۵
۸۴۵	شیخ نجیبی کی رائے۔	۵۷۷	۸۱۴	مزارات پر گنبد بنانے کا حکم	۵۵۶
۸۴۶	مردہ کے اعضاء سے پیوند کاری کا حکم۔	۵۷۸	۸۱۶	مزارات پر چادر چڑھانے کا حکم۔	۵۵۷
۸۴۹	حالت اضطرار میں پیوند کاری کا حکم۔	۵۷۹	۸۱۹	زیارت قبور کے شرعی احکام	۵۵۸
۸۵۰	کیا حالت اضطرار میں مردہ انسان	۵۸۰	۸۲۲	مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کا حکم	۵۵۹
			۸۲۳	پوسٹ مارٹم کا حکم۔	۵۶۰
			۸۲۴	سید مودودی کی رائے۔	۵۶۱
			۸۲۵	شیخ نجیبی کی رائے۔	۵۶۲
			۸۲۶	پوسٹ مارٹم کے مواقع۔	۵۶۳
			۸۲۶	پوسٹ مارٹم کے جواز اور عدم جواز کا	۵۶۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۸۷۵	کتاب الزکوٰۃ			کے اعضاء سے پیوند کاری کی جاسکتی ہے؟	
۸۷۵	زکوٰۃ کا لغوی اور شرعی معنی۔	۵۹۵	۸۵۵	دودھ اور خون سے علاج پر پیوند کاری	۵۸۱
۸۷۵	زکوٰۃ کی حکمتیں۔	۵۹۶		کے قیاس کا جواب۔	
۸۷۸	فرضیت زکوٰۃ کی تاریخ۔	۵۹۷	۸۵۶	اضطرار کی بنیاد پر بھی انسانی اعضاء سے علاج جائز نہیں۔	۵۸۲
۸۷۹	شرح زکوٰۃ۔	۵۹۸		اعضاء کی پیوند کاری کے سلسلے میں	۵۸۳
۸۸۱	زکوٰۃ کی اہمیت۔	۵۹۹	۸۵۶	علمائے اردن کا فتویٰ۔	
۸۸۲	نظام زکوٰۃ کی مرکزیت	۶۰۰		اعضاء کی پیوند کاری میں مصری علماء کی تحقیق۔	۵۸۴
۸۸۶	زرعی پیداوار کے نصاب زکوٰۃ میں فقہاء کے نظریات۔	۶۰۱	۸۵۷	اعضاء کی پیوند کاری پر بعض پاکستانی علماء کے دلائل۔	۵۸۵
۸۸۶	ائمہ ثلاثہ کا نظریہ۔	۶۰۲	۸۶۰	اعضاء کی پیوند کاری میں مصنف کا موقف اور بحث و نظر۔	۵۸۶
۸۸۷	امام ابو حنیفہ کا نظریہ۔	۶۰۳		حضور کے والدین کا ایمان۔	۵۸۷
۸۸۹	امام ابو حنیفہ کے نظریہ پر ایک خدشہ۔	۶۰۴	۸۶۲	آپ کے والدین اہل فترت سے تھے۔	۵۸۸
۸۹۰	سونے اور چاندی کا نصاب۔	۶۰۵	۸۶۷	آپ کے تمام اباد اور اُمہات اہل ایمان سے ہیں۔	۵۸۹
۸۹۲	نوٹ پر زکوٰۃ۔	۶۰۶	۸۶۸	آند، حضرت ابراہیم کے چچا تھے۔	۵۹۰
۸۹۳	شیوب ویل وغیرہ سے سیراب ہونے والی زمینیں۔	۶۰۷		ایک اشکال کا جواب۔	۵۹۱
۸۹۳	زیورات پر زکوٰۃ۔	۶۰۸	۸۷۱	تیسرا مسلک۔	۵۹۲
۸۹۵	یتیم کے مال پر زکوٰۃ میں مذاہب	۶۰۹	۸۷۲	عورتوں کا قبروں کی زیارت کرنا۔	۵۹۳
۸۹۶	قرض کے زکوٰۃ سے منہا ہونے میں مذاہب۔	۶۱۰	۸۷۳	خودکشی کرنے والے اور شبہید کی نماز جنازہ۔	۵۹۴
۸۹۷	میںادی قرض	۶۱۱			
۸۹۸	صنعتی اور کاروباری قرض۔	۶۱۲			
۸۹۸	ہاؤس بلڈنگ قانس کا پریشن کے قرض۔	۶۱۳			

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۹۲۲	باب ۲۸۱		۸۹۹	پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ	۶۱۴
۹۲۲	اہل دعیال پر خرچ کی فضیلت اور ان کے حقوق منافع کرنے کا گناہ۔	۶۲۷	۸۹۹	پراویڈنٹ فنڈ پر اضافے کے سود ہونے یا نہ ہونے کا حکم۔	۶۱۵
۹۲۳	باب ۲۸۲		۹۰۰	باب ۲۷۶	
۹۲۳	خرچ میں پہلے اپنی ذات سے ابتدا کرنا پھر اہل قرابت سے۔	۶۲۸	۹۰۰	صدقہ فطر	۶۱۶
۹۲۴	مدبر کی بیع میں مذاہب۔	۶۲۹	۹۰۳	صدقہ فطر کے حکم میں مذاہب۔	۶۱۷
۹۲۴	باب ۲۸۳		۹۰۴	گندم کے نصاب میں مذاہب۔	۶۱۸
۹۲۴	اقربار، خاوند، اولاد اور والدین پر خرچ کرنے کی فضیلت خواہ مشرک ہوں۔	۶۳۰	۹۰۴	نظریہ احناف پر دلائل۔	۶۱۹
۹۲۸	باب ۲۸۴		۹۰۷	باب ۲۷۷	
۹۲۸	میت کے لیے ایصالِ ثواب۔	۶۳۱	۹۰۷	زکوٰۃ نہ دینے کا گناہ۔	۶۲۰
۹۲۸	ایصالِ ثواب۔	۶۳۲	۹۱۳	گھوڑوں پر زکوٰۃ میں مذاہب۔	۶۲۱
۹۲۸	لیس للانسان الاماسی سے معارضہ کے جوابات۔	۶۳۳	۹۱۴	باب ۲۷۸	
۹۳۰	ایصالِ ثواب کے مصلحتی علماء مذہب کی تصریحات۔	۶۳۴	۹۱۴	عاطین زکوٰۃ کو راضی رکھنا۔	۶۲۲
۹۳۲	باب ۲۸۵		۹۱۴	عاطین زکوٰۃ کو راضی کرنے کی مصلحت۔	۶۲۳
۹۳۲	ہرنیکی صدقہ ہے۔	۶۳۵	۹۱۵	باب ۲۷۹	
۹۳۸	مال حرام سے صدقہ کا حکم	۶۳۶	۹۱۵	زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں پر عذاب شدید۔	۶۲۴
			۹۱۹	حضرت ابوذر کے نظریہ سے مشغول ہونا۔	۶۲۵
				پراسدال۔	
			۹۲۱	باب ۲۸۰	
			۹۲۱	خرچ کرنے والے کی فضیلت اور بشارت۔	۶۲۶

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۹۵۱	شوہر کے مال سے بغیر اجازت صدقہ کرنے کا مسئلہ۔	۶۴۷	۹۳۹	باب ۲۸۶	
۹۵۱	باب ۲۹۲		۹۳۹	صدقہ اور خیرات کی ترغیب۔	۶۴۷
۹۵۱	صدقہ کے ساتھ دیگر نیکیوں کی فضیلت	۶۴۸	۹۴۲	مسجد میں چندہ کرنا۔	۶۴۸
۹۵۲	حضرت ابو بکر صدیق کی فضیلت۔	۶۴۹	۹۴۳	بدعت حسنة پر استدلال۔	۶۴۹
۹۵۳	باب ۲۹۳		۹۴۴	باب ۲۸۷	
۹۵۳	خرچ کرنے کی فضیلت اور جمع کرنے کا ناپسندیدگی۔	۶۵۰	۹۴۴	کم صدقہ دینے والے کی مذمت کرنے سے ممانعت۔	۶۵۰
۹۵۴	باب ۲۹۴		۹۴۵	باب ۲۸۸	
۹۵۴	فقور اصدقہ دینے کی فضیلت۔	۶۵۱	۹۴۵	دودھ دینے والے جانور کو عاریتاً دینے کی فضیلت۔	۶۵۱
۹۵۴	باب ۲۹۵		۹۴۵	باب ۲۸۹	
۹۵۴	پوشیدگی کے ساتھ صدقہ دینے کی فضیلت۔	۶۵۲	۹۴۵	سختی اور بخیل کی مثال	۶۵۲
۹۵۵	باب ۲۹۶		۹۴۷	باب ۲۹۰	
۹۵۵	تندرست اور حریص انسان کا صدقہ	۶۵۳	۹۴۷	فاقی کو صدقہ دینے سے بھی ثواب مل جاتا ہے۔	۶۵۳
۹۵۶	باب ۲۹۷		۹۴۸	کسی کو بڑا جان کر اس کی مدد سے ہاتھ نہ روکے۔	۶۵۴
۹۵۶	اوپر والا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔	۶۵۴	۹۴۸	باب ۲۹۱	
۹۵۸	باب ۲۹۸		۹۴۸	مالک اور شوہر کے مال سے صدقہ دینا۔	۶۵۵
۹۵۸	سوال کرنے کی ممانعت۔	۶۵۵	۹۵۰	غیر اللہ کے ساتھ نامزد جانوروں کا حکم۔	۶۵۶

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۹۴۲	باب ۳۰۴		۹۴۲	سوال کرنے کے جواز اور عدم جواز کا محل۔	۶۵۶
۹۴۴	سوال نہ کرنے، صبر اور قناعت کی فضیلت۔	۶۶۰	۹۴۳	فوقِ فاروقی میں روایت حدیث میں احتیاط۔	۶۵۷
۹۴۵	فقر اور غنا۔	۶۶۱	۹۴۳	فقہ کی فضیلت۔	۶۵۸
۹۴۷	باب ۳۰۵		۹۴۴	انما انا قاسم کی تشریح۔	۶۵۹
۹۴۷	مؤلفۃ القلوب اور خوارج وغیرہ کا حکم۔	۶۶۲	۹۴۵	باب ۲۹۹	
۹۹۹	خلق رسول۔	۶۶۳	۹۴۵	سوال کرنے کا جواز۔	۶۶۰
۹۹۹	کرم رسول کے انداز	۶۶۴	۹۴۵	پیشہ ور گداگر۔	۶۶۱
۱۰۰۰	عہد رسالت میں اہانت کرنے والوں کو قتل نہ کرنے کی وجوہات	۶۶۵	۹۴۶	باب ۳۰۰	
۱۰۰۱	ائمہ کے نزدیک گستاخ رسول کا حکم۔	۶۶۶	۹۴۶	بغیر سوال کے لینے کا جواز۔	۶۶۲
۱۰۰۵	گستاخانہ کلام میں تاویل کی گنجائش۔	۶۶۷	۹۴۷	حکومت کے عطیات کا حکم۔	۶۶۳
۱۰۰۶	گستاخانہ کلام میں قرین کی نیت کی بحث۔	۶۶۸	۹۴۸	باب ۳۰۱	
۱۰۱۰	خوارج اور مقتولہ۔	۶۶۹	۹۴۸	حرص دنیا کی مذمت	۶۶۴
۱۰۱۰	باب ۳۰۶		۹۴۹	باب ۳۰۲	
۱۰۱۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر زکوٰۃ دینے میں مذاہب۔	۶۸۰	۹۴۹	قناعت کی فضیلت	۶۶۵
۱۰۱۴	آل رسول کو زکوٰۃ کا حرام ہونا۔	۶۸۱	۹۴۹	قناعت کی وضاحت۔	۶۶۶
۱۰۱۵	باب ۳۰۷		۹۴۹	باب ۳۰۳	
۱۰۱۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بنو ہاشم، اور بنو عبد المطلب کے لیے ہدیوں کا جواز۔	۶۸۲	۹۴۹	زینت دنیا سے فریب کھانے کی ممانعت۔	۶۶۷
			۹۴۹	تشریح۔	۶۶۸
			۹۴۹	وحی خفی۔	۶۶۹

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۰۲۳	غیر نبی کے لیے صلوٰۃ اور سلام کے مسئلہ میں علماء کی اُرادہ۔	۴۸۸	شرح -	۴۸۳
۱۰۲۴	حرف مدعا۔	۴۸۹	باب ۳۰۸	
۱۰۲۴	باب ۳۰۹		صدقہ لانے والے کو دیا دینا۔	۴۸۴
۱۰۲۴	زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی رکھنا۔	۴۹۰	غیر انبیاء پر استقلالاً صلوٰۃ پڑھنے میں مذاہب ائمہ۔	۴۸۵
۱۰۲۵	تشریح۔	۴۹۱	غیر انبیاء کے لیے استقلالاً لفظ صلوٰۃ استعمال نہ کرنے کے دلائل۔	۴۸۶
۱۰۲۶	مسجد میں ناز جنازہ کے متعلق ضمیمہ	۴۹۲	غیر نبی کے لیے صلوٰۃ بھیجنے والوں کے شبہات اور ان کے جوابات۔	۴۸۷
۱۰۲۳	مراجعہ اور مآخذ	۴۹۳		

نافس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM



شرح صحیح مسلم فہرست مضامین جلد ثالث

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۵۰	باب ۳۱۱ ہر ایک شہر میں اسی جگہ کی رویت ہلال معتبر ہونے کا بیان۔	۱۴	۳۲	عرض ناشر
۵۱	اختلاف مطالع میں مذاہب ائمہ۔	۱۵	۳۵	کتاب الصیام
۵۲	رویت ہلال کے لیے طرقت موجبہ شرعیہ۔	۱۶	۳۵	روزے کا لغوی اور شرعی معنی
۵۶	رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کا طریقہ کار	۱۷	۳۵	روزے کی شرائط اور اقسام
۵۷	رویت ہلال کمیٹی کے اعلان کے بارے میں مصنف کا موقف اور بحث و نظر۔	۱۸	۳۶	روزے کی تاریخ
۶۱	مرکزی چیمبر میں کروڑوں کمیٹی کی اطلاع ہلال کی صورت میں شرعی طریقہ کار کی بحث۔	۱۹	۳۸	روزے کی حکمتیں
۶۳	رویت ہلال کے اعلان پر عمل کرنے کا شرعی ثبوت۔	۲۰	۳۹	نظائر رمضان کو بلا اضافت استعمال کرنیکی بحث۔
۶۸	رویت ہلال کے ملک گیر اعلان پر بحث	۲۱	۳۹	شیاطین کو مقید کرنے کی وضاحت۔
۷۰	حدیث کریب سے رویت ہلال کے اعلان پر اعتراض کا جواب۔	۲۲	۳۹	باب ۳۱۰
۷۲	بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع معتبر ہے۔	۲۳	۴۰	چاند دیکھ کر روزہ رکھنا، چاند دیکھ کر روزہ انکار کرنا اور چاند نظر نہ آئے تو تیس روزے پورے کرنا۔
۷۴	ریڈیو اور ٹی۔ وی پر دیگر احکام شرعیہ کے اعلانات پر عمل کرنے کی شرعی حیثیت۔	۲۴	۴۱	چاند دیکھنے کے بعد کی دعا
۷۵	باب ۳۱۲ چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں ہے۔	۲۵	۴۲	رویت ہلال میں مذاہب ائمہ
۷۶	باب ۳۱۳ عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے۔	۲۶	۴۳	سودی عرب کے حساب سے روزے رکھنا
			۴۴	پاکستان آیا تو عید کس حساب سے کرے گا؟
			۴۵	پاکستان سے روزے رکھنا ہوا سودی عرب گیا تو عید کس حساب سے کرے گا؟
			۴۶	سودی عرب سے عید کے دن سوار ہو کر پاکستان آیا اور یہاں رمضان ہے؟
			۴۷

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۰۳	ترجمہ الباب پر دلیل۔	۴۳	۷۷	باب ۳۱۴	
۱۰۴	باب ۳۲۰		۷۷	طلوع فجر سے روزے کا شروع اور طلوع فجر	۲۷
۱۰۴	روزے میں عمل از دواج کی حرمت اور کفار کے	۴۵		تک سحری کھانے کا حجاز۔	
	کا جواب۔		۸۱	فجر کے وقت سے پہلے اذان دینے میں مذاہب۔	۲۸
۱۰۶	روزے کے کفارے میں مذاہب۔	۴۶	۸۱	باب ۳۱۵	
۱۰۶	روزے میں الجکشن لگوانے کا حکم۔	۴۷	۸۱	سحری کی فضیلت اور استحباب۔	۲۹
۱۰۷	افلاس کی وجہ سے کفارہ ساقط نہیں ہوتا۔	۴۸	۸۳	سحری کی فضیلت۔	۳۰
۱۰۸	باب ۳۲۱		۸۴	باب ۳۱۶	
۱۰۸	سفر شریعی میں روزہ رکھنے اور روزہ نہ رکھنے کی رخصت۔	۴۹	۸۴	روزہ پورے ہونے کا وقت۔	۳۱
۱۱۶	سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے	۵۰	۸۵	غروب آفتاب کی ملامت۔	۳۲
	میں مذاہب۔		۸۶	عالم کو متنبہ کرنا۔	۳۳
۱۱۶	مستسل نقلی روزوں کا حکم۔	۵۱	۸۶	باب ۳۱۷	
۱۱۶	باب ۳۲۲		۸۶	صوم وصال کی ممانعت	۳۴
۱۱۶	حاجی کے لیے عرفہ کے دن میدان عرفات میں	۵۲	۸۹	صوم وصال کا معنی۔	۳۵
	روزہ نہ رکھنے کا استحباب۔		۸۹	صوم وصال میں مذاہب	۳۶
۱۱۸	یوم عرفہ کے روزے میں مذاہب۔	۵۳	۸۹	حضور کے صوم وصال پر ایک اشکال کا جواب	۳۷
۱۱۸	باب ۳۲۳		۸۹	حضور کی مثل کی تحقیق۔	۳۸
۱۱۸	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا۔	۵۴	۹۰	انتفاع نظیر۔	۳۹
۱۲۷	عاشورہ کے روزے کا حکم۔	۵۵	۹۲	باب ۳۱۸	
۱۲۸	یوم عاشورہ کی فضیلت۔	۵۶	۹۲	روزے میں اپنی بیوی کا برسر لینا منع نہیں ہے	۴۰
۱۲۸	باب ۳۲۴			بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔	
۱۲۸	عید کے ایام میں روزہ رکھنے کی حرمت۔	۵۷	۹۵	روزے میں بوسہ لینے میں مذاہب۔	۴۱
۱۳۰	عید کے دن روزہ رکھنے میں مذاہب	۵۸	۹۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منہر ونب کی	۴۲
	اور مسائل۔			تحقیق۔	
۱۳۰	باب ۳۲۵		۱۰۱	باب ۳۱۹	
۱۳۰	ایام تشریق میں روزے رکھنے کی حرمت۔	۵۹	۱۰۱	حالت جنابت میں اگر فجر ہو جائے تو روزہ	۴۳
۱۳۱	ایام تشریق کے روزے میں مذاہب۔	۶۰		صحیح ہے۔	

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۳۲	روزہ دار کو جب کھانے کے لیے بلایا جائے یا اُسے کوئی گالی دے تو اس کا میں روزہ دار ہوں کہنا مستحب ہے۔	۴۳	باب ۳۲۶	۶۱
	باب ۳۳۱		بالخصوص جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت	۶۲
۱۳۳	روزے کی فضیلت۔	۴۴	باب ۳۲۷	۶۳
۱۳۵	فرمان باری "روزہ میرے لیے ہے" کی دس وجوہات۔	۴۵	وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کے منسوخ ہونے کا بیان۔	۶۴
۱۳۶	روزہ دار کے منہ کی بو کے فضائل اور مسائل	۴۶	دائمی مرض اور سخت بڑھاپے کی بناء پر روزے کا فدیہ۔	۶۵
۱۳۷	فرمان رسالت "روزہ وصال ہے" کی تشریح	۴۷	باب ۳۲۸	۶۶
	باب ۳۳۲		سفر یا مرض وغیرہ کی بناء پر روزہ قضا کرنے کی تفصیل۔	۶۷
۱۳۷	جو شخص ماہِ خدا میں بغیر کسی تکلیف کے روزہ رکھ سکتا ہو اس کے روزے کی فضیلت۔	۴۸	باب ۳۲۹	۶۸
	باب ۳۳۳		میت کی طرف سے روزے رکھنے کا حکم	۶۹
۱۳۸	زوال سے قبل نفلی روزے کی صحت اور بلا غدر اس کے توڑنے کا جواز۔	۴۹	میت کی طرف سے روزے رکھنے میں مذاہب ائمہ۔	۷۰
۱۳۹	نفلی روزے کی قضا میں مذاہب	۵۰	علامہ نووی کی بحث۔	۷۱
۱۵۰	امام ابو حنیفہ کے دلائل اور امام شافعی کے جوابات۔	۵۱	علامہ نووی کی بحث کے جوابات۔	۷۲
	باب ۳۳۴		میت کی طرف سے قضا نہ کرنے میں امام شافعی کی تحقیق۔	۷۳
۱۵۱	بھول کر کھانے پینے اور جماع سے روزے کا نہ ٹوٹنا۔	۵۲	باب ۳۳۰	
۱۵۱	روزے میں بھول کر کھانے پینے والے کے بارے میں مذاہب۔	۵۳		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۸۳	علامہ ابن عابدین شامی کا نظریہ۔	۱۰۰	باب ۳۳۵	
۱۸۴	علامہ علی قاری کا نظریہ۔	۱۰۱		
۱۸۴	محفل میلاد کے استحباب پر علامہ علی قاری کے دلائل۔	۱۰۲	۱۵۱ رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں نبی صلی اللہ	۸۳
۱۸۶	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا نظریہ۔	۱۰۳	علیہ وسلم کے روزوں کا بیان اور استحباب۔	
۱۸۶	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا نظریہ۔	۱۰۴	باب ۳۳۶	
۱۸۸	شیخ رشید احمد گنگوہی کا نظریہ۔	۱۰۵		
۱۸۸	نواب جموں پالی کا نظریہ۔	۱۰۶	۱۵۵ صوم دھرم کی ممانعت اور صوم داؤدی کی فضیلت۔	۸۵
۱۸۸	محفل میلاد کی ابتداء	۱۰۷	۱۶۳ صوم دھرم میں مذاہب۔	۸۶
۱۹۰	آخری گزارش۔	۱۰۸	باب ۳۳۷	
	باب ۳۳۸			
۱۹۰	شعبان کے روزوں کا بیان۔	۱۰۹	۱۶۵ ہر مہینے میں تین روزے اور یوم عرفہ عاشورہ،	۸۷
	باب ۳۳۹		پیر اور جمعرات کے روزوں کا استحباب۔	
۱۹۲	محرم کے روزوں کی فضیلت	۱۱۰	۱۶۸ ایام بقیہ۔	۸۸
	باب ۳۴۰			
۱۹۳	رمضان شریف کے بعد شوال کے چھ روزوں	۱۱۱	۱۶۸ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کا طریقہ۔	۸۹
	کی فضیلت۔		۱۶۹ پیر اور جمعرات کے روزے۔	۹۰
۱۹۴	شوال کے چھ روزوں میں مذاہب اربعہ	۱۱۲	۱۶۹ یوم میلاد النبی کی خوشی	۹۱
	اخلاف کے مذاہب کی وضاحت۔	۱۱۳	۱۶۹ محافل میلاد کی شرعی حیثیت	۹۲
	باب ۳۴۱			
۱۹۶	شب قدر کی فضیلت اور اس کے وقوع کا	۱۱۴	۱۷۱ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جواز اور استحسان	۹۳
	بیان		پر دلائل۔	
۲۰۳	لیلة القدر کا لغوی اور عرفی معنی۔	۱۱۵	۱۷۲ علامہ سیوطی کے دلائل۔	۹۴
۲۰۴	لیلة القدر کے فضائل۔	۱۱۶	۱۷۶ علامہ ابن السحاج کے دلائل۔	۹۵
			۱۷۸ علامہ ابن السحاج کے شبہات اور ان کے جوابات	۹۶
			۱۸۱ ماہ ربیع الاول اور پیر کے دن میں آپ کی ولادت	۹۷
			کی وجہ۔	
			۱۸۲ علامہ ابن السحاج کی عبارات پر علامہ یوسف	۹۸
			صالحی کا تبصرہ۔	
			۱۸۲ علامہ علی کے دلائل۔	۹۹

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۲۷	ماہ رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کی جدوجہد۔	۲۰۶	فرشتوں کو زمین پر نازل کرنے کی حکمتیں۔	۱۱۷
		۲۰۸	کم عبادت پر زیادہ اجر کیوں ہے؟	۱۱۸
		۲۰۸	ماہ رمضان اور لیلۃ القدر۔	۱۱۹
		۲۰۹	لیلۃ القدر میں مذاہب۔	۱۲۰
۲۲۸	عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کا حکم۔	۲۱۰	ستائیسویں شب پر قرآن۔	۱۲۱
۲۲۸	عشرہ ذی الحجہ کے روزوں کے حکم کی وضاحت	۲۱۱	شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمتیں۔	۱۲۲
		۲۱۱	علم رسالت اور شب قدر۔	۱۲۳
۲۳۰	کتاب الحج	۲۱۳	اختلاف مطالع اور شب قدر۔	۱۲۴
۲۳۰	حج کا لغوی اور شرعی معنی	۲۱۴	قطبین میں روزے اور شب قدر۔	۱۲۵
۲۳۰	کعبہ پہلا عبادت کا گھر۔	۲۱۵	لیلۃ القدر میں عبادت کا طریقہ۔	۱۲۶
۲۳۱	یادگار ابراہیم۔	۲۱۶	ثواب میں اضافہ	۱۲۷
۲۳۲	حج کا فلسفہ۔	۲۱۶	گناہ میں اضافہ	۱۲۸
۲۳۳	روحانی لذتیں۔	۲۱۷	فرشتوں کا سلام۔	۱۲۹
۲۳۴	جغرافیائی اکائی کے بجائے اسلامی وحدت	۲۱۸	کتاب الاعتکاف	
۲۳۱	اسلامی علوم و فنون کی نشر و اشاعت۔	۲۲۰	اعتکاف کا لغوی اور شرعی معنی۔	۱۳۰
۲۳۲	باہمی تعاون اور اتحاد کی روح	۲۲۰	اعتکاف کی تعریف اور اقسام	۱۳۱
۲۳۲	گناہوں سے برأت اور پاکیزگی۔	۲۲۱	اعتکاف میں مذاہب ائمہ۔	۱۳۲
۲۳۵	توبہ اور استغفار میں فریقہ حج کی خصوصیات	۲۲۲	اعتکاف میں احناف کا نظریہ۔	۱۳۳
۲۳۶	انعام کی نشاۃ ثانیہ۔	۲۲۲	اعتکاف سنت کی شرائط	۱۳۴
۲۳۶	ذمہ داریوں کا احساس۔	۲۲۳	اعتکاف فرض کے احکام	۱۳۵
۲۳۶	دشمنوں سے دوستی۔	۲۲۴	اعتکاف نفل کے احکام	۱۳۶
۲۳۶	مساوات۔	۲۲۵	گرمی کی وجہ سے اعتکاف میں غسل کا حکم	۱۳۷
۲۳۷	کسب حلال۔	۲۲۶	صحیح اعتکاف کی شرائط	۱۳۸
		۲۲۶	اعتکاف کی ابتداء کا وقت	۱۳۹
			باب ۳۴۲	
۲۳۷	باب ۳۴۲			
۲۳۷	محرم کے لباس کے احکام۔	۱۵۸		

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۲۶۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بارے میں فقہاء اسلام کی آراء	۲۴۲	عمرہ کے حکم میں مذاہب	۱۵۹
۲۷۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر قرآن مجید کے دلائل	۲۴۳	حج کے فرائض یا تاخیر سے وجوب میں مذاہب	۱۶۰
۲۷۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر احادیث سے دلائل	۲۴۴	مذاہب اربعہ میں احرام کی کیفیت	۱۶۱
۲۷۳	اجتہادی خطاب منصب نبوت کے خلاف نہیں ہے	۲۴۶	وحی غنی یا وحی غیر متلو کی تحقیق رجحیت (حدیث)	۱۶۲
۲۷۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد، اتباع وحی کے خلاف نہیں ہے	۲۴۷	وحی غنی کی ضرورت	۱۶۳
۲۷۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر اعتراضات کے جوابات	۲۴۸	وحی غنی پر اعتراضات کے جوابات	۱۶۴
۲۷۷	احادیث میں اختلاف وحی ہونے کے خلاف نہیں ہے	۲۴۹	وحی غنی پر دلائل	۱۶۵
۲۷۸	برق صاحب کے رجوع کا اعتراف	۲۵۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولی الامر کا فرق	۱۶۶
۲۷۹	باب ۳۲۵	۲۵۱	اولی الامر کی اطاعت، اطاعت رسول کے تابع ہے	۱۶۷
۲۸۰	مواقیت حج	۲۵۲	اطاعت اولی الامر کے غیر مقصود ہونے کی دوسری دلیل	۱۶۸
۲۸۱	میتقات کا لغوی اور شرعی معنی	۲۵۳	اولی الامر کی اطاعت کا دائرہ	۱۶۹
۲۸۲	میتقات سے گزرنے کے حکم میں مذاہب اربعہ	۲۵۴	اولی الامر کا مصداق	۱۷۰
۲۸۳	احناف کا موقف	۲۵۵	اولی الامر سے اختلاف	۱۷۱
۲۸۵	احرام کا فلسفہ	۲۵۶	قرآنی احکام کے علاوہ احکام دینیہ کا مصدر	۱۷۲
۲۸۶	باب ۳۲۶	۲۵۷	منصب رسالت	۱۷۳
۲۸۷	تلبیہ کا طریقہ اور اس کا وقت	۲۵۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریفی حیثیت	۱۷۴
۲۸۸	اہل کائنات اور شرعی معنی	۲۵۹	بنیہ الفاظ کے وحی کا ثبوت	۱۷۵
۲۸۹	تلبیہ کے حکم میں مذاہب اربعہ	۲۶۰	دو طریقوں (حلی اور غنی) سے وحی نازل کرنے کی وجہ	۱۷۶
۲۹۰	تلبیہ کے اوقات اور احکام	۲۶۱	وحی غنی کی حفاظت کی ضمانت نہ دینے کی وجہ	۱۷۷
۲۹۱		۲۶۲	حفاظت حدیث میں صحابہ کا اہتمام	۱۷۸
۲۹۲		۲۶۳	وحی غنی اور اجتہاد	۱۷۹
۲۹۳		۲۶۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کے بعد میں فقہاء مجتہدین کی آراء	۱۸۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۹۸	باب ۳۴۷	۲۸۹	۳۰۴	پر اعتراض کے جوابات۔	۳۰۴
۱۹۹	اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ سے احرام باندھنے کا حکم۔	۲۸۹	۳۰۵	باب ۳۵۰	۳۰۵
۲۰۰	جھوٹ کی تعریف۔	۲۹۰	۳۰۶	نہشت	۳۰۶
۲۰۱	فائدہ	۲۹۰	۳۱۳	محرّم کے لیے خشکی (جنگل) کے شکار کی ممانعت	۳۱۳
۲۰۲	باب ۳۴۸	۲۹۰	۳۱۴	خشکی کے شکار۔	۳۱۴
۲۰۳	جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو اسی وقت احرام باندھنے کی تفصیلت۔	۲۹۰	۳۱۵	محرّم کے لیے خشکی کے شکار کھانے میں مذاہب اربعہ۔	۳۱۵
۲۰۴	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھنے کی جگہ میں اختلاف روایات	۲۹۲	۳۱۶	احناف کا نظریہ۔	۳۱۶
۲۰۵	رکن یمانی کی تعظیم کی وجہ۔	۲۹۳	۳۱۷	احناف کے دلائل۔	۳۱۷
۲۰۶	احرام کے لباس کو رنگنے کا جواز	۲۹۴	۳۱۸	شوافع اور دوسرے ائمہ کی دلیل۔	۳۱۸
۲۰۷	خضاب کا حکم۔	۲۹۴	۳۱۹	حضرت مصعب بن جہام کی روایت کا جواب۔	۳۱۹
۲۰۸	احرام سے پہلے خوشبو لگانے کا استحباب۔	۲۹۵	۳۲۰	اجتہاد کی تحقیق۔	۳۲۰
۲۰۹	احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگانے میں مذاہب ائمہ	۳۰۰	۳۲۱	اجتہاد کا لغوی اور شرعی معنی۔	۳۲۱
۲۱۰	احناف کی مؤید احادیث۔	۳۰۱	۳۲۲	قرآن مجید سے اجتہاد پر دلائل۔	۳۲۲
۲۱۱	محرّم کے پھول سوگھنے میں مذاہب اربعہ۔	۳۰۲	۳۲۳	احادیث سے اجتہاد پر دلائل۔	۳۲۳
۲۱۲	کیا ازدواج مطہرات میں دنوں کی تقسیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھی؟	۳۰۳	۳۲۴	شرائط اجتہاد	۳۲۴
۲۱۳	جن ازدواج سے نکاح اور رخصتی ہوئی ان کی تعداد۔	۳۰۳	۳۲۵	اجتہاد میں تجزی اور تقسیم	۳۲۵
۲۱۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازدواج	۳۰۴	۳۲۶	دائرۃ اجتہاد	۳۲۶
			۳۲۷	طبقات مجتہدین۔	۳۲۷
			۳۲۸	اصول اجتہاد کے واضح صرف ائمہ اربعہ ہیں	۳۲۸
			۳۲۹	ائمہ اربعہ کا اختلاف رحمت ہے۔	۳۲۹
			۳۳۰	عصر حاضر میں اجتہاد	۳۳۰
			۳۳۱	تعطیل کا لغوی معنی۔	۳۳۱
			۳۳۲	تعطیل کا اصطلاحی معنی۔	۳۳۲
			۳۳۳	تعطیل کا سبب۔	۳۳۳
			۳۳۴	تعطیل اور علماء راسخین کی موافقت۔	۳۳۴
			۳۳۵	تعطیل کی وسعت۔	۳۳۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۳۶	تقلید واجب اور تقلید حرام	۳۳۱	۲۵۵	احادیث سے عام کتے کے حرام ہونے کا ثبوت۔	۳۵۵
۲۳۷	اگر امام کا قول حدیث کے خلاف ہو تو حدیث صحیح پر عمل کرنا تقلید کے خلاف نہیں ہے۔	۳۳۲	۲۵۶	فقہاء اسلام کے حوالوں سے عام کتوں کے حرام ہونے کا ثبوت۔	۳۵۵
۲۳۸	قول امام کے خلاف حدیث پر عمل کرنے کی شرائط	۳۳۳	۲۵۷	بعض علماء کا عام کتے کو حلال کہنے میں تفرد۔	۳۵۶
۲۳۹	تقلید کی ضرورت	۳۳۴	۲۵۸	حرم میں تقاضا لینے میں مذاہب اور احناف کا موقف	۳۵۷
۲۴۰	تقلید پر دلائل۔	۳۳۶	۲۵۹	باب ۳۵۲	
۲۴۱	ایک مقلد کے لیے متعدد دائرہ کی تقلید کا عدم جواز اور تقلید شخصی کا وجوب۔	۳۳۷	۲۶۰	تکلیف لاحق ہونے کی وجہ سے محرم کو سر منڈانے کی اجازت اور اس پر فدیہ کا بیان۔	۳۵۷
۲۴۲	تقلید شخصی پر شیخ ابن تیمیہ کی تصریحات۔	۳۳۸	۲۶۱	احادیث میں تطبیق	۳۶۱
۲۴۳	کن صورتوں میں مقلد دوسرے امام کے قول پر عمل کر سکتا ہے۔	۳۴۰	۲۶۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شارع ہونا اور آپ کا اجتہاد۔	۳۶۱
۲۴۴	فقہ حنفی کی ترجیح	۳۴۱	۲۶۳	مسئلہ احصار میں احناف کی تائید۔	۳۶۱
۲۴۵	تقلید پر سوالات اور ان کے جوابات۔	۳۴۲	۲۶۴	سر کے بالوں کے علاوہ باقی بالوں کے موٹنے میں مذاہب۔	۳۶۲
۲۴۶	عام مسلمانوں کا تقلید کے بغیر گزارہ نہیں ہے۔	۳۴۳	۲۶۵	محرم کے سر منڈانے سے متعلق مسائل۔	۳۶۲
۲۴۷	باب ۳۵۱		۲۶۶	باب ۳۵۲	
۲۴۸	محرم اور غیر محرم کے لیے خرم اور غیر خرم میں جن جانوروں کا مارنا جائز ہے۔	۳۴۵	۲۶۷	محرم کو کچھنے لگانے کا جواز۔	۳۶۳
۲۴۹	موزی جانوروں کی تعداد۔	۳۴۶	۲۶۸	کچھنے لگانے میں مذاہب۔	۳۶۳
۲۵۰	موزی جانوروں کو قتل کرنے میں ائمہ مذاہب کے مذاہب۔	۳۴۹	۲۶۹	باب ۳۵۳	
۲۵۱	موزی جانوروں کے قتل میں احناف کا مذہب۔	۳۵۰	۲۷۰	محرم کے لیے آنکھوں کا علاج کرانے کا جواز۔	۳۶۴
۲۵۲	کتے اور کتے وغیرہ کو فاسق کہنے کی وجہ۔	۳۵۱	۲۷۱	محرم کے علاج میں مذاہب۔	۳۶۴
۲۵۳	عام کتے اور زراغ (غراب زراغ) میں فرق۔	۳۵۱	۲۷۲	محرم کے علاج میں احناف کا موقف	۳۶۵
۲۵۴	کتے کی اقسام اور عقوبت کا حکم۔	۳۵۲	۲۷۳	باب ۳۵۴	
۲۵۵	قرآن مجید سے عام کتے کے حرام ہونے کا ثبوت۔	۳۵۳	۲۷۴	باب ۳۵۵	
			۲۷۵	محرم کو غسل کی اجازت۔	۳۶۵

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۳۵۹	۳۶۶	محرّم کے غسل سے متعلق مسائل اور احکام	۲۷۱
		۳۶۷	محرّم کا خوشبودار صابن سے غسل اور شہیرے	۲۷۲
۳۷۸	احرام کی اقسام		سرد مومنے کا حکم۔	
۳۹۸	افراد، تمتع اور قرآن کے معنی		باب ۳۵۶	
۳۹۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج میں ائمہ کا	۳۶۷	محرّم کی موت کے بعد کے احکام۔	۲۷۳
	اختلاف آیا آپ کا حج افراد تھا، تمتع تھا یا	۳۷۱	محرّم کی تحقیق میں مذاہب اور موقف اخلاف	۲۷۴
	قرآن؟		کی وضاحت۔	
۳۹۸	آپ کے حج میں روایات کے اختلاف	۳۷۲	امام شافعی اور امام احمد کی پیش کردہ حدیث کا	۲۷۵
	کی توجہ۔		جواب۔	
۳۹۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے قرآن	۳۷۲	تحقیق میں محرّم کا سر ڈھانپنے کی بحث۔	۲۷۶
	ہونے پر دلائل اور افراد اور تمتع کی روایات	۳۷۳	مردہ محرّم کا سر ڈھانپنے میں امام شافعی اور امام	۲۷۷
	کے جوابات۔		احمد کا نظریہ۔	
۴۰۴	افراد، تمتع اور قرآن میں مذاہب ائمہ۔	۳۷۳	علامہ نووی کے اعتراض کا جواب۔	۲۷۸
۴۰۶	افضلیت قرآن پر اخلاف کے دلائل۔	۳۷۴	محرّم کی وفات کے بعد بھی اجر کی توقع۔	۲۷۹
۴۰۸	بعض شارحین کا حج کی مستلزم روایات کی تطبیق		باب ۳۵۷	
	میں تسامح۔	۲۹۳	محرّم کا شرط لگانا کہ اگر میں بیمار ہوا تو احرام کھول	۲۸۰
	ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔	۲۹۴	دول لگا۔	
۴۱۲	قرآن میں طواف کے متعلق ائمہ کے مذاہب۔	۲۹۵	احرام کی نیت میں بحق مرض کی بناء پر احرام کھونے	۲۸۱
۴۱۳	قرآن میں دو طوافوں پر اخلاف کا احادیث		کی شرط میں مذاہب۔	
	سے استدلال۔	۲۹۶	شوافع اور حنابلہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔	۲۸۲
۴۱۴	ہدی روانہ کرنے والے تمتع کے حلال ہونے		باب ۳۵۸	
	میں مذاہب ائمہ۔	۲۹۷	حیض اور نفاس والی عورتوں کے احرام کا بیان۔	۲۸۳
۴۱۵	شوافع اور مالکیہ کے دلائل۔	۲۹۸	حیض والی عورت کے احرام میں مذاہب۔	۲۸۴
۴۱۵	شوافع اور مالکیہ کے دلائل کا جواب۔	۳۰۰	
۴۱۶	حنابلہ کے دلائل۔	۳۰۱		
۴۱۷	اخلاف کے دلائل۔			
۴۱۸	علم رسالت پر اعتراض اور افضلیت تمتع پر			

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۴۴۰	احرام کو معلق کرنے کا بیان۔	۴۱۸	امام احمد کی دلیل کا جواب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر دلیل۔	۴۱۸
۴۴۳	احرام کو معلق کرنے کی وضاحت۔	۴۱۹	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اپنے حج تمتع میں ہری کی نفی کرنے کی توجیہ۔	۴۲۰
	باب ۳۶۲		طواف کے لیے طہارت کی شرط میں مذاہب	۴۲۰
۴۴۴	حج تمتع کا جواز	۴۲۰	عورت کا بغیر عرقم کے حج کرنا۔	۴۲۱
۴۴۹	تمتع کے بارے میں حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کے مذاکرہ کی تفصیل۔	۴۲۱	مکہ میں عمرہ کرنے والے کے میقات میں مذاہب	۴۲۱
۴۵۰	حج کے احرام کو فسخ کرنے کی صحابہ کے ساتھ خصوصیت۔	۴۲۲	حج کے احرام کو عمرہ کے ساتھ تبدیلی کرنے میں مذاہب ائمہ۔	۴۲۲
۴۵۰	عمرہ پر تمتع کا اطلاق	۴۲۳	امام احمد کی موافقت میں شیخ ابن تیمیہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔	۴۲۴
	باب ۳۶۳		حضرت عمر کے تمتع سے منع کرنے کی تاویلات اور توجیہات۔	۴۲۵
۴۵۱	تمتع کرنے والے پر قربانی یا دس روزوں کے واجب ہونے کا بیان۔	۴۲۴	باب ۳۶۰	
۴۵۲	قرآن اور تمتع کی روایات میں تطبیق۔	۴۲۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا بیان۔	۴۲۶
۴۵۳	تمتع کی ہری کے لیے شرائط۔	۴۲۶	ہر شخص سے حسب مرتبہ سکوک کرنا۔	۴۲۶
۴۵۴	ہری کی بجائے روزے رکھنے میں مذاہب ائمہ۔	۴۲۷	نا بیٹا کی امامت میں مذاہب ائمہ۔	۴۲۷
۴۵۴	قرآن اور تمتع میں ہری کی جگہ روزے رکھنے میں اخلاف کا موقف۔	۴۲۸	رکعات طواف میں شوافع کے اقوال۔	۴۲۸
	باب ۳۶۴		رکعات طواف میں احناف کا نظریہ۔	۴۲۸
۴۵۴	قارن کے احرام کھولنے کا وقت۔	۴۲۹	صفا اور مردہ کی سعی میں مذاہب	۴۲۸
۴۵۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے قرآن پورے پر دلیل۔	۴۳۰	خاندن کی اجازت کے بغیر عورت سے ملنے کے لیے آنے کا حکم۔	۴۳۸
	باب ۳۶۵		حج میں دو نمازوں کو جمع کرنے کا حکم۔	۴۳۹
۴۵۶	احصار کے وقت احرام کھولنے کا جواز اور قرآن کا بیان۔	۴۳۱	مزدلفہ میں رات گزارنے کا حکم۔	۴۴۰
			باب ۳۶۱	

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۴۵۹	قیاس اور اجتہاد پر ایک دلیل۔	۴۵۹	باب ۳۶۱	۴۵۹
۴۵۹	احصار (حج میں رکاوٹ) میں احناف کا موقف۔	۴۵۹	باب ۳۶۲	۴۵۹
۴۵۹	قرآن میں دو طوافوں پر اعتراض کا جواب۔	۴۵۹	باب ۳۶۳	۴۵۹
۴۵۹	افراد اور قرآن	۴۵۹	باب ۳۶۴	۴۵۹
۴۵۹	افراد اور قرآن کی متعارض روایات کے جوابات	۴۵۹	باب ۳۶۵	۴۵۹
۴۵۹	طواف قدم اور اس کے بعد سہی کا استحباب۔	۴۵۹	باب ۳۶۶	۴۵۹
۴۵۹	طواف قدم میں مذاہب۔	۴۵۹	باب ۳۶۷	۴۵۹
۴۵۹	حضرت ابن عباس پر بعض تابعین کے اعتراض کی وجہ	۴۵۹	باب ۳۶۸	۴۵۹
۴۵۹	عمرہ کرنے والا سعی سے اور حج کرنے والا	۴۵۹	باب ۳۶۹	۴۵۹
۴۵۹	طواف قدم سے پہلے احرام نہیں کھول سکتا۔	۴۵۹	باب ۳۷۰	۴۵۹
۴۵۹	حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کا جواز۔	۴۵۹	باب ۳۷۱	۴۵۹
۴۵۹	کفار کے مہینوں کو مؤخر کرنے کی وجہ۔	۴۵۹	باب ۳۷۲	۴۵۹
۴۵۹	احرام کے وقت قربانی میں اشعار کرنا اور قلاو	۴۵۹	باب ۳۷۳	۴۵۹
۴۵۹	مسئلہ اشعار میں شوافع کا احناف پر اعتراض۔	۴۵۹	باب ۳۷۴	۴۵۹
۴۵۹	مسئلہ اشعار میں احناف کا جواب۔	۴۵۹	باب ۳۷۵	۴۵۹
۴۵۹	حضرت ابن عباس سے لوگوں کا کہنا کہ آپ کے فتویٰ نے لوگوں کو پریشان کر دیا۔	۴۵۹	باب ۳۷۶	۴۵۹
۴۵۹	حضرت ابن عباس کی رائے کے تفرد کا بیان۔	۴۵۹	باب ۳۷۷	۴۵۹
۴۵۹	عمرہ کرنے والے کے سر منڈانے اور بال کٹانے کا بیان۔	۴۵۹	باب ۳۷۸	۴۵۹
۴۵۹	حضرت معاویہ کے اسلام کی تاریخ کی تحقیق۔	۴۵۹	باب ۳۷۹	۴۵۹
۴۵۹	تمتع اور قرآن کا جواز	۴۵۹	باب ۳۸۰	۴۵۹
۴۵۹	بآواز بلند تلبیہ کہنے کے احکام۔	۴۵۹	باب ۳۸۱	۴۵۹
۴۵۹	ذکر بالجہر۔	۴۵۹	باب ۳۸۲	۴۵۹
۴۵۹	صاحب منکروہ کا مسلم کے حوالہ سے بصوتہ الاعلیٰ کے الفاظ نقل کرنے کا بیان۔	۴۵۹	باب ۳۸۳	۴۵۹
۴۵۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد	۴۵۹	باب ۳۸۴	۴۵۹
۴۵۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد کی تحقیق۔	۴۵۹	باب ۳۸۵	۴۵۹
۴۵۹	نماز چاشت کے بدعت ہونے کی توضیح	۴۵۹	باب ۳۸۶	۴۵۹
۴۵۹	رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی فضیلت	۴۵۹	باب ۳۸۷	۴۵۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۵۸	باب ۳۷۶ مکہ مکرمہ میں بالائی حصہ سے داخل ہونے اور پچھلے حصہ سے نکلنے کا استحباب	۳۸۲	۳۵۹	مکہ میں آتے جاتے وقت راستہ تبدیل کرنے کی حکمت۔	۳۸۳
۳۶۰	باب ۳۷۷ مکہ میں داخل ہونے وقت ذمی طوی میں رات گزارنے کا استحباب۔	۳۸۳	۳۶۱	باب ۳۷۸ حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کا استحباب۔	۳۸۵
۳۶۲	رمل کی تعریف۔	۳۸۹	۳۶۲	رمل کے احکام۔	۳۹۰
۳۶۳	تعارض کا جواب۔	۳۹۰	۳۶۳	باب ۳۷۹ طواف میں یانی کنوں کی تعظیم کا استحباب	۳۹۰
۳۶۴	باب ۳۸۰ طواف میں یانی کنوں کی تعظیم کا استحباب	۳۹۰	۳۶۴	ارکان بیت اللہ کی تفصیل۔	۳۹۲
۳۶۵	باب ۳۸۱ حج اور عمرہ کی سعی جی کارکن ہے۔	۳۹۰	۳۶۵	حجر اسود کی تعظیم۔	۳۹۲
۳۶۶	باب ۳۸۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وسعت علمی	۳۹۱	۳۶۶	باب ۳۸۰ طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا بیان۔	۳۹۲
۳۶۷	باب ۳۸۳ صفاد اور مردہ کی سعی میں مذاہب ائمہ۔	۳۹۲	۳۶۷	حجر اسود کے فضائل۔	۳۹۲
۳۶۸	باب ۳۸۴ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۶۸	آثار صالحین کو بوسہ دینے کے جواز میں فقہاء	۳۹۵
۳۶۹	باب ۳۸۵ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۶۹	کی تصریحات۔	۳۹۵
۳۷۰	باب ۳۸۶ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۷۰	دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کی اصل۔	۳۹۶
۳۷۱	باب ۳۸۷ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۷۱	صالحین اور بزرگوں کے ہاتھوں اور پیروں	۳۹۶
۳۷۲	باب ۳۸۸ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۷۲	کو بوسہ دینے کے بارے میں احادیث۔	۳۹۶
۳۷۳	باب ۳۸۹ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۷۳	باب ۳۸۹ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۷۴	باب ۳۹۰ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۷۴	باب ۳۹۰ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۷۵	باب ۳۹۱ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۷۵	باب ۳۹۱ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۷۶	باب ۳۹۲ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۷۶	باب ۳۹۲ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۷۷	باب ۳۹۳ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۷۷	باب ۳۹۳ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۷۸	باب ۳۹۴ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۷۸	باب ۳۹۴ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۷۹	باب ۳۹۵ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۷۹	باب ۳۹۵ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۸۰	باب ۳۹۶ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۸۰	باب ۳۹۶ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۸۱	باب ۳۹۷ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۸۱	باب ۳۹۷ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۸۲	باب ۳۹۸ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۸۲	باب ۳۹۸ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۸۳	باب ۳۹۹ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۸۳	باب ۳۹۹ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۸۴	باب ۴۰۰ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۸۴	باب ۴۰۰ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۸۵	باب ۴۰۱ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۸۵	باب ۴۰۱ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۸۶	باب ۴۰۲ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۸۶	باب ۴۰۲ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۸۷	باب ۴۰۳ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۸۷	باب ۴۰۳ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۸۸	باب ۴۰۴ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۸۸	باب ۴۰۴ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۸۹	باب ۴۰۵ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۸۹	باب ۴۰۵ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۹۰	باب ۴۰۶ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۹۰	باب ۴۰۶ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۹۱	باب ۴۰۷ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۹۱	باب ۴۰۷ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۹۲	باب ۴۰۸ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۹۲	باب ۴۰۸ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۹۳	باب ۴۰۹ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۹۳	باب ۴۰۹ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۹۴	باب ۴۱۰ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۹۴	باب ۴۱۰ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۹۵	باب ۴۱۱ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۹۵	باب ۴۱۱ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۹۶	باب ۴۱۲ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۹۶	باب ۴۱۲ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۹۷	باب ۴۱۳ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۹۷	باب ۴۱۳ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۹۸	باب ۴۱۴ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۹۸	باب ۴۱۴ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۳۹۹	باب ۴۱۵ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۳۹۹	باب ۴۱۵ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶
۴۰۰	باب ۴۱۶ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۲	۴۰۰	باب ۴۱۶ صفاد اور مردہ کی سعی میں امام ابو حنیفہ کے موقف	۳۹۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۳۸۷	احناف کے نزدیک مزدلفہ میں جمع بین الصلواتین کا طریقہ۔	۵۱۲	۲۰۲	قیام مزدلفہ میں احناف کا نظریہ	۵۲۸
۳۸۸	تلبیہ کہنے کی مدت میں مذاہب ائمہ۔	۵۱۳	۲۰۳	امام شافعی کا مذہب بیان کرنے میں بعض مصنفین کا تسامح۔	۵۲۹
۳۸۹	یوم نحر کو منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ کہنا۔	۵۱۴	۲۰۴	بطن دادی سے جبرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا۔	۵۳۰
۳۹۰	مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھنا۔	۵۱۴	۲۰۵	کنکریاں مارنے میں مذاہب۔	۵۳۲
۳۹۱	مزدلفہ میں جمع بین الصلواتین کے حکم میں مذاہب ائمہ۔	۵۲۰	۲۰۶	قرآن مجید میں سورتوں اور آیات کی ترتیب یہ ہے۔	۵۳۲
۳۹۲	مزدلفہ میں سنتیں پڑھنے میں مذاہب۔	۵۲۱	۲۰۷	یوم نحر کو سوار ہو کر جبرہ عقبہ کی رمی کرنا۔	۵۳۳
۳۹۳	یوم نحر کو مزدلفہ میں صبح کی نماز عہدی پڑھنا۔	۵۲۱	۲۰۸	سوار ہو کر رمی کرنے میں مذاہب۔	۵۳۵
۳۹۴	مزدلفہ میں صبح کی نماز کے وقت کی تحقیق۔	۵۲۲	۲۰۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم ذاتی کی نفی کی حد۔	۵۳۵
۳۹۵	احناف کی تائید۔	۵۲۲	۲۱۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بادل کا سایہ کرنا اکثری حکم ہے۔	۵۳۶
۳۹۶	علامہ زہری کا تسامح۔	۵۲۲	۲۱۱	سیاہ فام مکے غلام کی اطاعت کی بحث۔	۵۳۶
۳۹۷	ضعیفوں اور کمزور عورتوں کو رات کے آخری حقہ میں منیٰ روانہ کرنے کا استحباب۔	۵۲۳	۲۱۲	خٹکری کے برابر کنکریاں مارنے کا استحباب۔	۵۳۷
۳۹۸	مزدلفہ کے قیام میں امام شافعی اور دوسرے فقہاء کے نظریات۔	۵۲۷	۲۱۳	کنکریاں مارنے کا مستحب وقت۔	۵۳۷
۳۹۹	مزدلفہ کے قیام میں امام احمد بن حنبل کا نظریہ۔	۵۲۷	۲۱۴	سات کنکریاں مارنے کا بیان	۵۳۷
۴۰۰	قیام مزدلفہ کی مدت میں امام احمد کا نظریہ۔	۵۲۸			
۴۰۱	قیام مزدلفہ میں امام مالک کا نظریہ۔	۵۲۸			

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۵۵۸	طواف زیارت کے احکام۔	۴۳۰	۵۳۸ سرمنڈانا بال کٹانے سے افضل ہے۔	۴۱۵
	باب ۳۹۸	۵۴۱	حج میں سرمنڈانے کے حکم میں مذاہب ائمہ	۴۱۶
۵۵۸	وادی محصب میں اترنے کا استحباب۔	۵۴۲	عورتوں کے سرمنڈانے کا حکم۔	۴۱۷
	باب ۳۹۹	۵۴۲	سرمنڈانے کی مقدار میں مذاہب ائمہ۔	۴۱۸
۵۶۱	ایام تشریق کے دوران مہینے میں رات گزارنے کا حکم۔		باب ۳۹۵	
۵۶۲	ایام تشریق کے دوران مہینے میں رات گزارنے میں مذاہب	۴۳۲	دائیں طرف سے سرمنڈانے کو شروع کرنے کا بیان۔	۴۱۹
	باب ۴۰۰	۵۴۳	یوم نحر کو افعال حج کی ترتیب۔	۴۲۰
۵۶۲	موسم حج میں مشروب پلانے کا استحباب۔	۵۴۵	علماء احناف کی موافقت حدیث۔	۴۲۱
۵۶۳	نبیذ کی تعریف اور اس کا حکم۔	۵۴۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موٹے مبارک کی تعظیم اور تکریم۔	۴۲۲
	باب ۴۰۱	۵۴۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موٹے مبارک سے تبرک کے ثبوت میں فقہاء اسلام کی عبارات	۴۲۳
۵۶۳	قربانی کے گوشت، کھال اور جھول کو صدقہ کرنے کا حکم۔	۵۴۷	موٹے مبارک اور فضلات شریفہ کی طہارت اور بعض علماء کے تسلیم اور علمی غلطیوں کا بیان۔	۴۲۴
۵۶۳	قربانی کرنے کے بعد بدی کی کھال اور جھول وغیرہ کے حکم میں مذاہب	۵۴۷	فضلات شریفہ کی طہارت پر دلائل۔	۴۲۵
۵۶۵	احناف کا نظریہ یہ۔	۴۳۸	باب ۳۹۶	
	باب ۴۰۲	۵۵۲	کنکریاں مارنے، ذبح کرنے، سرمنڈانے اور طواف کرنے کی ترتیب کا بیان۔	۴۲۶
۵۶۵	اونٹ اور گائے کی قربانی میں اشتراک کا جواز	۴۳۹	کنکریاں مارنے، قربانی کرنے اور سرمنڈانے کی ترتیب کے حکم میں مذاہب۔	۴۲۷
۵۶۷	قربانی کے جانوروں کے اشتراک میں مذاہب	۴۴۰	احناف کا نظریہ اور ان کے دلائل۔	۴۲۸
۵۶۸	اونٹ اور گائے میں سات آدمیوں کی شرکت کے عدم جواز پر ماکیبہ کے دلائل اور ان کے جوابات۔	۴۴۱	باب ۳۹۷	
	باب ۴۰۳	۵۵۶	قربانی کے دن طواف افاضہ کرنا۔	۴۲۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۴۲	اونٹ کے پاؤں باندھ کر کھرا کر کے نحر کرنے کا ثبوت۔	۵۶۹	۴۵۳	طواف وداع کے حکم میں مذاہب ائمہ۔	۵۸۷
	باب ۴۰۴			باب ۴۰۸	
۴۴۳	خود حرم میں نہ جانے دالے کے لیے تعلید ہدی کا استحباب۔	۵۶۹	۴۵۴	حجاج وغیرہم کے لیے کعبہ میں داخل ہونے اور اس میں نماز پڑھنے کا استحباب	۵۸۷
۴۴۴	مسئلہ اشعار میں مخالفین کے امام ابو حنیفہ پر اعتراضات	۵۷۳	۴۵۵	کعبہ میں نماز پڑھنے کے متعلق حضرت اُسامہ اور حضرت ابن عباس کی روایات میں تطبیق۔	۵۹۱
	اصناف کے جوابات۔		۴۵۶	کعبہ میں نماز پڑھنے کے حکم میں مذاہب ائمہ	۵۹۲
۴۴۵	صرف ہدی روانہ کرنے دالے پر احکام اہرام میں مذاہب۔	۵۷۶		باب ۴۰۹	
۴۴۶	بجری کے گلے میں ہار ڈالنے میں مذاہب۔	۵۷۶	۴۵۷	کعبہ کی عمارت توڑ کر از سر نو بنانا۔	۵۹۲
	باب ۴۰۵		۴۵۸	فائدہ کے مقابلہ میں نقصان سے بچنا زیادہ اہم ہے۔	۵۹۹
۴۴۷	مجبوری کے وقت قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کا جواز۔	۵۷۷	۴۵۹	تعمیر کعبہ کی تفصیل وار تاریخ۔	۵۹۹
۴۴۸	قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے حکم میں مذاہب ائمہ۔	۵۷۹	۴۶۰	یزید کے وفد حکومت میں خانہ کعبہ کو جلائے کا پس منظر و پیش منظر۔	۶۰۰
۴۴۹	قربانی کی اونٹنی کا دودھ پینے میں مذاہب ائمہ۔	۵۸۰	۴۶۱	بیعت یزید کے سلسلے میں حضرت حسین کا موقف۔	۶۰۲
	باب ۴۰۶		۴۶۲	بیعت یزید کے سلسلے میں جہور صحابہ کا موقف۔	۶۰۷
۴۵۰	راستہ میں تھک جانے دالے جانور کا حکم	۵۸۰	۴۶۳	واقعہ حرہ کی تفصیلات۔	۶۱۰
۴۵۱	جوادی چلنے سے مفہود ہوا اس کے حکم میں مذاہب ائمہ۔	۵۸۱	۴۶۴	مسلم بن عقبہ صحابی نہیں تھا۔	۶۱۳
	باب ۴۰۷		۴۶۵	مسلم بن عقبہ کی عبرتناک موت۔	۶۱۳
۴۵۲	طواف وداع کا و حرب اور حائضہ عورت سے اسی کی زحمت۔	۵۸۳	۴۶۶	واقعہ حرہ کی وجہ سے یزید پر لعنت کی نکست	۶۱۴
			۴۶۷	مصنف کا موقف	۶۱۶
			۴۶۸	یزیدی فوجوں کا کعبہ کو جلانا۔	۶۱۷
			۴۶۹	یزیدی فوجوں کے خانہ کعبہ کو جلانے کی وجہ سے یزید کی تکفیر۔	۶۱۸
			۴۷۰	حضرت حسین کو شہید کرنے کی وجہ سے	۶۱۸

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۶۴۱	حنابلہ کا نظریہ۔	۶۱۸	یزید پر لعنت کی بحث۔	
۶۴۱	نظریہ احناف پر دلائل۔	۶۱۸	شہادت حسین پر حافظ ابن کثیر کا تبصرہ۔	۶۴۱
۶۴۲	اموات کے لیے ایصال ثراب۔	۶۲۰	یزید پر لعنت کے سلسلہ میں امام غزالی کی رائے۔	۶۴۲
	باب ۴۱۱	۶۲۰	علامہ زبیدی کی رائے۔	۶۴۳
		۶۲۲	علامہ حلبی کی رائے اور مصنف کا موقف۔	۶۴۴
۶۴۲	نابالغ کے حج کا حکم۔	۶۲۳	یزید کے کفر یہ اشعار کی تحقیق۔	۶۴۵
۶۴۳	نابالغ کے حج کے حکم میں مذاہب اربعہ۔	۶۲۵	جہاد مدینہ قیصر کی بشارت میں یزید کے دخول کی تحقیق۔	۶۴۶
۶۴۳	نابالغ احکام کا مکلف نہیں ہے۔			
۶۴۴	احناف کے نزدیک نابالغ کا حج نفل سے۔	۶۲۶	حدیث مدینہ قیصر کی تحقیق۔	۶۴۷
۶۴۴	امام ابو حنیفہ کے نظریہ کی ابن حزم سے تائید۔	۶۳۱	حضرت حسین اور یزید کے بارے میں ابن تیمیہ کے نظریات۔	۶۴۸
۶۴۵	امام ابو حنیفہ کے مذہب کو بیان کرنے میں متعدد فقہاء کا تسامع۔	۶۳۲	معن یزید کے بارے میں ابن جوزی کا نظریہ۔	۶۴۹
۶۴۵	شیخ داؤد ظاہری کے نظریہ کا ابطال اور احناف کے دلائل۔	۶۳۳	معن یزید کے بارے میں محدث دہلوی کا نظریہ۔	۶۵۰
۶۴۶	دلائل احناف کی وضاحت۔	۶۳۴	یزید کے متعلق حافظ ابن کثیر کی رائے۔	۶۵۱
	باب ۴۱۲	۶۳۵	معن یزید کے بارے میں علامہ ابن حجر مکی کی رائے۔	۶۵۲
۶۴۷	زعمی میں حج کی فرضیت ایک بار ہے۔	۶۳۶	معن یزید کے بارے میں اعلیٰ حضرت کی رائے۔	۶۵۳
۶۴۷	امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا۔	۶۳۷	یزید کی مکیر اور اس پر معن شخصی کے سلسلہ میں مصنف کا موقف۔	۶۵۴
۶۴۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد پر دلیل۔			
۶۴۸	اباحت اصلیت کی تحقیق۔			
۶۴۸	دین میں آسانی ہے۔			
	باب ۴۱۳			
۶۴۹	عورت کو محرم کے ساتھ حج کرنے کا حکم۔	۶۳۸	عاجز، بوڑھے اور میت کی جانب سے حج کرنا۔	۶۵۵
۶۵۳	بنی زویج یا محرم کے عورت پر حج کی فرضیت میں شوافع کا نظریہ۔	۶۳۹	حج بدل میں شوافع کا نظریہ اور تشریح حدیث۔	۶۵۶
		۶۴۰	حج بدل میں احناف کا نظریہ۔	۶۵۷
		۶۴۰	حج بدل کے عدم وجوب میں مالکیہ کے دلائل۔	۶۵۸
		۶۴۰	دلائل مالکیہ کے جوابات۔	۶۵۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۰۸	زوج یا محرم کے بغیر عورت کے سفر میں شوائع کا نظریہ۔	۶۵۳	۵۲۱	نور ہجری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے التواء کا سبب۔	۶۷۸
۵۰۹	زوج اور محرم کے بغیر عورت کے سفر میں مالکیہ کا نظریہ۔	۶۵۵	۵۲۲	حضرت ابو بکر کی امارت کے باوجود حضرت علی سے اعلان برأت کرانے کا سبب۔	۶۷۸
۵۱۰	زوج اور محرم کے بغیر عورت کے سفر میں حنابلہ کا نظریہ۔	۶۵۵	۵۲۳	حضرت ابو بکر کو احکام حج کا امیر بنانے اور حضرت علی سے اعلان برأت کرانے میں حکمت	۶۷۹
۵۱۱	عورت کے سفر حج میں اخاف کا نظریہ	۶۵۵	۵۲۴	کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں مالکیہ کا نظریہ۔	۶۷۹
۵۱۲	عورت کے سفر کے بارے میں متعارض روایات کے جوابات۔	۶۵۶	۵۲۵	کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں حنابلہ کا نظریہ۔	۶۸۰
۵۱۳	نمائندہ امن میں عورت کے تنہا سفر کرنے کی تحقیق۔	۶۵۹	۵۲۶	کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں شوائع کا نظریہ	۶۸۱
۵۱۴	بذر لیمہ ہوائی جہاز عورت کے بغیر محرم حج پر جانے کی تحقیق۔	۶۶۴	۵۲۷	کافر کے مسجد میں داخل ہونے کے بارے میں اخاف کا نظریہ۔	۶۸۲
۵۱۵	تین مسجدوں کے علاوہ رخت سفر باندھنا۔	۶۷۲	۵۲۸	موقوف اخاف پر احادیث سے دلائل۔	۶۸۳
۵۱۶	سفر حج کے وقت ذکر الہی کا استحباب	۶۷۳	۵۲۹	مذکورہ ٹکٹوں کی دلیل کے جوابات۔	۶۸۴
	باب ۴۱۴		۵۳۰	یوم حج اکبر کی تعیین میں مختلف اقوال۔	۶۸۷
	باب ۴۱۵		۵۳۱	یوم حج اکبر کے متعلق احادیث۔	۶۸۷
۵۱۷	حج اور دیگر سفار سے واپسی پر دعاؤں کا بیان	۶۷۴	۵۳۲	بیس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج اکبر ہونے کی تحقیق۔	۶۸۸
	باب ۴۱۶		۵۳۳	حج اکبر کے متعلق مختلف روایات میں تطبیق۔	۶۸۹
۵۱۸	حج یا عمرہ کے سلسلہ میں گذرنے والوں کے لیے ذوالحجہ کی زمین میں ناز پڑھنے کا استحباب	۶۷۵	۵۳۴	بیس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج اکبر ہونے کے ثبوت میں روایات۔	۶۸۹
	باب ۴۱۷		۵۳۵	بیس سال یوم عرفہ جمعہ کے دن ہو اس سال حج اکبر ہونے کا ثبوت از روئے درایت۔	۶۹۲
۵۱۹	مشک کے حج اور طواف کی ممانعت اور حج اکبر کا بیان۔	۶۷۷	۵۳۶	یوم عرفہ کی فضیلت۔	۶۹۲
۵۲۰	مسافر حدیث کو توڑنے کا سبب	۶۷۷	۵۳۷	اللہ تعالیٰ کے نزول اور قریب ہونے کا مطلب	۶۹۲

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۵۳۸	علم غیب۔	۶۹۴	تک باقی ہے۔	۵۳۸
۵۳۹	باب ۴۱۹	۵۵۲	ہجرت کی اقسام	۵۳۹
۵۴۰	حج اور عمرہ کی فضیلت۔	۵۵۲	انگلینڈ اور امریکہ وغیرہ دار الحرب میں یا مال الکفر۔	۵۴۰
۵۴۱	سال میں متعدد بار عمرہ کرنے میں مذاہب۔	۵۵۲	مکہ ابتداء آفریش سے حرم ہے یا بعثت الہیہ	۵۴۱
۵۴۲	ایام تشریق میں عمرہ کی کراہت میں مذاہب۔	۵۵۲	مکہ کے بعد۔	۵۴۲
۵۴۳	عمرہ کے حکم میں مذاہب۔	۵۵۵	حرم میں حدود جاری کرنے میں مذاہب۔	۵۴۳
۵۴۴	کیا حج مبرور سے کبائر صاف ہو جاتے ہیں؟	۵۵۶	مکہ بذریعہ جنگ فتح ہونے پر دلائل۔	۵۴۴
۵۴۵	باب ۴۲۰	۵۵۷	احادیث لکھنے پر دلیل۔	۵۴۵
۵۴۶	حجاج کا مکہ میں آنا اور مکہ کے گھروں کی وراثت کا بیان۔	۵۵۸	باب ۴۲۳	۵۴۶
۵۴۷	مکہ میں ہاجروں کے چھوڑے ہوئے مکانوں کا حکم۔	۵۵۹	باب ۴۲۴	۵۴۷
۵۴۸	مکہ صلح سے فتح ہوا یا جنگ سے۔	۵۶۰	باب ۴۲۵	۵۴۸
۵۴۹	جن مکانوں پر مسلمانوں کی ہجرت کے بعد کفار نے قبضہ کر لیا ان کی ملکیت کے حکم میں اختلاف مذاہب۔	۵۶۱	باب ۴۲۶	۵۴۹
۵۵۰	مکہ کے مکانوں کی خرید و فروخت اور انھیں کرایہ پر دینے کا جواز	۵۶۲	باب ۴۲۷	۵۵۰
۵۵۱	باب ۴۲۱	۵۶۳	باب ۴۲۸	۵۵۱
۵۵۲	ہاجر کا مکہ میں قیام کرنا۔	۵۶۴	باب ۴۲۹	۵۵۲
۵۵۳	باب ۴۲۲	۵۶۵	باب ۴۳۰	۵۵۳
۵۵۴	مکہ میں شکار وغیرہ کی حرمت کا بیان۔	۵۶۶	باب ۴۳۱	۵۵۴
۵۵۵	فتح مکہ کے بعد ہجرت منسوخ ہو گئی یا قیامت	۵۶۷	باب ۴۳۲	۵۵۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۵۶۹	کفار کے لیے دعاؤں	۴۲۹	۵۸۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا کہ	۴۴۱
۵۷۰	مکہ اور مدینہ میں کون افضل ہے؟	۴۲۹		لوگ مدینہ کو خیر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے	
	باب ۴۲۶			باب ۴۳۲	
۵۷۱	مدینہ منورہ کی تکالیف پر صبر کا بیان	۴۳۰	۵۸۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اور منبر کی فضیلت	۴۴۲
۵۷۲	حرمین طیبین میں اقامت گزری ہونے کا حکم	۴۳۱	۵۸۲	قبر انور کی فضیلت کے متعلق روایات	۴۴۳
	باب ۴۲۷		۵۸۳	کیا قبر انور حقیقتہً جنت کا باغ ہے؟	۴۴۴
			۵۸۴	قبر انور کعبہ اور عرش سے افضل ہے۔	۴۴۵
۵۷۳	طاغوت اور دجال سے مدینہ منورہ کے محفوظ رہنے کا بیان	۴۳۲	۵۸۵	شیخ ابن تیمیہ کے فاسد عقائد	۴۴۶
			۵۸۶	کعبہ اور عرش پر قبر انور کی فضیلت کے بارے	۴۴۷
				میں فقہاء اسلام کی تصریحات	
	باب ۴۲۸		۵۸۷	قبر انور کے افضل از عرش ہونے پر دلائل	۴۵۰
۵۷۴	نجیث چیزوں کو مدینہ کا نکال دینا اور مدینہ کا طیبہ ہونا	۴۳۲	۵۸۸	مواجهہ اقدس میں سلام کے وقت زاہر رسول اللہ	۴۵۱
۵۷۵	کیا مدینہ میں بدعتیہ لوگوں کا رہنا اس کے محبتی ہونے کے منافی ہے؟			کی جانب منہ کرے یا پیٹھ؟	
۵۷۶	مکہ افضل ہے یا مدینہ؟	۴۳۵	۵۸۹	اُحد پہاڑ کی فضیلت	۴۵۳
۵۷۷	مدینہ کو یشرب کہنے کی ممانعت	۴۳۸		باب ۴۳۳	
	باب ۴۲۹			باب ۴۳۴	
۵۷۸	اہل مدینہ کو ایذا پہنچانے پر وعید	۴۳۸	۵۹۰	مسجد نبوی اور مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی	۴۵۴
				فضیلت	
	باب ۴۳۰		۵۹۱	مسجد نبوی میں نمازوں کا اجر زیادہ ہے یا مسجد	۴۵۷
				حرام میں	
۵۷۹	فتوحات کے زمانہ میں مدینہ منورہ میں رہنے کی ترغیب	۴۴۰	۵۹۲	کیا مسجد نبوی کے توسیع شدہ حصہ میں بھی ثواب	۴۶۱
				زیادہ ہوتا ہے؟	
	باب ۴۳۱		۵۹۳	کیا مسجد نبوی میں ثواب کے اضافہ سے قضا	۴۶۱
				نمازوں کی تلافی ہو جاتی ہے؟	

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۴۳۸	۵۹۴	آخر الساجد پر قاریانوں کے اشکال کا جواب۔ ۴۶۲	
۷۷۸	صاحب استطاعت کے لیے نکاح کرنے کا انتخاب۔	۵۹۵	باب ۴۳۵	
۷۸۱	نکاح کی اقسام میں مذاہب فقہاء۔	۷۶۳	تین مسجدوں کی فضیلت۔	
۷۸۳	نکاح کرنا افضل ہے یا نقلی عبادت۔	۷۶۳	گنبد حضرت ادر کی زیارت کے لیے سفر کا حکم۔	۵۹۶
۷۸۳	ترک سنت کے دو محل۔	۷۶۴	شیخ ابن تیمیہ کی تحفیر	۵۹۷
۷۸۳	جہنم کا منہ۔	۷۶۵	قبر انور کی زیارت کے ثبوت میں روایات	۵۹۸
	باب ۴۳۹		باب ۴۳۶	
۷۸۳	اگر کسی عورت کو دیکھ کر نفس مائل ہو تو اپنی اہلیہ سے خواہش پوری کرے۔	۷۶۷	اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔	۵۹۹
۷۸۴	عورت کو دیکھ کر شیطانی دوسرے سے بچنے کا طریقہ۔	۷۶۸	اس علی التقویٰ کا مصداق مسجد نبوی ہے یا مسجد قبا ؟	۶۰۰
	باب ۴۴۰		باب ۴۳۷	
۷۸۵	حرم متعہ کا بیان۔	۷۶۸	مسجد قبا کی فضیلت اور اس کی زیارت کا بیان۔	۶۰۱
۷۹۳	فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ پر استدلال۔	۷۶۹	مسجد قبا اور اس کے فضائل۔	۶۰۲
۷۹۴	فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کی فضیلت	۷۷۰	ہفتہ کے دن مسجد قبا جانے کی خصوصیت	۶۰۳
۷۹۵	فقہ جعفریہ کی روشنی میں متعہ کے احکام۔	۷۷۱	اعمال صالحہ کی بعض ایام میں تخصیص	۶۰۴
۷۹۷	علامہ نووی شافعی کا متعہ پر تبصرہ۔		کتاب النکاح	
۷۹۸	علامہ وشتانی مالکی کا متعہ پر تبصرہ۔	۷۷۲	نکاح کا منہ	۶۰۵
۷۹۸	علامہ ابن قدامہ حنبلی کا متعہ پر تبصرہ۔	۷۷۳	نکاح کے حکم میں مذاہب فقہاء	۶۰۶
۷۹۹	علامہ نسیمی حنفی کا متعہ پر تبصرہ۔	۷۷۴	قرآن مجید کی روشنی میں نکاح کی فضیلت۔	۶۰۷
۸۰۰	متعہ کے عدم جواز اور بطلان پر امام مالک کی تصریح۔	۷۷۵	احادیث اور آثار کی روشنی میں نکاح کی فضیلت	۶۰۸
۸۰۱	حرم متعہ پر قرآن مجید سے استدلال۔	۷۷۶	نکاح کے فوائد۔	۶۰۹
۸۰۲	احادیث سے حرم متعہ پر استدلال۔			

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	باب ۴۴۵	۸۰۴	شہیدہ حضرات کی احادیث سے حرمت متہ پر استدلال	۶۲۸
۸۱۹	شرائط نکاح کو پورا کرنے کا بیان	۴۴۰		
۸۲۰	حقوق زوجین۔	۴۴۱	باب ۴۴۱	
	باب ۴۴۶	۸۰۵	پھر بھی اور بھتیجی اور خالہ اور بھانجی کو نکاح میں جمع کرنے کی حرمت۔	۶۲۹
۸۲۰	نکاح میں بیوہ کی زبان سے اجازت اور کنواری کے سکوت کا کافی ہونا۔	۴۴۲	جن رشتوں میں دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا منع ہے، ان میں مذاہب۔	۶۳۰
۸۲۲	ولی کے بغیر عورت کے عقد نکاح کے بارے میں شوافع کا نظریہ	۴۴۳	قرآن مجید کے عموم کی خبر واحد سے منسوخ ہونے کی بحث۔	۶۳۱
۸۲۳	ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں مالکیہ کا نظریہ۔	۴۴۴	جن رشتوں میں دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے ان کی تفصیل اور احکام۔	۶۳۲
۸۲۳	ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں حنابلہ کا نظریہ۔	۴۴۵	باب ۴۴۲	
۸۲۴	ولی کے بغیر عقد نکاح کے بارے میں احناف کا نظریہ۔	۴۴۶	حالت احلام میں نکاح اور پیغام نکاح کا بیان	۶۳۳
۸۲۴	عورت کے از خود نکاح کرنے کے ثبوت میں احادیث۔	۴۴۷	محرم کے نکاح کرنے میں مذاہب اربعہ۔	۶۳۴
۸۲۸	نکاح کی گواہی میں مذاہب۔	۴۴۸	امام ابو حنیفہ کے موقف پر علامہ نووی کے اعتراضات۔	۶۳۵
۸۲۹	شہیلی فون پر نکاح کا حکم۔	۴۴۹	علامہ نووی کے اعتراضات کے جوابات۔	۶۳۶
۸۲۹	لڑکی ایک ملک میں اور لڑکا دوسرے ملک میں، موقوفہ نکاح کیسے ہوگا۔	۴۵۰	باب ۴۴۳	
	باب ۴۴۷	۸۱۳	بلا اجازت کسی کی منگنی پر منگنی کر نیکی ممانعت منگنی پر منگنی کرنے میں مذاہب۔	۶۳۷
۸۲۹	باپ کے لیے نابالغ لڑکی کے نکاح کرنے کا جواز۔	۴۵۱	باب ۴۴۴	
۸۳۱	نکاح کے وقت حضرت عائشہ کی عمر کا بیان	۴۵۲	نکاح شمار کی حرمت کا بیان۔	۶۳۸
			شمار میں مذاہب۔	۶۳۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان
	مذہب -	۸۳۱	۶۵۳	نابالغہ لڑکی کے نکاح کا اختیار۔
	باب ۴۵۲	۸۳۲	۶۵۴	گھڑیوں سے کیلئے کا حکم۔
۸۵۷	حضرت زینب کے نکاح، نزول حجاب اور ولیمہ کا بیان۔	۶۶۲		باب ۴۴۸
۸۵۳	حضرت زینب سے نکاح کی تفصیل۔	۶۶۷	۶۵۵	شوال میں نکاح کرنے کا استحباب۔
۸۵۴	مساوات سے بے پردگی پر استدلال۔	۶۶۸		باب ۴۴۹
۸۵۴	مرد اور عورت میں مساوات کا دائرہ۔	۶۶۹		جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اس کا
۸۵۴	عورت کو معاش اور تہذیب کی سرگرمیوں میں شریک رکھنا مساوات کے خلاف ہے	۶۷۰	۶۵۶	چہرہ دیکھنے کا جواز۔
	باب ۴۵۳		۶۵۷	نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے میں مذہب
۸۵۵	دعوت قبول کرنے کا حکم۔	۶۷۱		اربعہ۔
۸۵۹	ولیمہ کے حکم میں مذہب۔	۶۷۲		باب ۴۵۰
۸۵۹	عام دعوت اور ولیمہ قبول کرنے میں مذہب	۶۷۳	۶۵۸	کیا تعلیم قرآن اور نوہے کی انگوٹھی کو بھی مہر قرار دیا جاسکتا ہے؟
	باب ۴۵۴		۶۵۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفیس رہہ کرنے والی عورت کی تعیین۔
۸۶۰	جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں وہ بغیر تحلیل شرعی کے حلال نہیں ہے۔	۶۷۴	۶۶۰	تعلیم قرآن کے مہر ہونے کا حکم۔
	باب ۴۵۵		۶۶۱	تعلیم قرآن پر اجرت لینے کا حکم۔
	باب ۴۵۵			باب ۴۵۱
۸۶۳	جماع کے وقت کی دعا	۶۷۵	۶۶۲	اپنی باندی کو آزاد کر کے اسی کے ساتھ نکاح کرنے کی فضیلت۔
	باب ۴۵۶		۶۶۳	حان کے شرم گاہ ہونے میں مذہب۔
۸۶۴	بیوی کے اندام نہانی میں ہر طرف سے جماع کی اجازت۔	۶۷۶	۶۶۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت وحیہ کو باندی رہہ کر کے کیوں واپس لی تھی؟
	باب ۴۵۷		۶۶۵	نونڈی کے آزاد کرنے کو مہر قرار دینے میں
۸۶۵	عورت کو اپنے شوہر کا بستر چھوڑنے کی نیت	۶۷۷		

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۸۹۱	استقاط حمل کی تحقیق۔	۶۹۶	۸۶۷	زوجین کے حقوق و فرائض۔	۶۷۸
۸۹۲	استقاط حمل کے بارے میں فقہاء احناف کی آراء۔	۶۹۷		باب ۲۵۸	
۸۹۳	استقاط حمل کے بارے میں فقہاء شافعیہ کی آراء۔	۶۹۸	۸۶۴	عورت کا راز ظاہر کرنے کی ممانعت	۶۷۹
۸۹۵	استقاط حمل کے بارے میں فقہاء حنبلیہ کی آراء۔	۶۹۹		باب ۲۵۹	
۸۹۵	استقاط حمل کے بارے میں فقہاء مالکیہ کی آراء۔	۷۰۰	۸۶۳	عزل کا حکم۔	۶۸۰
۸۹۶	استقاط حمل کے بارے میں غیر مقلدین کی آراء۔	۷۰۱	۸۶۸	عزل کا معنی۔	۶۸۱
۸۹۶	استقاط حمل کے بارے میں مصری علماء کا نظریہ۔	۷۰۲	۸۶۸	تنگی رزق کی بنا پر عزل یا ضبط تولید جائز ہے	۶۸۲
۸۹۷	کیا میڈیکل ٹیسٹ (Medical Test) سے بچہ کا نقص معلوم ہونے کی بناء استقاط جائز ہے۔	۷۰۳	۸۶۹	عزل یا ضبط تولید کی جائز وجوہات۔	۶۸۳
	باب ۲۶۰		۸۶۹	عزل کے بارے میں فقہاء شافعیہ کی آراء۔	۶۸۴
۸۹۸	عاطلہ قیدی عورتوں سے جماع کر سکی ممانعت۔	۷۰۴	۸۸۲	عزل کے بارے میں فقہاء حنبلیہ کی آراء۔	۶۸۵
۸۹۸	بکشت غیر میں تخم ریزی سے ممانعت کی حکمت۔	۷۰۵	۸۸۳	عزل کے بارے میں مالکیہ کی رائے۔	۶۸۶
	باب ۲۶۱		۸۸۳	عزل کے بارے میں احناف کی رائے۔	۶۸۷
۸۹۹	دودھ پلانے والی کے ساتھ جماع کا جواز اور عزل کی کراہت۔	۷۰۶	۸۸۳	ضبط تولید بارے میں مصری علماء کی تحقیق۔	۶۸۸
۹۰۲	کتاب الرضاع		۸۸۴	ضبط تولید کی شرعی بنیاد و عزل ہے۔	۶۸۹
۹۰۲	دودھ کے رشتوں کے احکام۔	۷۰۷	۸۸۴	منع حمل کے لیے جدید آلات اور دوائیوں کا استعمال جائز ہے۔	۶۹۰
			۸۸۵	ضبط تولید کو از روئے قانون جبراً لاگو کرنا جائز نہیں ہے۔	۶۹۱
			۸۸۵	ضبط تولید کی دعوت اللہ تعالیٰ پر توکل کے مٹانی نہیں ہے۔	۶۹۲
			۸۸۵	ضبط تولید کے لیے عورت یا مرد کو بانجھ کرنا جائز نہیں ہے۔	۶۹۳
			۸۸۵	ضبط تولید کے بارے میں پاکستان کے علماء کی آراء۔	۶۹۴
			۸۸۷	ضبط تولید کے بارے میں مصنف کی تحقیق۔	۶۹۵

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	تکرار ہے۔	۹۱۷	رضاعت کا لغوی اور شرعی معنی	۷۰۸
۹۳۵	ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby) کی تحقیق۔	۹۱۷	مدت رضاعت میں مذاہب۔	۷۰۹
۹۳۵	مرد کی وہ خرابیاں جن کی بناء پر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔	۹۱۷	مدت رضاعت میں نظریہ احناف کی وضاحت	۷۱۰
۹۳۶	عورت کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے۔	۹۱۸	رضاعت کے احکام	۷۱۱
۹۳۶	ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ تولید کا شرعی حکم	۹۱۹	رضاعت کے حقوق	۷۱۲
۹۳۹	مصنوعی عمل تولید کا شرعی حکم۔	۹۱۹	رضاعی رشتوں میں احتیاط	۷۱۳
۹۴۰	کیا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل فطرت اللہ اور خلق اللہ کے خلاف ہے؟	۹۲۰	رضاعت میں مرد کی تاثیر کے بارے میں حضرت عائشہ کا نظریہ۔	۷۱۴
۹۴۵	فقہاء اہلسنت کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز۔	۹۲۰	ثبوت رضاعت کے لیے چکیوں کی مقدار میں مذاہب۔	۷۱۵
۹۴۷	ابلی تشیع کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز۔	۹۲۲	مطلقاً دودھ پینے سے رضاعت کے ثبوت پر فقہاء احناف کے دلائل۔	۷۱۶
۹۴۷	باب ۴۶۲	۹۲۵	آیت رضاع سے قرآن مجید پر اعتراض کا جواب۔	۷۱۷
۹۴۸	بچہ کے نسب کے ثبوت میں قیافہ شناسی کا اعتبار	۹۲۶	بالغ کے دودھ پینے سے حرمت رضاعت کی تحقیق۔	۷۱۸
۹۵۰	حضرت اُسامہ بن زید کے نسب پر طعن کی وجہ۔	باب ۴۶۲	استبراء کے بعد بامدی سے جماعت کا جواز۔	۷۱۹
۹۵۰	قیافہ شناسی کے اعتبار میں مذاہب۔	۹۲۹	شادی شدہ باندیوں کے فسخ نکاح کی تفصیل اور مذاہب فقہاء	۷۲۰
۹۵۰	قیافہ شناسی، فال نکاح اور نجومیوں کے سکاروبار میں احناف کا موقف اور دلائل۔	باب ۴۶۳	بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنا چاہیے	۷۲۱
۹۵۲	باب ۴۶۵	۹۳۱	زمانہ جاہلیت میں باندیوں کی اولاد کے نسب کے ثبوت کا طریقہ۔	۷۲۲
	شب زفاف کے بعد کنواری اور بیوہ دلہنوں کے پاس شوہر کے ٹھہرنے کا نصاب۔	۹۳۲	اسلام میں ثبوت نسب کا طریقہ	۷۲۳
۹۵۴	فخی دلہن اور پرانی بیویوں میں باریوں کی تقسیم میں مذاہب۔	۹۳۳	عبد بن زمرہ کے بھائی کے نسب کی تحقیق۔	۷۲۴
۹۵۴	باریوں کی تقسیم میں امام اعظم کے موقف پر دلائل	۹۳۳	زنا سے حرمت مصاہرت کے ثبوت پر دلیل	۷۲۵
باب ۴۶۶		۹۳۴	ثبوت نسب میں امکان طبی کی شرط میں مذاہب فقہاء۔	۷۲۶
		۹۳۵	ٹیسٹ ٹیوب بے بی (Test Tube Baby)	۷۲۷

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۹۷۴	اور اشرف کے ساتھ خصوصیت کی تحقیق۔	۹۵۵	سُنّت کے مطابق بیویوں میں ایام کی تقسیم	۷۴۳
۹۷۵	سادات لڑکیوں کا غیر سادات سے نکاح کا جواز از روئے احادیث و آثار۔	۹۵۶	کاشانہ رسالت کا ایک دل چسپ گھر پر واقعہ۔	۷۴۴
۹۸۰	اقتدار کفو میں احادیث و آثار	۹۵۶	تعدد ازواج پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات	۷۴۵
۹۸۱	احادیث کفو کی فنی حیثیت	۹۵۸	ایک عیسائی مستشرق اور مسلم سکالر کا تعدد ازواج پر مباحثہ۔	۷۴۶
۹۸۲	کفو میں فقہاء حنبلیہ کی رائے۔		باب ۴۶۷	
۹۸۳	کفو میں فقہاء مالکیہ کی رائے۔		اپنی باری سوکن کو ربہ کرنے کا جواز۔	۷۴۷
۹۸۵	کفو میں فقہاء شافعیہ کی رائے۔	۹۵۹	حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی طلاق کے سلسلہ میں متعارض روایات میں تطبیق۔	۷۴۸
۹۸۵	کفو میں فقہاء حنفیہ کی رائے۔	۹۶۱	حضرت سودہ کو طلاق دینے کی حکمت۔	۷۴۹
۹۸۷	نوادری کی روایات سے غیر کفو میں نکاح کے بطلان پر استدلال کی تحقیق۔	۹۶۲	فقہاء احناف کا عمل بالحدیث کو ترجیح دینا۔	۷۵۰
۹۹۱	مسئلہ کفایت میں مصنف کا موقف۔	۹۶۲	ازواج میں باریوں کی تقسیم حضور پر واجب تھی یا نہیں؟۔	۷۵۱
	باب ۴۶۹		حضرت صفیہ کی باری مقررہ کرنے کے سلسلہ میں عطار اور ابن جریج کا مناظرہ۔	۷۵۲
۹۹۲	کنواری لڑکی سے نکاح کرنے کا استحباب	۹۶۳	حضرت میمونہ۔	۷۵۳
۹۹۶	حدیث جابر کے فوائد۔		باب ۴۶۸	
۹۹۷	کیا عہد رسالت کی سادگی کی وجہ سے اس ترقی یافتہ دور کا رنگ و نور ناجائز ہے۔	۹۶۴	ربندار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب	۷۵۴
	باب ۴۷۰		کفو کا لغوی معنی۔	۷۵۵
۹۹۹	عورتوں کی خیر خواہی کا بیان	۹۶۴	کفو کا اصطلاحی معنی	۷۵۶
۱۰۰۱	عورت کے پسلی سے پیدا ہونیکے تقاضے	۹۶۴	کفو کی تحقیق۔	۷۵۷
۱۰۰۲	حضرت عطاء کی خیانت کی تحقیق۔	۹۶۵	قرآن مجید سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت۔	۷۵۸
۱۰۰۲	کھانا خراب ہونے کی وجہ۔	۹۶۶	احادیث سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت۔	۷۵۹
	کتاب الطلاق	۹۶۷	آثار صحابہ و تابعین سے غیر کفو میں نکاح کا ثبوت	۷۶۰
۱۰۰۳	طلاق کا لغوی معنی۔	۹۶۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کی سادگی	۷۶۱
۱۰۰۳		۹۷۴		

جلد ۱۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۸۱۱	حضرت رکابہ سے متعلق سنن ابروداؤد کی ایک شاذ روایت کے ضعف کا بیان۔	۱۰۳۳	۸۱۲	بیک وقت دی گئی تین طلاقیں کے تین ہونے پر جمہور کے قرآن مجید سے دلائل۔	۱۰۳۴
۸۱۳	قرآن مجید سے استدلال پر اعتراض کے جواباً	۱۳۰۵	۸۱۴	بیک وقت دی گئی تین طلاقیں پر جمہور فقہاء اسلام کے احادیث سے دلائل۔	۱۰۳۶
۸۱۵	حضرت عومیر کی حدیث سے استدلال پر اعتراض کے جوابات۔	۱۰۳۸	۸۱۶	صحیحین کی ایک اور حدیث سے استدلال پر اعتراض کا جواب۔	۱۰۴۰
۸۱۷	سوید بن غفلہ کی روایت کی تحقیق۔	۱۰۴۱	۸۱۸	سنن نسائی کی روایت سے استدلال پر اعتراض کا جواب۔	۱۰۴۳
۸۱۹	بیک وقت دی گئی تین طلاقیں کے واقع ہونے میں آثار صحابہ اور اقوال تابعین۔	۱۰۴۵	۸۲۰	حرف آخر۔	۱۰۴۹
۸۲۱	عورت کو اپنے اوپر حرام کرنے والے پر کفار سے کا وجوب۔	۱۰۴۹	۸۲۲	بیوی کو حرام کہنے میں مذاہب فقہاء۔	۱۰۵۲
۸۲۳	حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ کے حیلے کی تجویز	۱۰۵۴	۸۲۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہد سے امتناع کو حرام سے تعبیر کرنے کی تحقیق۔	۱۰۵۴
۸۲۵	صحیحین کی دو روایتوں کے تعارض کا جواب۔	۱۰۵۶		
باب ۴۷۲			باب ۴۷۲		
۸۲۶	بغیر نیت کے صرف تحمیر سے طلاق نہ ہونے کا بیان۔	۱۰۵۷	۸۲۷	نفس تحمیر کے طلاق نہ ہونے میں مذاہب فقہاء۔	۱۰۵۷
۸۲۸	ایلاہ کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۱۰۵۸	۸۲۹	مطلقہ بائٹہ کے لیے نفقہ نہ ہونے کا بیان۔	۱۰۵۹
۸۳۰	مختلف روایات میں تطہیق۔	۱۰۶۰	۸۳۱	طلاق کے بعد نفقہ اور سکنی کے استحقاق میں مذاہب۔	۱۰۶۱
۸۳۲	مطلقہ ثلاثہ کے نفقہ کے بارے میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل۔	۱۰۶۲	۸۳۳	مطلقہ ثلاثہ کے لیے نفقہ اور سکنی کے وجوب پر فقہاء احناف کے قرآن مجید سے دلائل۔	۱۰۶۳
۸۳۴	مطلقہ ثلاثہ کے لیے نفقہ اور سکنی کے وجوب پر احادیث سے دلائل۔	۱۰۶۴	۸۳۵	بعض شارحین کا تسامح۔	۱۰۶۵
۸۳۶	نفقہ کے عدم وجوب پر ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب۔	۱۰۶۶	۸۳۷	نیت کرنے کی مباح صورتیں۔	۱۰۶۷
۸۳۸	حضرت فاطمہ بنت قیس کی روایت سے استنباط شدہ مسائل۔	۱۰۶۸	۸۳۹	نفقہ سے عجز کی بنا پر زوجین کی تفریق میں مذاہب ائمہ مجتہدین۔	۱۰۶۹
۸۴۰	نفقہ سے عجز کی وجہ سے زوجین کی تفریق پر	۱۰۷۰			

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱۰۶	(۲) مرض یا قید کی وجہ سے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۸۵۵	قرآن مجید سے استدلال۔	۸۴۱
۱۱۰۶	(۳) کسی قریبی جگہ جانے کی وجہ سے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۸۵۶	نفقہ سے عجز کی بناء پر زوجین کی تفریق میں احادیث و آثار۔	۸۴۲
۱۱۰۷	(۴) لاپتا خاوند کے مال سے عورت کے نفقہ لینے کا حق۔	۸۵۷	نفقہ سے عجز کی بناء پر تفریق میں فقہاء احناف کا موقف۔	۸۴۳
۱۱۰۷	(۵) قاضی کی نافذ کردہ طلاق رجعی ہوگی۔	۸۵۸	خاوند کے لاپتا ہونے کی صورت میں امام ابوحنیفہ کا موقف۔	۸۴۴
۱۱۰۷	(۶) خاوند کے لاپتا (مفقود) ہونے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۸۵۹	خاوند کے لاپتا (مفقود الخیر) ہونے کی صورت میں امام مالک کا موقف۔	۸۴۵
۱۱۰۷	(۷) عورت کے نکاح کرنے کے بعد اگر لاپتا شخص لوٹ آئے تو وہ عورت کس کے نکاح میں رہے گی؟	۸۶۰	خاوند کے لاپتا ہونے کی صورت میں امام شافعی کا موقف۔	۸۴۶
۱۱۰۷	(۸) جو شخص آپس کی جگہ میں لاپتا ہو اس کی بیوی چار سال کی مدت گزارے بغیر نکاح کر سکتی ہے۔	۸۶۱	اگر مفقود کی بیوی کو نفقہ میسر نہ ہو تو فقہا شافعیہ کے نزدیک نفقہ تفریق ہو سکتی ہے۔	۸۴۷
۱۱۰۸	(۹) اگر میلان جہاد میں خاوند گم ہو جائے تو اس کی بیوی ایک سال مدت گزارے گی۔	۸۶۲	خاوند کے لاپتا (مفقود الخیر) ہونے کی صورت میں امام احمد بن حنبل کا موقف۔	۸۴۸
۱۱۰۸	(۱۰) اگر مفقود کی بیوی کے پاس خرچ نہ ہو یا فقہ کا خدشہ ہو تو قاضی فوراً طلاق نافذ کر دے۔	۸۶۳	اگر مفقود کی بیوی کو خاوند کے مال سے نفقہ میسر نہ ہو تو امام احمد کے نزدیک نفقہ تفریق ہو سکتی ہے۔	۸۴۹
۱۱۰۸	(۱۱) ناپاتی کی صورت میں جب کسی طرح صلح نہ ہو تو قاضی طلاق نافذ کر سکتا ہے۔	۸۶۴	مالتار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر تفریق میں امام شافعی کا موقف۔	۸۵۰
۱۱۰۸	(۱۲) خاوند کے مظالم کی بناء پر عورت قاضی سے طلاق حاصل کر سکتی ہے۔	۸۶۵	مالتار آدمی کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر تفریق میں امام مالک کا موقف۔	۸۵۱
۱۱۰۹	عدم نفقہ اور ضرر کی بناء پر طلاق میں قرآن اور حدیث سے دلائل۔	۸۶۶	مالتار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی تقدیر پر امام احمد بن حنبل کا موقف۔	۸۵۲
۱۱۰۹	عدم نفقہ کی بناء پر تفریق کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین۔	۸۶۷	مالتار خاوند کے نفقہ نہ دینے کی صورت میں امام مالک کے مذہب کے مطابق عائلی احکام۔	۸۵۳
			(۱) خاوند کے نفقہ نہ دینے کی صورت میں فسخ نکاح۔	۸۵۴

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۱۲۵	محاطہ بیوہ کی عدت میں مذاہب فقہاء	۸۸۲	۱۱۱۰ چار سال یا ایک سال بعد مفقود کو مردہ قرار دینے کے ثبوت میں آثار صحابہ و تابعین	۸۶۸
	باب ۴۷۷		۱۱۱۰ حکمین کی تفریق کے ثبوت میں آثار و صحابہ و تابعین۔	۸۶۹
۱۱۲۶	بیوہ عورت کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کی حرمت۔	۸۸۳	۱۱۱۲ مذہب غیر پر افتاد اور قضاء میں احناف کی آراء۔	۸۷۰
۱۱۳۳	بیوہ عورت کے سوگ میں مذاہب فقہاء۔	۸۸۴	۱۱۱۴ بلا ضرورت مذہب غیر پر قضاء صحیح نہ ہونے کی وجہ۔	۸۷۱
۱۱۳۲	بیوہ اور مطلقہ کے سوگ میں فقہاء احناف کا مسلک۔	۸۸۵	۸۷۲ خصوصاً امام مالک کے اقوال پر قضاء اور افتاد کے بارے میں تصریحات۔	۸۷۲
	کتاب اللعان		۱۱۱۶ ضرورت کی وجہ سے مذہب غیر کے مطابق فتویٰ دینے یا قضاء پر بحث و نظر۔	۸۷۳
۱۱۴۷	لعان کا لغوی اور اصطلاحی معنی	۸۸۶	۱۱۱۸ ضرورت کی بناء پر دوسرے ائمہ کے مذہب پر فسخ نکاح کی صورتوں کا خلاصہ۔	۸۷۴
۱۱۴۸	لعان کے شرعی معنی میں مذاہب فقہاء	۸۸۷	۱۱۱۹ مذہب غیر پر عدالت کی طلاق کا حکم۔	۸۷۵
۱۱۴۸	لعان کی وجہ تسمیہ۔	۸۸۸	۱۱۲۰ خلاف عدل کے پیش نہ ہونے پر عدالت کی طلاق کا حکم۔	۸۷۹
۱۱۴۸	بلا ضرورت سوالات کو ناپسند کرنا۔	۸۸۹		
۱۱۴۸	زانی کو از خود قتل کرنے کا حکم۔	۸۹۰		
۱۱۴۹	لعان کے بعد تفریق میں مذاہب	۸۹۱		
۱۱۵۰	فقہاء احناف کے نظریہ پر دلائل	۸۹۲		
۱۱۵۰	علامہ نووی کے اعتراضات کے جوابات	۸۹۳		
۱۱۵۲	لعان کی وجہ سے بچہ کے نسب کی نفی میں مذاہب فقہاء۔	۸۹۴		
۱۱۵۴	روزے میں انجکشن لگوانے کے حکم کے متعلق ضمیمہ۔	۸۹۵		
۱۱۵۴	مدہ کے عمل اور انجکشن میں تقابل اور تجزیہ۔	۸۹۶		
۱۱۵۵	روزے میں انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے پر فقہاء کے اصول سے استدلال۔	۸۹۷		
۱۱۵۶	مناقضہ اصلہ کے اشکال کا جواب۔	۸۹۸		
			باب ۴۷۸	
			۱۱۲۱ معتد کے لیے بوقت ضرورت دن میں گھر سے نکلنے کا بیان۔	۸۷۷
			۵۲۳ دوران عدت دن میں گھر سے نکلنے میں مذاہب فقہاء۔	۸۷۸
			۵۲۴ دوران عدت گھر سے باہر نکلنے کے عدم جواز پر امام ابو حنیفہ کی دلیل۔	۸۷۹
			۱۱۲۳ ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب۔	۸۸۰
			باب ۴۷۹	
			محاطہ کی عدت وضع حمل ہے۔	۸۸۱

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار	صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۱۷۰	چند ضعیف روایات سے غیر کفو میں نکاح کی حرمت پر استدلال اور ان کے جوابات۔	۹۰۸	۱۱۵۷	روزے میں الجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹنے پر احادیث اور آثار سے استدلال۔	۸۹۹
۱۱۷۳	حاکم نیشاپوری کا تسابلی۔	۹۰۹	۱۱۵۸	روزے میں الجکشن لگوانے کے سلسلہ میں حرف آخر۔	۹۰۰
۱۱۷۵	ضعیف احادیث سے استدلال کر کے کسی حلال کو حرام کرنا بالاتفاق جائز نہیں۔	۹۱۰	۱۱۵۹	مباحث کفو کے متعلق ضمیمہ۔	۹۰۱
۱۱۷۷	تحریم ثبات کرنے کے لیے قطعی الثبوت اور قطعی الدلالة دلیل کی ضرورت ہے۔	۹۱۱	۱۱۵۹	غیر کفو میں نکاح کے جواز پر قرآن مجید سے استدلال کی وضاحت۔	۹۰۲
۱۱۷۸	غیر کفو میں نکاح کے جواز کے سلسلہ میں امام ابو بکر جصاص کے موقف کی وضاحت۔	۹۱۲	۱۱۶۲	جمہور فقہاء کے نزدیک عام مخصوص البعض کا حجت ہونا۔	۹۰۳
۱۱۸۰	حضرت زینب بنت جحش کے نسب کی تحقیق۔	۹۱۳	۱۱۶۳	احل لکم ما وراء ذالکھ میں ما کا عموم۔	۹۰۴
۱۱۸۲	نکاح غیر کفو میں مصنف کا موقف اور حرف آخر۔	۹۱۴	۱۱۶۳	احل لکم ما وراء ذالکھ میں ما کے عموم سے فقہاء کا استدلال۔	۹۰۵
۱۱۸۳	ماخذ و مراجع	۹۱۵	۱۱۶۴	فانکھوا ما طاب لکم من النساء میں ما کے عموم سے فقہاء کا استدلال۔	۹۰۶
.....			۱۱۶۴	ان اکرمکم عند اللہ اتقا کہ سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔	۹۰۷

WWW.NAFSEISLAM.COM

فہرست مضامین شرح صحیح مسلم جلد رابع

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۵۷	اختلاف فقہاء کا خلاصہ	۲۷	۱۶	ابتدائیہ -	۵۷
۵۷	امام ابو حنیفہ کے موقف پر دلیل -	۳۳	۱۷	تعارف -	۵۷
۵۸	باب: ۴۷۸	۳۵	۱۸	نظرے خوش گزرے -	۵۸
۵۸	ولادہ صرف آزاد کرنے والے کا حق ہے -	۴۱	۱۹	آباد و تاثرات -	۵۸
۶۲	قصد بریرہ میں شرط فاسد کے ساتھ بیع پر اعتراض کے جوابات -	۴۷	۲۰	کتاب العتق	۶۲
۶۵	مکاتب کی بیع کے حکم میں مذاہب فقہاء	۴۷	۲۱	عتق کا لغوی معنی -	۶۵
۶۶	خیار عتق میں شوہر کے غلام ہونے کی شرط پر ائمہ ثلاثہ کے دلائل -	۴۷	۲۲	عتق کا اصطلاحی معنی -	۶۶
۶۷	حضرت بریرہ کی آزادی کے وقت ان کے شوہر کے آزاد ہونے پر فقہاء احاف کے دلائل -	۴۷	۲۳	غلام کی تعریف -	۶۷
۶۸	حضرت بریرہ کے شوہر کی آزاد ہونے والی روایت کی از روئے درایت ترجیح -	۴۷	۲۴	غلامی کے اسباب -	۶۸
۶۹	حضرت بریرہ کے شوہر کے آزاد ہونے کے ثبوت میں مزید روایات -	۴۷	۲۵	اسلام نے سب سے پہلے غلاموں کے خاتمے کے لیے قانون بنائے	۶۹
۷۰	شوہر کے آزاد ہونے کے باوجود خیار عتق پر فقہاء احاف کے دلائل -	۴۷	۲۶	اسلام میں غلاموں کو آزاد کرنے کے لیے قوانین اور فیصلے	۷۰
۷۱	ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب	۴۷	۲۷	مسلمانوں کے غلام آزاد کرنے کی چند مثالیں -	۷۱
۷۲	حدیث بریرہ سے ایک سو ساٹھ مسائل کا استنباط -	۴۷	۲۸	اسیران جنگ کے بارے میں اسلام کی ہدایات -	۷۲
۸۱	باب: ۴۷۹	۴۷	۲۹	جنگی قیدیوں کو غلام بنانے کی مشروعیت کا سبب	۸۱
۸۱	ولادہ بیچنے اور ہمہ کرنے کی ممانعت -	۴۷	۳۰	جنگی قیدیوں کو غلام بنانے کے فوائد اور ثمرات -	۸۱
			۳۱	کیا بغیر نکاح کے لونڈیوں سے مباشرت کیے جا سکتے ہیں؟	
			۳۲	مشرک غلام کے ایک حصہ کو آزاد کرنے کے بعد	
			۳۳	بقیہ حصے میں مذاہب فقہاء -	
			۳۴	امام ابو حنیفہ کا منظر یہ -	
			۳۵	امام ابو یوسف اور امام محمد کا منظر یہ -	
			۳۶	ائمہ ثلاثہ کا منظر یہ -	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۹۲	نظام سرمایہ داری کو پروان چڑھانے میں سود کا کردار	۸۲	۲۹	ولاد کی بیع میں مذاہب فقہاء۔
۹۲	سود کے استحقاقی نظام کو ختم کرنے میں اسلام کی ہدایات۔	۸۲	باب: ۲۸۰	
۹۵	نظام سرمایہ داری کو پھیلانے میں احتکار و ذخیرہ اندوزی کا حصہ۔	۸۲	۳۰	آزاد شدہ کو اپنے مولیٰ کے سوا کسی اور کی طرف منسوب کرنے کی ممانعت۔
۹۴	احتکار کے استحقاق کو ختم کرنے کے لیے اسلام کی ہدایات۔	۸۴	۳۱	مفہوم مخالف کی وجہ سے ایک اشکال کا جواب۔
۹۴	سرمایہ داری کے فروغ میں سٹے کا دخل۔	۸۴	۳۲	مفہوم مخالف کی تعریف۔
۹۴	سٹے کو روکنے کے لیے اسلام کی تعلیمات۔	۸۴	۳۳	مفہوم مخالف کے حکم میں مذاہب فقہاء۔
۹۴	سرمایہ داری بڑھانے میں جعلی اشیاء بنانے اور ملاوٹ وغیرہ کا رول۔	۸۵	۳۴	مفہوم مخالف کے اعتبار کی شرائط۔
۹۴	ملاوٹ اور جعلی اشیاء کی روک تھام کے لیے اسلام کے احکام۔	۸۶	۳۵	مفہوم مخالف کی اقسام۔
۹۴	تنگ دستوں اور ضرورت مندوں پر مال خرچ کرنے کے لیے اسلام کے احکام۔	۸۶	باب: ۲۸۱	
۹۹	سوشلزم اور کمیونزم کا نقطہ اتحاد۔	۸۶	۳۶	غلام آزاد کرنے کی فضیلت۔
۱۰۰	سوشلزم اور کمیونزم میں فرق۔	۸۹	۳۷	بغیر توبہ کے معنی عبادات سے مغفرت کی بحث۔
۱۰۰	سوشلزم میں مالکوں سے ان کی املاک چھیننے کی بنیاد لائی ہے۔	۸۹	باب: ۲۸۲	
۱۰۱	اسلام میں کسی کی جائز شخصی ملکیت کو بزور چھین لینا جائز نہیں ہے۔	۸۹	۳۸	اپنے والد کو آزاد کرنے کی فضیلت۔
۱۰۱	سوشلزم کی طبقاتی مساوات۔	۹۰	۳۹	مخادم کا مالک ہونے کے بعد ان کے آزاد ہونے میں مذاہب۔
۱۰۲	اسلام کی اصولی مساوات۔	۹۲	کتاب البیوع	
۱۰۴	سوشلسٹ نظام کی ڈکٹیٹر شپ۔	۹۲	۴۰	بیع کا لغوی معنی۔
۱۰۴	اسلام میں اظہار آزادی رائے کا حق۔	۹۲	۴۱	بیع کا شرعی معنی۔
		۹۲	۴۲	بیع اور شراہ کے حوالے سے نظام سرمایہ داری اور نظام اشتراکیت کا تقارن۔
		۹۳	۴۳	نظام سرمایہ داری میں ذاتی نفع کی حیثیت۔
		۹۳	۴۴	نظام سرمایہ داری میں طلب اور رسد کی حیثیت۔

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۱۱۸	کیا بانڈز پر انعامات، سودی رقم سے دیے جاسکتے ہیں؟	۸۳	۱۰۵	باب ۲۸۳:	
۱۲۰	کیا بانڈز کے انعامات اور حکومت کے دیگر عطیات کا حکم الگ الگ ہے؟	۸۴	۱۰۵	بیع ملامسہ اور منابذہ کا ابطال۔	۶۲
۱۲۰	کیا نیت پر حکم لگانا صحیح ہے؟	۸۵	۱۰۶	۶۳	۶۴
۱۲۰	تقار کی تحقیق	۸۶	۱۰۸	۶۴	۶۵
۱۲۴	کیا بانڈز کے انعامات میں تقار کی روج ہے؟	۸۷	۱۰۸	۶۵	۶۶
۱۲۶	باب ۲۸۵:	۸۸	۱۰۸	۶۶	۶۷
۱۲۶	حل کی بیع کی مانعت۔	۸۹	۱۰۹	۶۷	۶۸
۱۲۶	لفظ حل کی تحقیق۔	۹۰	۱۰۹	۶۸	۶۹
۱۲۸	حل الجملہ کی تفسیر میں فقہاء کے اقوال۔	۹۱	۱۰۹	۶۹	۷۰
۱۲۸	بیع غرر کے احکام کی تفصیل۔	۹۲	۱۱۰	۷۰	۷۱
۱۲۹	باب ۲۸۶:	۹۳	۱۱۱	۷۱	۷۲
۱۲۹	کسی کی بیع اور نرخ پر بیع اور نرخ نہ کرنے اور تقنوں میں دودھ روکنے کی حرمت۔	۹۴	۱۱۱	۷۲	۷۳
۱۳۱	بیع پر بیع اور نرخ پر نرخ کی صورتیں	۹۵	۱۱۲	۷۳	۷۴
۱۳۲	بیع پر بیع کی ممانعت میں مذاہب اور مصنف کا تجزیہ۔	۹۶	۱۱۳	۷۴	۷۵
۱۳۳	نہجش کے حکم میں مذاہب اربعہ۔	۹۷	۱۱۴	۷۵	۷۶
۱۳۵	نیلام کی بیع میں مذاہب۔	۹۸	۱۱۵	۷۶	۷۷
۱۳۷	باب ۲۸۷:	۹۹	۱۱۸	۷۷	۷۸
۱۳۷	ملققی جلب کی مانعت۔	۱۰۰	۱۱۸	۷۸	۷۹
۱۳۸	ملققی جلب کا معنی۔	۱۰۱	۱۱۸	۷۹	۸۰
۱۳۸	ملققی جلب کی مانعت کی حکمت	۱۰۲	۱۱۸	۸۰	۸۱

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۱۵۳	حدیث مصراۃ قیاس کے خلاف ہے۔	۱۳۸	تلفی جلب میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔	۱۰۰
۱۵۴	جو خبر واحد قرآن مجید، سنت معروفہ، اجماع اور قیاس صحیح کے خلاف ہو وہ غیر مقبول ہے۔	۱۳۹	تلفی جلب میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔	۱۰۱
۱۵۵	حدیث مصراۃ منسوخ ہے۔	۱۳۹	تلفی جلب میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔	۱۰۲
۱۵۵	حدیث مصراۃ کا صحیح محمل۔	۱۴۰	تلفی جلب میں غیر مقلدین کا موقف۔	۱۰۳
۱۵۶	باب: ۴۹۰	۱۴۰	تلفی جلب میں فقہاء احناف کا موقف۔	۱۰۴
۱۵۶	قبضہ سے پہلے کسی چیز کو بیچنا باطل ہے۔	۱۴۱	تلفی جلب میں خیبر کی نفی کی وجہ سے فقہاء احناف پر مخالفت حدیث کا اعتراض اور اس کے جوابات	۱۰۵
۱۶۰	بیع قبل القبض کی مانعت کی حکمتیں۔	۱۴۲	باب: ۴۸۸	
۱۶۰	سے کا عدم جواز۔	۱۴۲	شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے کی مانعت۔	۱۰۶
۱۶۱	بیع قبل القبض میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔	۱۴۳	شہری کی دیہاتی سے بیع میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔	۱۰۷
۱۶۱	بیع قبل القبض میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔	۱۴۳	شہری کی دیہاتی سے بیع میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔	۱۰۸
۱۶۱	بیع قبل القبض میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔	۱۴۳	شہری کی دیہاتی سے بیع میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔	۱۰۹
۱۶۱	بیع قبل القبض میں فقہاء احناف کا موقف۔	۱۴۳	شہری کی دیہاتی سے بیع میں فقہاء احناف کا موقف۔	۱۱۰
۱۶۲	امام شافعی، امام احمد اور امام محمد کی دلیل۔	۱۴۳	باب: ۴۸۹	
۱۶۲	فقہاء احناف کی دلیل۔	۱۴۴	بیع مصراۃ کا حکم۔	۱۱۱
۱۶۲	امام اعظم کے موقف پر ایک حدیث۔	۱۴۴	مصراۃ کا لغوی اور اصطلاحی معنی۔	۱۱۲
۱۶۳	ناپ اور تول کے بغیر بیع میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔	۱۴۸	مصراۃ کی بیع میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔	۱۱۳
۱۶۳	ناپ اور تول کے بغیر بیع میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔	۱۴۹	بیع مصراۃ میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔	۱۱۴
۱۶۳	ناپ اور تول کے بغیر بیع میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔	۱۴۹	بیع مصراۃ میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔	۱۱۵
۱۶۴	ناپ اور تول کے بغیر بیع میں فقہاء احناف کا موقف۔	۱۵۰	بیع مصراۃ میں فقہاء احناف کا موقف۔	۱۱۶
۱۶۴	موقف۔	۱۵۰	فقہاء احناف کے دلائل۔	۱۱۷
۱۶۴	دستادیز کی بیع۔	۱۵۰	حدیث مصراۃ مضطرب ہے۔	۱۱۸
۱۶۵	دستادیز کی بیع میں فقہاء احناف کا موقف۔	۱۵۱	حدیث مصراۃ قرآن مجید کے خلاف ہے۔	۱۱۹
۱۶۵	ہندی کی بیع کا شرعی حکم۔	۱۵۱	حدیث مصراۃ سنت کے خلاف ہے۔	۱۲۰
۱۶۶	ہندی بھانے کی جائز صورت۔	۱۵۲	حدیث مصراۃ اجماع امت کے خلاف ہے۔	۱۲۱
۱۶۶	حقوق کی بیع کا حکم۔	۱۵۳		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۴۸	خیار شرط میں مذاہب فقہاء	۱۶۱	۱۶۴	۱۳۵
۱۴۸	باب: ۴۹۳	۱۶۱	۱۶۴	۱۳۶
۱۴۸	جو شخص بیع میں دھوکا کھا جائے۔	۱۶۲	۱۶۴	۱۳۷
۱۴۹	لا غلابہ کہنے کی وجہ۔	۱۶۳	۱۶۴	۱۳۸
۱۴۹	نا تجربہ کار کو زیادہ ہنگے داموں پر فروخت کرنے	۱۶۴	۱۶۴	۱۳۹
۱۴۹	میں مذاہب فقہاء۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۰
۱۴۹	غبن فاحش کی وجہ سے خیار کے حکم میں متاخرین	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۱
۱۴۹	احاث کا موقف۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۲
۱۸۰	باب: ۴۹۴	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۳
۱۸۰	ظہور صلاحیت سے پہلے درختوں پر پھلوں کی	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۴
۱۸۰	بیع کا عدم جواز۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۵
۱۸۳	ظہور صلاحیت کی تفسیر میں اختلاف فقہاء۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۶
۱۸۳	ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع میں	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۷
۱۸۴	مذاہب فقہاء۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۸
۱۸۴	ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع میں	۱۶۵	۱۶۸	۱۴۹
۱۸۴	فقہاء احاث کا موقف۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۰
۱۸۵	ظہور صلاحیت سے پہلے پھلوں کی بیع کے	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۱
۱۸۵	جواز میں فقہاء احاث کے دلائل۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۲
۱۸۶	پکھنے سے پہلے پھلوں کی بیع کے عدم جواز	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۳
۱۸۶	میں ائمہ ثلاثہ کی حدیث کا جواب۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۴
۱۸۶	باقات کے پھلوں کی مردہ بیع کا شرعی حکم۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۵
۱۸۶	پھلوں کے ظہور سے پہلے بیع کا حل۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۶
۱۹۰	باغ کے پھلوں کی مردہ بیع میں پھلوں کو درختوں	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۷
۱۹۰	پر برقرار رکھنے کا حل۔	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۸
		۱۶۵	۱۶۸	۱۵۹
		۱۶۵	۱۶۸	۱۶۰

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۲۰۷	کاسے یا خریدار کا؟	۱۹۱	باب ۴۹۵	
۲۰۸	غلام کی بیع کے وقت اس کا مال لینے کی شرط	۱۹۲	کھجوروں کی چھوڑوں کے عوض بیع کی ممانعت	۱۷۵
۲۰۸	میں فقہاء شافعیہ اور دیگر فقہاء کا موقف۔	۱۹۳	اور عرایا کا جواز۔	
۲۰۸	غلام کی بیع کے وقت اس کا مال لینے کی شرط	۱۹۸	عرایا کا لغوی معنی	۱۷۶
۲۰۸	میں فقہاء احناف کا موقف۔	۱۹۹	عرایا کی تفسیر میں فقہاء کا اختلاف۔	۱۷۷
۲۰۸	غلام کی بیع کے وقت اس کا مال لینے کی شرط میں	۱۹۹	احناف کی بیان کردہ عرایا کی تفسیر پر فقہاء شافعیہ	۱۷۸
۲۰۸	فقہاء مالکیہ کا موقف۔	۲۰۰	کے اعتراض کے جوابات۔	
۲۰۸	امام محمد کا فقہاء مالکیہ پر تناقب۔	۱۹۵	تازہ کھجوروں کی چھوڑوں کے عوض بیع میں	۱۷۹
۲۰۹	فقہاء مالکیہ کا جواب اور جواب الجواب۔	۱۹۶	مذہب فقہاء۔	
۲۰۹	باب: ۴۹۷	۲۰۰	تازہ کھجوروں کی چھوڑوں کے عوض بیع کے سلسلے	۱۸۰
۲۰۹	مخالقہ، مزابنہ، مخابره اور ظہور صلاحت سے پہلے	۲۰۰	میں امام ابرہہ کا مناظرہ۔	
۲۰۹	بیع کی حرمت اور چند سالوں کی بیع کی ممانعت	۲۰۱	زید بن عیاش کو مجہول قرار دینے پر اعتراضات	۱۸۱
۲۱۲	مزابنہ، مخالقہ، مخابره اور معاوضہ کی تعریفات	۲۰۲	زید بن عیاش کے معروف ہونے کے جوابات۔	۱۸۲
۲۱۲	اور احکام۔	۲۰۲	زید بن عیاش کی روایت کی ترجیح۔	۱۸۳
۲۱۲	صرف درہم اور دینار کے عوض پھلوں کی بیع	۲۰۲	یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت پر امام بیہقی کا اعتراض	۱۸۴
۲۱۲	کی وضاحت۔	۲۰۳	امام بیہقی کے اعتراض کا جواب۔	۱۸۵
۲۱۲	بیع میں اشتہار کی ممانعت کی وضاحت اور بیان	۲۰۳	یحییٰ بن ابی کثیر کا مزید تاہید۔	۱۸۶
۲۱۲	مذہب۔	۲۰۴	مدار حرمت نسید کو قرار دینے پر ایک اعتراض	۱۸۷
۲۱۳	باب: ۴۹۸	۲۰۴	کا جواب۔	
۲۱۳	زمین کو کرائے پر دینا۔	۲۰۴	حدیث رسول کے مقابلہ میں کسی کا قول معتبر نہیں	۱۸۸
۲۲۸	زمین پر کاشت کاری کی صورتیں۔	۲۰۵	ہے۔	
۲۲۸	زمین کو کرائے پر دینے میں مذہب فقہاء	۲۰۵	باب: ۴۹۹	
۲۲۹	زمین کو کرائے پر دینے کے عدم جواز میں ابن	۲۰۶	درخت کی بیع میں اس کے پھلوں کا حکم۔	۱۸۹
۲۲۹	حرم کے دلائل۔	۲۰۶	تاہیر کا لغوی معنی۔	۱۹۰
۲۲۹	زمین کو کرائے پر دینے کے ثبوت میں اعاد	۲۰۷	کھجور کے درخت کی بیع کے بعد اس کا پھل بائع	۱۹۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۰۶	آثار اور اقوال تابعین۔	۲۲۹	۲۲۳	مکانوں کے کرائے کے جواز کے ثبوت میں روایات۔	۲۵۵
۲۰۷	زمین کو کرائے پر دینے کی ممانعت کی روایات کے جوابات۔	۲۳۵	۲۲۴	مکانوں کے کرائے میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔	۲۵۸
۲۰۸	مخبرہ (زمین کو بٹائی پر دینے) میں مذاہب فقہاء زمین کو بٹائی پر دینے کے عدم جواز میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل۔	۲۳۸	۲۲۵	مکانوں کے کرائے میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔	۲۵۹
۲۰۹	مزارعت پر اعتراضات کے جوابات۔	۲۳۹	۲۲۶	مکانوں کے کرائے میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔	۲۵۹
۲۱۰	مزارعت پر جواز کے دلائل۔	۲۴۰	۲۲۷	مکانوں کے کرائے میں فقہاء احناف کا موقف۔	۲۵۹
۲۱۱	احادیث مخبرہ پر فقہاء احناف کے اعتراضات۔	۲۴۱	۲۲۸	کتاب المساقاة والمزارعة	۲۶۰
۲۱۲	احادیث مخبرہ پر اعتراضات کے جوابات۔	۲۴۲	۲۲۹	باب: ۴۹۹	۲۶۰
۲۱۳	احادیث مخبرہ پر فقہاء شافعیہ کے اعتراضات کے جوابات۔	۲۴۳	۲۳۰	مزارعت اور مساقاة میں مذاہب فقہاء۔	۲۶۳
۲۱۴	جواز مزارعت کے ثبوت میں احادیث، آثار اور اقوال تابعین۔	۲۴۴	۲۳۱	مساقاة اور مزارعت کے جواز پر دلائل۔	۲۶۳
۲۱۵	زمین کو بٹائی پر دینے میں فقہاء احناف کا موقف۔	۲۴۵	۲۳۲	کیا تین مدت کے بغیر عقد مساقات صحیح ہے۔	۲۶۴
۲۱۶	قرآن مجید کی روشنی میں زمین کی شخصی ملکیت پر بحث و نظر۔	۲۴۶	۲۳۳	ملی جمع کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔	۲۶۴
۲۱۷	احادیث کی روشنی میں زمین کی شخصی ملکیت پر بحث و نظر۔	۲۴۷	۲۳۴	باب: ۵۰۰	۲۶۵
۲۱۸	کیا مکانوں کو کرایہ پر دینا شرفاً حرام اور سود ہے؟	۲۴۸	۲۳۵	کاشتکاری اور دیگر دنیاوی امور کی فضیلت۔	۲۶۵
۲۱۹	مکانوں کے کرائے کو سود قرار دینے پر ایک حد سے استدلال اور اس کا جواب۔	۲۴۹	۲۳۶	کیا بغیر میت کے بھی نیک کاموں پر ثواب ہو سکتا ہے؟	۲۶۷
۲۲۰	مکہ کے مکانوں کے کرائے کی ممانعت کی روایات پر بحث و نظر۔	۲۵۰	۲۳۷	کاشتکاری اور دیگر دنیاوی امور کی فضیلت اور غنیمت کے جوا جہا محمل۔	۲۶۸
۲۲۱	مکہ کے مکانوں کی بیع اور کرائے میں مذاہب ائمہ۔	۲۵۱	۲۳۸	کون سا کسب سب سے افضل ہے۔	۲۶۸
۲۲۲	مکہ کے مکانوں کے کرائے کی ممانعت کی روایت سے علی العموم کرائے کے جواز پر استدلال۔	۲۵۲	۲۳۹	کیا کافر کو بھی نیک کاموں پر اجر ملتا ہے؟	۲۶۸
		۲۵۳	۲۴۰	باب: ۵۰۱	۲۶۹
		۲۵۴	۲۴۱	قدرتی آفات سے پھلوں کے نقصان کو دفع کرنا۔	۲۶۹
		۲۵۵	۲۴۲	فروعت شدہ پھلوں کو نقصان لاحق ہونے پر اس کے تاویل کے ذمہ میں مذاہب فقہاء۔	۲۷۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۸۸	قرض ضمانت کرنے کے مسائل اور فضاہل۔	۲۵۰	۲۴۲	باب: ۵۰۲	
۲۸۹	باب: ۵۰۵		۲۴۲	قرض سے کچھ ضمانت کر دینے کا استحباب۔	۲۳۸
۲۸۹	قرض ادا کرنے میں مالدار کی تاخیر کا حرام ہونا اور حوالہ کا جائز ہونا۔	۲۵۱	۲۴۲	حضرت ابن ابی مردود کی حدیث سے استنباط شدہ مسائل۔	۲۳۹
۲۸۹	قرض وصول کرنے کے احکام۔	۲۵۲	۲۴۵		
۲۹۰	حوالہ کی تعریف اور احکام	۲۵۳	۲۴۶	باب: ۵۰۳	
۲۹۱	باب: ۵۰۶		۲۴۷	اگر خریدار دیوالیہ ہو جائے اور اس کے پاس خریدی ہوئی چیز ہو تو بائع اس سے لے سکتا ہے۔	۲۴۰
۲۹۱	جنگلات کے فاضل پانی کو بیچنے اور جفتی کرانے کی اجرت کی ممانعت۔	۲۵۲	۲۴۸	منفلس (دیوالیہ) کا لغوی اور شرعی معنی۔	۲۴۱
۲۹۱	فالتور پانی کی بیع میں مذاہب۔	۲۵۵	۲۴۸	منفلس (دیوالیہ) کے شرعی احکام۔	۲۴۲
۲۹۲	ترک جفتی کے لیے کرائے پر دینے میں فقہاء متنفذہ کا موقف۔	۲۵۶	۲۴۹	منفلس کے پاس بائع کی چیز بیعینہ ملنے کی صورت میں مذاہب ائمہ۔	۲۴۳
۲۹۳	ترک جفتی کے لیے کرائے پر دینے میں فقہاء متنفذہ کا موقف۔	۲۵۷	۲۴۹	منفلس کے پاس بائع کی چیز ملنے کی صورت میں ائمہ احناف کا موقف۔	۲۴۴
۲۹۳	ترک جفتی کے لیے کرائے پر دینے میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔	۲۵۸	۲۵۱	ائمہ احناف کے دلائل۔	۲۴۵
۲۹۴	ترک جفتی کے لیے کرائے پر دینے میں فقہاء حنفیہ کا موقف۔	۲۵۹	۲۵۱	ائمہ متاثرہ کی احادیث کے جوابات۔	۲۴۶
۲۹۴	ترک جفتی کے لیے کرائے پر دینے میں فقہاء حنفیہ کا موقف۔	۲۶۰	۲۵۲	علامہ نووی، علامہ قرطبی اور علامہ ابن بطال کے اعتراضات کے جوابات۔	۲۴۷
۲۹۵	انجکشن کے ذریعہ زر کا نطفہ مادہ کے رحم میں پہنچانے کا حکم۔	۲۶۱	۲۵۳	منفلس کے پاس بائع کی چیز بیعینہ ملنے کی صورت میں اس کے حق استرداد کے ثبوت میں صحیح اور ترجیح احادیث۔	۲۴۸
۲۹۶	باب: ۵۰۷		۲۵۴		
۲۹۶	کنوئیں کی قیمت، قاحشرہ اور نجری کی اجرت اور بانی کی بیع کا حرام ہونا۔	۲۶۱	۲۵۵	باب: ۵۰۴	
۲۹۶	کنوئیں کی قیمت اور اس کی بیع میں مذاہب فقہاء۔	۲۶۲	۲۵۵	مقرر قرض کو مہلت دینے اور تقاضے میں درگزر کی تفصیلات۔	۲۴۹

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر شمار
۲۶۳	جن کتوں کا رکھنا جائز ہے ان کی بیع کے جواز میں	۲۹۸	۲۹۸	۲۹۸
۲۶۴	امادیت۔	۲۹۹	۲۹۹	۲۹۹
۲۶۵	کابین کی تعریف اور اس کا حکم۔	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰
۲۶۶	تپکنے لگانے کی اجرت کا حکم۔	۳۰۱	۳۰۱	۳۰۱
۲۶۷	بلی کی بیع اور اس کی قیمت کا حکم۔	۳۰۱	۳۰۱	۳۰۱
۲۶۸	باب ۵۰:۸	۳۰۲	۳۰۲	۳۰۲
۲۶۹	کتوں کے قتل کا حکم اور پھر اس کے منسوخ ہونے	۳۰۲	۳۰۲	۳۰۲
۲۷۰	کا بیان، اور شکار، کھیت اور جانوروں کی حفاظت	۳۰۲	۳۰۲	۳۰۲
۲۷۱	کے لیے کتنے پالنے کا جواز۔	۳۰۲	۳۰۲	۳۰۲
۲۷۲	کتوں کو قتل کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء	۳۰۸	۳۰۸	۳۰۸
۲۷۳	کھیت کے کتے کے مستثنیٰ ہونے کی روایت	۳۰۹	۳۰۹	۳۰۹
۲۷۴	ایک قیراط اور دو قیراط کی درجہ بندی میں تطبیق	۳۰۹	۳۰۹	۳۰۹
۲۷۵	کتوں کو رکھنے کی وجہ سے ایک قیراط اجیر	۳۱۰	۳۱۰	۳۱۰
۲۷۶	کئی کی وجہ۔	۳۱۰	۳۱۰	۳۱۰
۲۷۷	قیراط کے وزن اور مصداق کی تحقیق	۳۱۰	۳۱۰	۳۱۰
۲۷۸	گھر کی حفاظت کے لیے کتار رکھنے میں فقہاء	۳۱۰	۳۱۰	۳۱۰
۲۷۹	حنبلہ کا موقف۔	۳۱۰	۳۱۰	۳۱۰
۲۸۰	گھر کی حفاظت کے لیے کتار رکھنے میں فقہاء	۳۱۱	۳۱۱	۳۱۱
۲۸۱	شافعیہ کا موقف۔	۳۱۱	۳۱۱	۳۱۱
۲۸۲	گھر کی حفاظت کے لیے کتار رکھنے میں فقہاء	۳۱۱	۳۱۱	۳۱۱
۲۸۳	مالکیہ کا موقف۔	۳۱۱	۳۱۱	۳۱۱
۲۸۴	گھر کی حفاظت کے لیے کتار رکھنے میں فقہاء	۳۱۲	۳۱۲	۳۱۲
۲۸۵	احناف کا موقف۔	۳۱۲	۳۱۲	۳۱۲
۲۸۶	باب ۵۰:۹	۳۱۲	۳۱۲	۳۱۲
۲۸۷	فصد لگانے کی اجرت کا حلال ہونا۔	۳۱۲	۳۱۲	۳۱۲
۲۸۸	۲۹۲	۳۱۲	۳۱۲	۳۱۲

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
	بیع عینہ کے جزیرہ سے سود کو جائز کرنے کا ایک حیلہ۔	۳۲۸	قرآن مجید سے حیلہ کا ثبوت۔	۲۹۳
۳۴۲	بیع عینہ کی تحقیق۔	۳۲۸	حدیث سے حیلہ کا ثبوت۔	۲۹۴
۳۴۳	عینہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی	۳۲۹	باب: ۵۱۴	
۳۴۴	بیع عینہ کی حرمت میں احادیث، آثار صحابہ اور اقوال تابعین۔	۳۲۹	سود کا بیان۔	۲۹۵
۳۴۵	بیع عینہ میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔	۳۲۹	ربو کا لغوی معنی۔	۲۹۶
۳۴۸	بیع عینہ میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔	۳۲۹	ربو کا اصطلاحی معنی۔	۲۹۷
۳۴۹	بیع عینہ میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔	۳۲۹	ربو کا اصطلاحی معنی۔	۲۹۸
۳۵۰	بیع عینہ میں فقہاء اخوان کا موقف۔	۳۲۹	بیع کے سود کے مجوزین کے دلائل۔	۲۹۹
۳۵۱	دارالحرب کے سود میں جمہور فقہاء کا نظریہ۔	۳۲۹	مجوزین سود کے دلائل کے جوابات۔	۳۰۰
۳۵۲	دارالحرب کے سود میں فقہاء اخوان کا نظریہ۔	۳۲۹	افراط زبرد کی صورت میں اصل زر کو بحال رکھنے کا ایک حل۔	۳۰۱
۳۵۳	دارالحرب میں جواز ربو والی حدیث کی فنی حیثیت	۳۲۹	بیع نوٹ کی تحقیق۔	۳۰۲
۳۵۴	دارالحرب میں ربو کے متعلق فقہاء اخوان کے دلائل کا تجزیہ۔	۳۲۹	نوٹ میں مذاہب اربعہ۔	۳۰۳
۳۵۵	مکحول کی روایت کا محمل۔	۳۲۹	نوٹ میں علماء مصر کا نظریہ۔	۳۰۴
۳۵۶	دارالحرب کے سود کے بارے میں امام ابو حنیفہ کے قول کی وضاحت۔	۳۲۹	نوٹ کا لغوی اور عرفی معنی۔	۳۰۵
۳۵۷	کیا سود اور دیگر عقود فاسدہ کے ذریعہ حربی کافروں کا پیسہ بٹورنا جائز ہے؟	۳۲۹	نوٹوں کی فتنی حیثیت۔	۳۰۶
۳۵۸	حضرت ابو بکر کے قمار کی وضاحت۔	۳۲۹	دنیا کے کرنسی نظام میں انقلابات اور تبدیلیاں۔	۳۰۷
۳۵۹	دارالحرب، دارالکفر اور دارالاسلام کی تعریف	۳۲۹	نوٹ کے متعلق مصنف کا موقف۔	۳۰۸
۳۶۰	ربو الفضل کی علت حرمت میں مذاہب ائمہ۔	۳۲۹	کرنسی نوٹ اور زکوٰۃ۔	۳۰۹
۳۶۱	ربو الفضل میں ائمہ اربعہ کی بیان کردہ حرمت کی علت کا ایک جائزہ اور مصنف کا موقف۔	۳۲۹	نوٹوں کا نوٹوں سے تبادلہ۔	۳۱۰
۳۶۲	ربو الفضل کی حرمت کا سبب۔	۳۲۹	ملکی کرنسی نوٹوں کا آپس میں تبادلہ۔	۳۱۱
۳۶۳	نفع اور سود میں فرق۔	۳۲۹	نوٹ کی نوٹ کے بدلہ میں گئی اور زیادتی کے ساتھ بیع۔	۳۱۲
۳۶۴		۳۲۹	مختلف ممالک کے کرنسی نوٹوں کا آپس میں تبادلہ۔	۳۱۳
۳۶۵		۳۲۹	بنیم قبضہ کے کرنسی کا تبادلہ۔	۳۱۴
۳۶۶		۳۲۹	نوٹ کی نوٹ کے عوض گئی اور بیشی کے ساتھ جواز بیع کے اہم دلائل کا جائزہ۔	۳۱۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۳۶	سونے اور چاندی کی بیع میں عقد کے وقت قبضہ کرنے میں مذاہب -	۳۹۸	۳۵۲	دماغ کے محل عقل ہونے پر دلائل -	۴۱۳
۳۳۷	کرسی نوٹوں کی نوٹوں سے بیع میں ادھار کا حکم -	۳۹۹	۳۵۳	قرآن اور حدیث میں دل کی طرف عقل اور ادھار کی نسبت کرنے کی توجیہ -	۴۱۴
۳۳۸	سونے اور چاندی کی بیع میں ادھار کا حکم -	۴۰۰	۳۵۴	عقل کی تعریف میں علماء کے اقوال -	۴۱۵
۳۳۹	بالخصوص سونے اور چاندی کی بیع میں مجلس کے اندر قبضہ کی شرط کیوں ہے؟	۴۰۱	۳۵۵	محل عقل کے بارے میں ائمہ مذاہب کے اقوال -	۴۱۵
۳۴۰	بیع صرف میں حضرت امیر معاویہ کا نظریہ -	۴۰۲		باب ۵۱۴:	۴۱۷
۳۴۱	سونے اور چاندی سے مرکب اشیاء کو مفرد سونے اور چاندی کے عوض فروخت کرنے میں مذاہب -	۴۰۲	۳۵۶	اونٹ کو فروخت کرنا اور سواری کا اشتنا کر لینا	۴۱۷
۳۴۲	سونے اور چاندی سے مرکب اشیاء کو مفرد سونے اور چاندی کے عوض فروخت کرنے میں فقہاء احناف کا موقف -	۴۰۳	۳۵۷	حضرت جابر کے اونٹ کی قیمت کی روایت میں اضطراب کے جوابات -	۴۲۲
۳۴۳	فقہاء احناف کے دلائل -	۴۰۴	۳۵۸	بیع میں شرط لگانے کے متعلق مذاہب فقہاء	۴۲۲
۳۴۴	سونے اور چاندی سے مرکب اشیاء کو زیادہ سونے اور چاندی کے عوض فروخت کرنے کے بارے میں آثار صحابہ اور اقوال تابعین -	۴۰۴	۳۵۹	بیع میں شرط لگانے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ -	۴۲۳
۳۴۵	حضرت ابن عباس کا ربہ الفضل کے بارے میں جمع	۴۰۷	۳۶۰	بیع میں شرط لگانے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ -	۴۲۳
۳۴۶	حضرت اسامہ کی روایت "سود صرف ادھار میں ہے" کی وضاحت -	۴۰۸	۳۶۱	بیع میں شرط لگانے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ -	۴۲۳
۳۴۷	اجناس مختلفہ میں اتحاد قدر کے باوجود ادھار بیع کیوں جائز ہے -	۴۰۹	۳۶۲	فقہاء حنبلیہ کی دلیل -	۴۲۴
	باب ۵۱۳:		۳۶۳	امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کی دلیل -	۴۲۴
۳۴۸	حلال لینا اور مشتبہ چیزوں کو ترک کر دینا -	۴۰۹	۳۶۴	حضرت جابر کی حدیث سے استنباط شدہ مسائل	۴۲۴
۳۴۹	باب مذکور کی حدیث کی اہمیت -	۴۱۱		باب ۵۱۵:	۴۲۵
۳۵۰	امور مشتبہ کی تشریح میں علماء کے اقوال -	۴۱۱	۳۶۵	جانوروں کے قرض لینے کا جواز اور بدلے میں بہتر جانور دینے کا استحباب -	۴۲۵
۳۵۱	عقل کا محل دل ہے یا دماغ؟	۴۱۲	۳۶۶	حیوان کو بطور قرض دینے میں مذاہب فقہاء	۴۲۶
			۳۶۷	حیوان کو بطور قرض لینے میں فقہاء احناف کا موقف -	۴۲۷

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۳۴۸	مذمت۔	۳۴۸	حیوان کے قرعہ میں جہور کی روایت کے جواباً	۳۴۸
۳۴۹	احکام کا لغوی اور اصطلاحی معنی۔	۳۴۹	حیوان کو بطور قرعہ دینے کی منسوخت پر احادیث	۳۴۹
۳۴۸	احکام میں مذاہب فقہاء۔	۳۴۸	اور آثار۔	۳۴۸
۳۴۸	احکام کی شرائط۔	۳۴۹	حسن تقاد کا ثبوت۔	۳۴۸
۳۴۸	باب: ۵۲۰	۳۴۸	باب: ۵۱۶	۳۴۸
۳۴۸	بیع میں قسم کھانے کی ممانعت۔	۳۴۹	حیوان کو حیوان کے عوض کی ویشی کے ساتھ	۳۴۸
۳۴۹	باب: ۵۲۱	۳۴۹	بیچنے کا جواز	۳۴۸
۳۴۹	شفعہ کا بیان۔	۳۴۹	حیوان کی حیوان کے عوض بیع میں جہور فقہاء کا	۳۴۸
۳۴۹	شفعہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی۔	۳۴۹	نظر یہ۔	۳۴۸
۳۴۹	شفعہ میں مذاہب فقہاء۔	۳۴۹	حیوان کی حیوان کے عوض بیع میں امام ابوحنیفہ	۳۴۸
۳۴۹	فقہاء اخاف کا موقف۔	۳۴۹	کا نقطہ۔	۳۴۸
۳۴۹	پڑوسی کے شفہ میں احادیث اور آثار۔	۳۴۹	علم رسالت۔	۳۴۸
۳۴۹	باب: ۵۲۲	۳۴۹	باب: ۵۱۷	۳۴۸
۳۴۹	پڑوسی کی دیوار میں لکڑی گاڑنا۔	۳۴۹	سفر اور حضر میں گروی رکھنے کا جواز۔	۳۴۸
۳۴۹	پڑوسی کے شہتیر رکھنے میں مذاہب فقہاء۔	۳۴۹	کافروں سے کاروباری معاملہ کرنے کا جواز۔	۳۴۸
۳۴۹	باب: ۵۲۳	۳۴۹	باب: ۵۱۸	۳۴۸
۳۴۹	ظلم اور زمین وغیرہ غصب کرنے کی حیثیت۔	۳۴۹	بیع سلم کا جواز۔	۳۴۸
۳۴۹	گٹے میں سات زمینوں کا حقوق دلنے کی	۳۴۹	بیع سلم کا لغوی اور اصطلاحی معنی۔	۳۴۸
۳۴۸	وضاحت۔	۳۴۹	مزدوعات اور عادیات میں بیع سلم کا جواز۔	۳۴۸
۳۴۹	سات زمینوں کا ثبوت۔	۳۴۹	حاضر چیز میں بیع سلم کے متعلق مذاہب فقہاء	۳۴۸
۳۴۹	زمین کو غصب کرنے میں فقہاء اخاف کے	۳۴۹	بیع سلم کی مزید شرائط۔	۳۴۸
۳۴۹	قول کی وضاحت۔	۳۴۹	باب: ۵۱۹	۳۴۸
۳۴۸	ماک زمین کا زمین کے اوپر اور نیچے تصرف	۳۴۸	کھانے پینے کی چیزوں میں ذخیرہ اندوزی کی	۳۴۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۹۹	کا حکم۔ زمین کے تیل یا گیس کا حکم۔	۴۵۰	۴۱۴	ہبہ میں رجوع کرنے کے جواز پر احادیث۔	۴۴۹
۴۰۰	سات زمینوں کے بارے میں اثر ابن عباس۔	۴۵۰	۴۱۵	جہور کی دلیل کا جواب۔	۴۴۱
۴۰۱	اثر ابن عباس پر اشکال۔	۴۵۱	۴۱۶	بعض اولاد کو بعض سے زیادہ دینے کی کراہت	۴۴۲
۴۰۲	اثر مذکور کا جواب مرلانا قصوردار سے۔	۴۵۱	۴۱۷	حضرت نعمان بن بشیر کو غلام ہبہ کرنے کی مختلف روایتوں میں تطبیق۔	۴۴۲
۴۰۳	اشکال مذکور کا جواب شیخ نافذ قرنی سے	۴۵۱	۴۱۸	اولاد کو مساوات سے ہبہ کرنے کے بارے میں مذاہب ائمہ۔	۴۴۴
۴۰۴	اختلاف کی صورت میں راستے کی مقدار۔	۴۵۲	۴۱۹	اولاد کو مساوات سے ہبہ کرنے کے بارے میں مذاہب اخفاء۔	۴۴۶
۴۰۵	فرائض کا لغوی معنی۔	۴۵۲	۴۲۰	اولاد اور دیگر محرم کو ہبہ کے بعد رجوع کرنے کے عدم جواز کی تحقیق۔	۴۴۸
۴۰۶	مسلمان اور کافر کی ایک دوسرے کی وراثت میں مذاہب۔	۴۵۲	۴۲۱	عمری (تاجیات ہبہ) کا بیان۔	۴۴۹
۴۰۷	اشارہ صالحین سے تبرک حاصل کرنا۔	۴۵۳	۴۲۲	عمری کا لغوی معنی۔	۴۵۰
۴۰۸	کلامہ کی تعریف۔	۴۵۳	۴۲۳	عمری کے حکم میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔	۴۵۱
۴۰۹	صدقہ کی ہوئی چیز کو خریدا کرنے کی کراہت	۴۵۳	۴۲۴	عمری کے حکم میں فقہاء مالکیہ کا موقف۔	۴۵۲
۴۱۰	صدقہ میں رجوع کی حرمت۔	۴۵۳	۴۲۵	عمری کے حکم میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔	۴۵۳
۴۱۱	ہبہ کی تعریف اور اس کے احکام۔	۴۵۳	۴۲۶	عمری کے حکم میں فقہاء اخفاء کا موقف۔	۴۵۴
۴۱۲	ہبہ سے رجوع کرنے میں فقہاء کے نظریات۔	۴۵۳	۴۲۷	رقبی کا حکم۔	۴۵۵
۴۱۳	ہبہ سے رجوع کرنے میں فقہاء اخفاء کا نظریہ۔	۴۵۳	۴۲۸	وصیت کا لغوی اور شرعی معنی۔	۴۵۶

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۵۲۳	وقف کی فقہی تعریف۔	۴۵۱	۴۹۶	۴۲۹	وصیت کے اقام۔
۵۱۲	وقف کا حکم۔	۴۵۲	۴۹۶	۴۳۰	کیا مطلقاً وصیت کرنا فرض ہے؟
۵۱۲	وقف کی شرائط۔	۴۵۳	۴۹۸	۴۳۱	ثلث مال تک وصیت کی تحقیق۔
۵۱۵	وقف کے مسائل۔	۴۵۴	۴۹۸	۴۳۲	امور مباحہ پر اجر ملنے کی تحقیق۔
			۴۹۸	۴۳۳	لبی عمر کی فضیلت۔
۵۱۵	باب: ۵۳۴		۴۹۹	۴۳۴	اہل مکہ کی ہجرت کا حکم۔
	جس کے پاس وصیت کے لیے کوئی چیز نہ	۴۵۵	۴۹۹		باب: ۵۳۱
۵۱۵	ہو اس کا وصیت کو ترک کرنا۔				میت کو صدقات کا ایصال ثواب۔
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصیت نہ کرنے	۴۵۶	۴۹۹	۴۳۵	قرآن مجید سے ایصال ثواب کا ثبوت۔
۵۱۹	پر سوالات کے جوابات۔		۵۰۰	۴۳۶	احادیث اور آثار سے ایصال ثواب کا ثبوت۔
	احادیث اہل سنت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ	۴۵۷	۵۰۰	۴۳۷	ایصال ثواب کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔
۵۱۹	وسلم کی وراثت اور وصیت کی نفی۔		۵۰۴	۴۳۸	ایصال ثواب کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔
	احادیث اہل تشیع سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ	۴۵۸	۵۰۵	۴۳۹	ایصال ثواب کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔
۵۲۰	وسلم کی وراثت اور وصیت کی نفی۔		۵۰۵	۴۴۰	ایصال ثواب کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔
۵۲۱	انھجہ کی تحقیق۔	۴۵۹	۵۰۶	۴۴۱	ایصال ثواب کے متعلق علماء غیر مقلدین کا نظریہ۔
	حدیث قرطاس میں حضرت عمرؓ پر حضورؐ کا کہنا:	۴۶۰	۵۰۷	۴۴۲	ایصال ثواب کے متعلق علماء دیوبند کا نظریہ۔
۵۲۱	ماننے کا اعتراض اور اس کے جوابات۔		۵۰۸	۴۴۳	ایصال ثواب کے متعلق امام احمد رضا کا نظریہ۔
	کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کی خلافت کے	۴۶۱	۵۰۸	۴۴۴	قرآن خوانی کی اجرت لینے کی ترجیحات۔
۵۲۲	بارے میں کچھ کھوانا چاہتے تھے؟		۵۱۰	۴۴۵	باب: ۵۳۲
	کتاب النذر		۵۱۱		موت کے بعد انسان کو لاحق ہونے والا ثواب۔
۵۲۷	نذر کا لغوی معنی۔ باب: ۵۳۵	۴۶۲	۵۱۱	۴۴۶	صدقات جاریہ کی وضاحت۔
۵۲۷	نذر کا شرعی معنی۔	۴۶۳	۵۱۲	۴۴۷	ایصال ثواب کی وضاحت۔
۵۲۷	نذر کا حکم۔	۴۶۴	۵۱۲		باب: ۵۳۳
۵۳۵	نذر کی شرائط۔	۴۶۵			وقف کا بیان
۵۳۵	نذر کی اقسام۔	۴۶۶	۵۱۲	۴۴۹	وقف کا لغوی معنی۔
	میت کی طرف سے اس کی نذر پوری کرنے	۴۶۷	۵۱۳	۴۵۰	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۵۴۵	فقہاء معتزلہ کا نظریہ۔	۵۳۵	میں فقہاء معتزلہ کا نظریہ۔	۴۶۸
۵۴۶	تذریعیت پر لزوم کفارہ کے بارے میں	۴۸۳	میت کی طرف سے اس کی تدر پوری کرنے میں	۴۶۹
۵۴۶	فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۵۳۶	فقہاء شافعیہ کا نظریہ	۴۷۰
۵۴۶	تذریعیت پر لزوم کفارہ کے بارے میں	۴۸۴	میت کی طرف سے اس کی تدر پوری کرنے	۴۷۱
۵۴۶	فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۵۳۶	میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۴۷۲
۵۴۶	تذریعیت پر لزوم کفارہ کے بارے میں فقہاء	۴۸۵	میت کی طرف سے اس کی تدر پوری کرنے	۴۷۳
۵۴۶	حنفیہ کا نظریہ۔	۵۳۸	میں فقہاء احناف کا نظریہ۔	۴۷۴
۵۴۸	مذہب احناف کے بیان میں بعض شارحین کی	۴۸۶	میت کی طرف سے اس کی تدر پوری کرنے میں	۴۷۵
۵۵۰	تشریح کشمیری کے اشکال کا جواب۔	۵۳۹	غیر مقلدین کا نظریہ۔	۴۷۶
۵۵۰	تذریعیت پر کفارہ لازم ہونے پر علامہ	۴۸۷	ادیب اللہ کی تدر ماننے کا معرود اور مروج	۴۷۷
۵۵۰	مردنی حنفی کے دلائل:	۴۸۸	غلط طریقہ اور اس کی اصلاح کی صورتیں۔	۴۷۸
۵۵۲	بیٹے کو قربان کرنے کی تدر میں آیا ایک بکری	۴۸۹	ادیب اللہ کی مروج تدر کے متعلق شاہ مسعود دہلوی	۴۷۹
۵۵۲	کا کفارہ ہے یا سواڑوٹوں کا؟	۵۴۰	کا نظریہ۔	۴۸۰
۵۵۳	کیا کافر مسلمانوں کا مال لوٹ کر اس کے مالک	۴۹۰	ادیب اللہ کی مروج تدر کے متعلق مولانا ریاست علی	۴۸۱
	ہو جاتے ہیں؟	۵۴۰	خاں کا نظریہ۔	۴۸۲
		۵۴۱	ادیب اللہ کی مروج تدر کے متعلق شاہ عبدالعزیز	۴۸۳
		۵۴۱	کا نظریہ۔	۴۸۴
۵۵۵	کتاب الایمان	۵۴۱	کیا میت کے لیے نفوی تدر ماننا جائز ہے؟	۴۸۵
۵۵۵	باب: ۵۳۶	۵۴۲	نفوی قسم اور نفوی تدر کی تحقیق۔	۴۸۶
۵۵۵		۵۴۲	میت کے وقت کفر مشرکین کا اثر تقائی کی	۴۸۷
۵۵۵	غیر شرک قسم کھانے کی ممانعت۔	۴۹۱	تدر ماننا۔	۴۸۸
۵۵۸	یمین کا نفوی معنی۔	۴۹۲	انبیاء کلام اور ادبیاد عظام کے بارے میں راہ	۴۸۹
۵۵۸	یمین کا اصطلاحی معنی۔	۴۹۳	اعتدال اپنائیے۔	۴۹۰
۵۵۹	یمین کی اقسام۔	۴۹۴	تدر سے ممانعت کی وجوہات۔	۴۹۱
۵۵۹	کفارہ قسم کا بیان۔	۴۹۵	اظہار اسلام کے بعد قیدی کو کفارہ کے حوالہ کرنے	۴۹۲
۵۶۰	غیر شرک قسم کھانے سے ممانعت کا سبب۔	۴۹۶	کے جوابات۔	۴۹۳
	غیر شرک قسم کھانے کے حکم کے متعلق فقہاء	۴۹۷	تذریعیت پر لزوم کفارہ کے بارے میں	۴۹۴

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۵۸۰	جمہور کے دلائل۔	۵۶۱	حنبلہ کی رائے۔	۴۹۸
۵۸۰	قسم توڑنے سے پہلے کفارے کے عدم جواز	۵۶۲	غیر اللہ کی قسم کھانے کے حکم کے متعلق فقہاء مالکیہ کی رائے۔	۴۹۹
۵۸۲	پر فقہاء احناف کے دلائل اور جمہور کے دلائل کے جوابات۔	۵۶۲	غیر اللہ کی قسم کھانے کے حکم کے متعلق فقہاء شافعیہ کی رائے۔	۵۰۰
۵۸۲	زہم کی نسبت پر ایک اشکال کا جواب۔	۵۶۲	غیر اللہ کی قسم کھانے کے حکم کے متعلق فقہاء حنفیہ کی رائے۔	۵۰۱
۵۸۲	سوال کرنے سے ابن حاتم کی ناراضگی کی توجیہ۔	۵۶۲	اللہ تعالیٰ نے اپنی مصروفیات کی قسمیں کیوں کھانی ہیں؟	۵۰۲
۵۸۳	منصب کا سوال۔	۵۶۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر اللہ کی قسمیں کیوں کھانی ہیں؟	۵۰۳
۵۸۳	باب: ۵۳۸	۵۶۴	قسم پورا کرنے اور توڑنے کی اقسام۔	۵۰۴
۵۸۳	قسم میں، قسم کھلانے والے کی نیت کا اعتبار ہے۔	۵۶۵	بکثرت قسم کھانا غیر پسندیدہ ہے۔	۵۰۵
۵۸۳	فقہاء شافعیہ کے نزدیک قسم میں تاویل اور توریہ کا حکم۔	۵۶۶	لاۃ کی اصل اور تاریخ۔	۵۰۶
۵۸۳	فقہاء حنبلیہ کے نزدیک قسم میں تاویل اور توریہ کا حکم۔	۵۶۶	عزیمتی کی اصل اور تاریخ۔	۵۰۷
۵۸۳	فقہاء مالکیہ کے نزدیک قسم میں تاویل اور توریہ کا حکم۔	۵۶۸	کفریہ کلمات سے قسم کھانے کا حکم۔	۵۰۸
۵۸۳	فقہاء حنفیہ کے نزدیک قسم میں تاویل اور توریہ کا حکم۔	۵۶۹	ایک کفریہ کلمات سے اللہ مذہب کے نزدیک شرعی قسم منعقد ہوتی ہے یا نہیں؟	۵۰۹
۵۸۳	فقہاء حنفیہ کے نزدیک قسم میں تاویل اور توریہ کا حکم۔	۵۶۹	امام ابو حنیفہ کا مذہب بیان کرنے میں بعض علماء کی لغزشیں۔	۵۱۰
۵۸۳	باب: ۵۳۹	۵۷۰	قنار کی دعوت دینے کا حکم۔	۵۱۱
۵۸۳	قسم میں انشاء اللہ کہنا۔	۵۷۱	باب: ۵۳۷	۵۱۲
۵۸۳	حضرت سلیمان علیہ السلام کی ازواج کی تعداد کے بیان میں مضطرب روایات میں تطبیق۔	۵۷۲	قسم کا خلاف بہتر ہونے کی صورت میں قسم کا خلاف کرنے کا استحباب۔	۵۱۳
۵۹۰	حضرت سلیمان سے متعلق ایک حدیث صحیح پر سید مودودی کے اعتراض کے جوابات۔	۵۷۳	خود سہاریاں دے کر اللہ کی طرف نسبت کرنے کی ترجیحات۔	۵۱۴
۵۹۰	قسم کے بعد استنکار کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۵۷۴	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنے میں	۵۱۵
۵۹۱	فقہاء۔	۵۷۵	قسم توڑنے سے پہلے کفارے کے جواز پر	۵۱۶

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون
۵۲۸	بعض دیگر مسائل۔	۵۹۳	۵۲۳	قرعہ اندازی کے ذریعہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں حدیث صحیح کے جوابات۔
۵۲۹	اگر قسم سے نقصان ہو تو قسم پورا کرنے کی ممانعت۔	۵۹۳	۵۲۴	قرعہ اندازی کے ذریعہ غلام آزاد کرنے کے بارے میں مصنف کا موقف۔
۵۳۰	قسم توڑنے کے وجوب کا بیان۔	۵۹۴	۵۲۵	یاب: ۵۲۳
۵۳۱	ایک اشکال کا جواب۔	۵۹۴	۵۲۶	مدبر غلام کی بیع کا جواز۔
۵۳۲	یاب: ۵۲۱	۵۹۴	۵۲۷	مدبر کی بیع میں مذاہب فقہاء۔
۵۳۳	کافر مشرک باسلام ہونے کے بعد آیا اپنی نذر کو پورا کرے گا یا نہیں؟	۵۹۴	۵۲۸	مدبر کی بیع میں فقہاء احناف کا موقف۔
۵۳۴	نذر کو پورا کرنے کے حکم کی ترجیحات۔	۵۹۴	۵۲۹	مدبر مطلق کی بیع کے دم جواز میں فقہاء احناف کے دلائل۔
۵۳۵	اعتکاف میں روزے کی شرط کے متعلق مذاہب۔	۵۹۴	۵۳۰	بیع مدبر کے جواز کی روایت کے جوابات۔
۵۳۶	اعتکاف میں روزے کی شرط پر اعتراض کے جوابات۔	۵۹۸	۵۳۱	کتاب القسامۃ والمحابرین بقصاص والدیات
۵۳۷	یاب: ۵۲۲	۵۹۹	۵۳۲	یاب: ۵۲۴
۵۳۸	غلاموں کے ساتھ برتاؤ۔	۵۹۹	۵۳۳	قسامت کا بیان۔
۵۳۹	غلاموں کے ساتھ بدسلوکی کی بناء پر انہیں آزاد کرنے کا حکم۔	۵۹۹	۵۳۴	قسامت کا لغوی معنی۔
۵۴۰	غلاموں کو دگنا اجر ملنے کی تحقیق۔	۶۱۳	۵۳۵	قسامت کی فقہی تعریف میں مذاہب اربعہ۔
۵۴۱	غلاموں کے ساتھ حسن سلوک۔	۶۱۳	۵۳۶	قسامت میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل کا خلاصہ۔
۵۴۲	قرعہ اندازی کے ذریعہ غلام آزاد کرنے میں مذاہب فقہاء۔	۶۱۴	۵۳۷	قسامت میں امام ابوحنیفہ کے موقف پر دلائل۔
۵۴۳	قرعہ اندازی کے ذریعہ غلام آزاد کرنے کے دم جواز میں فقہاء احناف کے دلائل۔	۶۱۴	۵۳۸	قسامت میں صرف مدعی علیہ پر قسم پیش کرنے کے ثبوت میں احادیث، آثار اور فتاویٰ تابعین۔
۵۴۴	یاب: ۵۲۱	۶۱۵	۵۳۹	مدعی پر قسم لازم کرنے کے ثبوت میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔
۵۴۵	یاب: ۵۲۲	۶۱۵	۵۴۰	حدیث قسامت کے دیگر مسائل۔

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۵۵۸	قسامت کی شرعی خلاصہ۔	۴۳۵	۵۴۵	۵۵۹	ڈاکوؤں اور مرتدوں کے احکام۔
۴۵۴	۵۴۵	۴۳۶	۵۴۶	۵۶۰	واقعہ عرینہ کی تاریخ۔
۴۵۵	۵۴۷	۴۳۷	۵۴۷	۵۶۱	حلال جانوروں کے پیشاب کی نجاست میں
۴۵۵	۵۴۸	۴۳۸	۵۴۸	۵۶۲	مذاہب اور نجس چیزوں سے علاج کا بیان۔
۴۵۶	۵۴۹	۴۳۹	۵۴۹	۵۶۳	عرینہ کو آگ کا غذاب دینے اور پانی نہ
۴۵۶	۵۵۰	۴۴۰	۵۵۰	۵۶۴	دینے کی ترجیہات۔
۴۵۶	۵۵۱	۴۴۱	۵۵۱	۵۶۵	کیا عرینہ کو ان کے جرم سے زیادہ سزا
۴۵۶	۵۵۲	۴۴۲	۵۵۲	۵۶۶	دی گئی؟
۴۵۶	۵۵۳	۴۴۳	۵۵۳	۵۶۷	کیا عرینہ کو سزا دینا حضور کی رحمت کے
۴۵۶	۵۵۴	۴۴۴	۵۵۴	۵۶۸	منا فی حق؟
۴۵۶	۵۵۵	۴۴۵	۵۵۵	۵۶۹	آیات محاربہ کا شان نزول۔
۴۵۶	۵۵۶	۴۴۶	۵۵۶	۵۷۰	مراہ (ڈاکہ) کا لغوی معنی
۴۵۶	۵۵۷	۴۴۷	۵۵۷	۵۷۱	ڈاکہ کی اصطلاحی تعریف۔
۴۵۶	۵۵۸	۴۴۸	۵۵۸	۵۷۲	ڈاکہ کا رکن۔
۴۵۶	۵۵۹	۴۴۹	۵۵۹	۵۷۳	ڈاکہ کی شرائط۔
۴۵۶	۵۶۰	۴۵۰	۵۶۰	۵۷۴	شہر میں لوٹ مار کے ڈاکہ ہونے کے متعلق
۴۵۶	۵۶۱	۴۵۱	۵۶۱	۵۷۵	فقہاء اسلام کی آراء۔
۴۵۶	۵۶۲	۴۵۲	۵۶۲	۵۷۶	ڈاکہ کے جرم کی تفصیل۔
۴۵۶	۵۶۳	۴۵۳	۵۶۳	۵۷۷	مذاہب اربعہ کی روشنی میں ڈاکہ کے صرف
۴۵۶	۵۶۴	۴۵۴	۵۶۴	۵۷۸	ڈاکہ کی سزا۔
۴۵۶	۵۶۵	۴۵۵	۵۶۵	۵۷۹	مذاہب اربعہ کی روشنی میں ڈاکہ کے صرف مال
۴۵۶	۵۶۶	۴۵۶	۵۶۶	۵۸۰	لوٹنے کی سزا۔
۴۵۶	۵۶۷	۴۵۷	۵۶۷	۵۸۱	مذاہب اربعہ کی روشنی میں ڈاکہ کے صرف قتل
۴۵۶	۵۶۸	۴۵۸	۵۶۸	۵۸۲	کرنے کی سزا۔
۴۵۶	۵۶۹	۴۵۹	۵۶۹	۵۸۳	
۴۵۶	۵۷۰	۴۶۰	۵۷۰	۵۸۴	
۴۵۶	۵۷۱	۴۶۱	۵۷۱	۵۸۵	
۴۵۶	۵۷۲	۴۶۲	۵۷۲	۵۸۶	
۴۵۶	۵۷۳	۴۶۳	۵۷۳	۵۸۷	
۴۵۶	۵۷۴	۴۶۴	۵۷۴	۵۸۸	
۴۵۶	۵۷۵	۴۶۵	۵۷۵	۵۸۹	
۴۵۶	۵۷۶	۴۶۶	۵۷۶	۵۹۰	
۴۵۶	۵۷۷	۴۶۷	۵۷۷	۵۹۱	
۴۵۶	۵۷۸	۴۶۸	۵۷۸	۵۹۲	
۴۵۶	۵۷۹	۴۶۹	۵۷۹	۵۹۳	
۴۵۶	۵۸۰	۴۷۰	۵۸۰	۵۹۴	
۴۵۶	۵۸۱	۴۷۱	۵۸۱		
۴۵۶	۵۸۲	۴۷۲	۵۸۲		
۴۵۶	۵۸۳	۴۷۳	۵۸۳		
۴۵۶	۵۸۴	۴۷۴	۵۸۴		
۴۵۶	۵۸۵	۴۷۵	۵۸۵		
۴۵۶	۵۸۶	۴۷۶	۵۸۶		
۴۵۶	۵۸۷	۴۷۷	۵۸۷		
۴۵۶	۵۸۸	۴۷۸	۵۸۸		
۴۵۶	۵۸۹	۴۷۹	۵۸۹		
۴۵۶	۵۹۰	۴۸۰	۵۹۰		
۴۵۶	۵۹۱	۴۸۱	۵۹۱		
۴۵۶	۵۹۲	۴۸۲	۵۹۲		
۴۵۶	۵۹۳	۴۸۳	۵۹۳		
۴۵۶	۵۹۴	۴۸۴	۵۹۴		
۴۵۶	۵۹۵	۴۸۵	۵۹۵		
۴۵۶	۵۹۶	۴۸۶	۵۹۶		
۴۵۶	۵۹۷	۴۸۷	۵۹۷		
۴۵۶	۵۹۸	۴۸۸	۵۹۸		
۴۵۶	۵۹۹	۴۸۹	۵۹۹		
۴۵۶	۶۰۰	۴۹۰	۶۰۰		
۴۵۶	۶۰۱	۴۹۱	۶۰۱		
۴۵۶	۶۰۲	۴۹۲	۶۰۲		
۴۵۶	۶۰۳	۴۹۳	۶۰۳		
۴۵۶	۶۰۴	۴۹۴	۶۰۴		
۴۵۶	۶۰۵	۴۹۵	۶۰۵		
۴۵۶	۶۰۶	۴۹۶	۶۰۶		
۴۵۶	۶۰۷	۴۹۷	۶۰۷		
۴۵۶	۶۰۸	۴۹۸	۶۰۸		
۴۵۶	۶۰۹	۴۹۹	۶۰۹		
۴۵۶	۶۱۰	۵۰۰	۶۱۰		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۶۸۶	سپر دیکھا جاسکتا ہے؟	۶۸۸	آلہ قصاص میں ائمہ مذاہب کی آراء۔	۵۹۵
۶۸۷	باب: ۵۴۷	۶۸۹	آلہ قصاص کے عموم میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔	۵۹۶
۶۸۷	جب کوئی شخص حملہ آور کی مدافعت کرتے ہوئے اس کی جان یا اس کے کسی عضو کو ہلاک کر دے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔	۶۸۹	اشارہ سے حکم کے ثبوت میں مذاہب۔	۵۹۷
۶۸۷	اس واقعہ کی تحقیق کہ ماتہ حضرت یعلیٰ کا کاٹا گیا یا ان کے نوکر کا؟	۶۹۰	بھاری اور ثقیل چیز سے قصاص کے لزوم میں ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب۔	۵۹۸
۶۸۹	کاٹنے والے کے منہ سے ماتہ چھڑانے میں اگر کاٹنے والے کے دانت ٹوٹ جائیں تو فقہاء اخاف اور شوافع کے نزدیک تاوان نہیں ہے۔	۶۹۰	قصاص کے وجوب میں تلوار یا دھار والے آلہ سے قتل کے بارے میں احادیث، آثار اور فتاویٰ تابعین۔	۵۹۹
۶۹۰	منہ سے ماتہ چھڑانے میں اگر کاٹنے والے کے دانت ٹوٹ جائیں تو فقہاء اخاف اور شوافع کے نزدیک تاوان نہیں ہے۔	۶۹۱	فقہاء اخاف کے نزدیک قتل کی اقسام۔	۶۰۰
۶۹۱	امام مالک کی طرف سے ترجیحات۔	۶۹۲	قتل شہر عمد۔	۶۰۱
۶۹۲	فقہاء حنبلیہ کا مسلک۔	۶۹۳	قتل خطا۔	۶۰۲
۶۹۲	قرآن اور سنت کی روشنی میں مسلمانوں کی جان اور مال پر حملہ کرنے والے کا حکم۔	۶۹۴	قتل قائم مقام خطا۔	۶۰۳
۶۹۲	فقہاء حنبلیہ کے نزدیک مسلمان پر حملہ کرنے والے کا حکم۔	۶۹۵	قتل بالسبب۔	۶۰۴
۶۹۳	فقہاء اخاف کے نزدیک مسلمان کی جان اور اس کے مال پر حملہ کرنے والے کا حکم۔	۶۹۶	پستول اور بندوق کے ساتھ قتل کرنے سے آیا قصاص واجب ہوگا یا نہیں؟	۶۰۵
۶۹۳	باب: ۵۴۸	۶۹۷	مسئلہ قصاص میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔	۶۰۶
۶۹۴	دانت وغیرہ میں قصاص کا حکم۔	۶۹۸	قصاص لینے کے طریقہ میں فقہاء اخاف کا موقف۔	۶۰۷
۶۹۴	حکم رسالت مآب کے بعد حضرت ربیعہ کی ماں	۶۹۹	حدیث لا قود الا بالسیف کی فنی حیثیت۔	۶۰۸
		۷۰۰	فقہاء اخاف کے نزدیک قصاص لینے میں بالخصوص تلوار مراد نہیں ہے۔	۶۰۹
		۷۰۱	مقتول اور برقی کرسی کے ذریعہ قصاص لینے کی تحقیق۔	۶۱۰
		۷۰۲	پھانسی کے ذریعہ قصاص لینے کی تحقیق۔	۶۱۱
		۷۰۳	آلات قصاص میں مصنف کی تحقیق۔	۶۱۲
		۷۰۴	کیا اس زیادہ میں قصاص لینے کا عمل حکومت کے	۶۱۳

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۴۹۵	اشہر حُرْم میں رد و بدل کی تفصیل اور تحقیق۔	۴۳۶	کے اختلاف کرنے کی ترجیحات۔	۴۲۵
۴۹۶	آیا اشہر حُرْم میں قتال مسنون ہو چکا ہے یا نہیں؟	۴۳۷	کرامات اولیاء اور دیگر مسائل۔	۴۲۶
۴۹۷	حدیث اباب سے استنباط شدہ مسائل۔	۴۳۸	صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات میں تناقض کے جوابات۔	۴۲۷
۴۹۸	باب: ۵۵۳	۴۳۹	دانت اور دیگر ہڈیوں کے قصاص میں مذاہب فقہاء۔	۴۲۸
۴۹۹	قتل کے اقرار کا صحیح ہونا ولی مقتول کو قصاص کا حق حاصل ہونا، اور اس سے معافی طلب کرنے کا مستحق ہونا۔	۴۴۰	باب: ۵۴۹	۴۲۹
۵۰۰	روایات باب کی تفصیل۔	۴۴۱	مسلمان کے خون کی اباحت کے اسباب۔	۴۳۰
۵۰۱	قتل عمد کے احکام اور مسائل۔	۴۴۲	مسلمانوں کے خون کی اباحت کے تین اسباب کی تشریح۔	۴۳۱
۵۰۲	کیا ولی قصاص کا قصاص لینا قتل کے مترادف ہے۔	۴۴۳	کیا مسلمانوں کو قتل کرنے کے اسباب تین سے زیادہ ہیں؟	۴۳۲
۵۰۳	قتل پر مستعمل اور اس کے ولی دونوں کے گناہوں کا برہم ہے۔	۴۴۴	باب: ۵۵۰	۴۳۳
۵۰۴	باب: ۵۵۴	۴۴۵	قتل کی بنیاد کھنے والے کا گناہ۔	۴۳۴
۵۰۵	پیٹ کے بچے اور قتل خطا اور قتل خبیثہ میں دیت کا وجوب۔	۴۴۶	قابیل کے ذلیل کو قتل کرنے کی تاریخ اور تفصیل۔	۴۳۵
۵۰۶	لڑائی کرنے والی دو عورتوں کے اسامہ۔	۴۴۷	باب: ۵۵۱	۴۳۶
۵۰۷	غزوہ کی تحقیق۔	۴۴۸	آخرت میں قتل کی سزا اور سب سے پہلے قتل کا حساب کیا جاتا۔	۴۳۷
۵۰۸	دیت کی مقدار۔	۴۴۹	قیامت کے دن سب سے پہلے قتل کا حساب ہوگا یا نماز کا؟	۴۳۸
۵۰۹	عورت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۵۰	باب: ۵۵۲	۴۳۹
۵۱۰	عورت کی دیت میں المہ ذرا سب کی ارادہ۔	۴۵۱	عورت کی دیت میں غیر مقلدین کا موقف اور بحث و نظر۔	۴۴۰
۵۱۱	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۵۲	باب: ۵۵۳	۴۴۱
۵۱۲	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۵۳	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۴۲
۵۱۳	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۵۴	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۴۳
۵۱۴	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۵۵	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۴۴
۵۱۵	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۵۶	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۴۵
۵۱۶	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۵۷	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۴۶
۵۱۷	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۵۸	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۴۷
۵۱۸	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۵۹	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۴۸
۵۱۹	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۶۰	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۴۹
۵۲۰	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۶۱	عورت کی دیت کی نصف دیت کی تحقیق۔	۴۵۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۵۱	کیا ابن علیہ اور الاہم کا اختلاف اجماع کے منافی ہے۔	۴۵۹	۴۵۱	اثم ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔	۴۴۶
۴۵۲	ما قلہ "کون ہیں؟"	۴۶۰	۴۵۲	فقہاء و اخاف کے مسلک کے ثبوت میں امارت۔	۴۴۷
۴۵۳	ہر فرد پر کتنی دیت ہے؟	۴۶۱	۴۵۳	فقہاء و اخاف کے مسلک کے ثبوت میں آثار	۴۴۸
		۴۶۲	۴۵۴	صحابہ اور فتاویٰ تابعین۔	۴۴۹
		۴۶۳	۴۵۵	جزر کی تقریب۔	۴۵۰
		۴۶۴	۴۵۶	متعدد چربیوں میں چور کے ہاتھ اور پیر کاٹنے	۴۵۱
		۴۶۵	۴۵۷	کی تفصیل اور مذاہب فقہاء۔	۴۵۲
		۴۶۶	۴۵۸	چور کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹے	۴۵۳
		۴۶۷	۴۵۹	جانے والی روایتوں کی فنی حیثیت۔	۴۵۴
		۴۶۸	۴۶۰	کیا ہاتھ کاٹے جانے کے بعد چور اس ہاتھ کا	۴۵۵
		۴۶۹	۴۶۱	بیوند کر کے دوبارہ لگوا سکتا ہے؟	۴۵۶
		۴۷۰	۴۶۲	کٹے ہوئے عضو کو بیوند کرانے میں فقہاء	۴۵۷
		۴۷۱	۴۶۳	شافعیہ کا نظریہ۔	۴۵۸
		۴۷۲	۴۶۴	کٹے ہوئے عضو کو بیوند کرانے میں فقہاء	۴۵۹
		۴۷۳	۴۶۵	مالکیہ کا نظریہ۔	۴۶۰
		۴۷۴	۴۶۶	کٹے ہوئے عضو کو بیوند کرانے میں فقہاء	۴۶۱
		۴۷۵	۴۶۷	حنبلہ کا نظریہ۔	۴۶۲
		۴۷۶	۴۶۸	کٹے ہوئے عضو کو بیوند کرانے میں فقہاء	۴۶۳
		۴۷۷	۴۶۹	اخاف کا نظریہ۔	۴۶۴
		۴۷۸	۴۷۰	چور کے کٹے ہوئے ہاتھ کو دوبارہ جوڑنے	۴۶۵
		۴۷۹	۴۷۱	کا حکم۔	۴۶۶
		۴۸۰	۴۷۲		۴۶۷
		۴۸۱	۴۷۳		۴۶۸
		۴۸۲	۴۷۴		۴۶۹
		۴۸۳	۴۷۵		۴۷۰
		۴۸۴	۴۷۶		۴۷۱
		۴۸۵	۴۷۷		۴۷۲
		۴۸۶	۴۷۸		۴۷۳
		۴۸۷	۴۷۹		۴۷۴
		۴۸۸	۴۸۰		۴۷۵
		۴۸۹	۴۸۱		۴۷۶
		۴۹۰	۴۸۲		۴۷۷
		۴۹۱	۴۸۳		۴۷۸
		۴۹۲	۴۸۴		۴۷۹
		۴۹۳	۴۸۵		۴۸۰
		۴۹۴	۴۸۶		۴۸۱
		۴۹۵	۴۸۷		۴۸۲
		۴۹۶	۴۸۸		۴۸۳
		۴۹۷	۴۸۹		۴۸۴
		۴۹۸	۴۹۰		۴۸۵
		۴۹۹	۴۹۱		۴۸۶
		۵۰۰	۴۹۲		۴۸۷
		۵۰۱	۴۹۳		۴۸۸
		۵۰۲	۴۹۴		۴۸۹
		۵۰۳	۴۹۵		۴۹۰
		۵۰۴	۴۹۶		۴۹۱
		۵۰۵	۴۹۷		۴۹۲
		۵۰۶	۴۹۸		۴۹۳
		۵۰۷	۴۹۹		۴۹۴
		۵۰۸	۵۰۰		۴۹۵
		۵۰۹	۵۰۱		۴۹۶
		۵۱۰	۵۰۲		۴۹۷
		۵۱۱	۵۰۳		۴۹۸
		۵۱۲	۵۰۴		۴۹۹
		۵۱۳	۵۰۵		۵۰۰
		۵۱۴	۵۰۶		۵۰۱
		۵۱۵	۵۰۷		۵۰۲
		۵۱۶	۵۰۸		۵۰۳
		۵۱۷	۵۰۹		۵۰۴
		۵۱۸	۵۱۰		۵۰۵
		۵۱۹	۵۱۱		۵۰۶
		۵۲۰	۵۱۲		۵۰۷
		۵۲۱	۵۱۳		۵۰۸
		۵۲۲	۵۱۴		۵۰۹
		۵۲۳	۵۱۵		۵۱۰
		۵۲۴	۵۱۶		۵۱۱
		۵۲۵	۵۱۷		۵۱۲
		۵۲۶	۵۱۸		۵۱۳
		۵۲۷	۵۱۹		۵۱۴
		۵۲۸	۵۲۰		۵۱۵
		۵۲۹	۵۲۱		۵۱۶
		۵۳۰	۵۲۲		۵۱۷
		۵۳۱	۵۲۳		۵۱۸
		۵۳۲	۵۲۴		۵۱۹
		۵۳۳	۵۲۵		۵۲۰
		۵۳۴	۵۲۶		۵۲۱
		۵۳۵	۵۲۷		۵۲۲
		۵۳۶	۵۲۸		۵۲۳
		۵۳۷	۵۲۹		۵۲۴
		۵۳۸	۵۳۰		۵۲۵
		۵۳۹	۵۳۱		۵۲۶
		۵۴۰	۵۳۲		۵۲۷
		۵۴۱	۵۳۳		۵۲۸
		۵۴۲	۵۳۴		۵۲۹
		۵۴۳	۵۳۵		۵۳۰
		۵۴۴	۵۳۶		۵۳۱
		۵۴۵	۵۳۷		۵۳۲
		۵۴۶	۵۳۸		۵۳۳
		۵۴۷	۵۳۹		۵۳۴
		۵۴۸	۵۴۰		۵۳۵
		۵۴۹	۵۴۱		۵۳۶
		۵۵۰	۵۴۲		۵۳۷
		۵۵۱	۵۴۳		۵۳۸
		۵۵۲	۵۴۴		۵۳۹
		۵۵۳	۵۴۵		۵۴۰
		۵۵۴	۵۴۶		۵۴۱
		۵۵۵	۵۴۷		۵۴۲
		۵۵۶	۵۴۸		۵۴۳
		۵۵۷	۵۴۹		۵۴۴
		۵۵۸	۵۵۰		۵۴۵
		۵۵۹	۵۵۱		۵۴۶
		۵۶۰	۵۵۲		۵۴۷
		۵۶۱	۵۵۳		۵۴۸
		۵۶۲	۵۵۴		۵۴۹
		۵۶۳	۵۵۵		۵۵۰
		۵۶۴	۵۵۶		۵۵۱
		۵۶۵	۵۵۷		۵۵۲
		۵۶۶	۵۵۸		۵۵۳
		۵۶۷	۵۵۹		۵۵۴
		۵۶۸	۵۶۰		۵۵۵
		۵۶۹	۵۶۱		۵۵۶
		۵۷۰	۵۶۲		۵۵۷
		۵۷۱	۵۶۳		۵۵۸
		۵۷۲	۵۶۴		۵۵۹
		۵۷۳	۵۶۵		۵۶۰
		۵۷۴	۵۶۶		۵۶۱
		۵۷۵	۵۶۷		۵۶۲
		۵۷۶	۵۶۸		۵۶۳
		۵۷۷	۵۶۹		۵۶۴
		۵۷۸	۵۷۰		۵۶۵
		۵۷۹	۵۷۱		۵۶۶
		۵۸۰	۵۷۲		۵۶۷
		۵۸۱	۵۷۳		۵۶۸
		۵۸۲	۵۷۴		۵۶۹
		۵۸۳	۵۷۵		۵۷۰
		۵۸۴	۵۷۶		۵۷۱
		۵۸۵	۵۷۷		۵۷۲
		۵۸۶	۵۷۸		۵۷۳
		۵۸۷	۵۷۹		۵۷۴
		۵۸۸	۵۸۰		۵۷۵
		۵۸۹	۵۸۱		۵۷۶
		۵۹۰	۵۸۲		۵۷۷
		۵۹۱	۵۸۳		۵۷۸
		۵۹۲	۵۸۴		۵۷۹
		۵۹۳	۵۸۵		۵۸۰
		۵۹۴	۵۸۶		۵۸۱
		۵۹۵	۵۸۷		۵۸۲
		۵۹۶	۵۸۸		۵۸۳
		۵۹۷	۵۸۹		۵۸۴
		۵۹۸	۵۹۰		۵۸۵
		۵۹۹	۵۹۱		۵۸۶
		۶۰۰	۵۹۲		۵۸۷
		۶۰۱	۵۹۳		۵۸۸
		۶۰۲	۵۹۴		۵۸۹
		۶۰۳	۵۹۵		۵۹۰
		۶۰۴	۵۹۶		۵۹۱
		۶۰۵	۵۹۷		۵۹۲
		۶۰۶	۵۹۸		۵۹۳
		۶۰۷	۵۹۹		۵۹۴
		۶۰۸	۶۰۰		۵۹۵
		۶۰۹	۶۰۱		۵۹۶
		۶۱۰	۶۰۲		۵۹۷
		۶۱۱	۶۰۳		۵۹۸
		۶۱۲	۶۰۴		۵۹۹
		۶۱۳	۶۰۵		۶۰۰
		۶۱۴	۶۰۶		۶۰۱
		۶۱۵	۶۰۷		۶۰۲
		۶۱۶	۶۰۸		۶۰۳
		۶۱۷	۶۰۹		۶۰۴
		۶۱۸	۶۱۰		۶۰۵
		۶۱۹	۶۱۱		۶۰۶
		۶۲۰	۶۱۲		۶۰۷
		۶۲۱	۶۱۳		۶۰۸
		۶۲۲	۶۱۴		۶۰۹
		۶۲۳	۶۱۵		۶۱۰
		۶۲۴	۶۱۶		۶۱۱
		۶۲۵	۶۱۷		۶۱۲
		۶۲۶	۶۱۸		۶۱۳
		۶۲۷	۶۱۹		۶۱۴
		۶۲۸	۶۲۰		۶۱۵
		۶۲۹	۶۲۱		۶۱۶
		۶۳۰	۶۲۲		۶۱۷
		۶۳۱	۶۲۳		۶۱۸
		۶۳۲	۶۲۴		۶۱۹
		۶۳۳	۶۲۵		۶۲۰
		۶۳۴	۶۲۶		۶۲۱
		۶۳۵	۶۲۷		۶۲۲
		۶۳۶	۶۲۸		۶۲۳
		۶۳۷	۶۲۹		۶۲۴
		۶۳۸	۶۳۰		۶۲۵
		۶۳۹	۶۳۱		۶۲۶
		۶۴۰	۶۳۲		۶۲۷
		۶۴۱	۶۳۳		۶۲۸
		۶۴۲	۶۳۴		۶۲۹
		۶۴۳	۶۳۵		۶۳۰
		۶۴۴	۶۳۶		۶۳۱
		۶۴۵	۶۳۷		۶۳۲
		۶۴۶	۶۳۸		۶۳۳
		۶۴۷	۶۳۹		۶۳۴
		۶۴۸	۶۴۰		۶۳۵
		۶۴۹	۶۴۱		۶۳۶
		۶۵۰	۶۴۲		۶۳۷
		۶۵۱	۶۴۳		۶۳۸
		۶۵۲	۶۴۴		۶۳۹
		۶۵۳	۶۴۵		۶۴۰
		۶۵۴	۶۴۶		۶۴۱
		۶۵۵	۶۴۷		۶۴۲
		۶۵۶	۶۴۸		۶۴۳
		۶۵۷	۶۴۹		۶۴۴
		۶۵۸	۶۵۰		۶۴۵
		۶۵۹	۶۵۱		۶۴۶
		۶۶۰	۶۵۲		۶۴۷
		۶۶۱	۶۵۳		۶۴۸
		۶۶۲	۶۵۴		۶۴۹
		۶۶۳	۶۵۵		۶۵۰
		۶۶۴	۶۵۶		۶۵۱
		۶۶۵	۶۵۷		۶۵۲
		۶۶۶	۶۵۸		۶۵۳
		۶۶۷	۶۵۹		۶۵۴
		۶۶۸	۶۶۰		۶۵۵
		۶۶۹	۶۶۱		۶۵۶
		۶۷۰	۶۶۲		۶۵۷
		۶۷۱	۶۶۳		۶۵۸
		۶۷۲	۶۶۴		۶۵۹
		۶۷۳	۶۶۵		۶۶۰
		۶۷۴	۶۶۶		۶۶۱
		۶۷۵	۶۶۷		۶۶۲
		۶۷۶	۶۶۸		۶۶۳
		۶۷۷	۶۶۹		۶۶۴
		۶۷۸	۶۷۰		۶۶۵
		۶۷۹	۶۷۱		۶۶۶
		۶۸۰	۶۷۲		۶۶۷
		۶۸۱	۶۷۳		۶۶۸
		۶۸۲	۶۷۴		۶۶۹
		۶۸۳	۶۷۵		۶۷۰
		۶۸۴	۶۷۶		۶۷۱
		۶۸۵	۶۷۷		۶۷۲
		۶۸۶	۶۷۸		۶۷۳
		۶۸۷	۶۷۹		۶۷۴
		۶۸۸	۶۸۰		۶۷۵
		۶۸۹	۶۸۱		۶۷۶
		۶۹۰	۶۸۲		۶۷۷

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۷۸۴	کی متعارض روایات میں تطبیق۔	۷۸۴	عیاریتہ چیزے کر انکار کرنے پر حد لگانے کی تحقیق۔	۷۸۴
۷۸۵	شہر بدر کرنے کے حد نہ ہونے کی دلیل۔	۷۸۵	عیاریت کے انکار پر حد میں مذاہب فقہاء۔	۷۸۵
۷۸۶	رجم کی تحقیق۔	۷۸۶	حاکم کے پاس مقدمہ پیش ہونے سے پہلے حد کو معاف کیا جاسکتا ہے اس کے بعد نہیں۔	۷۸۶
۷۸۷	قرآن مجید سے رجم کا ثبوت۔	۷۸۷		
۷۸۸	رجم کی منسوخ القادرات آیت۔	۷۸۸		
۷۸۹	آیت رجم کی بحث۔	۷۸۹		
۸۰۲	رجم کی احادیث متواترہ۔	۷۹۰		
۸۰۳	حضرات صحابہ کی روایت کردہ احادیث رجم۔	۷۹۱		
۸۰۴	رجم کے متعلق حضرات تابعین کی روایت کردہ احادیث مرسلہ۔	۷۹۲		
۸۱۲	رجم کے متعلق آثار صحابہ۔	۷۹۳		
۸۱۳	رجم کے متعلق فتاویٰ تابعین۔	۷۹۴		
۸۱۵	رجم کے واقعات آیا سورہ نور کے نازل ہونے سے پہلے کے ہیں یا بعد کے؟	۷۹۵		
۸۱۶	سورہ نور کے نزول کے بعد رجم کیسے جانے پر دلائل۔	۷۹۶		
۸۱۷	بائمیوں کی نصف سزا سے رجم کی نفی پر استدلال کا جواب۔	۷۹۷		
۸۱۹	ازواج مطہرات کو بر تقدیر فاحشہ ضعیف عذاب کی وجہ سے نفی رجم پر استدلال کا جواب۔	۷۹۸		
۸۲۲	رجم کے خلاف قرآن نہ ہونے پر دلائل۔	۷۹۹		
۸۲۳	مرجوم کو گولی سے ہلاک کر دینے کی تحقیق۔	۸۰۰		
۸۲۵	مرجوم کے لیے گڑھا کھودنے میں مذاہب فقہاء۔	۸۰۱		
۸۲۷	سنت قطع حکم کتاب اللہ کے مصادی ہے۔			

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۸۲۸	کیا امام ابوحنیفہ کے قول پر مرد جب شراب میں حلال ہیں؟	۸۲۸	حد زنا کے ثبوت کے طریقے۔	۴۰
۸۵۲	خمر اور باقی شرابوں میں فرق۔	۸۲۹	زنا کے گواہوں کی شرائط۔	۴۱
۸۵۲	جو شخص بار شراب پینے پر قتل کرنے کی تحقیق۔	۸۳۰	نصاب شہادت مکمل ہونے کی تقدیر پر گواہوں کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۴۲
۸۵۲	باب ۵۵۹:	۸۳۳	اقرار سے حد لازم کرنے میں مذاہب فقہاء۔	۴۳
۸۵۲	تغزیر کے کوڑوں کی مقدار۔	۸۳۴	حل کی بنا پر حد لازم کرنے میں مذاہب فقہاء۔	۴۴
۸۵۵	تغزیر کی مقدار میں فقہاء شافعیہ کا موقف۔	۸۳۴	کیا مارہ منویہ کے اتکاؤ کی بنا پر حد لگائی جا سکتی ہے؟	۴۵
۸۵۵	تغزیر کی مقدار میں فقہاء حنبلیہ کا موقف۔	۸۳۵	لواطت (افلام) کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۴۶
۸۵۶	تغزیر کی مقدار میں فقہاء مالکیہ کا موقف اور حد اور تغزیر کے فرق کی تفصیل۔	۸۳۵	جائز سے بدکاری کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۴۷
۸۵۸	تغزیر کی مقدار میں فقہاء احناف کا موقف۔	۸۳۶	مردہ عورت سے دلکا کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۴۸
۸۵۹	بوسہ دینا، نصاب سے کم چوری اور غنڈہ گردی وغیرہ پر تغزیر کی تفصیل۔	۸۳۶	عورت کا عورت کے ساتھ مباشرت کرنے کا حکم۔	۴۹
۸۵۹	بلا غدر روزه نہ رکھنے اور دیگر کبائر کی تغزیر کا بیان۔	۸۳۸	استنماء کا حکم۔	۵۰
۸۶۰	مراقت میں تنال کا جواز۔	۸۳۹	کیا غلیفہ حدود سے مستثنیٰ ہے؟	۵۱
۸۶۰	مرد اور عورت کے اختلاط پر تغزیر۔	۸۴۰	باب ۵۵۸:	
۸۶۱	تغزیر میں قتل کرنے کی تحقیق۔	۸۴۰	شراب کی حد کا بیان۔	۵۲
۸۶۱	احادیث سے تغزیر میں قتل کرنے کا ثبوت۔	۸۴۳	حرمت خمر میں مذاہب۔	۵۳
۸۶۲	تغزیر میں قتل کرنے کے ثبوت میں فقہاء اسلام کے احوال۔	۸۴۳	شراب کی حد میں مذاہب فقہاء۔	۵۴
۸۶۵	باب	۸۴۳	شراب کی حد میں فقہاء احناف کے موقف کے ثبوت میں احادیث۔	۵۵
۸۶۵	حدود گناہوں کا کفارہ ہیں۔	۸۴۵	چالیس کوڑوں اور اسی کوڑوں کی روایات میں تطبیق۔	۵۶
۸۶۷	اسلام میں بیعت کا تصور۔	۸۴۷	شراب نوشی کی اس مقدار کا بیان جس پر حد واجب ہوتی ہے۔	۵۷

جلد رابع

۱۶	فرضیت قضا کا بیان	۵۶	۳۲	ثبوت کی اقسام	۷۱
۱۷	قضا کی اقسام	۵۷	۳۳	قاضی اور دیگر افسروں کے دہرہ قبول کرنے کی تحقیق	۷۲

جلد خامس

نمبر نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۴۵۵	شیخ طریقت کی شرائط۔	۸۶۸	۸۸۲	کا نظریہ۔	۸۸۲
۴۵۶	بیعت برکت۔	۸۶۹	۴۴۱	جانور کے کیے ہوئے نقصان میں فقہاء ماکبہ	
۴۵۷	بیعت ارادت۔	۸۷۰	۸۸۲	کا نظریہ۔	۸۸۲
۴۵۸	تبدیلی بیعت اور تجدید بیعت کا حکم۔	۸۷۱	۴۴۲	جانور کے کیے ہوئے نقصان میں فقہاء احناف	
۴۵۹	کیا ہر شخص پر بیعت ہونا فرض یا ضروری ہے۔	۸۷۲	۸۸۳	کا نظریہ۔	۸۸۳
۴۶۰	قتل اولاد سے ممانعت کی تخصیص کے جوابات۔	۸۷۳	۴۴۳	کنوی اور کان میں گرنے کا حکم۔	۸۸۳
۴۶۱	ثواب اور عذاب میں اہل سنت اور دیگر مکاتب	۴۴۴	۸۸۴	”برکاز“ سے دفیئہ مراد ہے یا مہدن؟	۸۸۴
	فکر کے نظریات۔	۸۷۳	۴۴۵	معدنیات کی اقسام اور ان اقسام کے احکام۔	۸۸۷
۴۶۲	حدود کے کفارہ ہونے یا نہ ہونے میں مذاہب	۴۴۶	۸۸۷	معدنیات میں نصاب اور سال گزرنے کی شرط کی تحقیق۔	۸۸۷
	فقہاء۔	۸۷۴	۴۴۷	جس جگہ معدنیات پائے گئے اس جگہ کے اعتبار	
۴۶۳	حدود کے کفارہ ہونے کے متعلق دو متعارض		۸۸۸	سے معدنیات کے احکام۔	۸۸۸
	حدیثوں میں تطبیق۔	۸۷۴	۴۴۸	معدنیات کو حاصل کرنے والے کے اعتبار	
۴۶۴	قرآن مجید کی روشنی میں حدود کے کفارہ نہ ہونے		۸۸۸	سے معدنیات کے احکام۔	۸۸۸
	کا بیان۔	۸۷۵	۴۴۹	معدنیات کا مسرف، اور زمین کے اعتبار سے	
۴۶۵	حدود کے کفارہ نہ ہونے کے بارے میں		۸۸۹	معدنیات کا حکم۔	۸۸۹
	فقہاء احناف کی تصریحات۔	۸۷۶	۴۵۰	اگر آجکل کسی کی زمین سے قدرتی گیس یا تیل نکل آئے	
۴۶۶	حدود کے کفارہ نہ ہونے کے بارے میں		۸۸۹	تراواگی غمس کی کیا صورت ہوگی؟	۸۸۹
	مفسرین احناف کی تصریحات۔	۸۷۸	۴۵۱	حد قذف	۸۹۰
۴۶۷	مذہب احناف کے بیان میں بعض شارحین کا		۸۹۰	قذف کا لغوی معنی۔	۸۹۰
	تساج۔	۸۷۸	۴۵۲	قذف کا شرعی معنی۔	۸۹۰
	باب: ۵۶۱		۸۹۰	قرآن مجید کی روشنی میں قذف کا حکم۔	۸۹۱
۴۶۸	جانور یا کان اور کنویں کی وجہ سے زخمی ہونے		۴۵۳	احادیث کی روشنی میں قذف کا حکم۔	۸۹۱
	کا مالی معاوضہ نہیں ہے۔	۸۸۰	۴۵۴	احصان کی شرائط میں مذاہب فقہاء۔	۸۹۳
۴۶۹	جانور کے کیے ہوئے نقصان میں فقہاء شافعیہ		۴۵۷	احصان کی شرائط میں مذاہب احناف۔	۸۹۴
	کا نظریہ۔	۸۸۱	۴۵۸	کٹھن مارنے کے احکام۔	۸۹۴
۴۷۰	جانور کے کیے ہوئے نقصان میں فقہاء حنبلیہ		۴۵۹	اختتامیہ۔	۸۹۵
		۴۶۰	۴۶۰	مآخذ و مراجع۔	۸۹۷

فہرست مضامین شرح صحیح مسلم جلد خامس

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	افتتاحی کلمات	۲۸	۱۸	اہلیت قضاء کی شرائط	۵۷
۲	آراء و تاثرات	۳۰	۱۹	مقدمات کے فیصلوں کی بناء اور معیار شرعی۔	۵۸
	کتاب الاقضية	۴۳	۲۰	فقہاء احناف کے نزدیک اہلیت اجتہاد کی شرائط۔	۵۹
۳	قضاء کا لغوی معنی	۴۳	۲۱	فقہاء شافعیہ کے نزدیک اہلیت اجتہاد کی شرائط۔	۶۱
۴	قضاء کا شرعی معنی	۴۴	۲۲	فقہاء حنابلہ کے نزدیک اہلیت اجتہاد کی شرائط۔	۶۲
۵	منصب قضاء کی فضیلت اور اہمیت	۴۴	۲۳	مجتہد مطلق کی طرف منسوب ہونے والوں کی اقسام۔	۶۳
۶	عہد رسالت میں قضاء کا نظام	۴۵	۲۴	عوام اور فقہاء کی تقلید کا فرق	۶۳
۷	عہد صحابہ میں قضاء کا نظام	۴۶	۲۵	مجتہد عالم کا دلیل کی بناء پر امام سے اختلاف کرنا	۶۵
۸	آخرت میں قاضی کی سخت گرفت اور شدید محاسبہ	۴۷	۲۶	ادب کے خلاف نہیں ہے۔	۶۵
۹	ادب و مواخذہ کے بارے میں احادیث اور آثار۔	۴۷	۲۷	قاضی کے لیے اہلیت اجتہاد کی شرط میں مذاہب ائمہ۔	۶۶
۱۰	سلف صالحین کا منصب قضاء کو قبول کرنے سے گریز	۴۹	۲۸	ایک قاضی مجتہد کا دوسرے قاضی مجتہد کی رائے پر فیصلہ کرنے کا جواز۔	۶۷
۱۱	قرآن مجید کی روشنی میں منصب قضاء قبول کرنے کا بیان۔	۵۱	۲۹	قاضی کو مقدمہ کی سماعت میں فریقین کے ساتھ عدل اور انصاف کی ہدایت میں احادیث اور آثار۔	۶۷
۱۲	احادیث کی روشنی میں منصب قضاء قبول کرنے کا بیان۔	۵۱	۳۰	رشوت کا معنی۔	۶۹
۱۳	منصب قضاء قبول کرنے کا حکم۔	۵۲	۳۱	قرآن مجید کی روشنی میں رشوت کا حکم۔	۷۰
۱۴	عہدہ قضاء کی مذمت میں وارد احادیث کا محمل۔	۵۲	۳۲	احادیث اور آثار کی روشنی میں رشوت کا حکم۔	۷۰
۱۵	عہدہ قضاء سے سلف صالحین کے گریز کی توجیہ۔	۵۴	۳۳	رشوت کی اقسام	۷۱
۱۶	فرضیت قضاء کا بیان	۵۶	۳۴	قاضی اور دیگر افسروں کے دیر قبول کرنے کی تحقیق	۷۲
۱۷	قضاء کی اقسام	۵۷			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۲	مدعی علیہ پر قسم کا جواب	۵۱	۸۲	علامہ ابن قدامہ کے دیگر اعتراضات کے جواباً۔	۵۲
۳۵	مدعی علیہ پر قسم کے لزوم میں مدعی اور مدعی علیہ کے درمیان اختلاط ضروری ہے یا نہیں؟	۵۲	۸۲	ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کرنے میں فقہانہ احناف کا مسلک اور دلائل۔	۵۳
۳۶	مدعی پر گواہ اور مدعی علیہ پر قسم کے لزوم کی حکمت۔	۵۳	۸۳	ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کی احادیث کا ضعف۔	۵۴
۳۷	مدعی اور مدعی علیہ کی ترغیبات۔	۵۴	۸۴	ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کی حدیث کے راویوں کا انکار ہونا۔	۵۵
۳۸	جائز اور حق بات پر قسم کھانے کے استحسان پر دلائل۔	۵۴	۸۵	ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کی حدیث کا مخرج قرآن کے خلاف ہونا۔	۵۶
۳۹	مذہب ائمہ کی روشنی میں وہ مقدمات جن میں منکر سے قسم لینا جائز نہیں ہے۔	۵۵	۸۵	حدیث مذکور ائمہ ثلاثہ کے موقف کو مستلزم نہیں۔	۵۷
۴۰	بندہ کے حق کی پہلی قسم۔	۵۸		حدیث مذکور کا صحیح محل۔	۵۷
۴۱	بندہ کے حق کی دوسری قسم۔	۵۹			
۴۲	اللہ کے حق کی پہلی قسم۔	۵۹			
۴۳	اللہ کے حق کی دوسری قسم۔	۶۰			
۴۴	وہ مقدمات جن میں فقہاء احناف کے نزدیک منکر سے قسم لینا جائز نہیں ہے۔	۶۱			
۴۵	مدعی علیہ کے انکار کے بعد مدعی پر قسم لٹانے میں مذہب فقہاء۔	۶۲			
۴۶	مدعی علیہ کے انکار کے بعد مدعی پر قسم لٹانے میں فقہاء احناف کا نظریہ۔	۶۳			
۴۷	ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنا۔	۶۴			
۴۸	ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کرنے میں مذہب ائمہ۔	۶۵			
۴۹	ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کے جائز میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل۔	۶۶			
۵۰	ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کی حدیث کی فنی حیثیت۔	۶۷			
		۶۸			
		۶۹			
		۷۰			
		۷۱			
		۷۲			
		۷۳			
		۷۴			
		۷۵			
		۷۶			
		۷۷			
		۷۸			
		۷۹			
		۸۰			
		۸۱			
		۸۲			
		۸۳			
		۸۴			
		۸۵			
		۸۶			
		۸۷			
		۸۸			
		۸۹			
		۹۰			
		۹۱			
		۹۲			
		۹۳			
		۹۴			
		۹۵			
		۹۶			
		۹۷			
		۹۸			
		۹۹			
		۱۰۰			
		۱۰۱			
		۱۰۲			
		۱۰۳			
		۱۰۴			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۷۲	مخلوق کی طرف علم غیب کی نسبت کرنے کی تحقیق۔	۱۰۸	نادہند کے مال سے بقدر حق وصول کرنے میں	۸۵
۷۳	قرآن اور سنت کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ	-	فقہاء اخاف کا موقف۔	۱۳۰
۷۴	علیہ وسلم کے علم کی وسعت۔	۱۱۲	سرکاری خزانہ سے اپنا حق وصول کرنے کی تفصیل	۱۳۱
۷۵	فقہاء اسلام کے اقوال کی روشنی میں رسول اللہ	۸۷	حضرت ہند کی حدیث کے فوائد۔	۱۳۲
۷۶	صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت۔	۱۱۶		
۷۷	تضاد کے ظاہر اور باطن نافذ ہونے میں مذاہب	-		
۷۸	الائمہ۔	۱۱۹	بکثرت سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کی	۸۸
۷۹	تضاد کے ظاہر اور باطن نافذ ہونے میں فقہاء	-	ممانعت۔	۱۳۳
۸۰	اخاف کا موقف۔	۱۱۹	قبیل و قال سے ممانعت کی حکمت۔	۱۳۴
۸۱	جن صورتوں میں فقہاء اخاف کے نزدیک قضا	۹۰	بکثرت سوال کرنے سے ممانعت کی حکمت۔	۱۳۵
۸۲	ظاہر اور باطن نافذ ہو جاتی ہے۔	۱۲۰	مسجد میں سوال کرنے اور مسائل کو دینے کی	۹۱
۸۳	فقہاء اخاف کے نزدیک تضاد کے ظاہر اور	-	تحقیق۔	۱۳۶
۸۴	باطن نافذ ہونے کی شرائط۔	۱۲۰	زیادہ خرچ کرنے کی تفصیل اور تحقیق۔	۱۳۹
۸۵	تضاد باطنی کے نفاذ میں ائمہ ثلاثہ کے دلائل اور	۹۳	اسراف اور اتقار کا محل۔	۱۴۰
۸۶	فقہاء اخاف کے دلائل کا تجزیہ۔	۱۳۱	لذت اور اسائش کے لیے مال خرچ کرنا	۹۴
۸۷		-	اسراف نہیں ہے۔	۳۱
۸۸	باب: ۵۶۵	۹۵	ماں باپ کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے۔	۱۴۲
۸۹	حضرت ہند کے متعلق فیصد کرنے کا بیان۔	۱۲۵		
۹۰	نادہند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر	-	باب: ۵۶۶	
۹۱	بقدر حق وصول کرنے میں مذاہب ائمہ۔	۱۲۷	حاکم صحیح فیصلہ کر سکا غلط اس کو اجتہاد کرنے	۹۶
۹۲	نادہند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر بقدر	-	پر اصرار ملتا ہے۔	۱۳۵
۹۳	حق وصول کرنے کے عدم جواز میں فقہاء حنابلہ	۹۷	قاصی کا عالم اور مجتہد ہونا ضروری ہے۔	۱۳۶
۹۴	کے دلائل۔	۱۲۸	اجتہاد کا تعریف۔	۱۳۷
۹۵	نادہند کے مال سے بقدر حق وصول کرنے کے	۹۹	اجتہاد کا طریقہ۔	۱۳۷
۹۶	مسند میں فقہاء حنابلہ کے دلائل کے جوابات۔	۱۲۹	مجتہدین اور مقلدین کے درجات۔	۱۳۷
۹۷	نادہند کے مال سے بقدر حق وصول کرنے کے	۱۰۱	پیش آمدہ مسائل میں اہل فتویٰ کا اجتہاد۔	۱۳۸
۹۸	مسند میں جہور کے دلائل۔	۱۲۹	مسائل اجتہاد میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک	۱۰۲

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۶۲	شہادت کا لغوی معنی۔	۱۱۶	۱۳۹	حکم معین جتنا ہے یا نہیں؟
۱۶۳	شہادت کا اصطلاحی معنی۔	۱۱۷	۱۴۰	مسائل اجتہاد میں حکم کے معین ہونے یا نہ ہونے کے متعلق مصنف کا موقف۔
۱۶۳	شہادت کی اقسام۔	۱۱۸	۱۵۱	باب: ۵۶۸
۱۶۳	قرآن مجید کی روشنی میں شہادت کا بیان۔	۱۱۹	۱۵۲	حالت غضب میں قاضی کو فیصلہ کرنے کی ممانعت۔
۱۶۴	احادیث کی روشنی میں شہادت کا بیان۔	۱۲۰	۱۵۳	کن حالات میں حاکم کو فیصلہ کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔
۱۶۵	شہادت کا حکم۔	۱۲۱	۱۵۳	حالت غضب میں فیصلے سے منع کرنے کی حکمت۔
	شہادت کی تعریف، رکن اور سبب وغیرہ کا بیان۔	۱۲۲	۱۵۳	حالت غضب میں فیصلہ کرنے کا حکم۔
۱۶۶	تخل شہادت کی شرائط۔	۱۲۳	۱۵۴	باب مذکور کی حدیث کے دیگر فوائد۔
۱۶۶	بمطابق شاہد ادائیگی شہادت کی شرائط۔	۱۲۴	۱۵۴	باب: ۵۶۹
۱۶۶	عدالت کی تعریف۔	۱۲۵	۱۵۵	احکام باطلہ کو ساقط کرنے اور بدعات کو رد کرنے کا بیان۔
۱۶۶	گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تحقیق میں فقہاء احناف کا نظریہ۔	۱۲۶	۱۵۵	احداث کا لغوی اور شرعی معنی۔
	گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تحقیق میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۱۲۷	۱۵۶	جن عبادات کی دین میں اصل ہے وہ محدث، مخترع اور بدعت نہیں ہیں۔
۱۶۷	گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تحقیق میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۱۲۸	۱۵۶	فاتحہ، چیل اور عرس وغیرہ میں دنوں اور تاریخوں کی تعیین کی تحقیق۔
۱۶۹	گناہ کبیرہ اور صغیرہ کی تحقیق میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۱۲۹	۱۵۷	قاسم بن محمد کے فتویٰ پر ایک اشکال کا جواب۔
۱۷۰	اصرار سے گناہ صغیرہ کے کبیرہ ہونے کی وجہ۔	۱۳۰	۱۵۸	باب: ۵۷۰
۱۷۱	نفس شہادت کے اعتبار سے شرائط۔	۱۳۱	۱۵۹	بہترین گواہ کا بیان۔
۱۷۳	نصاب شہادت کی اقسام۔	۱۳۲	۱۶۰	بنیہر مسائل کے گواہی دینے کی ممانعت اور فضیلت کا تحمل۔
۱۷۳	جانب داری کی تہمت کی بنا پر جن کی شہادت قبول نہیں کی جاتی۔	۱۳۳		
۱۷۴	قرآن کی شہادت۔	۱۳۴		
۱۷۴	قرآن اور واقعاتی شہادتوں سے شراب نوشی کا ثبوت۔	۱۳۵		
۱۷۵		۱۴۰		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۲۰۳	۱۵۳ "تسعة دھط" سے اعتراض کا جواب۔	۱۵۳	۱۴۸	۱۳۸	واقعاتی شہادات اور قرائن خارجیہ سے زنا کا ثبوت۔
۲۰۳	۱۵۴ حدود اور قصاص میں عورتوں کی گواہی کے عدم اعتبار پر احادیث اور آثار۔	۱۵۴	۱۴۹	۱۳۹	میڈیکل رپورٹ کی بناء پر زنا کا ثبوت۔
۲۰۳	۱۵۵ حدود اور قصاص میں عورتوں کی گواہی کے عدم اعتبار پر اجماع۔	۱۵۵	۱۸۳	۱۴۰	کیا زانی کے خلاف استغاثہ کرنے والی لڑکی پر حد قذف لگے گی۔
۲۰۵	۱۵۶ حدود اور قصاص میں عورتوں کو گواہ نہ بنانے کی عقلی وجوہات۔	۱۵۶	۱۸۴	۱۴۱	قاتل کے تعین پر واقعاتی شہادت سے استدلال۔
	باب: ۵۷۱				کفار کی شہادت۔
۲۰۶	۱۵۷ مجتہدین کے اختلاف کا بیان۔	۱۵۷	۱۸۶	۱۴۲	اچانک پیش آنے والے واقعات اور اضطراری امور میں دو عورتوں کو گواہ بنانے کی بحث۔
۲۰۷	۱۵۸ حضرت سلیمان کا واقعاتی شہادت سے استدلال	۱۵۸	۱۸۷	۱۴۳	عورت کی شہادت کی تحقیق۔
۲۰۷	۱۵۹ ایک مجتہد دوسرے مجتہد سے کب اختلاف کر سکتا ہے	۱۵۹	۱۸۸	۱۴۴	عورت کی شہادت کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات۔
	باب: ۵۷۲				مالی معاملات میں ایک مرد کے مقابلہ میں دو عورتوں کی شہادت مقرر کرنے کی وجوہات۔
۲۰۸	۱۶۰ دو فریقوں کے درمیان حاکم کے صلح کرانے کا استحباب۔	۱۶۰	۱۹۰	۱۴۵	وہ امور جن میں صرف عورتوں کی گواہی معتبر ہے
۲۰۸	۱۶۱ حکم کے فیصلہ کے متعلق فقہاء کا اُراء۔	۱۶۱	۱۹۲	۱۴۶	عورت کی شہادت کو نصف شہادت قرار دینے کی حکمتیں۔
۲۰۹	۱۶۲ زمین خریدنے کے بعد اس میں وقفہ ملنے کی مختلف صورتیں اور ان کے احکام۔	۱۶۲	۱۹۵	۱۴۷	اثبات زنا میں صرف مردوں کی گواہی پر قرآن مجید سے استدلال۔
	کتاب اللقطہ				"اربعة منکم" سے مردوں کی گواہی پر استدلال۔
۲۱۱	باب: ۵۷۳				"منکم" سے مردوں کی گواہی پر استدلال۔
۲۱۷	۱۶۳ لقطہ کا نئی معنی۔	۱۶۳	۱۹۸	۱۵۰	اربعة شہادہ سے مردوں کی گواہی پر استدلال۔
۲۱۷	۱۶۴ لقطہ کو اٹھانے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۱۶۴	۲۰۱	۱۵۱	اس بات کا جواب کہ لقطہ شاہد مؤثر کے لیے بھی مستقل ہے۔
۲۱۷	۱۶۵ لقطہ کو اٹھانے کے حکم میں فقہاء احناف کا موقف۔	۱۶۵	۲۰۲	۱۵۲	"ثمانية ازواج" سے اعتراض کا جواب۔

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۲۳۵	پرائے جانور کے دودھ دوسنے کے متعلق دو متعارض حدیثوں میں تطبیق۔	۲۱۸	نقطہ کی اقسام اور ان کے احکام۔	۱۶۶
۲۳۵	بلا اجازت پرائی چیز لینے کے عدم جواز میں امام احمد کا نظریہ اور ان کے دلائل۔	۲۱۹	نقطہ کا اعلان کرنے کے مقامات اور طریقہ کار۔	۱۶۷
۲۳۶	بلا اجازت پرائی چیز لینے کے جواز میں جہود فقہاء اسلام کا نظریہ اور فقہاء حنبلیہ کے دلائل کے جوابات۔	۲۲۰	نقطہ کے اعلان کی مدت میں مذاہب فقہانہ۔	۱۶۸
۲۳۸	ضرورت کے لیے پس انداز کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔	۲۲۱	آج کل کے دور میں نقطہ کے اعلان کا طریقہ کار۔	۱۶۹
۲۳۸	قیاس سے استدلال کی دلیل۔	۱۸۳	اعلان کی مدت پوری ہونے کے بعد نقطہ کے مصرف میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۱۷۰
۲۳۸	دودھ دینے والے جانور کو دودھ کے عوض فروخت کرنے میں مذاہب فقہانہ۔	۱۸۴	اعلان کی مدت پوری ہونے کے بعد نقطہ کے مصرف میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۱۷۱
	باب: ۵۷۵	۲۲۳	اعلان کی مدت پوری ہونے کے بعد نقطہ کے مصرف میں فقہاء اخاف کا نظریہ۔	۱۷۲
۲۳۹	مہمان نوازی کا بیان۔	۲۲۴	امام شافعی کے دلائل کے جوابات۔	۱۷۳
۲۴۰	مہمان کی ضیافت کرنے کے حکم میں مذاہب فقہانہ۔	۲۲۴	نقطہ کو صدقہ کرنے کے وجوب کے بارے میں	۱۷۴
۲۴۱	مہمان کی ضیافت اور خاطر مدارات کی تفصیل۔	۲۲۴	میں احادیث۔	۱۷۵
۲۴۲	مہمان کے زیادہ دیر ٹھہرنے کا حکم۔	۲۲۶	نقطہ کو صدقہ کرنے کے وجوب کے بارے میں	۱۷۶
۲۴۲	اگر میزبان ضیافت نہ کرے تو کیا مہمان اس سے بقدر ضیافت بزرورے سکتا ہے؟	۲۲۷	آثار صحابہ و تابعین۔	۱۷۷
۲۴۲	اگر خفاہار کو اپنا حق حاصل کرنے کا موقع ملے تو وہ عدالت کے بغیر بھی اپنا حق لے سکتا ہے۔	۲۲۸	حضرت اُبی کی حدیث کی وضاحت اور فقہاء احناف کے جوابات کی تفصیل اور نتیجہ۔	۱۷۸
۲۴۲		۲۲۹	ادنیٰ پڑھنے کے متعلق سوال کرنے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناراض ہونے کی وجہ۔	۱۷۹
۲۴۲		۲۳۰	حجاج کے نقطہ کو اٹھانے میں مذاہب فقہانہ اور حرمانت کی حکمت۔	۱۸۰
	باب: ۵۷۶	۲۳۱		
۲۴۳	زائد مال کو مسلمانوں کی خیر خواہی میں خرچ کرنے کا استحباب۔	۲۳۲		
۲۴۳	گھوڑے پر سوار سائل کو خیرات دینا۔	۲۳۳		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
	باب: ۵۷۸		سائل کو بھیج دینے میں مستحق اور غیر مستحق کا فرق نہیں کرنا چاہیے۔	۱۹۵
	۲۲۵		باب: ۵۷۷	
۲۵۷	جن کفار کو دعوت اسلام دی جا چکی ہو ان کو دوبارہ دعوت دیے بغیر جنگ کرنے کا جواز	۲۱۲	جب کسی ہو تو سب کے زاد راہ ملا دینے اور آپس میں غم گساری کرنے کا استحباب۔	۱۹۶
۲۵۸	جہاد کرنے سے پہلے کفار کو دعوت اسلام دینے میں مذاہب فقہاء۔	۲۳۵	مختور سے طعام کو زیادہ کرنا معجزہ ہے، اور طعام ابتداء معدوم ہو تو اس کا موجود کرنا معجزہ کیوں نہیں ہے؟	۱۹۷
۲۵۹	جہاد کرنے سے پہلے کفار کو دعوت اسلام دینے میں فقہاء حنبلیہ کے مذہب کی تفصیل۔	۲۱۳	معجزات کے ثبوت کے طریقے۔	۱۹۸
۲۶۰	جہاد کرنے سے پہلے کفار کو دعوت اسلام دینے میں فقہاء احناف کے مذہب کی تفصیل۔	۲۱۴	مل جل کر کھانے کی برکت۔	۱۹۹
۲۶۱	جہاد میں کفار کی جان اور مال محترم نہیں ہے۔	۲۱۵		
۲۶۲	اگر جہاد میں کافر مسلمانوں کو اپنی ڈھال بنالیں تو ان کو قتل کرنا جائز ہے۔	۲۱۶	کتاب الجہاد والسیر	
	باب: ۵۷۹	۲۳۸	جہاد کا لغوی معنی۔	۲۰۰
	کسی شخص کو جہاد کا امیر بنانا اور اس کو آداب جہاد کی تعلیم دینا۔	۲۳۸	جہاد کا شرعی معنی۔	۲۰۱
۲۶۲	سریہ کا معنی۔	۲۳۹	فرضیت جہاد کے تدریجی مراحل۔	۲۰۲
۲۶۵	قتال کی کیفیت اور ان کافروں کا بیان جن کو قتل کرنا جائز نہیں ہے۔	۲۵۱	جہاد کی اقسام میں فقہاء احناف کا نظریہ۔	۲۰۳
۲۶۶	فترہ کا لغوی معنی۔	۲۱۸	جہاد کی اقسام میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۲۰۴
۲۶۸	فترہ کا اصطلاحی معنی۔	۲۱۹	جہاد کی اقسام میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۲۰۵
۲۶۸	عقد ذمہ کا رکن۔	۲۵۲	جہاد کی اقسام میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۲۰۶
۲۶۸	عقد ذمہ کی شرائط۔	۲۲۰	کن حالتوں میں جہاد فرض میں ہوتا ہے اور	۲۰۷
۲۶۰	عقد ذمہ کے احکام	۲۲۱	کن حالتوں میں فرض کفایہ۔	۲۰۸
۲۶۰	عقد ذمہ کے وجوب کی شرائط۔	۲۲۲	جہاد کے مبلح ہونے کی شرائط۔	۲۰۹
۲۶۱	جزیرہ کی مقدار میں مذاہب فقہاء	۲۲۳	جہاد کے وجوب کی شرائط۔	۲۱۰
		۲۲۴	کتنی مدت کے بعد مسلمانوں پر جہاد کرنا واجب ہے۔	
		۲۲۵	
		۲۲۶		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۲۹۰	حالت جنگ میں دشمن کو دھوکا دینے اور جھوٹ بولنے کا جواز۔	۲۴۲	ہجرت کی تحقیق۔	۲۲۷
۲۹۱	کن صورتوں میں جھوٹ بولنے کی اجازت ہے	۲۴۳	قیامت تک ہجرت باقی رہنے کے بارے میں احادیث۔	۲۲۸
۲۹۲	جان، مال اور عزت بچانے کے لیے جھوٹ بولنے کی اجازت۔	۲۴۴	ہجرت منقطع ہونے کے بارے میں احادیث۔	۲۲۹
۲۹۳	شہر اور مبالغہ میں جھوٹ کا جواز۔	۲۴۵	دارالکفر میں رہنے یا نہ رہنے کے بارے میں احادیث۔	۲۳۰
۲۹۴	تقریب اور توریہ میں جھوٹ بولنے کا جواز۔	۲۴۶	گناہوں سے ہجرت کرنے کے بارے میں احادیث۔	۲۳۱
۲۹۵	توریہ کے سلسلہ میں فقہاء کی رائے۔	۲۴۷	ہجرت کی متعارض احادیث کے جوابات۔	۲۳۲
۲۹۶	خلاصہ بحث۔	۲۴۸	فتح مکہ کے بعد ہجرت کے منسوخ ہونے کی وجوہات۔	۲۳۳
	باب: ۵۸۲	۲۴۹	دارالکفر میں مسلمانوں کی سکونت کا حکم۔	۲۳۴
۲۹۷	دشمن سے مقابلہ کی تباہ کرنے کی ممانعت اور مقابلہ کے وقت ثابت قدمی کا حکم۔	۲۵۰	ہجرت کی اقسام۔	۲۳۵
۲۹۸	دشمن سے مقابلہ کی تباہ کرنے کی ممانعت کی حکمت۔	۲۵۱	ہجرت الی اللہ کی توضیح۔	۲۳۶
	آداب جہاد۔	۲۵۲	مال غنیمت اور مال فتنہ	۲۳۷
	باب: ۵۸۳	۲۵۳	مشرکین سے معاملہ اٹھانے کے لیے مسلمان اُن سے اللہ کی طرف سے معاہدہ کیوں نہ کریں۔	۲۳۸
۲۹۹	دشمن سے مقابلہ کے وقت فتح کی دعا کرنے کا استحباب۔	۲۵۴	باب: ۵۸۰	
۳۰۰	صبح کلام کے ساتھ دعا کی وضاحت۔	۲۵۵	عہد شکنی کی حرمت۔	۲۳۹
۳۰۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کو بد دعا کہنے کا عدم جواز۔	۲۵۶	عہد کی اقسام اور عہد شکنی کی ممانعت کی حکمت۔	۲۴۰
	دو مختلف حدیثوں میں تطبیق۔	۲۵۷	انسان کا اللہ سے عہد۔	۲۴۱
	باب: ۵۸۴	۲۵۸	انسان کا اپنے نفس سے عہد۔	۲۴۲
	جنگ میں دشمن کو دھوکا دینے کا جواز۔	۲۵۹	ایک انسان کا دوسرے انسان سے عہد۔	۲۴۳
		۲۶۰	علامہ آؤسی کی بیان کردہ عہد کی اقسام پر بحث و نظر۔	۲۴۴
			باب: ۵۸۱	
			جنگ میں دشمن کو دھوکا دینے کا جواز۔	۲۴۵

[illegible]

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۳۶۱	فنی کا حکم۔	۳۳۲	۳۰۹ جنگی قیدیوں کے حکم کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات	۲۹۳
۳۶۰	فنی کا لغوی معنی اور اس کی شرعی تفسیر۔	۳۱۰	۳۱۰ جنگی قیدیوں کو مال، یا مسلمان جنگی قیدیوں کے بدلہ میں رہا کرنے کی تحقیق۔	۲۹۴
۳۶۱	مال غنیمت اور مال فنی کو کفار کی ملکیت سے نکال کر مسلمانوں کو دینے کی وجہ۔	۳۱۱	۳۳۳ جنگی قیدیوں کو بلا معاوضہ اتنا نا اور احساناً رہا کرنے کی تحقیق۔	۲۹۵
۳۶۲	مال غنیمت اور مال فنی کا فرق۔	۳۱۲	۳۳۳ کیا موجودہ فدر میں بھی جنگی قیدیوں کو لونڈی اور غلام بنانا جائز ہے؟	۲۹۶
۳۶۳	قرآن مجید سے اموال فنی کے وقف ہونے پر دلائل۔	۳۱۳	۳۳۵ بدر کے جنگی قیدیوں کو آزاد کرنے پر اعتراضات کے جوابات۔	۲۹۷
۳۶۴	احادیث، آثار صحابہ اور اقوال تابعین سے اموال فنی کے وقف ہونے پر دلائل۔	۳۱۴	۳۳۶ بدر کے قیدیوں کو آزاد کرنے پر امام رازی اور مصنف کے جوابات۔	۲۹۸
۳۶۵	سواد عراق اور دیگر مفتوحہ زمینوں کو وقف کرنے کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ۔	۳۱۵	۳۳۷ مشرکین کو قتل کرنے کے عمومی حکم سے جنگی قیدیوں کو مستثنیٰ کرنے پر دلائل۔	۲۹۹
۳۶۸	عراق اور شام کی مفتوحہ زمینوں کو وقف کرنے کے متعلق حضرت عمر اور بعض صحابہ کا مباحثہ۔	۳۱۶	۳۳۸ مال غنیمت کی تقسیم۔	۳۰۰
۳۶۹	سواد عراق کو وقف کرنے کے متعلق حضرت علی اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہما کی رائے۔	۳۱۷	۳۳۹ نفس کی تریف۔	۳۰۱
۳۷۰	اموال فنی کے متعلق امام ابو عبیدہ کا نظریہ۔	۳۱۸	باب ۵۸۹	
۳۷۱	مسلمانوں کی مقبرہ اراضی مطلقاً فنی ہیں خواہ ان پر جنگ سے قبضہ ہوا ہو یا صلح سے۔	۳۱۹	۳۳۹ مقتول کے سلب پر قاتل کا استحقاق۔	۳۰۲
۳۷۲	سواد عراق کے معاملہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نظریہ پر دلائل۔	۳۲۰	۳۴۰ غزوہ حنین کا مختصر بیان۔	۳۰۳
۳۷۳	مفتوحہ علاقہ کی زمینوں کے متعلق فقہاء کی آراء۔	۳۲۱	۳۴۱ سلب کا لغوی معنی۔	۳۰۴
۳۷۴	مسئلہ فدک۔	۳۲۲	۳۴۲ سلب کی تفسیر میں مذاہب فقہاء۔	۳۰۵
۳۷۵	فدک کا لغوی معنی، جغرافیائی محل وقوع اور تاریخ۔	۳۲۳	۳۴۳ سلب کے احکام اور شرائط میں فقہاء کے نظریات۔	۳۰۶
۳۷۶	علمائے شیعہ کا یہ دعویٰ کہ حضرت فاطمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث سے فدک کا مطالبہ کیا۔	۳۲۴	۳۴۴ سلب کے حکم میں فقہاء اخلاف کے نظریات اور دلائل۔	۳۰۷
۳۷۷	حدیث لا نورث کو موضوع اور باطل قرار دینے کا مطالبہ کیا۔	۳۲۵	۳۴۵ جنگ بدر میں حضرت معاذ بن عمرو کو سلب کے ساتھ غاص کرنے کا سبب۔	۳۰۸
۳۷۸	باب ۵۹۰			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۳۲۱	ایک جائزہ۔ فدک کو ہجرت کرنے کے دعویٰ کا میراث کے	۳۹۸	پر علمائے شیعہ کے دلائل۔	۳۲۶
۳۲۲	دعویٰ سے بطلان۔	۳۹۹	وراثت کے نقطہ سے علم اور نبوت کی وراثت	۳۲۷
۳۲۳	کیا زمانہ جہاد اور تنگی اور عسرت کے دینی	۴۰۱	مراد لینا اسلوب قرآن کے مطابق ہے۔	۳۲۸
۳۲۴	حضرت فاطمہ کو فدک کی جاگیر کا ہجرت کا متفقہ و رخصت	۴۰۲	لفظ وراثت سے وراثت نبوت مراد لینے پر	۳۲۹
۳۲۵	آخر دور رسالت تک مسلمانوں کی تنگی اور عسرت	۴۰۳	ملا باقر مجلسی کے اعتراض کا جواب۔	۳۳۰
۳۲۶	پر کتب شیعہ سے شواہد۔	۴۰۴	ائمہ اہل بیت کی روایات سے انبیاء کی وراثت	۳۳۱
۳۲۷	حضرت فاطمہ کا غزوہ تبوک میں کوئی صدقہ نہ	۴۰۵	علی کا نبوت۔	۳۳۲
۳۲۸	دینا، فدک کو ہجرت کرنے کے خلاف ہے۔	۴۰۶	اس بات کا جواب کہ حضرت ابو بکر نے حضرت فاطمہ	۳۳۳
۳۲۹	اہل سنت کی کتابوں سے حضرت فاطمہ کو فدک	۴۰۷	کو وراثت نہ دے کر احکام میراث کی مخالفت	۳۳۴
۳۳۰	کے ہجرت کرنے پر علمائے شیعہ کا استدلال۔	۴۰۸	کی۔	۳۳۵
۳۳۱	علمائے شیعہ کے استدلال کا جواب شاد	۴۰۹	نبی کے ترکہ سے وراثت نہ ہونے کی وجہ۔	۳۳۶
۳۳۲	عبد العزیز سے۔	۴۱۰	کیا حضرت ابو بکر نے ذاتی مفاد اور خلافت کو مستحکم	۳۳۷
۳۳۳	فدک کو ہجرت کیے جانے کے بارے میں	۴۱۱	کرنے کے لیے حدیث کا نوزیٹ بیان کی تھی؟	۳۳۸
۳۳۴	روایت کردہ حدیث کی فنی حیثیت۔	۴۱۲	کیا حضرت علی نے حدیث کا نوزیٹ کی روایت میں	۳۳۹
۳۳۵	فدک کے تنازعہ پر حضرت فاطمہ کا حضرت	۴۱۳	حضرت ابو بکر و عمر کو جھوٹا، عبد شکن، خائن اور	۳۴۰
۳۳۶	ابو بکر سے ناراض ہونا حضرت ابو بکر کے حق	۴۱۴	گنہگار گمان کیا تھا؟	۳۴۱
۳۳۷	میں کسی عتاب کا موجب نہیں۔	۴۱۵	کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور	۳۴۲
۳۳۸	کیا عمر بن عبد العزیز نے آل فاطمہ کو فدک واپس	۴۱۶	حضرت فاطمہ کو حدیث کا نوزیٹ پر مطلع نہیں	۳۴۳
۳۳۹	دے دیا تھا؟	۴۱۷	فرمایا تھا؟	۳۴۴
۳۴۰	مسئلہ خلافت۔	۴۱۸	حدیث کا نوزیٹ روایت کرنے والے صحابہ	۳۴۵
۳۴۱	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے حق ہونے	۴۱۹	کرام کا نقد و تکرار۔	۳۴۶
۳۴۲	پر قرآن مجید سے استدلال۔	۴۲۰	حدیث کا نوزیٹ کا اہل تشیع کی اسانید سے ثبوت	۳۴۷
۳۴۳	حضرت ابو بکر کے خلیفہ برحق ہونے پر عقلی	۴۲۱	فدک میں وراثت جاری نہ ہونے پر قرآن مجید سے	۳۴۸
۳۴۴	دلائل۔	۴۲۲	استدلال۔	۳۴۹
۳۴۵	کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ بعد حضرت	۴۲۳	علمائے شیعہ کا یہ دعویٰ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ	۳۵۰
۳۴۶	ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی؟	۴۲۴	وہ وسلم نے فدک حضرت فاطمہ کو ہجرت کر دیا تھا؟	۳۵۱
۳۴۷		۴۲۵	فدک کے دعویٰ ہجرت کا قرآن مجید کی روشنی میں	۳۵۲

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۳۵۲	حضرت ابوبکر کی خلافت پر حضرت علی کا تبصرہ۔	۳۶۷	بدر کا غسل و قورا۔
۳۵۳	اہل تشیع کی تعانیت میں حضرت علی کے بیت کرنے کا نقش۔	۳۶۸	جنگ بدر کے دن اللہ تعالیٰ کے وعدہ فتح کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شدت گریہ و زاری سے دعا کرنے کی حکمت۔
۳۵۴	تقیہ کا جواب۔	۳۶۹	کیا جنگ بدر میں فرشتوں نے قاتل کیا تھا؟
۳۵۵	اہل تشیع کے اس اعتراض کا جواب کہ حضرت ابوبکر میں شجاعت کا کمی تھی۔	۳۷۰	غزوہ بدر میں فرشتوں کے نزول کے متعلق مصنف کی تحقیق۔
۳۵۶	اہل تشیع کے اس اعتراض کا جواب کہ اسلام برادرت کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو اہمیت سے سزا دل کر دیا تھا۔	۳۷۱	باب: ۵۹۳
۳۵۷	من کنت مولاه فعلی مولاه سے استدلال کا جواب۔	۳۷۲	تیدیوں کو گرفتار کرنے اور احسانا رہا کرنے کا جواز۔
۳۵۸	باب: ۵۹۱	۳۷۳	اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔
۳۵۹	مجاہدین میں مال قیمت تقسیم کرنے کا طریقہ۔	۳۷۴	طالب اسلام کو گھر پر جانے میں تاخیر کرنا جائز نہیں، بلکہ حدیث کفر ہے۔
۳۶۰	گھوڑے کے دو حصہ دینے پر جمہور فقہاء کی احادیث۔	۳۷۵	باب: ۵۹۲
۳۶۱	گھوڑے کا ایک حصہ دینے پر امام ابوحنیفہ کی احادیث۔	۳۷۶	یہودیوں کو سزا میں جلاز سے نکال دینے کا بیان۔
۳۶۲	گھوڑے کا ایک حصہ دینے پر امام ابوحنیفہ کے عقلی دلائل۔	۳۷۷	ذمیوں کی عہد شکنی کی سزا۔
۳۶۳	جمہور فقہاء کی احادیث پر جرح۔	۳۷۸	باب: ۵۹۵
۳۶۴	امام ابوحنیفہ کے موقف پر علامہ عینی کے دلائل۔	۳۷۹	عہد شکنی کرنے والوں کو قتل کرنے کا جواز اور اہل قلعہ کو کسی عامل شخص کے فیصلہ پر قلعہ سے نکلانے کا جواز۔
۳۶۵	امام ابوحنیفہ کے موقف پر علامہ عینی کے دلائل اور خلاصہ بحث۔	۳۸۰	مجلس میں آنے والے شخص کا تنظیم کے لیے کھڑے ہونے کے متعلق مذاہب فقہاء۔
۳۶۶	باب: ۵۹۲	۳۸۱	
۳۶۷	غزوہ بدر میں فرشتوں کی امداد اور مال قیمت کے مباح ہونے کا بیان۔	۳۸۲	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۷۸	قوموا الی سیدکم سے قیام تنظیمی کے استدلال پر ایک اشکال کا جواب۔	۴۸۵	۳۹۳	اسلام کے نظریات۔ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کے متعلق مصنف کی تحقیق۔
۳۷۹	قیام تنظیمی کے ثبوت میں دیگر احادیث اور آثار۔	۴۸۶	۳۹۴	دعوت اسلام کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہرقل کے نام مکتوب۔
۳۸۰	قیام تنظیمی کے خلاف احادیث اور ان کا جواب۔	۴۸۸	۳۹۵	حدیث ہرقل کے مسائل اور مباحث۔
۳۸۱	قیام تنظیمی کی اقسام	۴۹۰	۳۹۶	دعوت اسلام کے لیے کافر بادشاہوں کے نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خطوط۔
	باب: ۵۹۲		۳۹۷	مختلف اقوام کے بادشاہوں کے انقباض۔
۳۸۲	جہاد میں سبقت اور اہم کام کا تقدیم کا بیان۔	۴۹۱	۳۹۸	غزوہ حنین کا بیان۔
۳۸۳	بمقر بیظہ میں نماز پڑھنے کی ہدایت میں روایات کا تفرص اور ان میں تطبیق۔	۴۹۱	۳۹۹	غزوہ حنین کا اجمالی ذکر۔
۳۸۴	صحابہ کرام کے اجتہاد کا ثبوت۔	۴۹۳	۴۰۰	کفار اور مشرکین سے ہدیہ قبول کرنے کی تحقیق۔
	باب: ۵۹۷		۴۰۱	کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شکر کہا ہے؟
۳۸۵	مہاجرین کا غنی ہونے کے بعد انصار کے عطایا کو روٹانا۔	۴۹۲	۴۰۲	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالمطلب کی طرف اپنی نسبت کیوں کی تھی؟
۳۸۶	انصار کا اثبات مہاجرین کی خودداری اور حضرت اہم امین کی ناز برداری۔	۴۹۳	۴۰۳	غزوہ طائف کا بیان۔
	باب: ۵۹۸		۴۰۴	طائف کا جغرافیائی محل وقوع اور تاریخ۔
۳۸۷	دارالحرب میں مالی غنیمت کے طعام سے کھانے کا جواز۔	۴۹۵	۴۰۵
۳۸۸	دارالحرب میں حربیوں کا مال کھانے کے متعلق مذاہب فقہاء۔	۴۹۶	۴۰۶
۳۸۹	اہل کتاب کے ذبیحہ میں مذاہب فقہاء۔	۴۹۶	۴۰۷
۳۹۰	اہل کتاب کے ذبیحہ میں فقہاء اخلاف کے نظریات۔	۴۹۷	۴۰۸
۳۹۱	اہل کتاب کے ذبیحہ میں مصنف کی تحقیق۔	۴۹۸		
۳۹۲	اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کے متعلق فقہاء			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۰۳	باب: ۴۰۳	۴۲۱	میں اخلاصیت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے کے بارے	۵۴۱
۴۰۵	غزوہ بدر۔	۵۱۸	میں فقہاء اسلام کی عبادات۔	۵۴۲
۴۰۶	بدر کا لغوی معنی، جنس افیانی محل وقوع اور تاریخ۔	۵۱۹	باب: ۴۰۴	
۴۰۷	سکون کہاں مرے گا؟ اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاظم۔	۵۲۰	۴۲۲	۵۴۲
۴۰۸	باب: ۴۰۴	۴۲۳	۴۲۳	۵۴۲
۴۰۹	فتح مکہ کا بیان۔	۵۲۰	۴۲۴	۵۴۲
۴۰۹	مکہ کے جنگ سے فتح ہونے پر دلائل اور دیگر فوائد۔	۵۲۵	۴۲۴	۵۴۲
۴۱۰	برائے نام بدل دینا۔	۵۲۶	۴۲۵	۵۴۲
۴۱۱	باب: ۴۰۵	۴۲۶	۴۲۶	۵۴۸
۴۱۱	صلح حدیبیہ کا بیان۔	۵۲۷	۴۲۷	۵۴۸
۴۱۲	حدیبیہ کا جنس افیانی محل وقوع اور تاریخ۔	۵۲۸	۴۲۸	۵۵۱
۴۱۳	ادب حکم پر مقدم ہے یا حکم ادب پر؟	۵۲۹	۴۲۹	۵۵۲
۴۱۴	کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھنا اور پڑھنا آپ کے آخری ہونے کے منافی ہے۔	۵۳۰	۴۳۰	۵۵۲
۴۱۵	امتی کے معنی کی تحقیق۔	۵۳۱	۴۳۱	۵۵۲
۴۱۶	امتی کے معنی سے متعلق اللہ لغت کی تصریحات۔	۵۳۲	۴۳۲	۵۵۲
۴۱۷	امتی کے معنی کے متعلق مفسرین کی آراء۔	۵۳۳	۴۳۳	۵۵۲
۴۱۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے اور پڑھنے پر قرآن مجید سے دلائل۔	۵۳۴	۴۳۴	۵۵۲
۴۱۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے پر یہود و نصاریٰ کے اعتراضات اور ان کے جوابات۔	۵۳۵	۴۳۵	۵۵۲
۴۲۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے کے ثبوت	۵۳۶	۴۳۶	۵۵۲

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۵۹۳	۴۵۱ لان کے شر مگاہ ہونے کی تحقیق۔	۴۵۱	باب: ۶۱۱	۴۳۳
۵۹۴	۴۵۲ خیبر کا تمام علاقہ صلح سے فتح ہوا تھا یا بعض؟	۴۵۲	ابو جہل کے قتل کا بیان۔	۴۳۴
۵۹۴	۴۵۳ اللہ تعالیٰ کے لیے "میں فدا ہوں" کہنے کی توجیہ۔	۴۵۳	۵۶۷ قتل ابو جہل کے سلسلہ میں مختلف روایات کا بیان۔	۴۳۵
	باب: ۶۱۲	۵۶۹	ابو جہل کے قتل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ شکر ادا کرنا۔	۴۳۶
۵۹۵	۴۵۴ غزوہ خندق کے اہم واقعات۔	۵۷۰	۵۷۰ سجدہ شکر کی تحقیق۔	۴۳۷
	باب: ۶۱۵	۵۷۰	۵۷۰ سجدہ شکر کے متعلق احادیث۔	۴۳۸
۵۹۷	۴۵۵ غزوہ ذی قرد وغیرہ۔	۵۷۲	۵۷۲ سجدہ شکر کے متعلق آثار صحابہ۔	۴۳۹
۶۰۷	۴۵۶ حضرت علی کو عید رکھنے کی تحقیق۔	۵۷۴	۵۷۴ سجدہ شکر کے متعلق فقہاء غالبہ کی رائے۔	۴۴۰
	۴۵۷ عرب کو حضرت علی نے قتل کیا تھا یا حضرت محمد بن مسلمہ نے؟	۵۷۷	۵۷۷ سجدہ شکر کے متعلق فقہاء شافعیہ کی رائے۔	۴۴۱
۶۰۷	۴۵۸ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چار معجزات کا بیان۔	۵۸۰	۵۸۰ سجدہ شکر کے متعلق فقہاء احناف کی رائے۔	۴۴۲
۶۰۸	۴۵۹ دیگر فوائد حدیث۔	۵۸۰	۵۸۰ سجدہ شکر کے متعلق فقہاء مالکیہ کی رائے۔	۴۴۳
	باب: ۶۱۶	۵۸۱	۵۸۱ سجدہ شکر کے بارے میں حرف آخر۔	۴۴۴
۶۰۹	۴۶۰ اللہ تعالیٰ کا قول وهو الذی کف ایدیہم عنکم	۵۸۳	نماز شکر کا حکم۔	۴۴۵
	باب: ۶۱۷		باب: ۶۱۲	
۶۰۹	۴۶۱ عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا۔	۵۸۳	یہودیوں کے سردار کعب بن اشرف کے قتل کا بیان۔	۴۴۶
۶۱۱	۴۶۲ جہاد میں عورتوں کی شرکت کا بیان۔	۵۸۳	کعب بن اشرف کی مختصر سوانح۔	۴۴۷
۶۱۲	۴۶۳ ستر اور حجاب کی تحقیق۔	۵۸۳	کعب بن اشرف کو قتل کرنے کا حکم دینے کی وجوہات۔	۴۴۸
۶۱۲	۴۶۴ عورت کے ستر کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۵۸۴	باب: ۶۱۳	
۶۱۳	۴۶۵ عورت کے ستر کے متعلق مفسرین احناف کا نظریہ۔	۵۸۸	غزوہ خیبر۔	۴۴۹
			خیبر کا لغوی معنی، جغرافیائی محل وقوع، تاریخ اور غزوہ خیبر کے اہم واقعات۔	۴۵۰

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۶۲۵	۱۔ اجنبی عورتوں کی طرف دیکھنے کے جواز کی استثنائی صورتیں۔	۶۱۳	عورت کے ستر کے متعلق مفسرین شافعیہ کا نظریہ۔	۴۶۶
۶۲۶	چہرے کے حجاب ہونے پر شبہات اور ان کے جوابات۔	۶۱۴	عورت کے ستر کے متعلق مفسرین مالکیہ کا نظریہ۔	۴۶۷
۶۲۹	اجنبی مردوں کے سامنے عورت کے چہرہ اور ہاتھ کھولنے کے دلائل کا ایک جائزہ۔	۶۱۴	عورت کے ستر کے متعلق مفسرین حنبلیہ کا نظریہ۔	۴۶۸
۶۵۲	فقہاء حنبلیہ کے نزدیک اجنبی مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور حجاب کا حکم۔	۶۱۵	عورت کے ستر کے متعلق احادیث۔	۴۶۹
۶۵۳	فقہاء شافعیہ کے نزدیک اجنبی مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور حجاب کا حکم۔	۶۱۷	عورت کے ستر کے متعلق فقہاء اخاف کا نظریہ۔	۴۷۰
۶۵۴	فقہاء مالکیہ کے نزدیک اجنبی مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور حجاب کا حکم۔	۶۱۷	عورت کے ستر کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۴۷۱
۶۵۵	فقہاء اخاف کے نزدیک اجنبی مردوں اور عورتوں کے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے اور حجاب کا حکم۔	۶۱۸	عورت کے ستر کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۴۷۲
۶۵۷	مذاہب فقہاء کا حاصل۔	۶۱۹	عورت کے ستر کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۴۷۳
۶۵۸	قرآن، سنت اور فقہاء اسلام کی آزاد کی روشنی میں عورت کی آواز کا حکم۔	۶۲۱	عورت کے حجاب کی تحقیق۔	۴۷۴
۶۶۰	بوقت ضرورت عورت کا اجنبی مردوں سے کلام کرنے کا جواز۔	۶۲۱	عورت کے حجاب کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۴۷۵
۶۶۱	عورتوں کو سلام کرنے یا ان کے سلام کا جواب دینے کا شرعی حکم۔	۶۲۲	احکام حجاب نازل ہونے کی تاریخ۔	۴۷۶
۶۶۳	عورتوں کے گھر سے باہر نکلنے کے متعلق قرآن مجید کا حکم۔	۶۲۲	حجاب کی تحقیق۔	۴۷۷
		۶۲۳	چہرہ ڈھانپنے کی تحقیق۔	۴۷۸
		۶۲۵	ذاتک ادنیٰ ان یؤمنن سے چہرہ ڈھانپنے پر استدلال۔	۴۷۹
		۶۲۸	بورجی عورتوں کے حجاب میں تخفیف سے عمومی حجاب پر استدلال۔	۴۸۰
		۶۳۰	ازواج مطہرات کے حجاب کی تحقیق۔	۴۸۱
		۶۳۲	ازواج مطہرات کے حجاب سے عام مسلمان نواتین کے حجاب پر استدلال۔	۴۸۲
		۶۳۵	عہد رسالت میں نقاب اور حجاب کا معمول۔	۴۸۳
		۶۳۲	عہد نوریت میں نقاب اور حجاب کا معمول۔	۴۸۴
		۶۳۲	اجنبی مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی ممانعت سے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۴۸۵
		۶۳۲	اجنبی مردوں اور عورتوں کو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے کی ممانعت سے متعلق احادیث۔	۴۸۶

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۹۹	منہلی مفسرین کے نزدیک عورت کے گھر سے باہر نکلنے کا حکم۔	۵۱۳	عورت کی سربراہی کے متعلق فقہاء اسلام کی آراء۔	۴۸۶
۵۰۰	مانگی مفسرین کے نزدیک عورت کے گھر سے باہر نکلنے کا حکم اور واقعہ جبل میں حضرت عائشہ کے باہر نکلنے کی وضاحت۔	۵۱۴	ملکہ بلقیس کے واقعہ سے عورت کی سربراہی پر استدلال کا جواب۔	۴۸۸
۵۰۱	شافعی مفسرین کے نزدیک عورت کے گھر سے باہر نکلنے کا حکم۔	۵۱۵	جنگ جہل کے واقعہ سے عورت کی سربراہی پر استدلال کا جواب۔	۴۸۹
۵۰۲	حنفی مفسرین کے نزدیک عورت کے گھر سے باہر نکلنے کا حکم اور واقعہ جبل میں حضرت عائشہ کے باہر نکلنے کی وضاحت۔	۵۱۶	ستر اور حجاب کے سلسلہ میں حرف آخر۔	۴۹۰
۵۰۳	عورتوں کے گھر سے باہر نکلنے کی ممانعت کے متعلق احادیث۔	۵۱۷	باب: ۴۱۸	
۵۰۴	مساجد میں عورتوں کے جانے کے متعلق احادیث۔	۵۱۸	جہاد میں شریک ہونے والی عورتوں کو مال غنیمت میں	۴۹۲
۵۰۵	مساجد میں عورتوں کے جانے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۵۱۹	باتا وعدہ حصہ دینے کی ممانعت اور کچھ عطیہ دینے کا حکم اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت۔	۴۹۳
۵۰۶	مساجد میں عورتوں کے جانے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۵۲۰	خارجیوں کو مردی کہنے کی وجہ۔	۴۹۵
۵۰۷	مساجد میں عورتوں کے جانے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۵۲۱	جہاد میں شریک ہونے والے غلام اور عورت	۴۹۶
۵۰۸	مساجد میں عورتوں کے جانے کے متعلق فقہاء اخاف کا نظریہ۔	۵۲۲	کرمال غنیمت سے حقہ دینے میں مذاہب فقہاء	۴۹۷
۵۰۹	عورتوں کے گھر سے نکلنے کے متعلق مصنف کی تحقیق۔	۵۲۳	کم عقل والے بالغ شخص کو مال میں تصرف کرنے سے روکنے کے بارے میں مذاہب فقہاء	۴۹۸
۵۱۰	اسلام کے عمومی احکام سے عورت کی سربراہی کے عدم جواز پر استدلال۔	۵۲۴	کم عقل والے بالغ شخص کو مال میں تصرف کرنے سے روکنے کے بارے میں مذاہب فقہاء اخاف کے نظریات۔	۴۹۹
۵۱۱	قرآن مجید سے عورت کی سربراہی کا عدم جواز۔	۵۲۵	باب: ۴۱۹	
۵۱۲	احادیث سے عورت کی سربراہی کا عدم جواز۔	۵۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد۔	۴۹۸
			غزوات اور سربراہی کی تحقیق۔	۵۰۰
			رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات کا تاریخ وار بیان۔	۵۰۱

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۴۳۰	تمام عالم اسلام کے لیے ایک خلیفہ مقرر کرنے کے واجب کے دلائل کا جائزہ۔	۵۴۲	باب: ۴۲۰	
۴۳۴	قرآن مجید کی روشنی میں ملکیت کا حکم۔	۵۴۳	غزوہ ذات الرقاع۔	۵۲۵
۴۳۵	ملوکیت سے متعلق احادیث۔	۵۴۴	غزوہ ذات الرقاع کی وجہ تسمیہ۔	۵۲۶
۴۳۷	سلطان کے متعلق احادیث۔	۵۴۵	نیک اعمال کے اخفاء کا استحباب۔	۵۲۷
۴۴۰	خلیفہ، ملک اور سلطان کا فرق۔	۵۴۶	باب: ۴۲۱	
۴۴۳	جمہوری ملک کے صدر اور خلیفہ کا فرق۔	۵۴۷	جہاد میں کافر سے مدد لینے کی کراہت۔	۵۲۸
۴۴۳	تقرر خلیفہ کے وجہ کا عمل۔	۵۴۸	جہاد میں کفار سے مدد حاصل کرنیکی تحقیق۔	۵۲۹
۴۴۸	امارت اور خلافت کے سلسلہ میں حریت آخر۔	۵۴۹	کتاب الامارۃ	
	باب: ۴۲۲	۴۰۵	خلافت کا لغوی اور شرعی معنی۔	۵۳۰
۴۴۹	خلافت کا قریش کے ساتھ اختصاص۔	۵۵۰	آیت استخلاف کی تحقیق۔	۵۳۱
	خلافت کے قریش کے ساتھ اختصاص پر مزید احادیث۔	۵۵۱	خلافت کی تعریف۔	۵۳۲
۴۵۲	خلافت کے قریش کے ساتھ اختصاص میں فقہاء کے نظریات۔	۵۵۲	خلافت کی شرائط۔	۵۳۳
۴۵۴	بارہ خلفاء اور تیس سال تک خلافت کی احادیث کے قیاس کا جواب۔	۵۵۳	خلافت منع کرنے کے طریقے۔	۵۳۴
۴۵۵	بارہ خلفاء کی تفصیل اور تعیین۔	۵۵۴	خلیفہ کو منتخب کرنے والوں کے لیے شرائط۔	۵۳۵
۴۵۶	بارہ خلفاء سے زیادہ خلفاء کی ترجیحات۔	۵۵۵	موجودہ مغربی جمہوریت اور اسلامی ریاست کا فرق۔	۵۳۶
۴۵۷	غیر قرشی خلفاء کی ترجیح۔	۵۵۶	خلافت کی تاریخ عہد بہ عہد۔	۵۳۷
۴۵۸	قریش کے ساتھ خلافت کے اختصاص کی حکمت اور بحث و نظر۔	۵۵۷	تمام مسلمانوں کے لیے ایک سربراہ ہونے کی بحث۔	۵۳۸
	باب: ۴۲۳	۴۲۳	ہر خطہ زمین میں مسلمانوں کا جماعت کے ساتھ رہنا اور ایک امیر کے ماتحت رہنا لازم ہے۔	۵۳۹
	خلیفہ بنانے اور اس کو ترک کرنے کا بیان۔	۵۵۸	اسلام دین یسیر ہے۔	۵۴۰
۴۵۸		۴۳۰	اسلامی ملکوں کی ایک فیڈریشن کا استحسان اور استحباب۔	۵۴۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۵۵۹	خلیفہ مقرر کرنے کے متعلق مذاہب اور تحقیق مبحث۔	۷۶۰	باب: ۴۲۷	
۵۶۰	شوریٰ مقرر کرنے کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنه کا موقف۔	۷۶۱	۵۷۴ مال غنیمت میں خیانت کرنے پر عذاب کی حد	۷۷۴
۵۶۱	شوریٰ کے عمل کی کیفیت۔	۷۶۲	۵۷۵ مال غنیمت میں خیانت کرنے والے کے ذریعہ	۷۷۵
	باب: ۴۲۸		۵۷۶ ناجائز مال کے ذریعے سے بری ہونے کا طریقہ	۷۷۶
۵۶۲	امارت کو طلب کرنے کی ممانعت۔	۷۶۳	باب: ۴۲۸	
۵۶۳	طلب منصب کی تحقیق۔	۷۶۴	۵۷۷ سرکاری ملازمین کو ہدیہ لینے کی ممانعت۔	۷۷۷
۵۶۴	موجودہ طریق انتخاب کا غیر اسلامی ہونا۔	۷۶۵	باب: ۴۲۹	
۵۶۵	امید دار کے لیے شرائط اہلیت نہ ہونے کے غلط نتائج۔	۷۶۵	۵۷۸ غیر معصیت میں حاکم کی اطاعت کرنے کا درجہ اور معصیت میں تحریم۔	۷۸۰
۵۶۶	مرحمہ کے احکام۔	۷۶۶	۵۷۹ خلیفہ کے خلاف خروج (جگ) کر نیکی تحقیق۔	۷۸۶
۵۶۷	حد قائم کرنے کا اختیار قاضی کو ہے یا سلطان کو؟	۷۶۶	۵۸۰ حضرت حسین اور حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہم کے خروج کا محل	۷۸۸
	باب: ۴۲۵		۵۸۱ حضرت جلیس رضی اللہ عنہ کے خروج کے متعلق مصنف کی تحقیق۔	۷۸۹
۵۶۸	طلب امارت کی کراہت۔	۷۶۷	۵۸۲ فاسق کی خلافت اور قضاء کے متعلق مذاہب ائمہ۔	۷۹۱
۵۶۹	منصب قبول کرنے اور قبول نہ کرنے کا عمل	۷۶۷	۵۸۳ فاسق کی خلافت کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۷۹۲
	باب: ۴۲۶		۵۸۴ فاسق کی خلافت کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۷۹۲
۵۷۰	عادل حاکم کی فضیلت اور ظالم حاکم کی مذمت۔	۷۶۸	۵۸۵ فاسق کی خلافت کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۷۹۳
۵۷۱	اللہ تعالیٰ کے دائیں ہاتھ یا دائیں جانب سے کیا مراد ہے؟	۷۶۹	۵۸۶ فاسق کی خلافت کے متعلق امام ابو حنیفہ کا نظریہ۔	۷۹۳
۵۷۲	محمد بن ابوبکر کے قتل کی تفصیل۔	۷۷۰	باب: ۴۳۰	
۵۷۳	مرتکب کبیرہ پر جنت حرام ہونے کی ترجیحات۔	۷۷۱	۵۸۷ امام مسلمانوں کی ڈھال ہے۔	۷۹۹
		۵۸۸ امام کے ڈھال ہونے کی وضاحت۔	۷۹۹

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
	باب: ۴۳۶		باب: ۴۳۱	
۸۱۳	خلاف شرع ائمہ میں حکام کا رد کرنا واجب ہے اور جب تک وہ ناز پر پڑھتے رہیں ان کے خلاف جنگ کرنا ممنوع ہے۔	۸۰۰	جس شخص کی خلافت پر پہلے بیعت کر لی جائے اس کو پورا کرنا واجب ہے۔	۵۸۹
۸۱۵	حکام کے خلاف شرع کاموں پر عوام کی کیا ذمہ داری ہے؟	۸۰۲	سیاست کی تعریف۔	۵۹۰
۸۱۵	ظالم اور فاسق خلفاء کے خلاف خروج نہ کرنے کی دلیل۔	۸۰۳	دو خلیفوں کی بیعت کرنے کا حکم۔	۵۹۱
		۸۰۳	تشریب کا ثبوت۔	۵۹۲
		۸۰۵	حضرت علی کی خلافت سے حضرت معاویہ کے اختلاف کی بحث۔	۵۹۳
	باب: ۴۳۷		باب: ۴۳۲	
۸۱۶	بچے اور بڑے کاموں کا بیان۔	۸۰۶	حکام کے ظلم پر صبر کرنے کا حکم۔	۵۹۴
	باب: ۴۳۸		باب: ۴۳۳	
۸۱۶	جنگ کے وقت مجاہدین سے بیعت لینے کا استحباب اور بیعت رضوان کا بیان۔	۸۰۷	فتنہ کے وقت مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم۔	۵۹۵
۸۲۱	حدیبیہ میں صحابہ کی تعداد کے متعلق مختلف روایات میں تطبیق۔	۸۱۱	غیر اور شر کے اعتبار سے ادوار اہل بیت کی تقسیم۔	۵۹۶
۸۲۱	حدیبیہ میں بیعت کے متعلق مختلف روایات میں تطبیق۔	۸۱۲	یزید کی بیعت کے سلسلے میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا موقف۔	۵۹۷
۸۲۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعابِ دہن سے کنوئیں کے پانی کا زیادہ ہو جانا۔		باب: ۴۳۴	
۸۲۲	بیعت رضوان والے درخت کے مخفی ہو جانے کی حکمت۔	۸۱۳	مسلمانوں کی جماعت میں تفریق کرنے والے کا حکم۔	۵۹۸
۸۲۲	ان خنظلہ کے بیعت لینے کی ممانعت۔		باب: ۴۳۵	
۸۲۲	باب: ۴۳۹	۸۱۴	دو خلیفوں سے بیعت کا حکم۔	۵۹۹
۸۲۲	ہجرت کے بعد پھر اس جگہ کو وطن بنانے کی ممانعت۔	۸۱۵	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۱۱	ہجرت کے بعد وطن لوٹنے کا حکم۔	۸۲۳	۴۲۱	دوڑ کا مقابلہ (ریس) منع کرانے میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔
	باب: ۴۲۰		۴۲۲	دوڑ کا مقابلہ منع کرانے میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔
	فتح مکہ کے بعد اسلام، جہاد اور خیر پر بیعت کرنا		۴۲۳	دوڑ کا مقابلہ منع کرانے میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔
۴۱۲	اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہ ہونے کی تاویل۔	۸۲۴	۴۲۴	دوڑ کا مقابلہ منع کرانے میں فقہاء احناف کا نظریہ۔
۴۱۳	غیر اسلامی ملکوں میں رہنے کا حکم اور ہجرت کی تحقیق۔		۴۲۵	ہونے کی تعریف۔
	باب: ۴۲۱		۴۲۶	جسے کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔
	عورتوں کو بیعت کرنے کا طریقہ۔		۴۲۷	ہونے کے متعلق احادیث۔
	باب: ۴۲۲		۴۲۸	ہونے کے حکم میں فقہاء احناف کی رائے۔
	حسب استطاعت احکام سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت۔		۴۲۹	ہونے کے حکم میں فقہاء شافعیہ کی رائے۔
	باب: ۴۲۳		۴۳۰	ہونے کے حکم میں فقہاء مالکیہ کی رائے۔
	سن بلوغ کا بیان۔		۴۳۱	ہونے کے حکم میں فقہاء حنبلیہ کی رائے۔
	بلوغت کے معیار میں مذاہب فقہاء		۴۳۲	معمد، لاشری اور سٹہ کا شرعی حکم۔
	باب: ۴۲۴		۴۳۳	بیمہ کیا چیز ہے؟
	کفار کے ہاتھ لگنے کا ذمہ ہو تو قرآن مجید کو لڑیں		۴۳۴	بیمہ کی تاریخ اور انعقاد۔
	کفار میں سے جانے کی ممانعت۔		۴۳۵	مجاز میں بیمہ کے عقلی اور شرعی دلائل۔
	ارض کفار میں قرآن کے ساتھ سفر کرنے اور کفار کو خطوط میں آیات قرآن لکھنے کے متعلق مذاہب فقہاء۔		۴۳۶	مجاز میں بیمہ کی طرف سے بیمہ میں غصہ قرار اور سود کی دقت
	باب: ۴۲۵		۴۳۷	انشورنس اور سود۔
	گھڑ دوڑ میں مقابلہ اور اس کی تیاری کا بیان۔		۴۳۸	انشورنس کے سلسلے میں دوسری خواہیوں کا احتمال۔
			۴۳۹	بیمہ کے متعلق علامہ ابن عابدین شامی حنفی کی رائے۔
			۴۴۰	بیمہ زندگی کے متعلق علمائے معر کا نظریہ۔
			۴۴۱	آتش زدگی اور دیگر ناگہانی آفات سے تحفظ کی خاطر بیمہ کرانے کے متعلق علمائے معر کا نظریہ۔
			۴۴۲	بیمہ کے متعلق اعلیٰ حضرت کا نظریہ۔
			۴۴۳	بیمہ کے متعلق سید مودودی کا نظریہ۔
			۴۴۴	بیمہ کے متعلق علمائے شیعہ کا نظریہ۔
			۴۴۵	بیمہ کے متعلق مصنف کی تحقیق اور بحث و نظر۔
			۴۴۶	بیمہ کے موجودہ نظام کے شرعی مفاسد۔

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۸۸۳	کی تمنا کیوں جائز ہے؟	۸۶۶	کیا بیخود قمار کو مستحکم ہے؟	۶۴۷
	باب: ۶۴۹		بیمہ کے موجودہ نظام کے لیے قابل عمل اسلامی	۶۴۸
۸۸۴	اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی فضیلت۔	۸۶۷	تراجم۔	
	اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے کو شہید کہنے	۸۶۸	مسلمانوں کی فلاح کے لیے حکومت کسی امر مباح کو	۶۴۹
۸۸۶	کی وجوہات۔		واجب کر سکتی ہے۔	
	باب: ۶۵۰		باہمی تعاون اور دوسروں کا روبرو اٹھانے کی ہدایت	۶۵۰
۸۸۶	صبح یا شام کو راہِ خدا میں نکلنے کی فضیلت۔	۸۶۹	سے بیمہ پر استدلال۔	
	باب: ۶۵۱	۸۷۱	قتلِ خطا کی دیت سے بیمہ کے جواز پر استدلال۔	۶۵۱
	باب: ۶۵۱	۸۷۱	دیت کی مقدار۔	۶۵۲
	باب: ۶۵۲	۸۷۲	عائد کا مصداق۔	۶۵۳
	باب: ۶۵۲	۸۷۳	عائد پر دیت مقرر کرنے کی حکمت۔	۶۵۴
	باب: ۶۵۳	۸۷۴	بیمہ کے مسئلہ میں حرفِ آخر۔	۶۵۵
	باب: ۶۵۳	۸۷۵	باب: ۶۴۶	
	باب: ۶۵۳		قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں برکت کا	۶۵۶
	باب: ۶۵۳		مركز ہونا۔	
	باب: ۶۵۳		باب: ۶۴۷	
	باب: ۶۵۳		گھوڑے کی بری قسمیں کون سی ہیں؟	۶۵۷
	باب: ۶۵۳		باب: ۶۴۸	
	باب: ۶۵۳		اللہ کی راہ میں نکلنے اور جہاد کی فضیلت۔	۶۵۸
	باب: ۶۵۳		اللہ تعالیٰ پر جنت عطا کرنے کے وجہ کا محل۔	۶۵۹
	باب: ۶۵۳		جنت کی بشارت میں شہداء کا نام مسلمانوں کے	۶۶۰
	باب: ۶۵۳		اقتیاز۔	
	باب: ۶۵۳		نیکی یا بدی پر مرنے والوں کا حشر	۶۶۱
	باب: ۶۵۳		موت کی تمنا کی ممانعت کے باوجود شہادت	۶۶۲

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۹۰۸	باب: ۴۵۹ مجاہدین کی محدثوں کی عزت اور ان میں خیات کا گناہ۔	۸۹۷	۴۷۳ حیات شہدوں کی کیفیت میں فقہاء اسلام کے نظریات	
		۸۹۸	۴۷۴ شہید اپنے دنیاوی جسم کے ساتھ زندہ ہوتا ہے یا جسم مثالی کے ساتھ یا سبز پردوں کے جسم کے ساتھ؟	
۹۰۸	باب: ۴۶۰ مذہب سے فرضیت جہاد کا ساقط ہونا۔	۸۹۹	۴۷۵ شہداد کی حیات جسمانی میں مصنف کا موقف اور بحث و نظر۔	
۹۰۹	باب: ۴۶۱ شہید کے لیے جنت کا ثبوت۔	۹۰۱	باب: ۴۵۴ سرحدوں پر پیرو دینے اور جہاد کی فضیلت۔	۴۷۶
		۹۰۲	۴۷۷ شہر میں رہ کر اجتماعی اور تمدنی زندگی گزارنا افضل ہے یا پہاڑ کے دامنوں، گھاٹیوں اور وادیوں میں خلوت گزینی افضل ہے؟	
۹۱۳	باب: ۴۶۲ جو شخص دین کی سر بلندی کے لیے جہاد کرے اس کا جہاد فی سبیل اللہ ہے۔	۹۰۳	باب: ۴۵۵ خانگی اور مقتول کے جنت میں داخل ہونے کا بیان۔	۴۷۸
۹۱۵	باب: ۴۶۳ دکھا دے اور نام دینے کی خاطر جہاد کرنے والا جہنمی ہے۔	۹۰۴	باب: ۴۵۶ کافر کو قتل کرنے کے بعد نیک عمل پر قائم رہنا۔	۴۷۹
۹۱۶	قیامت کے دن کی لوگوں کا سب سے پہلے فیصلہ ہوگا۔	۹۰۵	باب: ۴۵۷ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مدد کرنے کی فضیلت۔	۴۸۰
۹۱۷	کیا قیامت کے دن بھی جھوٹ بولنا ممکن ہے؟		باب: ۴۵۸ غازی اور مجاہد کی سولاری وغیرہ کے ساتھ مدد کرنے کی فضیلت۔	۴۸۱
۹۱۷	کیا نیکی کرنے والا اپنی نیکی بد خوشی یا تعزیر کی خواہش کر سکتا ہے؟			
۹۱۹	باب: ۴۶۴ جس غازی کو غنیمت ملی اور جس کو غنیمت نہیں ملی، دونوں کے فرق کا بیان۔	۹۰۵	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۹۲۸	نہ کر سکے، اس کے ثواب کا بیان۔	۹۲۰	باب: ۶۶۵	۴۹۱
۹۲۸	عبادات کے چھوٹ جانے پر حزن و ملال کا مرتبہ اور مقام۔	۹۲۱	اعمال کا مدار نیت پر ہے، ان اعمال میں جہاد بھی شامل ہے۔	۴۹۲
۹۲۹	باب: ۶۶۹	۹۲۱	حدیث: انما الاعمال بالنیات کی اہمیت اور عظمت۔	۴۹۳
۹۳۱	سمندر پار کر کے جہاد کرنے کی فضیلت۔	۹۲۱	آپانیت کرنا عمل کی صحت کے لیے ضروری ہے یا عمل کی فضیلت کے لیے؟	۴۹۴
۹۳۱	حضرت ام حرام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ تھا؟	۹۲۳	اگر نیت کے بغیر عبادات بجا لائے تو ان عبادات پر ثواب ہو گا یا نہیں؟	۴۹۵
۹۳۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غیب کی خبریں دینا۔	۹۲۴	اگر ایک عمل میں متعدد اعمال کی نیت کر لی جائیں تو اس ایک عمل سے ان تمام اعمال کا ثواب مل جائے۔	
۹۳۱	سمندر کی سفر کے حکم میں ذرا پیہ فقہار۔			
۹۳۲	اللہ کے راستے میں ہر نایا قتل کیا جانا دونوں شہادت ہیں۔			
۹۳۲	باب: ۶۷۰			
۹۳۲	خدا کے راستے میں پہرہ دینے کی فضیلت۔			
۹۳۳	باب: ۶۷۱			
۹۳۳	شہیدوں کا بیان	۹۲۵	باب: ۶۶۶	۴۹۶
۹۳۵	علامہ سیوطی کے تتبع سے حکمی شہاد کی تعداد کا بیان۔	۹۲۵	شہادت فی سبیل اللہ طلب کرنے کا استحباب۔	۴۹۷
۹۳۵	بعض مالکی علماء اور علامہ شامی کے تتبع سے حکمی شہاد کی تعداد کا بیان۔	۹۲۶	اس سوال کا جواب کہ شہادت کی دعا تو کافر کے ہاتھوں مسلمان کے مرنے کی دعا ہے۔	
۹۳۵	شہاد کی تعداد کا بیان۔	۹۲۶	باب: ۶۶۷	
۹۳۶	مصنف کے تتبع سے حکمی شہاد کی تعداد کا احاد و آثار کے حوالوں سے بیان۔	۹۲۷	اس شخص کی مذمت کا بیان جو جہاد یا اس کی تنا کیے بغیر مر گیا۔	۴۹۸
۹۳۶	ہر مومن کامل شہید ہے۔	۹۲۷	جہاد یا اس کی تنا کیے بغیر مرنے والے کا حکم۔	۴۹۹
۹۳۷	شہید کی وجہ تسمیہ	۹۲۷	نیت کے باوجود فعل کیے بغیر مرنے والے کا حکم۔	۵۰۰
۹۳۷	حقیقی اور حکمی شہید کے غسل، نماز جنازہ اور دیگر	۹۲۷	باب: ۶۶۸	
۹۳۷		۹۲۷	جو شخص بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے جہاد	۵۰۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۱۶	احکام میں فقہاء شافعیہ کا مسلک - حقیقی اور حکمی شہید کے غسل، نماز جنازہ اور دیگر	۹۴۷	کسی کی مخالفت سے نقصان نہیں ہوگا - قیامت تک حق پر قائم رہنے والا کونسا گروہ	۹۵۶
۴۱۷	احکام میں فقہاء مالکیہ کا مسلک - حقیقی اور حکمی شہید کے غسل، نماز جنازہ اور دیگر	۹۴۸	علمِ نعت کی فضیلت -	۹۵۹
۴۱۸	احکام میں فقہاء حنبلیہ کا مسلک - حقیقی اور حکمی شہید کے غسل، نماز جنازہ اور دیگر	۹۴۹	باب: ۶۷۴	
۴۱۹	احکام میں فقہاء اخوان کا مسلک اور ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات -	۹۵۰	سفر میں جانوروں کی رعایت کرنا اور اخیر شب کو راستے میں اترنے کی ممانعت -	۹۵۹
۴۲۰	معصیت کے دوران اسبابِ شہادت سے مرنے اور معصیت کے سبب سے مرنے کا فرق اور مصنف کی بحث و نظر -	۹۵۱	باب: ۶۷۵	
۴۲۱	باب: ۶۷۲	۹۵۲	سفر منڈاب کا ٹکڑا ہے اور فراغت کے بعد جلد گھر لوٹے -	۹۶۰
۴۲۲	تیر اندازی کی فضیلت	۹۵۳	باب: ۶۷۶	
۴۲۳	باب: ۶۷۳	۹۵۴	رات کے وقت گھر واپس رہنے کی کراہت -	۹۶۱
۴۲۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا"	۹۵۵	سفر سے رات کو گھر واپس آنے کی ممانعت کا محل -	۹۶۲
		۹۵۶	اختتامی کلمات -	۹۶۳
		۹۵۷	ماخذ و مراجع -	۹۶۵



فہرست مضامین شرح صحیح مسلم جلد سادس

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۵۵	کے حکم میں فقہار شافعیہ کا نظریہ۔	۳۸	۱	معروضات	
۵۶	جس شکار یا ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اس کے حکم میں فقہار مالکیہ کا نظریہ۔	۴۰	۲	آراء و تاثرات	
۵۷	جس شکار یا ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اس کے حکم میں فقہار حنبلیہ کا نظریہ۔	۱۵		کتاب الصيد والذبائح	
۵۸	جس شکار یا ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اس کے حکم میں فقہار احناف کا نظریہ اور ائمہ ثلاثہ کے دلائل کے جوابات۔	۱۶	۳	لا ینقض شکار حلال جانوروں اور ذبیحوں کا بیان۔	
۵۹	جس کتے کو شکار پر چھوڑا اگر اس کے ساتھ دوسرا کتا شریک ہو جائے تو آیا شکار حلال ہے یا نہیں؟	۱۷	۴	حلال جانوروں کو کھانے کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	
۶۰	”معارض“ سے کیے ہوئے شکار کے حکم میں مذاہب فقہار	۱۸	۵	اس اعتراض کا جواب کہ ذبیح کرنا عطاء مذہبوم ہے کیونکہ اس سے جانور کو اذیت پہنچتی ہے۔	
۶۱	فلیل اور کمان کی گولی اور دیگر آلات سے شکار کرنے کا حکم۔	۱۹	۶	ذبیح کا لغوی اور شرعی معنی اور ذبیح کی اقسام۔	
۶۲	بندوق سے مارے ہوئے شکار کی تحقیق	۲۰	۷	شکار کی شرائط کا بیان۔	
۶۳	بندوق سے مارے ہوئے شکار کو حرام کہنے والے علماء کے دلائل۔	۲۱		باب ۶۷۷	
۶۴	بندوق سے مارے ہوئے شکار کو حلال کہنے والے علماء کے دلائل۔	۲۲	۸	سدھانے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا حکم۔	
۶۵	فقہائے مالکیہ کے دلائل۔	۲۳	۹	شکار کی اقسام اور ان کے شرعی احکام	
			۱۰	شکاری کتے کے از خود شکار کرنے کا حکم۔	
			۱۱	شکار کرنے والے جانوروں کا بیان۔	
			۱۲	شکاری کتے کے معکم (سدھانے ہوئے) ہونے کا معیار اور شرائط۔	
			۱۳	جس شکار یا ذبیحہ پر بسم اللہ نہ پڑھی گئی ہو اس	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۸۴	بھنگے کے متعلق اعلیٰ حضرت کی رائے۔	۳۸	۴۸	۲۴	فقہائے احناف کے دلائل۔
۸۵	بھنگے کا بحث میں حرفِ آخر۔	۳۹	۴۹	۲۵	علمائے ظاہریہ (غیر متطہین) کے دلائل۔
	باب: ۴۶۹		۵۰	۲۶	علامہ رشید رضا مہری کے دلائل
۸۵	سمندر میں مرے ہوئے جانور کی اباحت۔	۴۰	۵۰	۲۷	سید ابوالاعلیٰ مودودی کے دلائل
۸۸	باب مذکور کی حدیث کے فوائد اور مسائل۔	۴۱	۵۲	۲۸	علمائے شیعہ کے دلائل
	سمندری جانوروں کے متعلق فقہائے شافعیہ کا نظریہ۔	۴۲	۵۲	۲۹	بندوق سے مارے ہوئے شکار کے متعلق مصنف کی تحقیق اور بحث و نظر۔
۸۹	سمندر میں طبعی موت مگر سطحِ آب پر آنے والی مچھلی کے متعلق فقہائے شافعیہ کا نظریہ۔	۴۳	۵۸	۳۰	اہل کتاب کے برتنوں کو استعمال کرنے کا حکم۔
۹۰	سمندری جانوروں کے متعلق فقہائے مالکیہ کا نظریہ۔	۴۴			باب: ۴۶۸
۹۰	سمندری جانوروں کے متعلق فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔	۴۵		۳۱	پکلیوں والے درندوں اور بچوں سے شکار کرنے والے پرندوں کو کھانے کی ممانعت۔
۹۱	سمندری جانوروں کے متعلق فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔	۴۶	۸۱	۳۲	پکلیوں سے بھاڑنے والے درندوں اور بچوں سے مارنے والے پرندوں کے حکم میں فقہار شافعیہ کا نظریہ۔
۹۲	پانی میں کبھی موت سے مرے سطحِ آب پر آنے والی مچھلی کی تحریم کی حدیث پر فنی اعتراضات کے جوابات۔	۴۷	۸۱	۳۳	پکلیوں سے بھاڑنے والے درندوں اور ناخنوں سے مارنے والے پرندوں کے حکم میں فقہار مالکیہ کا نظریہ۔
۹۳	اندھ شکاری کے استدلال پر علامہ سرخسی کا تاقب اور بحث و نظر۔	۴۸	۸۲	۳۴	پکلیوں سے بھاڑنے والے درندوں اور ناخنوں سے مارنے والے پرندوں کے حکم میں فقہار احناف کا نظریہ۔
۹۴	ساحل سمندر پر صحابہ کرام جس جانور کو اشارہ دیں تک کھاتے رہے، آیا وہ مچھلی تھی یا کوئی اور جانور؟	۴۹	۸۲	۳۵	حشرات الارض اور بکرو وغیرہ کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ۔
۹۵	باب: ۴۸۰		۸۳	۳۶	گھوڑے کے گوشت کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ۔
	پالتو گدھوں کے کھانے کی ممانعت۔	۵۰	۸۳	۳۷	پانی کے جانوروں کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ۔

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۱۵	مڈی کھانے اور اس کو ذبح کرنے کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ۔	۱۰۰	پالتو گدھے کی تحریم میں مذاہب فقہاء	۵۱
	باب: ۴۸۴	۱۰۰	نہایت سے آلودہ برتنوں کے دھونے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۵۲
۱۱۵	خروگوش کھانے کا جواز		باب: ۴۸۱	
۱۱۶	خروگوش کھانے کے متعلق مذاہب فقہاء	۱۰۱	گھوڑوں کا گوشت کھانا	۵۳
	باب: ۴۸۵		گھوڑے کا گوشت کھانے کے متعلق فقہائے اسلام کے نظریات۔	۵۴
۱۱۶	شکار اور دودھ میں مدد حاصل کرنے کا جواز اور کنکر پھینکنے کی کراہت۔	۱۰۲	گھوڑے کا گوشت کھانے کے متعلق فقہائے احناف کے نظریات۔	۵۵
۱۱۶	کھار مارنے سے ممانعت کی حکمت	۱۰۳		
	اہل بدعت اور اہل فتنے سے قطع تعلق کرنے کا وجہ اور حضرت کعب بن مالک سے متعلق کی وضاحت۔	۱۰۵	باب: ۴۸۲	
	باب: ۴۸۶	۱۱۱	گورہ کے گوشت کی اباحت	۵۶
۱۱۹	چھری تیز کرنے اور احسن طریقہ سے ذبح اور قتل کرنے کا حکم۔	۱۱۱	گورہ کیا چیز ہے؟	۵۷
۱۲۰	ذکاة کی اقسام	۱۱۱	گورہ کھانے کے متعلق فقہائے شافعیہ کا نظریہ	۵۸
۱۲۰	ذکاة اختیاریہ کی تعریف۔	۱۱۱	گورہ کھانے کے متعلق فقہائے مالکیہ کا نظریہ۔	۵۹
۱۲۰	ذکاة اضطراریہ کی تعریف۔	۱۱۲	گورہ کھانے کے متعلق فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔	۶۰
۱۲۰	ذکاة کا شرائط۔	۱۱۲	گورہ کھانے کے متعلق فقہائے احناف کا نظریہ۔	۶۱
۱۲۱	بکتنی رگوں کے کاٹنے پر ذکاة کا عار ہے		باب: ۴۸۳	
۱۲۱	ذبح ذوق العقودہ کی تحقیق۔	۱۱۳	مڈی کھانے کا جواز۔	۶۲
	ذبح کرنے والے آلے کی اقسام اور ان کے احکام۔	۱۱۳	مڈی کھانے اور اس کو ذبح کرنے کے متعلق فقہائے مالکیہ کا نظریہ۔	۶۳
۱۲۲	برقی اور مشینی آلات سے ذبح کرنے کا حکم	۱۱۴	مڈی کھانے اور اس کو ذبح کرنے کے متعلق فقہائے شافعیہ کا نظریہ۔	۶۴
۱۲۲		۱۱۴	مڈی کھانے اور اس کو ذبح کرنے کے متعلق فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔	۶۵

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۱۳۸	قربانی کے جانوروں کی قسموں اور عمروں کا بیان	۹۵	درآمد شدہ ڈبوں میں بند گوشت کا حکم۔	۸۱
۱۳۸	ضآن کا لفظ ذبیہ اور مینڈھے دونوں کو عام ہے یا ذبیہ کے ساتھ خاص ہے۔	۹۶	باب: ۶۸۷	
۱۳۹	ضآن کو ذبیہ کے ساتھ خاص کرنے کے متعلق بعض متاخرین فقہائے احناف کی تصریحات۔	۹۷	جانوروں کو باندھ کر مارنے کی مانعت۔	۸۲
۱۳۹	کتاب لغت کے حوالوں سے ضآن کے معنی کا بیان۔	۹۸	کتاب الاضاحی	
۱۴۰	قرآن مجید میں ضآن کے لفظ کو کس معنی میں استعمال کیا ہے؟	۹۹	قربانی کے حکم میں فقہائے شافعیہ کا نظریہ۔	۸۳
۱۴۱	مذہب اربعہ کے مفسرین کی ضآن کے معنی کی تحقیق۔	۱۰۰	قربانی کے حکم میں فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔	۸۴
۱۴۲	مذہب اربعہ کے فقہاء کے نزدیک ضآن کے معنی کی تحقیق۔	۱۰۱	قربانی کے حکم میں فقہائے مالکیہ کا نظریہ۔	۸۵
۱۴۲	بعض متاخرین فقہاء احناف سے ضآن کے معنی کی وضاحت۔	۱۰۲	قربانی کے حکم میں فقہائے احناف کا نظریہ۔	۸۶
۱۴۳	ضآن کے معنی کی بحث میں حرج آخر۔	۱۰۳	قربانی کرنے کے اقل وقت میں مذہب فقہاء قربانی کرنے کے آخر وقت میں فقہائے شافعیہ کا نظریہ۔	۸۸
	باب: ۶۹۰		قربانی کرنے کے آخر وقت میں فقہائے حنبلیہ کا نظریہ۔	۸۹
	بسم اللہ اور تکبیر پڑھ کر اپنے ہاتھ سے قربانی کا استحباب۔	۱۰۴	قربانی کرنے کے آخر وقت میں فقہائے مالکیہ کا نظریہ۔	۹۰
۱۴۴	قربانی کرنے پر اجر و ثواب کے متعلق احادیث۔	۱۰۵	قربانی کرنے کے آخر وقت میں فقہائے احناف کا نظریہ۔	۹۱
۱۴۴	قربانی کے جانور کے عیوب اور نقائص سے بری ہونے کے بارے میں احادیث۔	۱۰۶	باب: ۶۸۸	
۱۴۸	قربانی کے جانور کی صفات کے متعلق احادیث۔	۱۰۷	قربانی کے وقت کا بیان۔	۹۲
۱۵۰	قربانی کے مسائل کے بارے میں احادیث۔	۱۰۸	قربانی کا وجوب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصوصی اختیارات	۹۳
۱۵۱	فقہائے احناف کے نزدیک قربانی کے جانور کا معیار۔	۱۰۹	باب: ۶۸۹	
			قربانی کے جانوروں کی عمریں۔	۹۴

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۴۱	فرع اور عتیرہ کے متعلق احادیث کی وضاحت۔	۱۲۵	فقہائے احناف کے نزدیک افضل قربانی کا	۱۱۰
۱۴۱	فرع اور عتیرہ کے متعلق مذاہب فقہاء۔	۱۲۶	بیان اور قربانی کے گوشت کے احکام۔	۱۱۱
	باب: ۶۹۴	۱۵۲	قربانی کے دیگر مسائل۔	۱۱۱
	قربانی کرنے والے کیلئے قربانی کرنے سے پہلے	۱۵۳	قربانی کی کھال کو دینی مدارس اور مساجد میں دینے کی	۱۱۲
	بال اور ناخن کٹوانے کی ممانعت۔	۱۵۴	تحقیق اور بحث و نظر۔	۱۱۳
۱۴۲	عشرہ ذوالحجہ میں قربانی سے پہلے قربانی کرنا	۱۵۵	مسجد میں قربانی کی کھال نہ لگنے کے دلائل اور ان کا جائزہ	۱۱۳
۱۴۳	کے بال اور ناخن کاٹنے میں مذاہب فقہاء۔	۱۵۸	شخصیت منویہ کی تفصیل اور تحقیق	۱۱۴
	باب: ۶۹۵		باب: ۶۹۱	
	غیر اللہ کی تسلیم کے لیے ذبح کرنے کی حمت	۱۲۹	دانت، ناخن اور ہڈی کے سوا ہر خون بہانے	۱۱۵
۱۴۵	اور ذبح کرنے والے پر لعنت کا بیان۔	۱۴۰	والی چیز سے ذبح کرنے کا جواز۔	۱۱۶
	غیر اللہ کی خاطر یا غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح	۱۴۱	آلات ذبح کے بارے میں مذاہب فقہاء۔	۱۱۶
۱۴۶	کرنے کا حکم۔	۱۴۲	ذبح کی رگوں کے بارے میں مذاہب فقہاء۔	۱۱۷
۱۴۷	امرار کی خاطر جانور ذبح کرنے کا حکم۔	۱۴۳	ذبح اور بخر کا ایک دوسرے کے قاتل مقام	۱۱۸
۱۴۸	ایصال ثواب کے لیے جانوروں کو ذبح کرنے		ہونا۔	
۱۴۹	کا حکم۔		ذکاء اضطرابی کی تفصیل اور مذاہب فقہاء	۱۱۹
	کتاب الاشریہ		باب: ۶۹۲	
	(نشہ آور مشروبات کا بیان)		ابتداء اسلام میں تین دن کے بعد قربانی کا گوشت	۱۲۰
	غمر کا نفی منی۔	۱۳۳	کھانے کی ممانعت اور پھر اس کے منسوخ ہونے	
۱۴۹	غمر کی حرمت پر قرآن مجید سے دلائل۔	۱۳۴	کا بیان۔	
۱۸۱	غمر کی حرمت پر احادیث اور آثار سے دلائل۔	۱۳۵	تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے میں	۱۲۱
۱۸۲	گذشتہ آیتوں میں شراب کے مائل ہونے	۱۳۶	مذاہب فقہاء۔	
۱۸۳	اور اس امت میں شراب کے حرام ہونے کی وجہ۔	۱۴۸		
	باب: ۶۹۳			
	فرع اور عتیرہ کا حکم۔	۱۴۹		
	فرع اور عتیرہ کا منی	۱۴۹		
	فرع اور عتیرہ کے متعلق دیگر احادیث۔	۱۵۰		

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۳۵	مقدار کے حلال ہونے پر فقہاء احناف کے دلائل۔	۱۸۳	۱۳۵	تحریم غمر کی تاریخ اور اس کے تدبیر بجا نانی ہونے کا بیان۔	۱۸۳
۱۳۶	بہیز کی قرین اور اس کا حکم۔	۱۸۴	۱۳۶	غمر اور دیگر نشہ آور مشروبات کے متعلق مذاہب فقہاء	۱۸۴
۱۳۷	مشت اور بہیز شدید کے حلال ہونے پر فقہائے احناف کے دلائل۔	۱۸۴	۱۳۷	ہر نشہ آور مشروب کے غمر ہونے اور مطلقاً حرام ہونے پر مجبور فقہاء کے دلائل اور ان کے جوابات۔	۱۸۴
۱۳۸	جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار کے حلال ہونے پر امام ابو یوسف اور علامہ مرغشی کے دلائل۔	۱۸۵	۱۳۸	غمر اور دیگر نشہ آور مشروبات کے متعلق امام ابو حنیفہ کا نظریہ۔	۱۸۵
۱۳۹	حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے نشہ آور مشروبات کی قلیل مقدار پینے کا جواز۔	۱۸۶	۱۳۹	غمر کے احکام کے متعلق دس ابحاث۔	۱۸۶
۱۴۰	تیز بہیز پینے کی ممانعت کے منسوخ ہونے کا بیان۔	۱۸۶	۱۴۰	بحث اول ۱: غمر کی حقیقت کا بیان۔	۱۸۶
۱۴۱	کیا رہ صواب اور فقہاء تابعین سے نشہ آور مشروبات کی قلیل مقدار کے جواز کا بیان۔	۱۸۶	۱۴۱	بحث ثانی ۲: لفظ غمر کی قرین کا بیان۔	۱۸۶
۱۴۲	حدیث ما اسکو کثیرہ فقلیلہ حوالہ جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے کی تحقیق۔	۱۸۷	۱۴۲	بحث ثالث ۳: غمر کے بہیز حرام ہونے کا بیان۔	۱۸۷
۱۴۳	کچھ بہیز کے حلال ہونے پر دلائل۔	۱۸۷	۱۴۳	بحث رابع ۴: غمر کی نجاست۔	۱۸۷
۱۴۴	بہیز کا لغوی معنی اور اس کی تاثیرات کا بیان۔	۱۸۸	۱۴۴	بحث خامس ۵:	۱۸۸
۱۴۵	بہیز کے شرعی حکم میں مذاہب فقہاء۔	۱۸۸	۱۴۵	بحث ششم ۶: مسلمان کے حق میں غمر کا مال منقول نہ ہونا۔	۱۸۸
۱۴۶	حشیش کی تحقیق۔	۱۸۸	۱۴۶	بحث سابع ۷: غمر سے نفع حاصل کرنے کی حرمت کا بیان۔	۱۸۸
۱۴۷	افیون کی قرین اور تحقیق۔	۱۸۹	۱۴۷	بحث ثامن ۸: غمر کی حد کا بیان۔	۱۸۹
۱۴۸	افیون کا شرعی حکم۔	۱۸۹	۱۴۸	بحث ناسخ ۹: غمر کو پکانے کا بیان۔	۱۸۹
۱۴۹	سکون آور دواؤں کا شرعی حکم۔	۱۹۰	۱۴۹	بحث حاضر ۱۰: غمر کو سرگہ بنانے کا بیان۔	۱۹۰
۱۵۰	تبا کو زشی کی تاریخ۔	۱۹۰	۱۵۰	غیر غمر نشہ آور مشروبات کی قلیل مقدار کے جواز پر قرآن مجید سے استدلال۔	۱۹۰
۱۵۱	تبا کو زشی کے نقصانات۔	۱۹۱	۱۵۱	غیر غمر نشہ آور مشروبات کی قلیل مقدار کی حلیت کے متعلق احادیث۔	۱۹۱
۱۵۲	تبا کو زشی کے نقصانات کے متعلق جدید تحقیق۔	۱۹۲	۱۵۲	جس مشروب کی تیزی سے نشہ کا جذبہ ہو اس میں پانی ملائے کے بعد اس کو پینے کا جواز۔	۱۹۲
۱۵۳	تبا کو زشی کے نقصانات کے متعلق جدید تحقیق۔	۱۹۲	۱۵۳	جس مشروب کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل	۱۹۲

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۲۳۲	غمر سے علاج کرنے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۱۹۲	۲۱۴	خواتین میں تبا کو نوشی کے مضر اثرات۔
۲۳۲	غمر سے علاج کرنے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۱۹۲	۲۱۵	تبا کو نوشی کے متعلق فقہاء احناف کا مذہب۔
۲۳۵	غمر سے علاج کرنے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۱۹۴	۲۱۶	تبا کو نوشی کے متعلق فقہاء مالکیہ کا مذہب۔
۲۳۵	غمر سے علاج کرنے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔	۱۹۵	۲۱۷	تبا کو نوشی کے متعلق فقہاء شافعیہ کا مذہب۔
۲۳۶	اس حدیث کی تحقیق کہ حرام چیز میں شفا نہیں ہے۔	۱۹۶	۲۱۸	تبا کو نوشی کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا مذہب۔
	باب ۶۹۹		۲۱۹	تبا کو نوشی کے متعلق علامہ شامی اور مصری علیہما السلام
	کھجور اور انگور سے بنی ہوئی شراب کا غمر ہونا۔	۱۹۷	۲۲۰	تبا کو نوشی کے سلسلہ میں مصنف کا موقف۔
۲۳۷	کھجور اور انگور سے بنی ہوئی شراب کا غمر ہونا۔	۱۹۸	۲۲۱	انکھل اور اسپرٹ کی تحقیق۔
	حدیث کی تشریح میں ائمہ اربعہ کے نظریات			انکھل کی قیل مقدار کے جواز کا مل اور ایو پیٹک
	باب ۷۰۰			دواؤں اور پریوم وغیرہ کے جواز کا بیان
	چھوڑوں اور کشمش کو ملا کر نمیز بنانے کا حکم۔			باب ۷۰۱
۲۳۹	دو چیزوں کو ملا کر نمیز بنانے کے متعلق	۱۹۹	۲۲۲	شراب کی حرمت اور اس بات کا بیان کہ شراب
۲۴۰	جہد فقہاء کا نظریہ۔	۲۰۰	۲۲۳	انگور کے شیرہ سے بنتی ہے۔
۲۴۱	دو چیزوں کو ملا کر نمیز بنانے کے متعلق	۲۰۱	۲۲۴	اہل کتاب کے اشتراک سے کسب معاش کا جواز
۲۴۲	فقہاء احناف کا نظریہ۔	۲۰۲	۲۲۵	کیا حضرت حمزہ کافشہ میں حضرت علی کی اوشنیوں
	باب ۷۰۱			کو کاشنا فاتح مواخذہ تھا۔
	روغن قیر اور کھوکھلے کدو کے برتنوں میں نمیز بنانے			نشدہ میں دی ہوئی طلاق کے حکم میں مذہب فقہاء
۲۴۳	ان برتنوں میں نمیز بنانے کی ممانعت کی حکمت	۲۰۳	۲۲۶	ہر نشہ آلود چیز کے غمر ہونے پر ائمہ کا موقف
۲۴۴	اور اس حکم کے منسوخ ہونے کی وجوہات۔	۲۰۴	۲۲۷	اور اس کے جوابات۔
				باب ۷۰۲
				غمر کو سرکہ بنانے کی ممانعت۔
				غمر کو سرکہ بنانے کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات
				غمر کو سرکہ بنانے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ اور
				ان کی دلیل۔
				غمر کو سرکہ بنانے کی ممانعت کا عمل۔
				باب ۷۰۳
				غمر سے علاج کرنے کی حرمت

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار
۲۴۹	کھانے پینے کے آداب اور احکام	۲۱۴	باب: ۴۰۲	
۲۴۹	کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی تفصیل۔	۲۱۵	ہر نشہ اور مشروب کے غم ہونے اور ہر غم کے حرام ہونے کا بیان۔	۲۰۴
۲۴۳	دائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کی تفصیل۔	۲۱۶	باب: ۴۰۳	
۲۴۴	منشک سے منہ لگا کر پانی پینے کی ممانعت کی تفصیل۔	۲۱۷	جو نبیذ تیز اور نشہ آور نہ ہو اس کی اباحت کا بیان۔	۲۰۵
۲۴۴	کھانے پینے کے شرعی احکام اور آداب۔	۲۱۸	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام نکاح میں کے بعد رجوع کر لینا۔	۲۰۶
۲۴۳	چل چکر اور کھڑے ہو کر کھانے پینے کے متعلق احادیث اور آثار۔	۲۱۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے تبرک کا ثبوت۔	۲۰۷
۲۴۷	چل چکر اور کھڑے ہو کر کھانے پینے کے متعلق فقہاء کے نظریات۔	۲۲۰	کچے نبیذ کو پینے کے دلائل۔	۲۰۸
۲۴۷	چل چکر اور کھڑے ہو کر کھانے پینے کے متعلق مصنف کا موقف۔	۲۲۱	باب: ۴۰۴	
۲۴۹	باب: ۴۰۵	۲۲۲	دودھ پینے کا جواز	۲۰۹
۲۴۹	کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت۔	۲۲۳	بلا اجازت مشرکوں کی بکری کا دودھ پینے کی تحقیق۔	۲۱۰
۲۴۱	بھول کر کھڑے ہو کر پینے والے کے لیے تے کرنے کے حکم کی وضاحت۔	۲۲۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اور خلقِ عظیم	۲۱۱
۲۴۱	کھڑے ہو کر پانی پینے کی ممانعت والی احادیث کی فنی حیثیت۔	۲۲۵	باب: ۴۰۵	
۲۴۱	جوتے پہن کر اور میز کرسی پر کھانے پینے کا حکم۔	۲۲۶	سوتے وقت برتنوں کے ڈھکنے، مٹکوں کا منہ باندھنے، دروازے بند کرنے، چراغ لگے کرنے اور آگ بجھانے کا استحباب۔	۲۱۲
۲۴۱	باب: ۴۰۸	۲۲۷	برتن ڈھانکنے کے فوائد۔	۲۱۳
۲۴۲	پانی کے برتن میں سانس پینے کی کراہت اور برتن کے باہر میں مرتبہ سانس لینے کا استحباب	۲۲۸	باب: ۴۰۶	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۳۰۰	حاصل کرنا۔ باب: ۱۲ کھجور کھاتے وقت گھٹیاں الگ رکھنے کا جواز، مہمان کا گھر والوں کے لیے دعا کرنے کا استحباب اور نیک مہمان سے دعا کرنے کا بیان۔	۲۳۷	باب: ۹ دودھ یا پانی وغیرہ کو دائیں طرف سے پلانے کا استحباب۔ تبرکات اور عبادات میں دوسروں کے لیے ایثار نہیں کیا جاتا۔	۲۲۷ ۲۲۸
۳۰۱	باب: ۱۵ کھجور کے ساتھ لکڑی کھانے کا بیان۔	۲۳۸	باب: ۱۰ انگلیاں اور برتن چٹنے کا استحباب	۲۲۹
۳۰۲	باب: ۱۶ کھاتے وقت تواضع کا استحباب اور کھانے کے لیے بیٹھنے کا طریقہ۔	۲۳۹	باب: ۱۱ اگر مہمان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ملی جائیں تو وہ کیا کرے؟	۲۳۰
۳۰۳	باب: ۱۷ جماعت کے ساتھ دو دو کھجوریں کھانے کی ممانعت۔ دو دو کھجوریں ملا کر کھانے کا شرعی حکم۔	۲۴۰ ۲۴۱	باب: ۱۲ اگر میزبان کی رضامندی معلوم ہو تو اس کے ہاں بن بلانے شخص کو بیچانے میں حرج نہیں۔ کثرت فتوحات اور مالی غنیمت کی بہتات کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابر صحابہ کی زاهدانہ زندگی۔	۲۳۱ ۲۳۲
۳۰۴	باب: ۱۸ کھجور اور دیگر طعام وغیرہ کو اپنے اہل و عیال کے ذخیرہ کرنے کا بیان۔	۲۴۲	مہمان نوازی مکثیر طعام کے معجزات	۲۳۳ ۲۳۴
۳۰۵	باب: ۱۹ مدینہ منورہ کی کھجوروں کی فضیلت کا بیان عجوبہ کھجوروں کے شفا بخش ہونے پر اشکال کا جواب	۲۴۳ ۲۴۴	باب: ۱۳ شوربہ کھانے کا جواز اور کدو (لوکی) کھانے کا استحباب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار سے ترک	۲۳۵ ۲۳۶

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۳۲۲	باب: ۴۰: ۴۰	۳۲۲	باب: ۴۰: ۴۰	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۴۱: ۴۱	۳۲۲	باب: ۴۱: ۴۱	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۴۲: ۴۲	۳۲۲	باب: ۴۲: ۴۲	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۴۳: ۴۳	۳۲۲	باب: ۴۳: ۴۳	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۴۴: ۴۴	۳۲۲	باب: ۴۴: ۴۴	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۴۵: ۴۵	۳۲۲	باب: ۴۵: ۴۵	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۴۶: ۴۶	۳۲۲	باب: ۴۶: ۴۶	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۴۷: ۴۷	۳۲۲	باب: ۴۷: ۴۷	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۴۸: ۴۸	۳۲۲	باب: ۴۸: ۴۸	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۴۹: ۴۹	۳۲۲	باب: ۴۹: ۴۹	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۵۰: ۵۰	۳۲۲	باب: ۵۰: ۵۰	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۵۱: ۵۱	۳۲۲	باب: ۵۱: ۵۱	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۵۲: ۵۲	۳۲۲	باب: ۵۲: ۵۲	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۵۳: ۵۳	۳۲۲	باب: ۵۳: ۵۳	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۵۴: ۵۴	۳۲۲	باب: ۵۴: ۵۴	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۵۵: ۵۵	۳۲۲	باب: ۵۵: ۵۵	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۵۶: ۵۶	۳۲۲	باب: ۵۶: ۵۶	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۵۷: ۵۷	۳۲۲	باب: ۵۷: ۵۷	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۵۸: ۵۸	۳۲۲	باب: ۵۸: ۵۸	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۵۹: ۵۹	۳۲۲	باب: ۵۹: ۵۹	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۶۰: ۶۰	۳۲۲	باب: ۶۰: ۶۰	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۶۱: ۶۱	۳۲۲	باب: ۶۱: ۶۱	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۶۲: ۶۲	۳۲۲	باب: ۶۲: ۶۲	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۶۳: ۶۳	۳۲۲	باب: ۶۳: ۶۳	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۶۴: ۶۴	۳۲۲	باب: ۶۴: ۶۴	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۶۵: ۶۵	۳۲۲	باب: ۶۵: ۶۵	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۶۶: ۶۶	۳۲۲	باب: ۶۶: ۶۶	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۶۷: ۶۷	۳۲۲	باب: ۶۷: ۶۷	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۶۸: ۶۸	۳۲۲	باب: ۶۸: ۶۸	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۶۹: ۶۹	۳۲۲	باب: ۶۹: ۶۹	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۷۰: ۷۰	۳۲۲	باب: ۷۰: ۷۰	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۷۱: ۷۱	۳۲۲	باب: ۷۱: ۷۱	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۷۲: ۷۲	۳۲۲	باب: ۷۲: ۷۲	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۷۳: ۷۳	۳۲۲	باب: ۷۳: ۷۳	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۷۴: ۷۴	۳۲۲	باب: ۷۴: ۷۴	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۷۵: ۷۵	۳۲۲	باب: ۷۵: ۷۵	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۷۶: ۷۶	۳۲۲	باب: ۷۶: ۷۶	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۷۷: ۷۷	۳۲۲	باب: ۷۷: ۷۷	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۷۸: ۷۸	۳۲۲	باب: ۷۸: ۷۸	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۷۹: ۷۹	۳۲۲	باب: ۷۹: ۷۹	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۸۰: ۸۰	۳۲۲	باب: ۸۰: ۸۰	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۸۱: ۸۱	۳۲۲	باب: ۸۱: ۸۱	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۸۲: ۸۲	۳۲۲	باب: ۸۲: ۸۲	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۸۳: ۸۳	۳۲۲	باب: ۸۳: ۸۳	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۸۴: ۸۴	۳۲۲	باب: ۸۴: ۸۴	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۸۵: ۸۵	۳۲۲	باب: ۸۵: ۸۵	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۸۶: ۸۶	۳۲۲	باب: ۸۶: ۸۶	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۸۷: ۸۷	۳۲۲	باب: ۸۷: ۸۷	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۸۸: ۸۸	۳۲۲	باب: ۸۸: ۸۸	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۸۹: ۸۹	۳۲۲	باب: ۸۹: ۸۹	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۹۰: ۹۰	۳۲۲	باب: ۹۰: ۹۰	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۹۱: ۹۱	۳۲۲	باب: ۹۱: ۹۱	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۹۲: ۹۲	۳۲۲	باب: ۹۲: ۹۲	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۹۳: ۹۳	۳۲۲	باب: ۹۳: ۹۳	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۹۴: ۹۴	۳۲۲	باب: ۹۴: ۹۴	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۹۵: ۹۵	۳۲۲	باب: ۹۵: ۹۵	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۹۶: ۹۶	۳۲۲	باب: ۹۶: ۹۶	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۹۷: ۹۷	۳۲۲	باب: ۹۷: ۹۷	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۹۸: ۹۸	۳۲۲	باب: ۹۸: ۹۸	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۹۹: ۹۹	۳۲۲	باب: ۹۹: ۹۹	۳۲۲
۳۲۲	باب: ۱۰۰: ۱۰۰	۳۲۲	باب: ۱۰۰: ۱۰۰	۳۲۲

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار
۳۴۴	اور حمامہ پہننے کا بیان۔	۳۳۴	اور ریشم کا حرام ہونا اور عورتوں کے لیے اس کی اباحت۔	۲۶۷
۳۴۵	سفید رنگ کا لباس پہننے کے متعلق احادیث۔	۳۳۵	کفار فردوس کے مخاطب ہیں یا نہیں؟	۲۶۸
۳۴۶	ٹوپی پہننے کے متعلق احادیث آثار صحابہ و تابعین اور اقوال علماء۔	۳۳۶	مردوں پر ریشم حرام ہونے کی تفصیل اور دیگر مسائل۔	۲۶۹
۳۴۷	قیس، شلوار جبہ اور قبا پہننے کے متعلق احادیث۔	۳۳۷	سونے، چاندی کے بن اور گھڑی کے چین کا حکم۔	۲۷۰
۳۴۸	اسلام میں لباس پہننے کی وسعت۔	۳۳۸	باب: ۳۰	
۳۴۹	غیر اسلامی ملکوں میں بنے ہوئے لباس پہننے کا جواز۔	۳۳۹	خارش یا کسی عذر کی بنا پر مرد کے لیے ریشم پہننے کا جواز	
۳۵۰	نیم عریاں اور فساد و فحار کے مخصوص لباس کی حرمت اور کراہت۔	۳۴۰	باب: ۳۱	
۳۵۱	حدیث من تشبه بقوم فهو منهم کی تخریج۔	۳۴۱	زرد رنگ کے کپڑے پہننے کی مردوں کو ممانعت۔	۲۷۱
۳۵۲	کفار اور فساد کی مشابہت کے سلسلے میں علامہ مناوی کی تحقیق۔	۳۴۲	فقہاء و شافعیہ کے نزدیک مردوں کے لیے سرخ اور زرد رنگ کے لباس کا حکم۔	۲۷۲
۳۵۳	کفار اور فساد کی مشابہت کے سلسلے میں علامہ حنفی کی تحقیق۔	۳۴۳	فقہاء احناف کے نزدیک مردوں کے لیے سرخ اور زرد رنگ کے لباس کا حکم۔	۲۷۳
۳۵۴	کفار اور فساد کی مشابہت کے سلسلے میں علامہ قاری کی تحقیق۔	۳۴۴	سرخ رنگ کے لباس کے جواز میں احادیث۔	۲۷۴
۳۵۵	کفار اور فساد کی مشابہت کے سلسلے میں شیخ عبدالحق دہلوی کی تحقیق۔	۳۴۵	سرخ رنگ کے لباس کی ممانعت کی احادیث۔	۲۷۵
۳۵۶	کفار اور فساد کی مشابہت کے سلسلے میں شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تحقیق۔	۳۴۶	سرخ رنگ کے ثبوت کی احادیث کا سرخ رنگ سے ممانعت کی احادیث پر ترجیح۔	۲۷۶
۳۵۷	کفار اور فساد کی مشابہت کے سلسلے میں فقہاء احناف کی تحقیق۔	۳۴۷	زرد رنگ کے لباس کے جواز میں احادیث۔	۲۷۷
۳۵۸	کفار اور فساد کی مشابہت کے سلسلے میں مصنف کی تحقیق۔	۳۴۸	زرد رنگ کے لباس کی ممانعت کی احادیث۔	۲۷۸
۳۵۹	کیا سبز حمامہ دیندار جماعت کا شمار ہے؟	۳۴۹	زرد و لباس سے ممانعت کی احادیث کے منسوخ ہونے کا بیان۔	۲۷۹
۳۶۰	کیا سیاہ حمامہ رافضیوں کا شمار ہے؟	۳۵۰	سبز رنگ کے لباس پہننے کے متعلق احادیث۔	۲۸۰
۳۶۱	لباس میں مشابہت کی وجہ سے من مٹا ہری اور	۳۵۱	سیاہ رنگ کے لباس پہننے کے متعلق احادیث۔	۲۸۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۹۹	دنیوی حکم لاگو ہوگا۔ بدعتیگی، بدعات اور بد اعمالیوں میں مشابہت کی وجہ سے کفر، گمراہی اور حرمت کا حکم لاگو ہوگا۔	۳۸۳	۳۰۹	ٹخنوں کے نیچے تک لمبے لباس کے متعلق فقہاء حنبلہ کی آراء۔	۳۹۳
	باب: ۳۲		۳۱۰	ٹخنوں کے نیچے تک لمبے لباس کے متعلق فقہاء احناف کی آراء۔	۳۹۴
۳۰۰	دھاری دار مہینی چادروں کی فضیلت	۳۸۳		باب: ۳۳	
	باب: ۳۳		۳۱۱	کپڑوں پر اترانے یا اکثر چلنے کی حرمت۔	۳۹۵
۳۰۱	لباس میں انکسار اور موٹے کپڑے پہننے کا بیان	۳۸۴		باب: ۳۸	
	باب: ۳۴		۳۱۲	مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی حرمت۔	۳۹۶
۳۰۲	غالیچہ یا قالین کے جواز کا بیان۔	۳۸۵	۳۱۳	مردوں پر سونے کی انگوٹھی حرام ہونے کا بیان۔	۴۰۲
	باب: ۳۵		۳۱۴	چاندی کی انگوٹھی پہننے اور اس پر نقش کندہ کرانے کا بیان۔	۴۰۲
۳۰۳	ضرورت سے زیادہ بستر اور لباس بنانے کی کراہت۔	۳۸۶	۳۱۵	دائیں یا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے متعلق فقہاء شافعیہ اور فقہاء مالکیہ کے نظریات۔	۴۰۳
	باب: ۳۶		۳۱۶	دائیں یا بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔	۴۰۴
۳۰۴	سبکترے کپڑا لٹکا کر چلنے کی حرمت	۳۸۶	۳۱۷	چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھی پہننے کا حکم۔	۴۰۴
۳۰۵	مردوں کے ٹخنوں سے نیچے کھنکھنے والے لباس کی حرمت کے متعلق احادیث اور آثار۔	۳۸۹		باب: ۳۹	
۳۰۶	سبکترے بنیر یا اتفاٹا ٹخنوں کے نیچے کھنکھنے والے لباس کی رحمت کے متعلق احادیث اور آثار۔	۳۹۱	۳۱۸	جوتیاں پہننے کا استحباب۔	۴۰۵
۳۰۷	ٹخنوں کے نیچے تک لمبے لباس کے متعلق فقہاء شافعیہ کی آراء۔	۳۹۲		باب: ۴۰	
۳۰۸	ٹخنوں کے نیچے تک لمبے لباس کے متعلق فقہاء مالکیہ کی آراء۔	۳۹۳	۳۱۹	دائیں پاؤں میں پیسے جوتی پہننے اور بائیں پاؤں سے پیسے جوتی اتارنے کا استحباب اور ایک جوتی پہن کر چلنے کی کراہت۔	۴۰۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۴۲۲	بالوں کے رنگ کی تحقیق۔	۴۲۱	۴۲۱	باب: ۴۲۱	
۴۲۳	خضاب لگانے کے سلسلہ میں مذاہب اربعہ کا موقف	۴۲۲	۴۲۲	ایک کپڑے میں صفا اور اعتبار کی ممانعت۔	۴۰۷
۴۲۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب لگانے کی تحقیق	۴۲۳	۴۲۳	باب: ۴۲۲	
۴۲۵	ڈاڑھی کا معنی	۴۲۴	۴۲۴	مردوں کو زعفران میں رنگے ہوئے کپڑوں کے	۴۰۸
۴۲۶	ڈاڑھی دواز کرنے کے متعلق احادیث۔	۴۲۵	۴۲۵	پینے سے منع کرنا۔	۴۰۹
۴۲۷	ڈاڑھی ترشٹانے کے متعلق احادیث اور آثار۔	۴۲۶	۴۲۶	باب: ۴۲۳	
۴۲۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈاڑھی مبارک	۴۲۷	۴۲۷	سفید بالوں کو سرخ یا زرد رنگ سے رنگنے کا	
۴۲۹	کا بیان۔	۴۲۸	۴۲۸	استحباب اور سیاہ رنگ کی ممانعت۔	
۴۳۰	ڈاڑھی کی مقدار میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۴۲۹	۴۲۹	سفید بالوں کو برقرار رکھنے کے متعلق احادیث	
۴۳۱	ڈاڑھی کی مقدار میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۴۳۰	۴۳۰	و آثار۔	
۴۳۲	ڈاڑھی کی مقدار میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۴۳۱	۴۳۱	سفید بالوں پر خضاب لگانے کے متعلق احادیث	
۴۳۳	ڈاڑھی کی مقدار میں فقہاء احناف کا نظریہ۔	۴۳۲	۴۳۲	و آثار۔	
۴۳۴	فقہائے احناف کی عبارات کی روشنی میں قبضہ	۴۳۳	۴۳۳	سفید بالوں کو سیاہ خضاب سے رنگنے کی	
۴۳۵	پر بحث۔	۴۳۴	۴۳۴	ممانعت کے متعلق احادیث اور آثار۔	
۴۳۶	واجب کی قرین۔	۴۳۵	۴۳۵	سفید بالوں کو سیاہ خضاب سے رنگنے کے	
۴۳۷	وجوب کو ثابت کرنے کے طریقے۔	۴۳۶	۴۳۶	جواز کے متعلق آثار صحابہ اور تابعین۔	
۴۳۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال سے وجوب	۴۳۷	۴۳۷	سفید بالوں کو رنگنے کے متعلق فقہاء شافعیہ	
۴۳۹	ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟	۴۳۸	۴۳۸	کا نظریہ۔	
۴۴۰	ڈاڑھی میں قبضہ کے وجوب کو ثابت کرنے	۴۳۹	۴۳۹	سفید بالوں کو رنگنے کے متعلق فقہاء مالکیہ	
۴۴۱	کے دلائل کا جائزہ۔	۴۴۰	۴۴۰	کا نظریہ۔	
۴۴۲	ڈاڑھی کے متعلق مصنف کا موقف۔	۴۴۱	۴۴۱	سفید بالوں کو رنگنے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ	
۴۴۳	موت نہیں ترشٹانے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۴۴۲	۴۴۲	سفید بالوں کو رنگنے کے متعلق فقہاء احناف	
۴۴۴	باب: ۴۴۲	۴۴۳	۴۴۳	کا نظریہ۔	
۴۴۵	جانبدار کی تصویر بنانے کی ممانعت۔	۴۴۴	۴۴۴	سفید بالوں کا معیار	
۴۴۶	تصویر یا کتے کی وجہ سے کن فرشتوں کا داخل	۴۴۵	۴۴۵		
۴۴۷	منوظر ہے؟	۴۴۶	۴۴۶		

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۴۶۶	حیوانوں کے منہ کے علاوہ جسم کے کسی اور حصہ کو داغنے کا جواز۔	۳۶۵	۴۶۳	کپڑے پر بنی ہوئی تصویر کے استثناء کی تحقیق۔	۳۵۲
۴۶۷	حیوانوں کے جسم کو داغ کر علامت بنانے میں مذاہب فقہاء۔	۳۶۶	۴۶۴	مصوروں کو سب سے زیادہ مذاب میں سے تحقیق۔	۳۵۳
	باب: ۴۶۹		۴۶۴	تصویر کے متعلق فقہاء شافعیہ اور مالکیہ کا نظریہ۔	۳۵۴
۴۶۸	سر پر کچھ بال رکھنے اور کچھ کٹانے کی ممانعت۔	۳۶۷	۴۶۵	تصویر کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۳۵۵
۴۶۸	قرض کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۳۶۸	۴۶۶	تصویر کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔	۳۵۶
	باب: ۴۷۰		۴۶۹	تصویر اور فرڈو گران کے متعلق علماء ازمہر کا نظریہ۔	۳۵۷
۴۶۹	راستوں پر بیٹھنے کی ممانعت اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید۔	۳۶۹	۴۷۰	تصویر اور فرڈو گران کے متعلق مصنف کا موقف۔	۳۵۸
۴۶۹	راستوں پر بیٹھنے کے آداب اور احکام۔	۳۷۰		باب: ۴۷۵	
	باب: ۴۷۱		۴۷۳	سفر میں گھنٹی اور گتار رکھنے کی ممانعت۔	۳۵۹
۴۷۱	مصنوعی بال لگانے، گولانے، گودنے، گدوانے اور پکوں کے بال نوچنے، پھرانے، دانتوں کو کشادہ کرنے اور اللہ کی خلعت میں تبدیلی کرنے کی ممانعت۔	۳۷۱	۴۷۳	سفر میں گتار یا گھنٹی رکھنے کا حکم۔	۳۶۰
۴۷۱	مصنوعی بال لگانے، گدوانے اور پھلانے وغیرہ لگانے کے حکم میں مذاہب فقہاء۔	۳۷۲		باب: ۴۷۶	
	باب: ۴۷۲		۴۷۴	اونٹ کی گردن میں تانت کا لہر ڈالنے کی ممانعت۔	۳۶۱
۴۷۲	جو عورتیں ملبوس ہونے کے باوجود عریاں ہوں گی اور راہِ حق سے متجاوز ہوں گی۔	۳۷۳	۴۷۴	اونٹ کی گردن میں لہر ڈالنے کی ممانعت کی وضاحت۔	۳۶۲
۴۷۲	تشریح۔	۳۷۴		باب: ۴۷۷	
			۴۷۴	جائیدادوں کے منہ پر مارنے اور منہ کو داغنے کی ممانعت۔	۳۶۳
۴۷۲	تشریح۔	۳۷۴	۴۷۵	چہرے پر مارنے اور داغ کر علامت لگانے کا حکم۔	۳۶۴
				باب: ۴۷۸	

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۵۰۰	شبہ شاہ نام رکھنے کی ممانعت۔	۳۸۵		باب: ۷۵۳	
	باب: ۷۵۸			جھوٹا لباس پہننے اور جھوٹے اوصاف کا	۳۷۵
	بچے کی پیدائش کے وقت اس کو گھٹی دینے	۳۸۶	۳۸۸	کرنے کی ممانعت۔	
	اور اس کی پیدائش کے دن اس کا نام رکھنے کا		۳۸۹	جھوٹا لباس پہننے کی ممانعت۔	۳۷۶
	استحباب اور عبد اللہ، ابراہیم اور دیگر انبیاء		۳۹۰		
۵۰۱	علیہم السلام کے نام پر نام رکھنے کا استحسان۔	۳۸۷		کتاب الاداب	
	کسی عالم اور صالح شخص سے بچے کو گھٹی دوانے		۳۹۰	ادب کا لغوی اور اصطلاحی معنی	۳۷۷
۵۰۲	اور نام رکھانے کا بیان۔			باب: ۷۵۴	
	حضرت ام سلیم کی ذہانت اور راضی بہ رضا رہی	۳۸۸		ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے	۳۷۸
۵۰۵	ہونے کا بیان۔			ناموں کا بیان۔	
	باب: ۷۵۹		۳۹۱	ابو القاسم کنیت رکھنے کے متعلق مذاہب کی	۳۷۹
۵۰۵	لا ولد شخص کے لیے کنیت رکھنے کا جواز۔	۳۸۹	۳۹۵	تفصیل۔	
	پرندوں کو گھر میں رکھنے اور ان کے ساتھ	۳۹۰	۳۹۵	کنیت رکھنے کی تحقیق۔	۳۸۰
۵۰۶	بچوں کے کھیلنے کا بیان۔		۳۹۶	انبیاء اور صالحین کے نام رکھنے کا جواز	۳۸۱
	باب: ۷۶۰			باب: ۷۵۵	
۵۰۶	کسی اور کے بیٹے کو بطور شفقت جیا کہنے کا جواز	۳۹۱	۳۹۶	برے نام رکھنے کی کراہت۔	۳۸۲
	باب: ۷۶۱		۳۹۸	برے نام رکھنے کے حکم کی تفصیل۔	۳۸۳
۵۰۷	اجازت طلب کرنے کا بیان۔	۳۹۲		باب: ۷۵۶	
	پرائے گھر میں داخل ہونے کے لیے اہل خانہ	۳۹۳		برے ناموں کو اچھے ناموں کے ساتھ بدلنے	۳۸۴
۵۱۱	سے اجازت طلب کرنے کی تفصیل۔		۳۹۸	کا استحباب۔	
	اجازت طلب کرنے اور سلام کرنے میں تقدیم	۳۹۴		باب: ۷۵۷	
۵۱۲	و تاخیر کی بحث۔				
۸۱۷	اجازت طلب کرنے کی حکمت۔	۳۹۵			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۳۹۶	اجازت طلب کرنے کی کیفیت اور اسی کے عدم کی بحث۔	۵۱۳	۳۹۷	خبر واحد کی حجیت پر ایک اشکال کا جواب۔	۵۱۳
۳۹۸	اجازت طلب کرنے والے کا "کون ہے" کے جواب میں "میں" کہنا مکروہ ہے۔	۵۱۴	۳۹۹	"میں ہوں" کہنے کے مکروہ ہونے کی وجہ۔	۵۱۵
۴۰۰	اجنبی کے مکان میں جھانکنے کی ممانعت۔	۵۱۵	۴۰۱	اجنبی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جانے کا حکم۔	۵۱۷
۴۰۲	اجنبی عورت کو دیکھنے کا حکم۔	۵۱۷	۴۰۳	اسلام کا لغوی اور شرعی معنی	۵۱۹
۴۰۴	انبیاء علیہم السلام اور مومنین پر اللہ تعالیٰ کے سلام کا بیان۔	۵۱۹	۴۰۵	قرآن مجید میں سلام کرنے کے احکام اور آداب۔	۵۲۰
۴۰۶	احادیث میں سلام کرنے کے احکام اور آداب۔	۵۲۱	۴۰۷	سلام کے فضائل۔	۵۲۳
۴۰۸	سلام کے مسائل	۵۲۴	۴۰۹	مصافحہ کا شرعی حکم	۵۲۴
۴۱۰	سوار پیدل کو، اور کم آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔	۴۱۰	۴۱۱	پروردہ اٹھانے کو اجازت دینے کی علامت مقرر کرنا۔	۴۲۱
۴۱۱	سلام کے احکام	۴۱۱	۴۱۲	ان کے سلام کا جواب دینے کا طریقہ۔	۴۱۲
۴۱۳	کفار اور بدعتیہ لوگوں کو سلام کرنے کا حکم اور مذاہب فقہاء۔	۴۱۷	۴۱۴	بچوں کو سلام کرنے کا استحباب۔	۴۱۸
۴۱۵	بچوں کو سلام کرنے کے احکام۔	۴۱۹	۴۱۶	عورتوں کو سلام کرنے اور ان کے سلام کا جواب دینے میں مذاہب فقہاء۔	۴۲۰
۴۱۷	پروردہ اٹھانے کو اجازت دینے کی علامت مقرر کرنا۔	۴۲۱	۴۱۸	پروردہ اٹھانے کو اجازت دینے کی علامت مقرر کرنا۔	۴۲۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	باب: ۷۷۱			باب: ۷۷۱	
۲۲۲	قضاء حاجت کے لیے عورتوں کو باہر جانے کی اجازت	۵۳۶	۲۲۲	قضاء حاجت کے لیے عورتوں کو باہر جانے کی اجازت	۵۳۶
۲۲۳	حجاب کے تین مراحل۔	۵۳۷	۲۲۳	حجاب کے تین مراحل۔	۵۳۷
۲۲۴	قضاء حاجت کے لیے اندراج مطہرات کے گھر	۵۳۸	۲۲۴	قضاء حاجت کے لیے اندراج مطہرات کے گھر	۵۳۸
	سے باہر نکلنے کے تین احوال۔	۵۳۸		سے باہر نکلنے کے تین احوال۔	۵۳۸
۲۲۵	حدیث اباب کے مسائل۔	۵۳۸	۲۲۵	حدیث اباب کے مسائل۔	۵۳۸
	باب: ۷۷۲			باب: ۷۷۲	
۲۲۶	اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانے کی نیت	۵۳۹	۲۲۶	اجنبی عورت کے پاس تنہائی میں جانے کی نیت	۵۳۹
۲۲۷	محرم کی تعریف۔	۵۴۰	۲۲۷	محرم کی تعریف۔	۵۴۰
	باب: ۷۷۳			باب: ۷۷۳	
۲۲۸	جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو تو وہ بدگمانی	۵۴۰	۲۲۸	جو شخص اپنی بیوی یا محرم کے ساتھ تنہا ہو تو وہ بدگمانی	۵۴۰
	کے ازالہ کے لیے دیکھنے والوں کو بتا دے یہ فلاں	۵۴۱		کے ازالہ کے لیے دیکھنے والوں کو بتا دے یہ فلاں	۵۴۱
۲۲۹	بدگمانی کے مواقع پر مذریعہ بیان کرنے کا استحباب	۵۴۱	۲۲۹	بدگمانی کے مواقع پر مذریعہ بیان کرنے کا استحباب	۵۴۱
۲۳۰	شیطان کے رگوں میں دوڑنے کی تحقیق۔	۵۴۲	۲۳۰	شیطان کے رگوں میں دوڑنے کی تحقیق۔	۵۴۲
	باب: ۷۷۴			باب: ۷۷۴	
۲۳۱	مجلس میں جہاں گہنی نشہ ہو وہاں بیٹھے ورنہ بیچھے بیٹھے	۵۴۲	۲۳۱	مجلس میں جہاں گہنی نشہ ہو وہاں بیٹھے ورنہ بیچھے بیٹھے	۵۴۲
	جائے۔	۵۴۲		جائے۔	۵۴۲
۲۳۲	علم اور ذکر کی مجلس میں بیٹھنے کے آداب اور احکام۔	۵۴۳	۲۳۲	علم اور ذکر کی مجلس میں بیٹھنے کے آداب اور احکام۔	۵۴۳
	باب: ۷۷۵			باب: ۷۷۵	
۲۳۳	اگر کوئی شخص مجلس میں سے اٹھ جائے اور پھرتے	۵۴۵	۲۳۳	اگر کوئی شخص مجلس میں سے اٹھ جائے اور پھرتے	۵۴۵
	تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔	۵۴۵		تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔	۵۴۵
...	
	باب: ۷۷۶			باب: ۷۷۶	
۲۳۴	محنت کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے	۵۴۶	۲۳۴	محنت کو اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے	۵۴۶
۵۴۷	منع کرنا۔	۵۴۷	۵۴۷	منع کرنا۔	۵۴۷
۵۴۸	محنت کی اقسام۔	۵۴۸	۵۴۸	محنت کی اقسام۔	۵۴۸
	باب: ۷۷۷			باب: ۷۷۷	
۵۴۹	راستہ میں تھکی ہوئی اجنبی عورت کو اپنے ساتھ	۵۴۹	۵۴۹	راستہ میں تھکی ہوئی اجنبی عورت کو اپنے ساتھ	۵۴۹
۵۵۰	سواری پر بٹھانے کا جواز۔	۵۵۰	۵۵۰	سواری پر بٹھانے کا جواز۔	۵۵۰
۵۵۱	بیوی کے لیے کھانا پکانا اور گھر کے دیگر کام	۵۵۱	۵۵۱	بیوی کے لیے کھانا پکانا اور گھر کے دیگر کام	۵۵۱
۵۵۲	کاج کا شرعی حکم۔	۵۵۲	۵۵۲	کاج کا شرعی حکم۔	۵۵۲
۵۵۳	سرکاری زمین کا کسی کو مالک بنانے میں مذاہب	۵۵۳	۵۵۳	سرکاری زمین کا کسی کو مالک بنانے میں مذاہب	۵۵۳
۵۵۴	فقہاء	۵۵۴	۵۵۴	فقہاء	۵۵۴
۵۵۵	اجنبی عورت کو اپنے ساتھ سوار کرنے کا بیان	۵۵۵	۵۵۵	اجنبی عورت کو اپنے ساتھ سوار کرنے کا بیان	۵۵۵
	باب: ۷۷۸			باب: ۷۷۸	
۵۵۶	تیسرے شخص کی موجودگی میں اس کی رضا مندی کے	۵۵۶	۵۵۶	تیسرے شخص کی موجودگی میں اس کی رضا مندی کے	۵۵۶
۵۵۷	بغیر دواؤں کی سرگوشی کرنے کی ممانعت۔	۵۵۷	۵۵۷	بغیر دواؤں کی سرگوشی کرنے کی ممانعت۔	۵۵۷
۵۵۸	تیسرے شخص کی موجودگی میں دواؤں کی سرگوشی	۵۵۸	۵۵۸	تیسرے شخص کی موجودگی میں دواؤں کی سرگوشی	۵۵۸
۵۵۹	کرنے میں مذاہب	۵۵۹	۵۵۹	کرنے میں مذاہب	۵۵۹
	باب: ۷۷۹			باب: ۷۷۹	
۵۶۰	طب، بیماری اور جھاڑ پھونک۔	۵۶۰	۵۶۰	طب، بیماری اور جھاڑ پھونک۔	۵۶۰
۵۶۱	دم کرنے کی تحقیق۔	۵۶۱	۵۶۱	دم کرنے کی تحقیق۔	۵۶۱
۵۶۲	توہذات لشکانے کی تحقیق۔	۵۶۲	۵۶۲	توہذات لشکانے کی تحقیق۔	۵۶۲
۵۶۳	خون انکسی دوسری نجس چیز کے ساتھ توہذ لکھنے کا شرعی حکم	۵۶۳	۵۶۳	خون انکسی دوسری نجس چیز کے ساتھ توہذ لکھنے کا شرعی حکم	۵۶۳
	باب: ۷۸۰			باب: ۷۸۰	

نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون	نمبر شمار	مضمون
۲۴۶	جادو کا بیان	۵۵۷	تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۲۴۷	جادو کی تحقیق۔
۲۴۷	جادو کا بیان	۵۵۸	تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۲۴۸	نبی پر جادو کیا جانا منسوب نبوت کے خلاف نہیں ہے۔
۲۴۸	جادو کا بیان	۵۵۹	تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۲۴۹	جادو کا دائرہ کار اور جادو اور معجزہ میں فرق۔
۲۴۹	جادو کا بیان	۵۵۹	تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۲۵۰	جادو کے احکام شرعیہ۔
۲۵۰	جادو کے احکام شرعیہ۔	۲۴۲	تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔		
	باب: ۷۸۱		باب: ۷۸۱		
۲۵۱	زہر کا بیان۔	۵۶۰	زہر کا بیان۔	۲۵۱	زہر کا بیان۔
۲۵۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زہر آلود گوشت کھانے کا بیان۔	۲۴۳	دعا کے وقت اپنا لہو دھو کر مگر رکھنے کا استحباب۔	۲۵۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زہر آلود گوشت کھانے کا بیان۔
	باب: ۷۸۲		باب: ۷۸۲		
۲۵۳	مریض پر دم کرنے کا استحباب۔	۵۶۱	مریض پر دم کرنے کا استحباب۔	۲۵۳	مریض پر دم کرنے کا استحباب۔
	باب: ۷۸۳		باب: ۷۸۳		
۲۵۴	نظر لگنے، پھوڑے پھنسی، زہریلے ڈنک وغیرہ کا تکلیف میں دم کرانے کا استحباب۔	۲۴۵	ہر بیماری کی دوا ہے اور علاج کرنے کے مستحب ہونے کا بیان۔	۲۵۴	نظر لگنے، پھوڑے پھنسی، زہریلے ڈنک وغیرہ کا تکلیف میں دم کرانے کا استحباب۔
	باب: ۷۸۴		باب: ۷۸۴		
۲۵۵	قرآن مجید اور اذکار مسنونہ سے دم کرنے اور اس پر اجرت لینے کا بیان۔	۲۴۶	علاج کرنا تو کلی کے خلاف نہیں ہے۔	۲۵۵	قرآن مجید اور اذکار مسنونہ سے دم کرنے اور اس پر اجرت لینے کا بیان۔
۲۵۶	تعلیم قرآن پر اجرت لینے کا جواز۔	۲۴۷	اعادہ میں مذکور بعض دعاؤں کی تاثیر پر اعتراض کا جواب۔	۲۵۶	تعلیم قرآن پر اجرت لینے کا جواز۔
۲۵۷	تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے متعلق آثار صحابہ و تابعین۔	۲۴۸	عود ہندی اور کلونجی کے نفع آلود ہونے کا بیان۔	۲۵۷	تعلیم قرآن پر اجرت لینے کے متعلق آثار صحابہ و تابعین۔
۲۵۸	تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔	۲۴۹	طاہر اور بدقالی وغیرہ کا بیان۔	۲۵۸	تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔
۲۵۹	تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۲۵۰	فوائد حدیث۔	۲۵۹	تعلیم قرآن، امامت اور اذان پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔
	باب: ۷۸۹		باب: ۷۸۹		

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۴۱۹	باب: ۷۹۵	۴۸۳	۴۷۱	مرض کے متعدی ہونے، بدشگون، آؤ اور صفر (کی نحوست)، ستائے (کے سبب سے بارش)	۴۷۱
۴۲۰	چیرنچ کو مارنے کی ممانعت	۴۸۴	۵۹۷	اور غوک کی کوئی اہل نہیں ہے۔	۴۷۲
	آگ میں جلا کر سزا دینے کا حکم۔		۵۹۹	مرض کے متعدی ہونے کا بیان۔	
	باب: ۷۹۶			باب: ۷۹۰	
۴۲۰	بلی کو مارنے کی ممانعت۔	۴۸۵		بدشگون، نیک شگون اور جن چیزوں میں نحوست ہے	۴۷۳
۴۲۱	جانوروں کو غذا دینے کا حکم۔	۴۸۶	۴۰۰	نیک فال اور بد فال کا بیان۔	۴۷۴
	باب: ۷۹۷		۴۰۲		
۴۲۲	جانوروں کو کھلانے اور پلانے کی تفصیلت۔	۴۸۷		باب: ۷۹۱	
۴۲۳	جانوروں کے ساتھ نیکی کرنے کی تفصیل۔	۴۸۸	۴۰۴	کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی ممانعت	۴۷۵
	کتاب الالفاظ من الادب		۴۰۷	کہانت کا بیان۔	۴۷۶
۴۲۴	وغیرہا			باب: ۷۹۲	
	باب: ۷۹۸		۴۰۸	ہذا می سے اجتناب کا بیان۔	۴۷۷
۴۲۴	رماہ کو برا کہنے کی ممانعت۔	۴۸۹	۴۰۸	ہذا می کے احکام کا بیان۔	۴۷۸
۴۲۵	اشد قاتل پر دہر کے اطلاق کی توجیہ۔	۴۹۰		کتاب قتل الحیات وغیرہا	
	باب: ۷۹۹		۴۱۰	سانپ اور دیگ جنسرت الارض کو مارنے کے شرعی احکام کا بیان۔	۴۷۹
۴۲۵	عنبر (انگور) کو کرم کرنے کی کراہت۔	۴۹۱		باب: ۷۹۳	
۴۲۶	انگور پر کرم کے اطلاق کی ممانعت کی وجہ۔	۴۹۲	۴۱۶	سانپ مارنے کے حکم کی تفصیل۔	۴۸۰
	باب: ۸۰۰			باب: ۷۹۴	
	لفظ عبد، امۃ، مولیٰ اور سید کے اطلاق کرنے کا حکم۔	۴۹۳		گرگٹ کو مارنے کا استحباب۔	۴۸۱
۴۲۷			۴۱۸	گرگٹ کو مارنے اور اس پر اچھوٹا بننے کی حکمت	۴۸۲
۴۲۸	لفظ عبد اور رب کے اطلاق کی تفصیل۔	۴۹۴			

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۴۴۳	اسلام کی آزار۔		باب: ۸۰۱		
۴۴۵	باب: ۸۰۵		۴۲۹	۴۹۵	”میرا نفس خبیث ہو گیا“ کہنے کی ممانعت۔
۴۵۶	برے خواب کے احکام	۵۰۸	۴۲۹	۴۹۶	مسلمان کو علی التعمین خبیث کہنے کی ممانعت۔
۴۵۸	سچے خوابوں کے مراتب اور درجات۔	۵۰۹			باب: ۸۰۲
	خواب کے اجزاء نبوت سے ہونے کے متعلق	۵۱۰			مشک کا استعمال اور ریحان اور خوشبو کو مسترد کرنے کی کراہت۔
۴۵۸	معارض احادیث میں تطبیق۔		۴۳۰		
۴۵۹	اس کی تحقیق کہ خواب نبوت کا چھالیساواں جز ہے	۵۱۱			کتاب الشعر
	خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف صفات	۵۱۲			باب: ۸۰۳
۴۶۲	اور مختلف صورتوں میں دیکھنے کی تحقیق		۴۳۲		شعر کا لغوی اور عرفی معنی
	خواب اور بیداری میں کسی شخص سے ملاقات کا	۵۱۳			شعر پڑھنے اور سننے کا شرعی حکم
۴۶۳	سبب۔				باب: ۸۰۴
	نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیداری میں ملاقات کی	۵۱۴	۴۳۵	۴۹۸	زرد شیر (چوسر) کی حرمت۔
۴۶۴	ترجیہات۔		۴۳۵	۴۹۹	چوسر اور شطرنج کے متعلق فقہاء حنبلیہ کی تحقیق۔
	کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت	۵۱۵			چوسر اور شطرنج کے متعلق فقہاء مالکیہ کی تحقیق۔
۴۶۵	کرنے والا صحابی ہو جاتا ہے؟				چوسر اور شطرنج کے متعلق فقہاء شافعیہ کی تحقیق۔
	بیداری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت	۵۱۶	۴۳۶		چوسر اور شطرنج کے متعلق فقہاء احناف کی تحقیق۔
۴۶۶	کے متعلق علماء اسلام کی تصریحات۔		۴۳۶		کھیل اور ورزش کے متعلق اسلام کا نقطہ نظر۔
	وصال کے بعد صحابہ کرام کو بیداری میں رسول اللہ	۵۱۷			
۴۶۷	صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیوں نہیں ہوتی؟		۴۳۷		کتاب الروایا
	خواب دیکھنے اور اس کی تعبیر بیان کرنے کے	۵۱۸			خوابوں کا بیان۔
۴۶۸	آداب۔		۴۳۸		خواب کی حقیقت اور اس کی اقسام کے متعلق علماء
	حضرت ابو بکر کے تعبیر بیان کرنے میں خطا اور	۵۱۹			
۴۶۸	سواب کا بیان۔		۴۳۹		
۴۷۰	کتاب الفضائل		۴۴۰		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۴۸۱	آپ کی افضلیت	۴۸۰	باب : ۸۰۴	
۴۸۲	آپ کے ذکر کی رفعت کی وجہ سے آپ کی افضلیت	۵۳۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب کی فضیلت اور اعلان نبوت سے پہلے آپ کو ایک پتھر کے سہم کرنے کا بیان -	۵۲۰
۴۸۳	آپ کی افضلیت -	۵۳۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب -	۵۲۱
۵۳۹	آپ کے دین کے ناسخ الا دیان ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت -	۴۸۱	قریش کی وجہ تسمیہ -	۵۲۲
۴۸۴	آپ کی افضلیت -	۴۸۱	قبیلہ قریش کا مصداق	۵۲۳
۴۸۴	خاتم النبیین ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت	۴۸۲	قریش کے دو بڑے گرو	۵۲۴
۵۴۱	مقام محمود پر فائز ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت -	۴۸۳	قریش کی خدمات -	۵۲۵
۵۴۲	آپ کی افضلیت	۴۸۳	حضرت عبدالمطلب کی سیرت -	۵۲۶
۵۴۳	اللہ کی رضا جوئی کی وجہ سے آپ کی افضلیت	۴۸۴	قریش کے چند مشہور خاندانوں کا تذکرہ -	۵۲۷
۵۴۴	کثرت معجزات کی وجہ سے آپ کی افضلیت	۴۸۵	قریش کا مذہب -	۵۲۸
۵۴۵	دنیا میں اعلاٰں مغفرت ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت -	۴۸۶	قریش میں دعوت اسلام -	۵۲۹
۵۴۶	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مغفرت کے اسناد کے محال -	۴۸۷	حرق عادت کے اقام	۵۳۰
۵۴۷	عطار خراسانی کے قول کا بطلان -	۴۸۸		
۵۴۸	خالق اور خلق کے محبوب ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت	۴۸۹	باب : ۸۰۵	
۵۴۹	خلیل اور حبیب میں فرق کا بیان -	۴۹۰	ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل المخلوق ہونے کا بیان -	۵۳۱
۵۵۰	کلم اور حبیب میں فرق کا بیان -	۴۹۱	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیادت کے بیان میں سبب قیامت کی قید کی وجہ -	۵۳۲
۵۵۱	انبیاء سابقین علیہم السلام کے معجزات پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی افضلیت -	۴۹۲	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی سیادت بیان کرنے کا سبب -	۵۳۳
۵۵۲	سب سے پہلے قبر سے اٹھنے والی حدیث کا حضرت موسیٰ کے پہلے اٹھنے والی حدیث سے تضاد کا جواب	۴۹۳	آپ کی امت میں تمام انبیاء کے تقدیراً اور حکماً دخول کی وجہ سے آپ کی افضلیت -	۵۳۴
۵۵۳	جس حدیث میں آپ نے دوسرے انبیاء پر فضیلت دینے سے منع کیا ہے اس کے جوابات -	۴۹۴	رحمۃ للعالمین ہونے کی وجہ سے آپ کی افضلیت	۵۳۵
۵۵۴	۴۹۵	تمام اوصاف انبیاء کے جامع ہونے کی وجہ سے	۵۳۶

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
	باب: ۸۰۸		باب: ۸۰۸	
۵۵۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات۔	۵۶۱	۴۰۶	۵۵۳
۵۵۴	معجزہ کی تعریف	۵۶۱	۴۱۰	۵۵۴
۵۵۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ سے کم چیز زیادہ ہوتی، معدوم چیز موجود کیوں نہیں ہوتی۔	۵۶۲	۴۱۱	۵۵۵
۵۵۶	جس چیز میں برکت ہو اس کا حساب کر لے سے اس کی برکت کیوں ختم ہو جاتی ہے؟	۵۶۳	۴۱۲	۵۵۶
۵۵۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غیب کی خبریں دینا۔	۵۶۴	۴۱۳	۵۵۷
	باب: ۸۰۹		باب: ۸۰۹	
۵۵۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ پر توکل۔	۵۶۴	۴۱۴	۵۵۸
۵۵۹	توکل کا لغوی معنی۔	۵۶۴	۴۱۵	۵۵۹
۵۶۰	کیا اسباب اور وسائل کا حصول توکل کے معنی ہے؟	۵۶۴	۴۱۶	۵۶۰
	باب: ۸۱۰		باب: ۸۱۰	
۵۶۱	جس علم اور ہدایت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہوٹ کیا گیا ہے اس کی مثال۔	۵۶۸	۴۱۷	۵۶۱
۵۶۲	علم دین پڑھنے اور پچھاننے کی فضیلت۔	۵۶۹	۴۱۸	۵۶۲
	باب: ۸۱۱		باب: ۸۱۱	
۵۶۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی امت پر شفقت۔	۵۶۹	۴۱۹	۵۶۳
	باب: ۸۱۲		باب: ۸۱۲	
۵۶۴	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا بیان۔	۵۷۰	۴۲۰	۵۶۴
۵۶۵	خاتم کے معنی۔	۵۷۰	۴۲۱	۵۶۵
۵۶۶	ختم نبوت پر قرآن مجید سے دلائل۔	۵۷۱	۴۲۲	۵۶۶
۵۶۷	نبوت اور رسالت کے منقطع ہونے کے متعلق احادیث۔	۵۷۲	۴۲۳	۵۶۷
۵۶۸	اسٹی اور غلطی کی اختراع کا جواب۔	۵۷۳	۴۲۴	۵۶۸
۵۶۹	قرآن مجید سے اجراء نبوت پر دلائل کے جوابات۔	۵۷۴	۴۲۵	۵۶۹
۵۷۰	احادیث سے اجراء نبوت پر دلائل کے جوابات۔	۵۷۵	۴۲۶	۵۷۰
	باب: ۸۱۳		باب: ۸۱۳	
۵۷۱	جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے پہلے اس کے نبی کو اُٹھاتا ہے۔	۵۷۶	۴۲۷	۵۷۱
	باب: ۸۱۴		باب: ۸۱۴	
۵۷۲	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض اور آپ کی صفات کا بیان۔	۵۷۶	۴۲۸	۵۷۲
۵۷۳	میدان حشر میں حوض کا محل وقوع اور حوض کو کوثر کہنے کی وجہ۔	۵۷۷	۴۲۹	۵۷۳
۵۷۴	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حوض کی وجہ اختتام حوض کے متعلق احادیث معنی متواتر ہیں۔	۵۷۷	۴۳۰	۵۷۴
۵۷۵	حوض کا پانی پینے کے بعد پیاس نہ لگنے کی تحقیق۔	۵۷۸	۴۳۱	۵۷۵
۵۷۶	جن لوگوں کو حضور نے حوض پر آنے سے روک دیا، ان کے متعلق حضور کا علم اور حدیث عرض اٹھانا۔	۵۷۸	۴۳۲	۵۷۶
	باب: ۸۱۵		باب: ۸۱۵	
۵۷۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں فرشتوں کی جگہ اور ان کی غیر نبی کے لیے فرشتوں کو دیکھنے کی تحقیق۔	۵۷۹	۴۳۳	۵۷۷
	باب: ۸۱۶		باب: ۸۱۶	
۵۷۸	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت۔	۵۸۰	۴۳۴	۵۷۸
	باب: ۸۱۷		باب: ۸۱۷	
۵۷۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت۔	۵۸۱	۴۳۵	۵۷۹
	باب: ۸۱۸		باب: ۸۱۸	
۵۸۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن اخلاق۔	۵۸۲	۴۳۶	۵۸۰
۵۸۱	حضرت انس رضی اللہ عنہ کے قیام مدینہ کے سلسلہ میں احادیث کے قواعد کا جواب۔	۵۸۳	۴۳۷	۵۸۱
۵۸۲	خلق کا لغوی معنی۔	۵۸۴	۴۳۸	۵۸۲
۵۸۳	خلق کا اصطلاحی معنی۔	۵۸۵	۴۳۹	۵۸۳
۵۸۴	حسن اخلاق کی فضیلت۔	۵۸۶	۴۴۰	۵۸۴

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۵۸۶	خلق جلی صفت ہے یا اختیاری؟	۷۹۱	۵۸۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسد کے متعلق احادیث۔	۷۹۲
۵۸۸	باب: ۸۱۹		۵۸۹	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جود و سخا۔	۷۹۳
۷۹۱	باب: ۸۲۰		۵۹۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں پر شفقت اور آپ کی تواضع کا بیان۔	۷۹۴
۷۹۲	باب: ۸۲۱		۵۹۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بکثرت حیا کا بیان۔	۷۹۵
۷۹۳	باب: ۸۲۲		۵۹۲	حیا کا لغوی اور شرعی معنی۔	۷۹۶
۷۹۴	باب: ۸۲۳		۵۹۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اور حسن معاشرت۔	۷۹۷
۷۹۵	باب: ۸۲۴		۵۹۴	جسم، منی اور قہقہہ کی تعریفیات	۷۹۸
۷۹۶	باب: ۸۲۵		۵۹۵	جسم اور منی کا حکم۔	۷۹۹
۷۹۷	باب: ۸۲۶		۵۹۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اور منی کے مواقع اور اسباب۔	۸۰۰
۷۹۸	باب: ۸۲۷		۵۹۷	باب: ۸۲۳	
۷۹۹	باب: ۸۲۸		۵۹۸	باب: ۸۲۴	
۸۰۰	باب: ۸۲۹		۵۹۹	باب: ۸۲۵	
۸۰۱	باب: ۸۳۰		۶۰۰	باب: ۸۲۶	
۸۰۲	باب: ۸۳۱		۶۰۱	باب: ۸۲۷	
۸۰۳	باب: ۸۳۲		۶۰۲	باب: ۸۲۸	
۸۰۴	باب: ۸۳۳		۶۰۳	باب: ۸۲۹	
۸۰۵	باب: ۸۳۴		۶۰۴	باب: ۸۳۰	
۸۰۶	باب: ۸۳۵		۶۰۵	باب: ۸۳۱	
۸۰۷	باب: ۸۳۶		۶۰۶	باب: ۸۳۲	
۸۰۸	باب: ۸۳۷		۶۰۷	باب: ۸۳۳	
۸۰۹	باب: ۸۳۸		۶۰۸	باب: ۸۳۴	
۸۱۰	باب: ۸۳۹		۶۰۹	باب: ۸۳۵	
۸۱۱	باب: ۸۴۰		۶۱۰	باب: ۸۳۶	
۸۱۲	باب: ۸۴۱		۶۱۱	باب: ۸۳۷	
۸۱۳	باب: ۸۴۲		۶۱۲	باب: ۸۳۸	
۸۱۴	باب: ۸۴۳		۶۱۳	باب: ۸۳۹	
۸۱۵	باب: ۸۴۴		۶۱۴	باب: ۸۴۰	
۸۱۶	باب: ۸۴۵		۶۱۵	باب: ۸۴۱	
۸۱۷	باب: ۸۴۶		۶۱۶	باب: ۸۴۲	
۸۱۸	باب: ۸۴۷		۶۱۷	باب: ۸۴۳	
۸۱۹	باب: ۸۴۸		۶۱۸	باب: ۸۴۴	
۸۲۰	باب: ۸۴۹		۶۱۹	باب: ۸۴۵	
۸۲۱	باب: ۸۵۰		۶۲۰	باب: ۸۴۶	
۸۲۲	باب: ۸۵۱		۶۲۱	باب: ۸۴۷	
۸۲۳	باب: ۸۵۲		۶۲۲	باب: ۸۴۸	
۸۲۴	باب: ۸۵۳		۶۲۳	باب: ۸۴۹	
۸۲۵	باب: ۸۵۴		۶۲۴	باب: ۸۵۰	
۸۲۶	باب: ۸۵۵		۶۲۵	باب: ۸۵۱	
۸۲۷	باب: ۸۵۶		۶۲۶	باب: ۸۵۲	
۸۲۸	باب: ۸۵۷		۶۲۷	باب: ۸۵۳	
۸۲۹	باب: ۸۵۸		۶۲۸	باب: ۸۵۴	
۸۳۰	باب: ۸۵۹		۶۲۹	باب: ۸۵۵	
۸۳۱	باب: ۸۶۰		۶۳۰	باب: ۸۵۶	
۸۳۲	باب: ۸۶۱		۶۳۱	باب: ۸۵۷	
۸۳۳	باب: ۸۶۲		۶۳۲	باب: ۸۵۸	
۸۳۴	باب: ۸۶۳		۶۳۳	باب: ۸۵۹	
۸۳۵	باب: ۸۶۴		۶۳۴	باب: ۸۶۰	
۸۳۶	باب: ۸۶۵		۶۳۵	باب: ۸۶۱	
۸۳۷	باب: ۸۶۶		۶۳۶	باب: ۸۶۲	
۸۳۸	باب: ۸۶۷		۶۳۷	باب: ۸۶۳	
۸۳۹	باب: ۸۶۸		۶۳۸	باب: ۸۶۴	
۸۴۰	باب: ۸۶۹		۶۳۹	باب: ۸۶۵	
۸۴۱	باب: ۸۷۰		۶۴۰	باب: ۸۶۶	
۸۴۲	باب: ۸۷۱		۶۴۱	باب: ۸۶۷	
۸۴۳	باب: ۸۷۲		۶۴۲	باب: ۸۶۸	
۸۴۴	باب: ۸۷۳		۶۴۳	باب: ۸۶۹	
۸۴۵	باب: ۸۷۴		۶۴۴	باب: ۸۷۰	
۸۴۶	باب: ۸۷۵		۶۴۵	باب: ۸۷۱	
۸۴۷	باب: ۸۷۶		۶۴۶	باب: ۸۷۲	
۸۴۸	باب: ۸۷۷		۶۴۷	باب: ۸۷۳	
۸۴۹	باب: ۸۷۸		۶۴۸	باب: ۸۷۴	
۸۵۰	باب: ۸۷۹		۶۴۹	باب: ۸۷۵	
۸۵۱	باب: ۸۸۰		۶۵۰	باب: ۸۷۶	
۸۵۲	باب: ۸۸۱		۶۵۱	باب: ۸۷۷	
۸۵۳	باب: ۸۸۲		۶۵۲	باب: ۸۷۸	
۸۵۴	باب: ۸۸۳		۶۵۳	باب: ۸۷۹	
۸۵۵	باب: ۸۸۴		۶۵۴	باب: ۸۸۰	
۸۵۶	باب: ۸۸۵		۶۵۵	باب: ۸۸۱	
۸۵۷	باب: ۸۸۶		۶۵۶	باب: ۸۸۲	
۸۵۸	باب: ۸۸۷		۶۵۷	باب: ۸۸۳	
۸۵۹	باب: ۸۸۸		۶۵۸	باب: ۸۸۴	
۸۶۰	باب: ۸۸۹		۶۵۹	باب: ۸۸۵	
۸۶۱	باب: ۸۹۰		۶۶۰	باب: ۸۸۶	
۸۶۲	باب: ۸۹۱		۶۶۱	باب: ۸۸۷	
۸۶۳	باب: ۸۹۲		۶۶۲	باب: ۸۸۸	
۸۶۴	باب: ۸۹۳		۶۶۳	باب: ۸۸۹	
۸۶۵	باب: ۸۹۴		۶۶۴	باب: ۸۹۰	
۸۶۶	باب: ۸۹۵		۶۶۵	باب: ۸۹۱	
۸۶۷	باب: ۸۹۶		۶۶۶	باب: ۸۹۲	
۸۶۸	باب: ۸۹۷		۶۶۷	باب: ۸۹۳	
۸۶۹	باب: ۸۹۸		۶۶۸	باب: ۸۹۴	
۸۷۰	باب: ۸۹۹		۶۶۹	باب: ۸۹۵	
۸۷۱	باب: ۹۰۰		۶۷۰	باب: ۸۹۶	
۸۷۲	باب: ۹۰۱		۶۷۱	باب: ۸۹۷	
۸۷۳	باب: ۹۰۲		۶۷۲	باب: ۸۹۸	
۸۷۴	باب: ۹۰۳		۶۷۳	باب: ۸۹۹	
۸۷۵	باب: ۹۰۴		۶۷۴	باب: ۹۰۰	
۸۷۶	باب: ۹۰۵		۶۷۵	باب: ۹۰۱	
۸۷۷	باب: ۹۰۶		۶۷۶	باب: ۹۰۲	
۸۷۸	باب: ۹۰۷		۶۷۷	باب: ۹۰۳	
۸۷۹	باب: ۹۰۸		۶۷۸	باب: ۹۰۴	
۸۸۰	باب: ۹۰۹		۶۷۹	باب: ۹۰۵	
۸۸۱	باب: ۹۱۰		۶۸۰	باب: ۹۰۶	
۸۸۲	باب: ۹۱۱		۶۸۱	باب: ۹۰۷	
۸۸۳	باب: ۹۱۲		۶۸۲	باب: ۹۰۸	
۸۸۴	باب: ۹۱۳		۶۸۳	باب: ۹۰۹	
۸۸۵	باب: ۹۱۴		۶۸۴	باب: ۹۱۰	
۸۸۶	باب: ۹۱۵		۶۸۵	باب: ۹۱۱	
۸۸۷	باب: ۹۱۶		۶۸۶	باب: ۹۱۲	
۸۸۸	باب: ۹۱۷		۶۸۷	باب: ۹۱۳	
۸۸۹	باب: ۹۱۸		۶۸۸	باب: ۹۱۴	
۸۹۰	باب: ۹۱۹		۶۸۹	باب: ۹۱۵	
۸۹۱	باب: ۹۲۰		۶۹۰	باب: ۹۱۶	
۸۹۲	باب: ۹۲۱		۶۹۱	باب: ۹۱۷	
۸۹۳	باب: ۹۲۲		۶۹۲	باب: ۹۱۸	
۸۹۴	باب: ۹۲۳		۶۹۳	باب: ۹۱۹	
۸۹۵	باب: ۹۲۴		۶۹۴	باب: ۹۲۰	
۸۹۶	باب: ۹۲۵		۶۹۵	باب: ۹۲۱	
۸۹۷	باب: ۹۲۶		۶۹۶	باب: ۹۲۲	
۸۹۸	باب: ۹۲۷		۶۹۷	باب: ۹۲۳	
۸۹۹	باب: ۹۲۸		۶۹۸	باب: ۹۲۴	
۹۰۰	باب: ۹۲۹		۶۹۹	باب: ۹۲۵	
۹۰۱	باب: ۹۳۰		۷۰۰	باب: ۹۲۶	
۹۰۲	باب: ۹۳۱		۷۰۱	باب: ۹۲۷	
۹۰۳	باب: ۹۳۲		۷۰۲	باب: ۹۲۸	
۹۰۴	باب: ۹۳۳		۷۰۳	باب: ۹۲۹	
۹۰۵	باب: ۹۳۴		۷۰۴	باب: ۹۳۰	
۹۰۶	باب: ۹۳۵		۷۰۵	باب: ۹۳۱	
۹۰۷	باب: ۹۳۶		۷۰۶	باب: ۹۳۲	
۹۰۸	باب: ۹۳۷		۷۰۷	باب: ۹۳۳	
۹۰۹	باب: ۹۳۸		۷۰۸	باب: ۹۳۴	
۹۱۰	باب: ۹۳۹		۷۰۹	باب: ۹۳۵	
۹۱۱	باب: ۹۴۰		۷۱۰	باب: ۹۳۶	
۹۱۲	باب: ۹۴۱		۷۱۱	باب: ۹۳۷	
۹۱۳	باب: ۹۴۲		۷۱۲	باب: ۹۳۸	
۹۱۴	باب: ۹۴۳		۷۱۳	باب: ۹۳۹	
۹۱۵	باب: ۹۴۴		۷۱۴	باب: ۹۴۰	
۹۱۶	باب: ۹۴۵		۷۱۵	باب: ۹۴۱	
۹۱۷	باب: ۹۴۶		۷۱۶	باب: ۹۴۲	
۹۱۸	باب: ۹۴۷		۷۱۷	باب: ۹۴۳	
۹۱۹	باب: ۹۴۸		۷۱۸	باب: ۹۴۴	
۹۲۰	باب: ۹۴۹		۷۱۹	باب: ۹۴۵	
۹۲۱	باب: ۹۵۰		۷۲۰	باب: ۹۴۶	
۹۲۲	باب: ۹۵۱		۷۲۱	باب: ۹۴۷	
۹۲۳	باب: ۹۵۲		۷۲۲	باب: ۹۴۸	
۹۲۴	باب: ۹۵۳		۷۲۳	باب: ۹۴۹	
۹۲۵	باب: ۹۵۴		۷۲۴	باب: ۹۵۰	
۹۲۶	باب: ۹۵۵		۷۲۵	باب: ۹۵۱	
۹۲۷	باب: ۹۵۶		۷۲۶	باب: ۹۵۲	
۹۲۸	باب: ۹۵۷		۷۲۷	باب: ۹۵۳	
۹۲۹	باب: ۹۵۸		۷۲۸	باب: ۹۵۴	
۹۳۰	باب: ۹۵۹		۷۲۹	باب: ۹۵۵	
۹۳۱	باب: ۹۶۰		۷۳۰	باب: ۹۵۶	
۹۳۲	باب: ۹۶۱		۷۳۱	باب: ۹۵۷	
۹۳۳	باب: ۹۶۲		۷۳۲	باب: ۹۵۸	
۹۳۴	باب: ۹۶۳		۷۳۳	باب: ۹۵۹	
۹۳۵	باب: ۹۶۴		۷۳۴	باب: ۹۶۰	
۹۳۶	باب: ۹۶۵		۷۳۵	باب: ۹۶۱	
۹۳۷	باب: ۹۶۶		۷۳۶	باب: ۹۶۲	
۹۳۸	باب: ۹۶۷		۷۳۷	باب: ۹۶۳	
۹۳۹	باب: ۹۶۸		۷۳۸	باب: ۹۶۴	
۹۴۰	باب: ۹۶۹		۷۳۹	باب: ۹۶۵	
۹۴۱	باب: ۹۷۰		۷۴۰	باب: ۹۶۶	
۹۴۲	باب: ۹۷۱		۷۴۱	باب: ۹۶۷	
۹۴۳	باب: ۹۷۲		۷۴۲	باب: ۹۶۸	
۹۴۴	باب: ۹۷۳		۷۴۳	باب: ۹۶۹	
۹۴۵	باب: ۹۷۴		۷۴۴	باب: ۹۷۰	
۹۴۶	باب: ۹۷۵		۷۴۵	باب: ۹۷۱	
۹۴۷	باب: ۹۷۶		۷۴۶	باب: ۹۷۲	
۹۴۸	باب: ۹۷۷		۷۴۷	باب: ۹۷۳	
۹۴۹	باب: ۹۷۸		۷۴۸	باب: ۹۷۴	
۹۵۰	باب: ۹۷۹		۷۴۹	باب: ۹۷۵	
۹۵۱	باب: ۹۸۰		۷۵۰	باب: ۹۷۶	
۹۵۲	باب: ۹۸۱		۷۵۱	باب: ۹۷۷	
۹۵۳	باب: ۹۸۲		۷۵۲	باب: ۹۷۸	
۹۵۴	باب: ۹۸۳		۷۵۳	باب: ۹۷۹	
۹۵۵	باب: ۹۸۴		۷۵۴	باب: ۹۸۰	
۹۵۶	باب: ۹۸۵		۷۵۵	باب: ۹۸۱	
۹۵۷	باب: ۹۸۶		۷۵۶	باب: ۹۸۲	
۹۵۸	باب: ۹۸۷		۷۵۷	باب: ۹۸۳	
۹۵۹	باب: ۹۸۸		۷۵۸	باب: ۹۸۴	
۹۶۰	باب: ۹۸۹		۷۵۹	باب: ۹۸۵	
۹۶۱	باب: ۹۹۰		۷۶۰	باب: ۹۸۶	
۹۶۲	باب: ۹۹۱		۷۶۱	باب: ۹۸۷	
۹۶۳	باب: ۹۹۲		۷۶۲	باب: ۹۸۸	
۹۶۴	باب: ۹۹۳		۷۶۳	باب: ۹۸۹	
۹۶۵	باب: ۹۹۴		۷۶۴	باب: ۹۹۰	
۹۶۶	باب: ۹۹۵		۷۶۵	باب: ۹۹۱	
۹۶۷	باب: ۹۹۶		۷۶۶	باب: ۹۹۲	
۹۶۸	باب: ۹۹۷		۷۶۷	باب: ۹۹۳	
۹۶۹	باب: ۹۹۸		۷۶۸	باب: ۹۹۴	
۹۷۰	باب: ۹۹۹		۷۶۹	باب: ۹۹۵	
۹۷۱	باب: ۱۰۰۰		۷۷۰	باب: ۹۹۶	
۹۷۲	باب: ۱۰۰۱		۷۷۱	باب: ۹۹۷	
۹۷۳	باب: ۱۰۰۲		۷۷۲	باب: ۹۹۸	
۹۷۴	باب: ۱۰۰۳		۷۷۳	باب: ۹۹۹	
۹۷۵	باب: ۱۰۰۴		۷۷۴	باب: ۱۰۰۰	
۹۷۶	باب: ۱۰۰۵		۷۷۵	باب: ۱	

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۸۰۳	خطاب لگانے یا نہ لگانے کے متعلق علماء کے نظریات۔	۶۲۵	۴۹۱	۶۱۲
۸۰۴	سیاہ خطاب لگانے کے متعلق علماء کے نظریات۔	۶۲۶	۴۹۱	۶۱۳
	باب: ۸۳۰		۴۹۰	۶۱۴
۸۰۴	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان۔	۶۲۷	۴۹۳	۶۱۵
	باب: ۸۳۱		۴۹۳	۶۱۶
۸۰۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کا بیان۔	۶۲۸	۴۹۳	۶۱۷
۸۱۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے متعلق مختلف روایات میں تطبیق اور محاکمہ۔	۶۲۹	۴۹۳	۶۱۸
۸۱۱	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آوازیں سننے اور دیکھنے کا بیان۔	۶۳۰	۴۹۳	۶۱۹
	باب: ۸۳۲		۴۹۳	۶۲۰
۸۱۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک۔	۶۳۱	۴۹۳	۶۲۱
۸۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک محمدؐ کی تشریح۔	۶۳۲	۴۹۳	۶۲۲
۸۱۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک احمدؐ کی تشریح۔	۶۳۳	۴۹۳	۶۲۳
	باب: ۸۳۳		۴۹۳	۶۲۴
۸۱۵	اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ علم اور سب سے زیادہ خوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے۔	۶۳۴	۴۹۳	۶۲۵
۸۱۶	دین میں سہولت اور محنت کے پسندیدہ ہونے کا بیان۔	۶۳۵	۴۹۳	۶۲۶
۸۱۶	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات اور کمالات سے مجتنب ہونے کا بیان۔	۶۳۶	۴۹۳	۶۲۷
۸۱۷	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال کی اقتدار کا حکم۔	۶۳۷	۴۹۳	۶۲۸
			۴۹۳	۶۲۹
			۴۹۳	۶۳۰
			۴۹۳	۶۳۱
			۴۹۳	۶۳۲
			۴۹۳	۶۳۳
			۴۹۳	۶۳۴
			۴۹۳	۶۳۵
			۴۹۳	۶۳۶
			۴۹۳	۶۳۷
			۴۹۳	۶۳۸
			۴۹۳	۶۳۹
			۴۹۳	۶۴۰
			۴۹۳	۶۴۱
			۴۹۳	۶۴۲
			۴۹۳	۶۴۳
			۴۹۳	۶۴۴
			۴۹۳	۶۴۵
			۴۹۳	۶۴۶
			۴۹۳	۶۴۷
			۴۹۳	۶۴۸
			۴۹۳	۶۴۹
			۴۹۳	۶۵۰
			۴۹۳	۶۵۱
			۴۹۳	۶۵۲
			۴۹۳	۶۵۳
			۴۹۳	۶۵۴
			۴۹۳	۶۵۵
			۴۹۳	۶۵۶
			۴۹۳	۶۵۷
			۴۹۳	۶۵۸
			۴۹۳	۶۵۹
			۴۹۳	۶۶۰
			۴۹۳	۶۶۱
			۴۹۳	۶۶۲
			۴۹۳	۶۶۳
			۴۹۳	۶۶۴
			۴۹۳	۶۶۵
			۴۹۳	۶۶۶
			۴۹۳	۶۶۷
			۴۹۳	۶۶۸
			۴۹۳	۶۶۹
			۴۹۳	۶۷۰
			۴۹۳	۶۷۱
			۴۹۳	۶۷۲
			۴۹۳	۶۷۳
			۴۹۳	۶۷۴
			۴۹۳	۶۷۵
			۴۹۳	۶۷۶
			۴۹۳	۶۷۷
			۴۹۳	۶۷۸
			۴۹۳	۶۷۹
			۴۹۳	۶۸۰
			۴۹۳	۶۸۱
			۴۹۳	۶۸۲
			۴۹۳	۶۸۳
			۴۹۳	۶۸۴
			۴۹۳	۶۸۵
			۴۹۳	۶۸۶
			۴۹۳	۶۸۷
			۴۹۳	۶۸۸
			۴۹۳	۶۸۹
			۴۹۳	۶۹۰
			۴۹۳	۶۹۱
			۴۹۳	۶۹۲
			۴۹۳	۶۹۳
			۴۹۳	۶۹۴
			۴۹۳	۶۹۵
			۴۹۳	۶۹۶
			۴۹۳	۶۹۷
			۴۹۳	۶۹۸
			۴۹۳	۶۹۹
			۴۹۳	۷۰۰
			۴۹۳	۷۰۱
			۴۹۳	۷۰۲
			۴۹۳	۷۰۳
			۴۹۳	۷۰۴
			۴۹۳	۷۰۵
			۴۹۳	۷۰۶
			۴۹۳	۷۰۷
			۴۹۳	۷۰۸
			۴۹۳	۷۰۹
			۴۹۳	۷۱۰
			۴۹۳	۷۱۱
			۴۹۳	۷۱۲
			۴۹۳	۷۱۳
			۴۹۳	۷۱۴
			۴۹۳	۷۱۵
			۴۹۳	۷۱۶
			۴۹۳	۷۱۷
			۴۹۳	۷۱۸
			۴۹۳	۷۱۹
			۴۹۳	۷۲۰
			۴۹۳	۷۲۱
			۴۹۳	۷۲۲
			۴۹۳	۷۲۳
			۴۹۳	۷۲۴
			۴۹۳	۷۲۵
			۴۹۳	۷۲۶
			۴۹۳	۷۲۷
			۴۹۳	۷۲۸
			۴۹۳	۷۲۹
			۴۹۳	۷۳۰
			۴۹۳	۷۳۱
			۴۹۳	۷۳۲
			۴۹۳	۷۳۳
			۴۹۳	۷۳۴
			۴۹۳	۷۳۵
			۴۹۳	۷۳۶
			۴۹۳	۷۳۷
			۴۹۳	۷۳۸
			۴۹۳	۷۳۹
			۴۹۳	۷۴۰
			۴۹۳	۷۴۱
			۴۹۳	۷۴۲
			۴۹۳	۷۴۳
			۴۹۳	۷۴۴
			۴۹۳	۷۴۵
			۴۹۳	۷۴۶
			۴۹۳	۷۴۷
			۴۹۳	۷۴۸
			۴۹۳	۷۴۹
			۴۹۳	۷۵۰
			۴۹۳	۷۵۱
			۴۹۳	۷۵۲
			۴۹۳	۷۵۳
			۴۹۳	۷۵۴
			۴۹۳	۷۵۵
			۴۹۳	۷۵۶
			۴۹۳	۷۵۷
			۴۹۳	۷۵۸
			۴۹۳	۷۵۹
			۴۹۳	۷۶۰
			۴۹۳	۷۶۱
			۴۹۳	۷۶۲
			۴۹۳	۷۶۳
			۴۹۳	۷۶۴
			۴۹۳	۷۶۵
			۴۹۳	۷۶۶
			۴۹۳	۷۶۷
			۴۹۳	۷۶۸
			۴۹۳	۷۶۹
			۴۹۳	۷۷۰
			۴۹۳	۷۷۱
			۴۹۳	۷۷۲
			۴۹۳	۷۷۳
			۴۹۳	۷۷۴
			۴۹۳	۷۷۵
			۴۹۳	۷۷۶
			۴۹۳	۷۷۷
			۴۹۳	۷۷۸
			۴۹۳	۷۷۹
			۴۹۳	۷۸۰
			۴۹۳	۷۸۱
			۴۹۳	۷۸۲
			۴۹۳	۷۸۳
			۴۹۳	۷۸۴
			۴۹۳	۷۸۵
			۴۹۳	۷۸۶
			۴۹۳	۷۸۷
			۴۹۳	۷۸۸
			۴۹۳	۷۸۹
			۴۹۳	۷۹۰
			۴۹۳	۷۹۱
			۴۹۳	۷۹۲
			۴۹۳	۷۹۳
			۴۹۳	۷۹۴
			۴۹۳	۷۹۵
			۴۹۳	۷۹۶
			۴۹۳	۷۹۷
			۴۹۳	۷۹۸
			۴۹۳	۷۹۹
			۴۹۳	۸۰۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	باب: ۸۳۸			باب: ۸۳۴	
۸۲۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل	۶۴۶		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کا درجہ -	۶۳۸
	باب: ۸۳۹		۸۱۷	حجیت حدیث -	۶۳۹
۸۳۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فضائل	۶۴۸	۸۱۸		
	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے غیر البریہ ہونے کی توجیہ -	۶۴۹		باب: ۸۳۵	
۸۳۳	حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تین (ظاہری) جھوٹ برتنے کی توجیہ -	۶۵۰	۸۱۸	بلا ضرورت زیادہ سوال کرنے کی کراہت -	۶۴۰
۸۳۴	گناہوں پر قدرت انبیاء علیہم السلام کی عصمت کے منافی نہیں ہے -	۶۵۱	۸۲۲	نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سوال کرنے کی ممانعت کی درجات -	۶۴۱
۸۳۴			۸۲۲	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد "مجھ سے جو چاہو سوال کرو" کی تشریح -	۶۴۲
	باب: ۸۴۰		۸۲۲	آپ کو جنت اور دوزخ حقیقتاً دکھانے اور ان کی تصویر دکھانے کے الگ الگ محل -	۶۴۳
۸۳۵	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل	۶۵۲	۸۲۵		
	پتھر کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کپڑوں کو لے کر بھاگنا -	۶۵۳		باب: ۸۳۶	
۸۴۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ملک الموت کو تعین کرنے کی وجہ -	۶۵۴		احکام شریعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے کا وجہ اور احکام دنیویہ میں عمل کا اختیار -	۶۴۴
۸۴۱	صحابین کے قرب میں دفن کرنے کا استقباب	۶۵۵	۸۲۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو کاروں کے متعلق صحابہ سے فرمانا ذیلوی معاملات کو تم زیادہ جانتے ہو -	۶۴۵
	باب: ۸۴۱		۸۲۷		
۸۴۲	حضرت یوسف علیہ السلام کے فضائل	۶۵۶		باب: ۸۳۷	
	باب: ۸۴۲			رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور اسی کی تمنا کرنے کی فضیلت -	۶۴۶
۸۴۴	حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت	۶۵۷	۸۲۸		

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۸۴۲	فہرست صحابہ پر کتب شیعہ سے استدلال -	۶۴۵	۸۴۳	باب: ۸۴۳	
۸۴۲	باب: ۸۴۲		۸۴۳	حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت -	۶۵۸
۸۴۶	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل -	۶۴۶	۸۵۲	حضرت موسیٰ کا نام و نسب اور عمر کا بیان -	۶۵۹
۸۸۱	صحابہ کرام کی ایک دوسرے پر افضلیت کے متعلق علماء کے مساکن اور نظریات -	۶۴۷	۸۵۲	حضرت خضر کا نام، لقب اور کنیت -	۶۶۰
۸۸۲	صحابہ کرام کی باہمی جنگوں کے متعلق اہلسنت کا نقطہ نظر -	۶۴۸	۸۵۳	حضرت خضر کے نبی ہونے کی تحقیق -	۶۶۱
۸۸۳	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سوانح -	۶۴۹		حضرت خضر کی حیات کے متعلق علمائے امت کی آراء -	۶۶۲
۸۸۳	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا -	۶۵۰	۸۵۳	حیات خضر کی نفی پر دلائل -	۶۶۳
۸۸۴	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہجرت -	۶۵۱	۸۵۴	حیات خضر کے ثبوت پر دلائل -	۶۶۴
	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت -	۶۵۲		حیات خضر کے حق میں اور اس کے خلاف دلائل پر بحث و نظر -	۶۶۵
۸۸۶	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب -	۶۵۳	۸۵۹	حیات خضر کے سلسلہ میں حوت آخر -	۶۶۶
۸۸۶	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا علم -	۶۵۴	۸۵۹	حدیث خضر سے استنباط شدہ مسائل -	۶۶۷
۸۸۸	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا زہد و تواضع -	۶۵۵		کتاب فضائل اصحابہ رضی اللہ عنہم	
۸۸۸	اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا -	۶۵۶	۸۶۱	صحابی کی تعریف	۶۶۸
۸۸۹	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت -	۶۵۷	۸۶۱	تعداد صحابہ کے متعلق راہنویوں کا عقیدہ -	۶۶۹
۸۸۹	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے اہم کارنامے -	۶۵۸	۸۶۱	تعداد صحابہ کے متعلق اہل سنت کا عقیدہ -	۶۷۰
	سفر ہجرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہونے کی وجہ سے حضرت ابوبکر کی افضلیت کی وجہ -	۶۵۹	۸۶۱	صحابہ کرام کے اخلاص سے ان کے دین میں استقلال اور ثبات قدمی پر استدلال -	۶۷۱
۸۹۱	خلعت اور محبت کا معنی -	۶۶۰	۸۶۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تبلیغ سے کثرت صحابہ پر استدلال -	۶۷۲
۸۹۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کو شخصی طور پر معین کر کے خلیفہ نامزد نہ کرنا -	۶۶۱	۸۶۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور افضل المرسلین ہونے سے کثرت صحابہ پر استدلال -	۶۷۳
۸۹۶	حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت پر دلیل -	۶۶۲	۸۶۴	قرآن مجید کی آیات سے کثرت صحابہ پر استدلال -	۶۷۴
۸۹۷	خلافت ثلاثہ کی خلافت کی صحت اور حقانیت	۶۶۳			

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۹۲۵	نازل ہونے پر شیعہ علماء کی تائید -	۸۹۷	پرسوں آن مجید سے استدلال -	
۹۲۶	کتب شیعہ سے حضرت عمر کے فضائل کا بیان	۸۹۸	استدلال مذکور پر شیعہ علماء کے اعتراضات کے جوابات -	۶۹۳
۹۲۷	نبی البلاغہ کے حوالے سے حضرت علی کے بیان کردہ حضرت عمر کے فضائل -	۸۹۹	قرآن مجید کی آیات سے شیعہ تفسیر کے مطابق حضرت ابو بکر کے فضائل -	۶۹۴
۹۲۸	ابن ابی الحدید شیعہ کے حوالے سے حضرت عمر کے فضائل میں امادیت -	۹۰۰	حضرت ابو بکر کے ہاتھ پر حضرت علی کے بیعت کرنے کا کتب شیعہ سے ثبوت -	۶۹۵
۹۲۹	ابن ابی الحدید شیعہ کے حوالے سے حضرت عمر کے اعتراضات کے جوابات -	۹۰۱	باب: ۸۲۵	
۹۳۰	ابن ابی الحدید شیعہ کے حوالے سے حضرت عمر کے خاتمہ بالخیر پر حضرت ابن عباس اور حضرت علی کی گواہی -	۹۰۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل کا بیان -	۶۹۶
		۹۰۳	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سوانح -	۶۹۷
		۹۰۴	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا -	۶۹۸
		۹۰۵	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہجرت کرنا -	۶۹۹
		۹۰۶	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت -	۷۰۰
		۹۰۷	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم -	۷۰۱
		۹۰۸	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد اور تواضع -	۷۰۲
		۹۰۹	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب -	۷۰۳
		۹۱۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت -	۷۰۴
		۹۱۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی انفرادی اور اجتماعی (بحیثیت خلیفہ) سیرت -	۷۰۵
		۹۱۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت -	۷۰۶
		۹۱۳	حضرت عمر کے لیے حضرت علی کی دعا بخیر -	۷۰۷
		۹۱۴	حضرت عمر کی دینداری میں سابعیت -	۷۰۸
		۹۱۵	حضرت عمر کا محدث (صاحب الہام) ہونا -	۷۰۹
		۹۱۶	عبداللہ ابن ابی کے کفن کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قمیص دینے کی وجہ -	۷۱۰
		۹۱۷	حضرت عمر کی مائتے کے مطابق بعض آیات کے	۷۱۱
		۹۱۸		
		۹۱۹		
		۹۲۰		
		۹۲۱		
		۹۲۲		
		۹۲۳		
		۹۲۴		
		۹۲۵		
		۹۲۶		
		۹۲۷		
		۹۲۸		
		۹۲۹		
		۹۳۰		
		۹۳۱		
		۹۳۲		
		۹۳۳		
		۹۳۴		
		۹۳۵		
		۹۳۶		
		۹۳۷		
		۹۳۸		
		۹۳۹		
		۹۴۰		
		۹۴۱		
		۹۴۲		
		۹۴۳		
		۹۴۴		
		۹۴۵		
		۹۴۶		
		۹۴۷		
		۹۴۸		
		۹۴۹		
		۹۵۰		
		۹۵۱		
		۹۵۲		
		۹۵۳		
		۹۵۴		
		۹۵۵		
		۹۵۶		
		۹۵۷		
		۹۵۸		
		۹۵۹		
		۹۶۰		
		۹۶۱		
		۹۶۲		
		۹۶۳		
		۹۶۴		
		۹۶۵		
		۹۶۶		
		۹۶۷		
		۹۶۸		
		۹۶۹		
		۹۷۰		
		۹۷۱		
		۹۷۲		
		۹۷۳		
		۹۷۴		
		۹۷۵		
		۹۷۶		
		۹۷۷		
		۹۷۸		
		۹۷۹		
		۹۸۰		
		۹۸۱		
		۹۸۲		
		۹۸۳		
		۹۸۴		
		۹۸۵		
		۹۸۶		
		۹۸۷		
		۹۸۸		
		۹۸۹		
		۹۹۰		
		۹۹۱		
		۹۹۲		
		۹۹۳		
		۹۹۴		
		۹۹۵		
		۹۹۶		
		۹۹۷		
		۹۹۸		
		۹۹۹		
		۱۰۰۰		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون
۹۴۳	حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی سوانح -	۹۴۴	۴۲۸	۴۲۹	باشاں صحابہ کے مشورے -
۹۴۵	حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی سوانح -	۹۴۷	۴۲۹	۴۳۰	شہادت -
	باب : ۸۵۰	۹۴۸		۴۳۱	عظمت عثمان رضی اللہ عنہ
۹۴۶	حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل	۴۵۰			باب : ۸۴۷
۹۴۷	حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی سوانح	۴۵۱	۹۵۰	۴۳۲	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل
	باب : ۸۵۱		۹۵۲	۴۳۳	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سوانح
۹۴۸	حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل	۴۵۲	۹۵۷	۴۳۴	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام
۹۴۹	حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی سوانح	۴۵۳	۹۵۷	۴۳۵	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہجرت
۹۵۰	حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب -	۴۵۴	۹۵۷	۴۳۶	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی غزوات میں شرکت
۹۵۱	حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت -	۴۵۵	۹۶۰	۴۳۷	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا علم
۹۵۲	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سوانح	۴۵۶	۹۶۰	۴۳۸	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا زہر
۹۵۳	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۵۷	۹۶۰	۴۳۹	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل
۹۵۴	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۵۸	۹۶۱	۴۴۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت
۹۵۵	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۵۹	۹۶۲	۴۴۱	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت
۹۵۶	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۶۰	۹۶۳	۴۴۲	حضرت علی کو حضرت ہارون سے تشبیہ دینا ان کے استحقاق خلافت کو مستلزم نہیں ہے -
۹۵۷	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۶۱	۹۶۴	۴۴۳	حضرت مسعود کا حضرت سعد سے حضرت علی کو برا نہ کہنے کی وجہ دریافت کرنا -
۹۵۸	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۶۲	۹۶۴	۴۴۴	اہل بیت کی اقسام
۹۵۹	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۶۳	۹۶۴		باب : ۸۴۸
۹۶۰	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۶۴	۹۶۴	۴۴۵	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل
۹۶۱	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۶۵	۹۶۴	۴۴۶	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی سوانح
۹۶۲	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۶۶	۹۶۴		باب : ۸۴۹
۹۶۳	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۶۷	۹۶۴	۴۴۷	حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کے فضائل
۹۶۴	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۶۸	۹۶۴		
۹۶۵	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۶۹	۹۶۴		
۹۶۶	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۷۰	۹۶۴		
۹۶۷	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۷۱	۹۶۴		
۹۶۸	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۷۲	۹۶۴		
۹۶۹	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۷۳	۹۶۴		
۹۷۰	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۷۴	۹۶۴		
۹۷۱	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۷۵	۹۶۴		
۹۷۲	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۷۶	۹۶۴		
۹۷۳	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۷۷	۹۶۴		
۹۷۴	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۷۸	۹۶۴		
۹۷۵	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۷۹	۹۶۴		
۹۷۶	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۸۰	۹۶۴		
۹۷۷	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۸۱	۹۶۴		
۹۷۸	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۸۲	۹۶۴		
۹۷۹	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۸۳	۹۶۴		
۹۸۰	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۸۴	۹۶۴		
۹۸۱	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۸۵	۹۶۴		
۹۸۲	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۸۶	۹۶۴		
۹۸۳	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۸۷	۹۶۴		
۹۸۴	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۸۸	۹۶۴		
۹۸۵	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۸۹	۹۶۴		
۹۸۶	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۹۰	۹۶۴		
۹۸۷	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۹۱	۹۶۴		
۹۸۸	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۹۲	۹۶۴		
۹۸۹	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۹۳	۹۶۴		
۹۹۰	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۹۴	۹۶۴		
۹۹۱	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۹۵	۹۶۴		
۹۹۲	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب	۴۹۶	۹۶۴		
۹۹۳	حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت	۴۹۷	۹۶۴		

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۱۰۲۰	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی سوانح	۷۷۸	۹۹۴	حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سوانح	۷۷۵
۱۰۲۳	کفو کا لغوی معنی	۷۷۹			
۱۰۲۳	کفو کا اصطلاحی معنی	۷۸۰		باب: ۸۵۳	
۱۰۲۳	کفو کی تحقیق	۷۸۱	۹۹۵	حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کے فضائل	۷۷۶
۱۰۲۴	غیر کفو میں نکاح کی بحث	۷۸۲	۹۹۶	حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کی سوانح	۷۷۷
	قہر آن مجید سے غیر کفو میں نکاح کے جواز	۷۸۳		باب: ۸۵۴	
۱۰۲۵	کا بیان				
	محبور فقہار کے نزدیک عام مخصوص البعض	۷۸۴	۹۹۷	ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۷۷۸
۱۰۲۷	کا حجت ہونا		۱۰۰۰	ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سوانح	۷۷۹
	احل لکم ما وراء ذالکم میں ما	۷۸۵		باب: ۸۵۵	
۱۰۲۹	کا عموم				
	احل لکم ما وراء ذالکم کے	۷۸۶		ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے	۷۸۰
۱۰۳۰	عموم سے فقہار کا استدلال		۱۰۰۱	فضائل	
	فانکحوا ما طاب لکم من النساء	۷۸۷	۱۰۱۰	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سوانح	۷۸۱
۱۰۳۱	میں ما کے عموم سے فقہار کا استدلال			باب: ۸۵۶	
	وانکحوا الایامی منکم الایتہ سے	۷۸۸			
۱۰۳۲	غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال		۱۰۱۲	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۷۸۲
	غیر کفو میں نکاح کا جواز سادات کرام کی تعظیم و	۷۸۹	۱۰۱۷	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی سوانح	۷۸۳
۱۰۳۳	تکرم کے منافی نہیں ہے			باب: ۸۵۷	
	ولا جناح علیکم ان تنکحوهن	۷۹۰			
	الایتہ سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر		۱۰۱۸	حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل	۷۸۴
۱۰۳۵	استدلال		۱۰۱۹	حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سوانح	۷۸۵
	آیت تحلیل سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر	۷۹۱		باب: ۸۵۸	
۱۰۳۷	استدلال				
	ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سے	۷۹۲		حضرت ام المؤمنین زینب بنت جحش رضی اللہ	۷۸۶
۱۰۳۷	غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال		۱۰۱۹	عنہا کے فضائل	
۱۰۳۹	استدلال مذکور پر ایک اعتراض کا جواب	۷۹۳	۱۰۲۰	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی خصوصیات	۷۸۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۹۴	دھا کان لمؤمن ولا مؤمنة الاية سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔	۱۰۴۰	۸۰۶	بالمخصوص غیر کفو میں رشتہ دینے کا حکم۔	۱۰۶۳
۹۵	ولعبد مؤمن خیر من مشرک سے استدلال (غیر کفو میں نکاح کے جواز پر قرآن مجید سے مریح جزیہ)	۱۰۴۱	۸۰۷	غیر کفو میں کیے ہوئے نکاحوں کی ایک اور توجیہ کا جواب۔	۱۰۶۴
۹۶	ولعبد مؤمن الاية میں "عبد" سے غلام مراد ہونے پر جہود مفسرین کی تصریحات۔	۱۰۴۳	۸۰۸	سیدات کا غیر فاطمیوں کے ساتھ نکاح کا بیان	۱۰۶۵
۹۷	اہلسنت مترجمین کے حوالوں سے ولعبد مؤمن الاية کا ترجمہ۔	۱۰۴۵	۸۰۹	حضرت سیدہ ام کلثوم کے حضرت عمر سے نکاح کا بیان۔	۱۰۶۶
۹۸	دیگر مشہور مترجمین کے حوالوں سے ولعبد مؤمن الاية کا ترجمہ۔	۱۰۴۶	۸۱۰	حضرت سیدہ فاطمہ بنت حسین اور حضرت سیدہ سکینہ بنت حسین کے غیر فاطمی جوانوں سے نکاح کا بیان۔	۱۰۶۷
۹۹	افن جعل المسلمین کالمجرمین سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔	۱۰۴۷	۸۱۱	حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی صاحبزادیوں کے نکاحوں کا بیان۔	۱۰۶۸
۸۰۰	فلا تزکوا انفسکم سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔	۱۰۴۸	۸۱۲	حضرت علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم کی صاحبزادیوں کے نکاحوں کا بیان۔	۱۰۶۹
۸۰۱	وللہ العزة ولرسوله وللمؤمنین سے غیر کفو میں نکاح کے جواز پر استدلال۔	۱۰۴۹	۸۱۳	سیدات کے غیر کفو میں کیے ہوئے نکاحوں کی توجیہ کا بیان۔	۱۰۷۰
۸۰۲	عہد رسالت میں غیر کفو میں کیے ہوئے نکاحوں میں سے چند نکاحوں کا بیان۔	۱۰۵۲	۸۱۴	سیدہ کے طبر سید سے نکاح کے متعلق اعلیٰ حضرت کا موقف۔	۱۰۷۱
۸۰۳	غیر کفو میں کیے ہوئے نکاحوں کی ایک توجیہ کا جواب۔	۱۰۵۶	۸۱۵	نکاح کی وجہ سے عورت کی تدبیل کی تحقیق۔	۱۰۷۳
۸۰۴	اسلام میں ناسات پات کا امتیاز نہ کرنے پر احادیث سے دلائل۔	۱۰۵۷	۸۱۶	غیر کفو میں نکاح کے انعقاد کے لیے روئے زمین کے تمام اولیاء کارا رضی ہونا ضروری ہے یا صرف ولی اقرب کارا رضی ہونا کافی ہے؟	۱۰۷۵
۸۰۵	اسلام اور اچھے اخلاق کی بنا پر رشتہ دینے کا حکم غلام ازیں کہ کفو ہو یا غیر کفو۔	۱۰۶۰	۸۱۷	اعتبار کفو کی روایات کی فنی حیثیت۔	۱۰۷۶
			۸۱۸	حدیث والایم اذا وجدت لہا کفواً کی تحقیق۔	۱۰۷۷
			۸۱۹	حدیث: اتخیروا النطفہ کی تحقیق	۱۰۷۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۸۲۰	پہلی سند -	۱۰۷۹	باب: ۸۵۹		
۸۲۱	دوسری سند -	۱۰۸۰			
۸۲۲	تیسری سند -	۱۰۸۰	۱۱۰۶	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کے فضائل -	۸۴۲
۸۲۳	چوتھی سند -	۱۰۸۰	۱۱۰۷	حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی سوانح	۸۴۳
۸۲۴	حدیث لا تنكحوا الا الاكفاء کی تحقیق -	۱۰۸۲	باب: ۸۶۰		
۸۲۵	حدیث الابحاثك اوجہ عام کی تحقیق	۱۰۸۳	۱۱۰۸	حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے فضائل -	۸۴۴
۸۲۶	پہلی سند -	۱۰۸۳	۱۱۱۱	حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کی سوانح -	۸۴۵
۸۲۷	دوسری سند -	۱۰۸۳	۱۱۱۲	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سوانح -	۸۴۶
۸۲۸	تیسری سند -	۱۰۸۴	۱۱۱۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں اپنے آگے حضرت بلال کے جوتوں کی آہٹ سنی، اس کی توجیہ	۸۴۷
۸۲۹	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب اثر کی تحقیق -	۱۰۸۴	۱۱۱۴	اذان سے پہلے صلوٰۃ و سلام پڑھنے اور دیگر معمولات اہل سنت پر ایک دلیل	۸۴۸
۸۳۰	حضرت سلمان فارسی کی طرف منسوب اثر کی تحقیق	۱۰۸۸	۱۱۱۵	حدیث الباب کے بقیہ فوائد اور مسائل -	۸۴۹
۸۳۱	روایات ضعیفہ کی بنا پر کسی چیز کی حرمت ثابت کرنا باہر اتفاق جائز نہیں ہے -	۱۰۸۹	باب: ۸۶۱		
۸۳۲	تحریم کا مدار اس دلیل پر ہے جو قطعی الثبوت اور قطعی الدلالہ ہو -	۱۰۹۱	۱۱۱۶	حضرت عبداللہ ابن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کے فضائل -	۸۵۰
۸۳۳	نکاح غیر کفو میں فقہاء حنبلیہ کا نظریہ -	۱۰۹۲	۱۱۲۱	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سوانح -	۸۵۱
۸۳۴	نکاح غیر کفو میں فقہاء مالکیہ کا نظریہ -	۱۰۹۳	۱۱۲۲	حضرت عبداللہ بن مسعود کے مصحف کا بیان -	۸۵۲
۸۳۵	نکاح غیر کفو میں فقہاء شافعیہ کا نظریہ -	۱۰۹۵	۱۱۲۳	حضرت ابن مسعود کی اپنی علمی فضیلت بیان کرنے کی توجیہ -	۸۵۳
۸۳۶	نکاح غیر کفو میں فقہاء احناف کا نظریہ -	۱۰۹۵			
۸۳۷	نکاح غیر کفو میں فقہاء حنفیہ کا نظریہ -	۱۰۹۷			
۸۳۸	ہاشمیہ کا غیر ہاشمی سے نکاح کا جزیہ	۱۱۰۱	باب: ۸۶۲		
۸۳۹	نکاح غیر کفو اور علالہ کا جزیہ -	۱۱۰۱	۱۱۲۴	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل -	۸۵۴
۸۴۰	نکاح غیر کفو اور علالہ ابن ہمام -	۱۱۰۲			
۸۴۱	نکاح غیر کفو میں معصفت کا موقف اور حرف آخر -	۱۱۰۵			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۸۵۵	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی سوانح۔	۱۱۲۵	باب: ۸۶۹		
۸۵۶	باب: ۸۶۳		۸۶۸	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل	۱۱۳۳
۸۵۷	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۱۱۲۶	۸۶۹	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سوانح۔	۱۱۳۴
۸۵۸	حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی سوانح۔	۱۱۲۷	باب: ۸۷۰		
۸۵۹	باب: ۸۶۴		۸۷۰	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل۔	۱۱۳۶
۸۶۰	حضرت ابو جابر سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۱۱۲۹	۸۷۱	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی سوانح۔	۱۱۳۷
۸۶۱	باب: ۸۶۵		۸۷۲	باب: ۸۶۱	
۸۶۲	حضرت جابر کے والد حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہما کے فضائل۔	۱۱۳۰	۸۷۳	باب: ۸۶۲	
۸۶۳	باب: ۸۶۶		۸۷۴	باب: ۸۶۳	
۸۶۴	حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام کی سوانح۔	۱۱۳۱	۸۷۵	باب: ۸۶۴	
۸۶۵	باب: ۸۶۷		۸۷۶	باب: ۸۶۵	
۸۶۶	حضرت جلیعیب رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۱۱۳۲	۸۷۷	باب: ۸۶۶	
۸۶۷	باب: ۸۶۸		۸۷۸	باب: ۸۶۷	
۸۶۸	حضرت جلیعیب رضی اللہ عنہ کی سوانح۔	۱۱۳۳	۸۷۹	باب: ۸۶۸	
۸۶۹	باب: ۸۶۹		۸۸۰	باب: ۸۶۹	
۸۷۰	باب: ۸۷۰		۸۸۱	باب: ۸۷۰	
۸۷۱	باب: ۸۷۱		۸۸۲	باب: ۸۷۱	
۸۷۲	باب: ۸۷۲		۸۸۳	باب: ۸۷۲	
۸۷۳	باب: ۸۷۳		۸۸۴	باب: ۸۷۳	
۸۷۴	باب: ۸۷۴		۸۸۵	باب: ۸۷۴	
۸۷۵	باب: ۸۷۵		۸۸۶	باب: ۸۷۵	
۸۷۶	باب: ۸۷۶		۸۸۷	باب: ۸۷۶	
۸۷۷	باب: ۸۷۷		۸۸۸	باب: ۸۷۷	
۸۷۸	باب: ۸۷۸		۸۸۹	باب: ۸۷۸	
۸۷۹	باب: ۸۷۹		۸۹۰	باب: ۸۷۹	
۸۸۰	باب: ۸۸۰		۸۹۱	باب: ۸۸۰	
۸۸۱	باب: ۸۸۱		۸۹۲	باب: ۸۸۱	
۸۸۲	باب: ۸۸۲		۸۹۳	باب: ۸۸۲	
۸۸۳	باب: ۸۸۳		۸۹۴	باب: ۸۸۳	
۸۸۴	باب: ۸۸۴		۸۹۵	باب: ۸۸۴	
۸۸۵	باب: ۸۸۵		۸۹۶	باب: ۸۸۵	
۸۸۶	باب: ۸۸۶		۸۹۷	باب: ۸۸۶	
۸۸۷	باب: ۸۸۷		۸۹۸	باب: ۸۸۷	
۸۸۸	باب: ۸۸۸		۸۹۹	باب: ۸۸۸	
۸۸۹	باب: ۸۸۹		۹۰۰	باب: ۸۸۹	
۸۹۰	باب: ۸۹۰		۹۰۱	باب: ۸۹۰	
۸۹۱	باب: ۸۹۱		۹۰۲	باب: ۸۹۱	
۸۹۲	باب: ۸۹۲		۹۰۳	باب: ۸۹۲	
۸۹۳	باب: ۸۹۳		۹۰۴	باب: ۸۹۳	
۸۹۴	باب: ۸۹۴		۹۰۵	باب: ۸۹۴	
۸۹۵	باب: ۸۹۵		۹۰۶	باب: ۸۹۵	
۸۹۶	باب: ۸۹۶		۹۰۷	باب: ۸۹۶	
۸۹۷	باب: ۸۹۷		۹۰۸	باب: ۸۹۷	
۸۹۸	باب: ۸۹۸		۹۰۹	باب: ۸۹۸	
۸۹۹	باب: ۸۹۹		۹۱۰	باب: ۸۹۹	
۹۰۰	باب: ۹۰۰		۹۱۱	باب: ۹۰۰	
۹۰۱	باب: ۹۰۱		۹۱۲	باب: ۹۰۱	
۹۰۲	باب: ۹۰۲		۹۱۳	باب: ۹۰۲	
۹۰۳	باب: ۹۰۳		۹۱۴	باب: ۹۰۳	
۹۰۴	باب: ۹۰۴		۹۱۵	باب: ۹۰۴	
۹۰۵	باب: ۹۰۵		۹۱۶	باب: ۹۰۵	
۹۰۶	باب: ۹۰۶		۹۱۷	باب: ۹۰۶	
۹۰۷	باب: ۹۰۷		۹۱۸	باب: ۹۰۷	
۹۰۸	باب: ۹۰۸		۹۱۹	باب: ۹۰۸	
۹۰۹	باب: ۹۰۹		۹۲۰	باب: ۹۰۹	
۹۱۰	باب: ۹۱۰		۹۲۱	باب: ۹۱۰	
۹۱۱	باب: ۹۱۱		۹۲۲	باب: ۹۱۱	
۹۱۲	باب: ۹۱۲		۹۲۳	باب: ۹۱۲	
۹۱۳	باب: ۹۱۳		۹۲۴	باب: ۹۱۳	
۹۱۴	باب: ۹۱۴		۹۲۵	باب: ۹۱۴	
۹۱۵	باب: ۹۱۵		۹۲۶	باب: ۹۱۵	
۹۱۶	باب: ۹۱۶		۹۲۷	باب: ۹۱۶	
۹۱۷	باب: ۹۱۷		۹۲۸	باب: ۹۱۷	
۹۱۸	باب: ۹۱۸		۹۲۹	باب: ۹۱۸	
۹۱۹	باب: ۹۱۹		۹۳۰	باب: ۹۱۹	
۹۲۰	باب: ۹۲۰		۹۳۱	باب: ۹۲۰	
۹۲۱	باب: ۹۲۱		۹۳۲	باب: ۹۲۱	
۹۲۲	باب: ۹۲۲		۹۳۳	باب: ۹۲۲	
۹۲۳	باب: ۹۲۳		۹۳۴	باب: ۹۲۳	
۹۲۴	باب: ۹۲۴		۹۳۵	باب: ۹۲۴	
۹۲۵	باب: ۹۲۵		۹۳۶	باب: ۹۲۵	
۹۲۶	باب: ۹۲۶		۹۳۷	باب: ۹۲۶	
۹۲۷	باب: ۹۲۷		۹۳۸	باب: ۹۲۷	
۹۲۸	باب: ۹۲۸		۹۳۹	باب: ۹۲۸	
۹۲۹	باب: ۹۲۹		۹۴۰	باب: ۹۲۹	
۹۳۰	باب: ۹۳۰		۹۴۱	باب: ۹۳۰	
۹۳۱	باب: ۹۳۱		۹۴۲	باب: ۹۳۱	
۹۳۲	باب: ۹۳۲		۹۴۳	باب: ۹۳۲	
۹۳۳	باب: ۹۳۳		۹۴۴	باب: ۹۳۳	
۹۳۴	باب: ۹۳۴		۹۴۵	باب: ۹۳۴	
۹۳۵	باب: ۹۳۵		۹۴۶	باب: ۹۳۵	
۹۳۶	باب: ۹۳۶		۹۴۷	باب: ۹۳۶	
۹۳۷	باب: ۹۳۷		۹۴۸	باب: ۹۳۷	
۹۳۸	باب: ۹۳۸		۹۴۹	باب: ۹۳۸	
۹۳۹	باب: ۹۳۹		۹۵۰	باب: ۹۳۹	
۹۴۰	باب: ۹۴۰		۹۵۱	باب: ۹۴۰	
۹۴۱	باب: ۹۴۱		۹۵۲	باب: ۹۴۱	
۹۴۲	باب: ۹۴۲		۹۵۳	باب: ۹۴۲	
۹۴۳	باب: ۹۴۳		۹۵۴	باب: ۹۴۳	
۹۴۴	باب: ۹۴۴		۹۵۵	باب: ۹۴۴	
۹۴۵	باب: ۹۴۵		۹۵۶	باب: ۹۴۵	
۹۴۶	باب: ۹۴۶		۹۵۷	باب: ۹۴۶	
۹۴۷	باب: ۹۴۷		۹۵۸	باب: ۹۴۷	
۹۴۸	باب: ۹۴۸		۹۵۹	باب: ۹۴۸	
۹۴۹	باب: ۹۴۹		۹۶۰	باب: ۹۴۹	
۹۵۰	باب: ۹۵۰		۹۶۱	باب: ۹۵۰	
۹۵۱	باب: ۹۵۱		۹۶۲	باب: ۹۵۱	
۹۵۲	باب: ۹۵۲		۹۶۳	باب: ۹۵۲	
۹۵۳	باب: ۹۵۳		۹۶۴	باب: ۹۵۳	
۹۵۴	باب: ۹۵۴		۹۶۵	باب: ۹۵۴	
۹۵۵	باب: ۹۵۵		۹۶۶	باب: ۹۵۵	
۹۵۶	باب: ۹۵۶		۹۶۷	باب: ۹۵۶	
۹۵۷	باب: ۹۵۷		۹۶۸	باب: ۹۵۷	
۹۵۸	باب: ۹۵۸		۹۶۹	باب: ۹۵۸	
۹۵۹	باب: ۹۵۹		۹۷۰	باب: ۹۵۹	
۹۶۰	باب: ۹۶۰		۹۷۱	باب: ۹۶۰	
۹۶۱	باب: ۹۶۱		۹۷۲	باب: ۹۶۱	
۹۶۲	باب: ۹۶۲		۹۷۳	باب: ۹۶۲	
۹۶۳	باب: ۹۶۳		۹۷۴	باب: ۹۶۳	
۹۶۴	باب: ۹۶۴		۹۷۵	باب: ۹۶۴	
۹۶۵	باب: ۹۶۵		۹۷۶	باب: ۹۶۵	
۹۶۶	باب: ۹۶۶		۹۷۷	باب: ۹۶۶	
۹۶۷	باب: ۹۶۷		۹۷۸	باب: ۹۶۷	
۹۶۸	باب: ۹۶۸		۹۷۹	باب: ۹۶۸	
۹۶۹	باب: ۹۶۹		۹۸۰	باب: ۹۶۹	
۹۷۰	باب: ۹۷۰		۹۸۱	باب: ۹۷۰	
۹۷۱	باب: ۹۷۱		۹۸۲	باب: ۹۷۱	
۹۷۲	باب: ۹۷۲		۹۸۳	باب: ۹۷۲	
۹۷۳	باب: ۹۷۳		۹۸۴	باب: ۹۷۳	
۹۷۴	باب: ۹۷۴		۹۸۵	باب: ۹۷۴	
۹۷۵	باب: ۹۷۵		۹۸۶	باب: ۹۷۵	
۹۷۶	باب: ۹۷۶		۹۸۷	باب: ۹۷۶	
۹۷۷	باب: ۹۷۷		۹۸۸	باب: ۹۷۷	
۹۷۸	باب: ۹۷۸		۹۸۹	باب: ۹۷۸	
۹۷۹	باب: ۹۷۹		۹۹۰	باب: ۹۷۹	
۹۸۰	باب: ۹۸۰		۹۹۱	باب: ۹۸۰	
۹۸۱	باب: ۹۸۱		۹۹۲	باب: ۹۸۱	
۹۸۲	باب: ۹۸۲		۹۹۳	باب: ۹۸۲	
۹۸۳	باب: ۹۸۳		۹۹۴	باب: ۹۸۳	
۹۸۴	باب: ۹۸۴		۹۹۵	باب: ۹۸۴	
۹۸۵	باب: ۹۸۵		۹۹۶	باب: ۹۸۵	
۹۸۶	باب: ۹۸۶		۹۹۷	باب: ۹۸۶	
۹۸۷	باب: ۹۸۷		۹۹۸	باب: ۹۸۷	
۹۸۸	باب: ۹۸۸		۹۹۹	باب: ۹۸۸	
۹۸۹	باب: ۹۸۹		۱۰۰۰	باب: ۹۸۹	
۹۹۰	باب: ۹۹۰		۱۰۰۱	باب: ۹۹۰	
۹۹۱	باب: ۹۹۱		۱۰۰۲	باب: ۹۹۱	
۹۹۲	باب: ۹۹۲		۱۰۰۳	باب: ۹۹۲	
۹۹۳	باب: ۹۹۳		۱۰۰۴	باب: ۹۹۳	
۹۹۴	باب: ۹۹۴		۱۰۰۵	باب: ۹۹۴	
۹۹۵	باب: ۹۹۵		۱۰۰۶	باب: ۹۹۵	
۹۹۶	باب: ۹۹۶		۱۰۰۷	باب: ۹۹۶	
۹۹۷	باب: ۹۹۷		۱۰۰۸	باب: ۹۹۷	
۹۹۸	باب: ۹۹۸		۱۰۰۹	باب: ۹۹۸	
۹۹۹	باب: ۹۹۹		۱۰۱۰	باب: ۹۹۹	
۱۰۰۰	باب: ۱۰۰۰		۱۰۱۱	باب: ۱۰۰۰	
۱۰۰۱	باب: ۱۰۰۱		۱۰۱۲	باب: ۱۰۰۱	
۱۰۰۲	باب: ۱۰۰۲		۱۰۱۳	باب: ۱۰۰۲	
۱۰۰۳	باب: ۱۰۰۳		۱۰۱۴	باب: ۱۰۰۳	
۱۰۰۴	باب: ۱۰۰۴		۱۰۱۵	باب: ۱۰۰۴	
۱۰۰۵	باب: ۱۰۰۵		۱۰۱۶	باب: ۱۰۰۵	
۱۰۰۶	باب: ۱۰۰۶		۱۰۱۷	باب: ۱۰۰۶	
۱۰۰۷	باب: ۱۰۰۷		۱۰۱۸	باب: ۱۰۰۷	
۱۰۰۸	باب: ۱۰۰۸		۱۰۱۹	باب: ۱۰۰۸	
۱۰۰۹	باب: ۱۰۰۹		۱۰۲۰	باب: ۱۰۰۹	
۱۰۱۰	باب: ۱۰۱۰		۱۰۲۱	باب: ۱۰۱۰	
۱۰۱۱	باب: ۱۰۱۱		۱۰۲۲	باب: ۱۰۱۱	
۱۰۱۲	باب: ۱۰۱۲		۱۰۲۳	باب: ۱۰۱۲	
۱۰۱۳	باب: ۱۰۱۳		۱۰۲۴	باب: ۱۰۱۳	
۱۰۱۴	باب: ۱۰۱۴		۱۰۲۵	باب: ۱۰۱۴	
۱۰۱۵	باب: ۱۰۱۵		۱۰۲۶	باب: ۱۰۱۵	
۱۰۱۶	باب: ۱۰۱۶		۱۰۲۷	باب: ۱۰۱۶	
۱۰۱۷	باب: ۱۰۱۷		۱۰۲۸	باب: ۱۰۱۷	
۱۰۱۸	باب: ۱۰۱۸		۱۰۲۹	باب: ۱۰۱۸	
۱۰۱۹	باب: ۱۰۱۹		۱۰۳۰	باب: ۱۰۱۹	
۱۰۲۰	باب: ۱۰۲۰		۱۰۳۱	باب: ۱۰۲۰	
۱۰۲۱	باب: ۱۰۲۱		۱۰۳۲	باب: ۱۰۲۱	
۱۰۲۲	باب: ۱۰۲۲		۱۰۳۳	باب: ۱۰۲۲	
۱۰۲۳	باب: ۱۰۲۳		۱۰۳۴	باب: ۱۰۲۳	
۱۰۲۴	باب: ۱۰۲۴		۱۰۳۵	باب: ۱۰۲۴	
۱۰۲۵	باب: ۱۰۲۵		۱۰۳۶	باب: ۱۰۲۵	
۱۰۲۶	باب: ۱۰۲۶		۱۰۳۷	باب: ۱۰۲۶	
۱۰۲۷	باب: ۱۰۲۷		۱۰۳۸	باب: ۱۰۲۷	
۱۰۲۸	باب: ۱۰۲۸		۱۰۳۹	باب: ۱۰۲۸	
۱۰۲۹	باب: ۱۰۲۹		۱۰۴۰	باب: ۱۰۲۹	
۱۰۳۰	باب: ۱۰۳۰		۱۰۴۱	باب: ۱۰۳۰	
۱۰۳۱	باب: ۱۰۳۱		۱۰۴۲	باب: ۱۰۳۱	
۱۰۳۲	باب: ۱۰۳۲		۱۰۴۳	باب: ۱۰۳۲	
۱۰۳۳	باب: ۱۰۳۳		۱۰۴۴	باب: ۱۰۳۳	
۱۰۳۴	باب: ۱۰۳۴		۱۰۴۵	باب: ۱۰۳۴	
۱۰۳۵	باب: ۱۰۳۵		۱۰۴۶	باب: ۱۰۳۵	
۱۰۳۶	باب: ۱۰۳۶		۱۰۴۷	باب: ۱۰۳۶	
۱۰۳۷	باب: ۱				

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۸۸۱	کفار کے لیے جاسوسی کرنے والے کا حکم ہے	۱۱۶۷	۸۸۱	باب: ۸۷۸	۱۱۸۱
۸۸۲	(اسے اہل بدعت) تم جو پاہو مل کر دو، میں نے تباہ	۱۱۶۸	۸۸۲	اشعریین رضی اللہ عنہم کے فضائل۔	۱۱۸۲
۸۸۳	یہے مغفرت کر دی ہے۔	۱۱۶۹	۸۸۳	باب: ۸۷۹	۱۱۸۳
۸۸۴	حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کے	۱۱۷۰	۸۸۴	حضرت ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل	۱۱۸۴
۸۸۵	ایمان پر خاتمہ اور اسلام پر استقامت پر	۱۱۷۱	۸۸۵	حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ کی سوانح۔	۱۱۸۵
۸۸۶	علی رضی اللہ عنہ کی روایات سے استدلال اور دعویٰ	۱۱۷۲	۸۸۶	باب: ۸۸۰	۱۱۸۶
۸۸۷	ارتداد کا بطلان۔	۱۱۷۳	۸۸۷	حضرت جعفر بن ابی طالب، حضرت اسماء بنت	۱۱۸۷
۸۸۸	باب: ۸۷۹	۱۱۷۴	۸۸۸	عمیس اور ان کی کشتی والوں کے فضائل۔	۱۱۸۸
۸۸۹	اصحاب شجرہ یعنی اہل بیت رضوان رضی اللہ	۱۱۷۵	۸۸۹	حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی سوانح۔	۱۱۸۹
۸۹۰	عنہم کے فضائل۔	۱۱۷۶	۸۹۰	حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی سوانح۔	۱۱۹۰
۸۹۱	بیت رضوان سے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر	۱۱۷۷	۸۹۱	باب: ۸۸۱	۱۱۹۱
۸۹۲	بیت چودہ سو سے زائد صحابہ کے ایمان اور انہما	۱۱۷۸	۸۹۲	حضرت سلمان، حضرت مصیب اور حضرت بلال	۱۱۹۲
۸۹۳	کی استقامت پر استدلال۔	۱۱۷۹	۸۹۳	رضی اللہ عنہم کے فضائل۔	۱۱۹۳
۸۹۴	اہل سنت اور اہل تشیع کی متفق علیہ روایات	۱۱۸۰	۸۹۴	باب: ۸۸۲	۱۱۹۴
۸۹۵	سے اصحاب بیت رضوان کی تعداد کا بیان۔	۱۱۸۱	۸۹۵	حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کی سوانح۔	۱۱۹۵
۸۹۶	بیت رضوان سے حضرت ابو بکر کی فیصلت	۱۱۸۲	۸۹۶	باب: ۸۸۳	۱۱۹۶
۸۹۷	پر شیخ طوسی کے اعتراضات۔	۱۱۸۳	۸۹۷	غفار، اسلم، جبینہ، الشجع، مرزینہ، تیمم، مدس	۱۱۹۷
۸۹۸	شیخ طوسی کے اعتراضات کے جوابات۔	۱۱۸۴	۸۹۸	اور طہی کے فضائل۔	۱۱۹۸
۸۹۹	بیت رضوان کے واقعہ میں حضرت عثمان	۱۱۸۵	۸۹۹	۱۱۹۹
۹۰۰	رضی اللہ عنہ کے خصوصی فضائل۔	۱۱۸۶	۹۰۰		
۹۰۱	باب: ۸۷۷	۱۱۸۷	۹۰۱		
۹۰۲	حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ	۱۱۸۸	۹۰۲		
۹۰۳	عنہما کے فضائل۔	۱۱۸۹	۹۰۳		
۹۰۴	حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی سوانح۔	۱۱۹۰	۹۰۴		
۹۰۵	حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کی سوانح۔	۱۱۹۱	۹۰۵		

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱۲۳۳	سب صحابہ کی تحریم	۹۱۲		باب: ۸۸۴	
۱۲۳۴	سب صحابہ کر لے جانے کے حکم میں فقہاء احناف کا نظریہ۔	۹۱۵	۱۲۰۱	بہترین لوگ۔	۹۰۲
۱۲۳۵	سب صحابہ کرنے والے کے حکم کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۹۱۶	۱۲۰۱	سامنے قرین اور پس پشت بڑائی کرنے کا حکم۔	۹۰۵
۱۲۳۶	سب صحابہ کرنے والے کے حکم کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۹۱۷		باب: ۸۸۵	
۱۲۳۷	سب صحابہ کرنے والے کے حکم کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۹۱۸	۱۲۰۲	تسریں کی خواتین کے فضائل۔	۹۰۶
۱۲۳۸	روافض کی تکفیر کے متعلق میر سید شریف جمہانی کا نظریہ۔	۹۱۹		باب: ۸۸۶	
۱۲۳۹	مبتدعین اہل قبلہ کی تکفیر کے متعلق مشکائین کا نظریہ۔	۹۲۰	۱۲۰۳	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کریم کو آپس میں بھائی بنانا۔	۹۰۷
۱۲۴۰	روافض کی تکفیر کے متعلق علامہ شامی کا نظریہ۔	۹۲۱		حلف بالتوارث کا منسوخ ہونا۔	۹۰۸
۱۲۴۱	روافض کی تکفیر کے متعلق اعلیٰ حضرت کا نظریہ۔	۹۲۲		باب: ۸۸۷	
۱۲۴۲	سب صحابہ پر مشتمل شیعہ علماء کی چند عبارات۔	۹۲۳		باب: ۸۸۸	
۱۲۴۳	قرآن مجید میں تحریف پر شیعہ ائمہ کی روایات اور تصریحات۔	۹۲۴	۱۲۰۵	صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے فضائل۔	۹۱۰
۱۲۴۴	قرآن مجید میں عدم تحریف پر شیعہ علماء کی تصریحات۔	۹۲۵		قرن کی تعریف۔	۹۱۱
۱۲۴۵	روافض کی تکفیر میں معتصم کا موقف۔	۹۲۶	۱۲۱۰	بغیر طلب کے شہادت دینے سے متعلق احادیث کے متعارض کا جواب۔	۹۱۲
	باب: ۸۹۱			باب: ۸۸۹	
۱۲۴۶	حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے فضائل۔	۹۲۷	۱۲۱۰	باب: ۸۹۰	
	باب: ۸۹۲			باب: ۸۹۰	
۱۲۴۷	اہل مصر کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت۔	۹۲۸	۱۲۱۲	”جو لوگ اس وقت زندہ ہیں، سو سال بعد ان میں سے کوئی زندہ نہیں ہوگا“ کا مطلب۔	۹۱۳
	باب: ۸۹۳				

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۲۴۱	حدیث رسول اللہ میں امام اعظم کی بشارت۔	۱۲۳۸	اہل عمان کی فضیلت	۹۲۹
	باب: ۸۹۶		باب: ۸۹۴	
	انسان اونٹوں کی طرح ہیں جن میں سو میں سے	۱۲۳۸	قیدہ ثقیف کا کذاب اور اس کا ظلم۔	۹۳۰
۱۲۴۲	ایک بھی سواری کے لائق نہیں ہے۔	۱۲۴۰	حضرت عبداللہ بن ربیع رضی اللہ عنہما کی سوانح۔	۹۳۱
۱۲۴۲	کمال انسان کی کمال اونٹ کے ساتھ تشبیہ کی وجہ۔	۹۳۵	باب: ۸۹۵	
۱۲۴۳	اختتامی کلمات۔	۹۳۶		
۱۲۴۵	مآخذ و مراجع	۹۳۷	اہل فارس کی فضیلت۔	۹۳۲



نافس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM



فہرست مضامین شرح صحیح مسلم جلد سابع

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	افتتاحی کلمات -	۲۴	۱۶	وسیلہ کا لغوی معنی -	۵۵
۲	آراء و تاثرات -	۳۲	۱۷	انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کی ذوات سے توسل کے متعلق فقہاء اسلام کی عبارات -	۵۶
۳	کتاب البر والصلة والادب	۳۷	۱۸	حضرت آدم علیہ السلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا -	۵۹
۴	بر کا لغوی اور شرعی معنی -	۳۷	۱۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اپنے وسیلہ سے دعا فرمانا -	۶۱
۵	صلہ کا لغوی اور شرعی معنی -	۳۸	۲۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سائلین کے وسیلہ سے دعا کی تلقین فرمانا -	۶۲
۶	ادب کا لغوی اور اصطلاحی معنی -	۳۸	۲۱	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خود اپنے وسیلہ سے دعا کرنے کی ہدایت دینا -	۶۳
۷	اخلاق حسنة کی اہمیت -	۳۹	۲۲	بعض ناشرین کا جامع ترمذی کے نسخوں سے یا محمدؐ کو حذف کر دینا -	۶۴
۸	باب: ۸۹۷	۴۰	۲۳	حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں صحابہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کرنا -	۶۵
۹	والدین سے حسن سلوک اور ان کو مقدم رکھنا -	۴۰	۲۴	حضرت عثمان کے زمانہ خلافت میں صحابہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی درخواست کرنا -	۶۸
۱۰	مال کا حق مقدم ہونے کی وجہ -	۴۲	۲۵	شیخ ابن تیمیہ کے حوالے سے حضرت عثمان بن عفیف کی روایت کی تائید، تشریح اور تصحیح -	۶۹
۱۱	والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے متعلق قرآن مجید کی آیات -	۴۳	۲۶	طبرانی کی روایت مذکورہ کا صحاح کی دوسری روایت سے تنازع کا جواب -	۷۰
۱۲	والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے متعلق احادیث -	۴۴			
۱۳	باب: ۸۹۸	۴۸			
۱۴	والدین کے ساتھ حسن سلوک کا نفل نماز و فدیہ پر مقدم ہونا -	۴۸			
۱۵	نماز میں والدین کے بلائے پر نماز توڑ کر آنے کے متعلق فقہاء کے نظریات -	۵۲			
	اولیاء اللہ کی کرامات کی تحقیق -	۵۳			
	اولیاء اللہ پر مصائب اور مشکلات طاری ہونے کی حکمتیں -	۵۴			

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۲۷	توسل بعد از وصال پر شیخ ابن تیمیہ کے اعتراضات اور مصنف کے جوابات۔	۲۷	صلہ رحم سے رزق اور عثر بڑھانے کا تضاد قدرے تقاضا اور اس کا جواب۔	۹۶
۲۸	توسل بعد از وصال کے متعلق شیخ عبدالحق محدث دہوی کا نظریہ۔	۲۸	باب: ۹۰۲	
۲۹	توسل بعد از وصال کے متعلق علامہ آوسی کا نظریہ۔	۲۹	حد، بغض اور کسی سے روگردانی کرنے کی حرمت۔	۹۸
۳۰	توسل بعد از وصال کے متعلق غیر مقلد عالم شیخ وحید الرحمن کا نظریہ۔	۳۰	باب: ۹۰۳	
۳۱	توسل بعد از وصال کے متعلق غیر مقلد عالم قاضی شروکانی کا نظریہ۔	۳۱	بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرنے کی حرمت۔	۹۹
۳۲	انبیاء علیہم السلام اور بزرگان دین سے براہ راست استمداد کے متعلق احادیث۔	۳۲	تین دن تک ترک تعلق معاف رکھنے کی وجہ۔	۱۰۰
۳۳	رجال غیب (ابدا)، سے استمداد کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات۔	۳۳	بہ طور متاویب اور عقاب تین دن سے زیادہ ترک تعلق کا جواز۔	۱۰۰
۳۴	امام ابن اثیر اور حافظ ابن کثیر کے حوالوں سے عہد صحابہ میں نہانے یا عہدہ کارواج۔	۳۴	اہل بدعت، اہل معصیت اور مخالفین اسلام سے میل جول کی ممانعت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۱۰۲
۳۵	نہانے یا عہدہ اور توسل میں علماء دیوبند کا موقف۔	۳۵	اہل بدعت، اہل معصیت اور مخالفین اسلام سے میل جول کی ممانعت کے متعلق احادیث اور سنن۔	۱۰۲
۳۶	نہانے غیر اللہ اور توسل کے متعلق مصنف کا موقف۔	۳۶	اہل بدعت، اہل معصیت اور مخالفین اسلام سے میل جول کی ممانعت کے متعلق فقہاء اسلام کی تصریحات۔	۱۰۴
۳۷	باب: ۸۹۹	۳۷	ترک تعلق اور قطع تعلق کے سلسلے میں حرف آخر۔	۱۰۶
۳۸	والدین کے دوستوں سے نیکی کرنے کا بیان۔	۳۸	تعلق توڑنے کے گناہ اور تعلق جوڑنے کے ثواب کے متعلق احادیث۔	۱۰۶
۳۹	ہاں باب کی وفات کے بعد ان سے نیکی کرنے کے طریقے۔	۳۹	باب: ۹۰۴	
۴۰	باب: ۹۰۰	۴۰	بدگمانی، تجسس اور عرص کی ممانعت۔	۱۰۸
۴۱	نیکی اور گناہ کی تفسیر۔	۴۱	ظن کی تعریف اور قرآن مجید میں ظن کے استعمال کے مواضع۔	۱۰۹
۴۲	دل میں کھینکنے والی چیز کے گناہ ہونے کی وضاحت۔	۴۲	بدگمانی کی خدمت اور ممانعت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۱۱۰
۴۳	باب: ۹۰۱	۴۳	بدگمانی کی خدمت اور ممانعت کے متعلق احادیث۔	۱۱۰
۴۴	صلہ رحم کا حکم اور قطع رحمی کی ممانعت۔	۴۴	بدگمانی کے حرام ہونے کا بیان۔	۱۱۱
۴۵	صلہ رحم کا معنی اور کن لوگوں سے صلہ کرنا واجب ہے۔	۴۵		
۴۶	قاطع رحم کے جہنم ہونے کی توجیہ۔	۴۶		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۱۳۰	تقویٰ کی قسمیں۔	۱۱۱	ظن کی اقسام اور ان کے احکام	۵۹
۱۳۰	تقویٰ کیا ہے؟	۱۱۲	مسلمانوں کے شخصی اور نجی عیوب کی جستجو کی ممانعت	۶۰
۱۳۲	بڑا اور سزا کا ملکہ نیت اور دل کے فعل پر ہے۔	۱۱۳	کے متعلق احادیث۔	
	باب: ۹۰۶		مسلمانوں کے شخصی اور نجی عیوب کی جستجو کی ممانعت کے	۶۱
۱۳۲	کینہ رکھنے کی ممانعت۔	۱۱۵	متعلق آثار صحابہ اور بحث و نظر۔	
۱۳۴	عرض اعمال کی تردید۔		کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ تجسس کی ممانعت سے	۶۲
	کیا عرض اعمال کے بعد کبار کی منفرت بھی ہو	۱۱۶	لا علم تھے۔	
۱۳۴	جاتی ہے؟		ملک و ملت کی سلامتی کے لیے تجسس کرنے کا	۶۳
	باب: ۹۰۷		وجوب۔	
۱۳۵	اللہ کے لیے محبت کی فضیلت۔		مفسدوں کی سرکوبی کے لیے جاسوسی نظام کے قیام	۶۴
۱۳۵	اللہ سے محبت کرنے کا بیان۔	۱۱۸	کا جواز۔	
	اللہ سے محبت کرنے کے متعلق مشکوٰۃ اور		تجسس کی ممانعت اور جاسوسی کرنے کے سلسلہ	۶۵
۱۳۶	صوفیاء کے نظریات اور مصنف کی تحقیق۔	۱۱۹	میں خلاصہ بحث۔	
	باب: ۹۰۸		حرص دنیا کی مذمت اور قناعت کی فضیلت۔	۶۶
۱۳۶	مریض کی عیادت کرنے کی فضیلت۔	۱۲۲	حرص مستحسن کے متعلق احادیث۔	۶۷
۱۴۲	مریض کی عیادت کرنے کے متعلق احادیث۔		قرآن مجید، احادیث اور آثار میں حد کی ممانعت	۶۸
۱۴۴	عیادت کے اجر و ثواب کے متعلق احادیث	۱۲۳	کا بیان۔	
	ہد عقیدہ اور بدکار کی عیادت سے ممانعت کے		حد اور رشک کی تعریف اور وضاحت۔	۶۹
۱۴۴	متعلق احادیث۔		قرآن مجید، احادیث اور آثار میں بنف کی ممانعت	۷۰
۱۴۶	عیادت کا شرعی حکم۔	۱۲۴	کا بیان۔	
۱۴۶	عیادت کے اوقات۔	۱۲۶	بنف کی ممانعت کی تفصیل۔	۷۱
۱۴۸	عیادت کے آداب۔	۱۲۸	باب: ۹۰۵	
۱۴۹	اہل ذمہ کی عیادت کا حکم	۹۲	مسلمان پر ظلم کرنے اس کو رہوا کہنے اور اس کو	۷۲
	باب: ۹۰۹		حقیر جاننے کی حرمت۔	
	مومن کو غم، پریشانی یا بیماری کی بناء پر ملنے والے	۱۲۸	مشقی کی تعریف۔	۷۳
۱۴۹	ثواب کا بیان۔	۱۲۹	لفظ تقویٰ کی صرفی بحث۔	۷۴
۱۵۰	مصائب پر اجر ملنے کی تحقیق۔	۱۲۹	لفظ تقویٰ کا لغوی اور شرعی معنی۔	۷۵

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۱۴۷	جس شخص کی غیبت کی جائے اس کی حمایت کے متعلق احادیث۔	۱۱۴	باب: ۹۱۰	۹۵
۱۴۸	غیبت کی توبہ اور اس کے کفارہ کا بیان۔	۱۱۵	نظم کی حرمت۔	۹۶
۱۴۹	صاحب حق سے غیبت کو معاف کرانے کے متعلق احادیث۔	۱۱۶	اللہ تعالیٰ پر ظلم کے حرام ہونے کا بیان اور اصل فطرت میں انسان کو گمراہ قرار دینے کی توجیہ	۹۷
۱۵۰	جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے دعا و ثنا۔	۱۱۷	مسلمان کے پردہ رکھنے کا بیان۔	۹۸
۱۵۱	کافی ہونے کے متعلق احادیث کی تحقیق۔	۱۱۸	حیوانات کے حشر کی تحقیق۔	۹۹
۱۵۲	کیا صاحب حق سے غیبت کو معاف کرنا ضروری ہے؟	۱۱۹	باب: ۹۱۱	۱۰۰
۱۵۳	غیبت کی توبہ کے طریقے میں مصنف کی تحقیق۔	۱۲۰	بھائی کی مدد کرنا خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔	۱۰۱
۱۵۴	فقہاء غائب کے نزدیک غیبت کی جائز صورتیں	۱۲۱	زمانہ جاہلیت کی پیچیدگی و پکار۔	۱۰۲
۱۵۵	قاضی یا حاکم کے سامنے مظلوم کی غیبت کا جواز	۱۲۲	منافقین کی بدگلامی پر مواخذہ نہ کرنے کا سبب	۱۰۳
۱۵۶	فتویٰ سے متعلق شخص کی غیبت کرنا جواز	۱۲۳	باب: ۹۱۲	۱۰۴
۱۵۷	برائی کے انکار کے لیے غیبت کا جواز۔	۱۲۴	مومنین کی ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور اتحاد۔	۱۰۵
۱۵۸	مشورہ دینے کے لیے غیبت کا جواز۔	۱۲۵	باب: ۹۱۳	۱۰۶
۱۵۹	فاسق مصلن کی غیبت کا جواز۔	۱۲۶	گالی دینے کی ممانعت۔	۱۰۷
۱۶۰	وصف مشہور کا ذکر غیبت نہیں ہے۔	۱۲۷	گالی دینے کا حکم اور گالی کا بدلہ لینے کی تفصیل	۱۰۸
۱۶۱	غیبت لگنے کے مشہور اسباب۔	۱۲۸	باب: ۹۱۴	۱۰۹
۱۶۲	غیبت کس طرح ترک کی جائے۔	۱۲۹	عفو اور انکار کی فضیلت	۱۱۰
۱۶۳	باب: ۹۱۵	۱۳۰	باب: ۹۱۵	۱۱۱
۱۶۴	جس شخص کی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں پردہ پوشی کی اس کو آخرت میں پردہ پوشی کی بشارت۔	۱۳۱	غیبت کی حرمت	۱۱۲
۱۶۵	باب: ۹۱۶	۱۳۲	غیبت، بہتان اور حیل کی تعریفیں۔	۱۱۳
۱۶۶	جس شخص سے درشت کلامی کا عذر ہو اس سے نرم گنت کرنا۔	۱۳۳	غیبت کی حرمت کے متعلق قرآن مجید کا حکم۔	۱۱۴
۱۶۷	باب: ۹۱۷	۱۳۴	غیبت کی حرمت کے متعلق احادیث و آثار۔	۱۱۵
۱۶۸	نرمی کی فضیلت	۱۳۵	غیبت کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات۔	۱۱۶
۱۶۹		۱۳۶	غیبت کے حرام ہونے کا بیان اور بحث و نظر	۱۱۷
۱۷۰		۱۳۷	کیا امام غزالی نے غیبت کو گناہ صغیرہ کہا ہے؟	۱۱۸
۱۷۱		۱۳۸	غیبت سننے کی حرمت کا بیان۔	۱۱۹

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۲۲۰	چٹل کا معنی -	۱۹۹	اللہ تعالیٰ پر "رفیق" کے اطلاق کا محل -	۱۳۲
۲۲۰	قرآن مجید سے چٹل کی مانعت کا بیان -	۱۹۸	اللہ تعالیٰ کی ذات پر ان اسماء اور صفات کے اطلاق	۱۳۳
۲۲۱	احادیث سے چٹل کی مانعت کا بیان -	۲۰۰	کی تحقیق جن کا ذکر کتاب اور سنت میں نہیں ہے -	
۲۲۲	چٹل سننے کا حکم -	۱۵۰	اللہ تعالیٰ کی ذات کو لفظ "خدا" کے ساتھ تعبیر	۱۳۴
	باب: ۹۲۳	۲۰۱	کرنے کی تحقیق -	
۲۲۳	جھوٹ کا قبیح اور سچ کی فضیلت	۱۵۱	جن اسماء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی ذات کو تعبیر کیا	۱۳۵
۲۲۵	باب: ۹۲۵		جائے ان کا کتاب و سنت میں مذکور ہونا ضروری	
	غصہ کے وقت نفس پر قابو پانے کی فضیلت	۱۵۲	نہیں ہے -	
۲۲۵	اور کس چیز سے غصہ جاتا رہتا ہے -	۲۰۳		
	باب: ۹۲۶	۲۰۵	اللہ میاں کہنا ناجائز ہے -	۱۳۶
۲۲۶	بے قابو ہونا انسان کی سرشت میں ہے -		باب: ۹۱۹	
	باب: ۹۲۷	۲۰۵	جانوروں وغیرہ پر لعنت کرنے کی مانعت	۱۳۷
۲۲۷	چہرے پر لعنت کرنے کی مانعت	۱۵۳	زیادہ لعنت کرنے والے سے شہادت کی نفی	۱۳۸
	اللہ تعالیٰ پر صورت کے اطلاق کی توجیہ اور صورت	۱۵۴	کی توجیہات -	
۲۲۹	کی وجہ تخصیص -	۱۵۵	لعنت کی تعریف، اقسام اور لعنت کرنے کی تحقیق	۱۳۹
۲۳۰	چہرے پر مارنے سے مانعت کی وجہ -		باب: ۹۲۰	
	باب: ۹۲۸	۱۵۶	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مستحق پر لعنت کرنا یا	۱۴۰
	انسانوں کو ناحق عذاب دینے پر سخت وعید	۱۵۷	اس کے خلاف دعاء ضرر کرنا اس کے لیے اجر	
۲۳۰	کا بیان -	۱۵۸	اور رحمت ہے -	
	باب: ۹۲۹	۲۱۳	غیر مستحق کے لیے آپ کی دعاء ضرر کی توجیہ -	۱۴۱
	جس شخص مسجد، بازار اور محلوں میں نیزہ لے کر چلے	۲۱۵	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں احادیث	۱۴۲
۲۳۲	تو اس کے پیکان پکڑنے کا حکم -	۲۱۶	حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی مختصر سوانح -	۱۴۳
	باب: ۹۳۰	۲۱۷		
	مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے کی	۲۱۸	باب: ۹۲۱	
۲۳۳	مانعت -	۲۱۹	دو رُخ آدمی کی مذمت	۱۴۴
	باب: ۹۳۱	۲۲۰	باب: ۹۲۲	
۲۳۴	راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کی فضیلت	۱۶۰	جھوٹ کی حرمت اور اس کے جواز کی صورتیں -	۱۴۵
			باب: ۹۲۳	
			چٹل کی حرمت -	۱۴۶

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۲۳۴	باب: ۹۲۱	۲۳۵	باب: ۹۳۲	
۲۳۴	بیشیوں کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت۔	۱۴۱	بہنی اور دیگر ایذا نہ دینے والے جانوروں کو غذا	
	باب: ۹۲۲	۲۳۵	دینے کی حرمت۔	
	بچوں کی وفات پر ثواب کی نیت سے صبر کرنے	۱۴۵	پرنندوں اور دیگر جانوروں کو مقید کر کے رکھنے	۱۴۲
۲۳۶	کی فضیلت۔	۲۳۶	کا حکم۔	
۲۳۸	مسلمانوں کے نابالغ بچے جنت میں ہوں گے۔		باب: ۹۳۳	
۲۳۹	غیر مسلموں کے نابالغ بچے بھی جنت میں ہوں گے۔	۱۴۶	تکبر کی حرمت۔	۱۴۳
	آخرت میں غیر مسلموں کی نابالغ اولاد کے متعلق	۱۴۷	تکبر کی اقسام اور اسباب کا بیان۔	۱۴۴
۲۵۰	فقہاء اسلام کے مذاہب۔	۲۳۷	باب: ۹۳۴	
۲۵۲	باب: ۹۲۳	۲۳۸	اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید کرنے کی ممانعت۔	۱۴۵
	جب اللہ تعالیٰ کسی سے محبت کرتا ہے تو	۱۴۹	باب: ۹۳۵	
	جبرائیل کو اس سے محبت کا حکم دیتا ہے، پھر	۲۳۹	ضعیفوں اور خاک نشینوں کی فضیلت	۱۴۶
۲۵۲	آسمان اور زمین والے اس سے محبت کرتے ہیں		باب: ۹۳۶	
	باب: ۹۲۴	۲۴۰	یہ کہنے کی ممانعت کہ ”لوگ ہلاک ہو گئے۔“	۱۴۷
۲۵۳	روحیں باجم جمع تھیں۔		باب: ۹۳۷	
۲۵۴	الارضاء جنود مجندۃ کا معنی۔	۲۴۰	ہم سایہ کے ساتھ حسن سلوک اور خیر خواہی کرنا۔	۱۴۸
	باب: ۹۲۵	۲۴۲	ہم سایہ کی تعریف اور اس کے حقوق۔	۱۴۹
	جو شخص میں کے ساتھ محبت رکھے گا اسی کے	۱۸۲	باب: ۹۳۸	
۲۵۴	ساتھ ہوگا۔		ملاقات کے وقت کشادہ چہرے سے ملنے کا	۱۵۰
	باب: ۹۲۶	۲۴۲	استجاب۔	
	نیک آدمی کی تعریف اس کے حق میں بشارت	۱۸۳	باب: ۹۳۹	
۲۵۰	ہے۔	۲۴۲	جو کام حرام نہ ہوں ان میں شفاعت کا استجاب	۱۵۱
	کتاب القدر	۱۸۴	باب: ۹۴۰	
۲۵۹	(تعدیر کا بیان)	۱۸۵	نیکیوں کی صحبت اختیار کرنے اور بُروں کی صحبت	۱۵۲
	باب: ۹۲۷	۱۸۶	سے اجتناب کرنے کا استجاب۔	
۲۶۰	ماں کے بیٹ میں انسان کی تخلیق کی کیفیت	۱۸۶	مشک اور نافہ کی طہارت کی تحقیق۔	۱۵۳
			

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۹۵	انبیاء علیہم السلام کی عصمت پر دلائل -	۲۰۳	۲۹۰	اس کے رزق، موت و حیات، عمل اور سعادت و شقاوت کا لکھا جانا۔	۲۰۴
۲۹۷	انبیاء علیہم السلام کی عصمت پر اعتراضات کا اجمالی جواب -	۲۰۵	۲۹۸	کیا اللہ تعالیٰ کے علم سابق میں انسانوں کا جنتی یا جہنمی ہونا ان کے مکلف ہونے کے منافی ہے؟	۲۰۶
۲۹۷	حضرت آدم علیہم السلام کی عصمت پر اعتراض کا جواب -	۲۰۶	۲۹۹	جبر اور قدر کے اعتبار سے مسئلہ تقدیر پر اشکال اور اس کا جواب -	۲۰۷
۲۹۹	حضرت نوح علیہ السلام پر اعتراض کا جواب -	۲۰۷	۲۹۹	باب: ۹۴۸	۲۰۸
۲۹۹	حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اعتراض کا جواب -	۲۰۸	۲۹۹	حضرت آدم اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مباہلہ	۲۰۹
۲۹۹	حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اعتراض کا جواب -	۲۰۹	۳۰۰	کیا عصمت کے ارتکاب پر تقدیر کا غدر پیش کیا جاسکتا ہے؟	۲۱۰
۳۰۰	حضرت داؤد علیہ السلام پر اعتراض کا جواب -	۲۱۰	۳۰۲	عصمت کا لغوی معنی -	۲۱۱
۳۰۲	حضرت سلیمان علیہ السلام پر اعتراض کا جواب -	۲۱۱	۳۰۴	علامہ اہل سنت کے نزدیک عصمت کا اصطلاحی معنی -	۲۱۲
۳۰۴	حضرت یونس علیہ السلام پر اعتراض کا جواب -	۲۱۲	۳۰۷	علامہ شیوخ کے نزدیک عصمت کا اصطلاحی معنی اور بحث و نظر -	۲۱۳
۳۰۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عصمت کا بیان	۲۱۳	۳۰۹	عصمت کی تعریف پر اعتراضات کے جوابات -	۲۱۵
۳۰۷	واستغفر لذنبك سے اعتراض کا جواب -	۲۱۳	۳۱۱	انبیاء علیہم السلام نبی کے مخاطب ہیں -	۲۱۵
۳۰۹	ووجدك ضالاً فهدی سے اعتراض کا جواب -	۲۱۴	۳۱۲	امور تبلیغیہ میں انبیاء علیہم السلام کا کذب ممتنع بالذات ہے -	۲۱۶
۳۰۹	ووضعتا عنك وزرك سے اعتراض کا جواب -	۲۱۵	۳۱۳	عصمت انبیاء کے متعلق فقہاء اسلام کے نظریات اور مذاہب -	۲۱۸
۳۱۱	عابس وتوتی سے اعتراض کا جواب -	۲۱۶	۳۱۴	عصمت انبیاء کے متعلق محققین کا مذہب -	۲۱۸
۳۱۲	ولا تطرد الذين يدعون ربهم	۲۱۷	۳۱۵	معصوم اور محفوظ میں فرق -	۲۱۹
۳۱۳	سے اعتراض کا جواب -	۲۱۸	۳۱۶	علامہ کی عصمت کا بیان -	۲۲۰
۳۱۴	غزوہ بدر میں قیدیوں سے فدیہ لینے پر اعتراض کا جواب -	۲۱۹	۳۱۷	علامہ کی عصمت پر اعتراضات کے جوابات -	۲۲۰
۳۱۵	عفا الله عنك لم اذنت لهم سے اعتراض کا جواب -	۲۲۰	۳۱۸	علامہ کے مکلف ہونے اور نیکی اور بدی پر قادر ہونے کا بیان -	۲۲۱
۳۱۷	ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر -	۲۲۱			
۳۱۸	ليغفر لك الله کی تاویل میں مفسرین کرام	۲۲۱			

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۳۴۶	لك الله الاية میں مغفرت ذنوب کا حضور کے ساتھ تعلق	۳۱۹	۲۳۶	کے اقوال۔
۳۴۵	حضرت مغنی احمد یار خان کی عبارت میں لیغفر لك الله	۲۳۷	۲۳۷	لیغفر لك الله - کا تاویل میں مفسرین
۳۴۵	الاية میں مغفرت ذنوب کا حضور کے ساتھ تعلق۔	۲۳۸	۲۳۸	کرام کے اقوال کا غلامہ اور محاکمہ۔
۳۴۵	دو ترجموں میں سے راجح ترجمہ کا بیان۔	۲۳۹	۲۳۹	لیغفر لك الله - کا تاویل میں مردود اقوال
۳۴۶	زیر بحث ترجمہ پر گرفت سے صحت کا نقطہ نظر۔	۲۴۰	۲۴۰	کا بیان۔
۳۴۶	تلك غرايق العلی سے لفظ غریض کا جواب۔	۲۴۱	۲۴۱	عطا خراسانی۔
۳۴۶	باب: ۹۴۹	۲۴۲	۲۴۲	عطا خراسانی کی تاویل پر مبنی ترجمہ کی تحقیق۔
۳۵۰	الله تعالیٰ کا جس طرح چاہے دلوں کا پھیر دیتا۔	۲۴۳	۲۴۳	غفر کے بعد معرفت لام کے معنی کی کتب لغت
۳۵۱	رحمان کی انگلیوں کی تشریح۔	۲۴۴	۲۴۴	سے تحقیق۔
۳۵۱	باب: ۹۵۰	۲۴۵	۲۴۵	اعلیٰ حضرت کے ترجمہ سے غفر کے بعد لام کا تہلیل
۳۵۱	ہر چیز کا تقدیر سے وابستہ ہونا۔	۲۴۶	۲۴۶	کے لیے نہ ہونے اور انبیاء علیہم السلام کیساتھ
۳۵۲	باب: ۹۵۱	۲۴۷	۲۴۷	مغفرت کے تعلق کو برقرار رکھنے کا بیان۔
۳۵۲	ابن آدم پر ذنا وغیرہ کا حصہ مقدر ہے۔	۲۴۸	۲۴۸	تسراں مجید کی نظم اور سلک معانی کے ربط سے
۳۵۲	”لحمہ“ کی تفسیر۔	۲۴۹	۲۴۹	آپ کے ساتھ مغفرت ذنوب کے تعلق کو برقرار
۳۵۲	باب: ۹۵۲	۲۵۰	۲۵۰	رکھنے کا بیان۔
۳۵۳	”ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے“ کا معنی اور	۲۵۱	۲۵۱	اعادیت صحیحہ کی روشنی میں آپ کے ساتھ مغفرت
۳۵۳	تقدیر اور مسلمانوں کے بچوں کا حکم۔	۲۵۲	۲۵۲	ذنوب کے تعلق کا بیان۔
۳۵۴	مسلمانوں کے نابالغ بچوں کے آخری انجام	۲۵۳	۲۵۳	آثار صحابہ کی روشنی میں آپ کے ساتھ مغفرت
۳۵۴	کا حکم۔	۲۵۴	۲۵۴	ذنوب کے تعلق کا بیان۔
۳۵۴	کافروں کے نابالغ بچوں کے آخری انجام کا حکم۔	۲۵۵	۲۵۵	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت حق کا
۳۵۴	فطرت کا بیان۔	۲۵۶	۲۵۶	اعلان آپ کی عظیم خصوصیت ہے۔
۳۵۸	باب: ۹۵۳	۲۵۷	۲۵۷	مغفرت کی خصوصیت پر ایک مباحثہ کا جواب۔
۳۵۸	عمر اور رزق وغیرہ تقدیر میں مقرر ہیں ان میں	۲۵۸	۲۵۸	علامہ اہلسنت کی عبارت میں رسول اللہ صلی اللہ
۳۵۸	کمی اور زیادتی نہیں ہوتی۔	۲۵۹	۲۵۹	علیہ وسلم کے ساتھ مغفرت ذنوب کا تعلق۔
۳۵۹	جملہ رحم سے عمر میں زیادتی کی تحقیق۔	۲۶۰	۲۶۰	اعلیٰ حضرت کی عبارت میں لیغفر لك الله
.....		۲۶۱	۲۶۱	الاية میں مغفرت ذنوب کا حضور کے ساتھ تعلق
		۲۶۲	۲۶۲	حضرت صدر الافاضل کی عبارت میں لیغفر

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۲۵۲	باب: ۹۵۴		۲۹۷	کے ثبوت میں فقہاء شافعیہ کے دلائل۔	۲۹۷
۲۵۳	تقدیر کو مانتا اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔	۳۶۰	۲۹۸	علماء را سخیین کے لیے متشابہات کے علم کی	۲۹۸
۲۵۴	مسئلہ تقدیر میں "اگر یا کاش" کہنے کا حکم۔	۳۶۱	۲۹۹	نفی میں فقہاء احناف کے دلائل۔	۲۹۹
۲۵۵	حکماء اور متکلمین کی اصطلاح میں علم کی تعریف۔	۳۶۲	۳۰۰	فقہاء شافعیہ کے دلائل کے جوابات۔	۳۰۰
۲۵۶	محدثین کی اصطلاح میں علم کی تعریف۔	۳۶۲	۳۰۱	اللہ تعالیٰ کی صفات متشابہات کی تاویل میں	۳۰۱
۲۵۷	علم دین کی تفصیل۔	۳۶۳	۳۰۲	تحقیق۔	۳۰۲
۲۵۸	عوام کے لیے قدر ضروری علم کا بیان۔	۳۶۴	۳۰۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کا طین	۳۰۳
۲۵۹	خواص کے لیے قدر ضروری علم کا بیان۔	۳۶۴	۳۰۴	کے لیے متشابہات کے علم کی تحقیق۔	۳۰۴
۲۶۰	مرتبہ علوم دینیہ کی تعریفات۔	۳۶۵	۳۰۵	قرآن مجید میں لفظی تحریف کا محال ہونا۔	۳۰۵
۲۶۱	قرآن مجید سے علم کی تفصیل کا بیان۔	۳۶۵	۳۰۶	باب: ۹۵۶	۳۰۶
۲۶۲	احادیث سے علم کی تفصیل کا بیان۔	۳۶۶	۳۰۷	آخر زمانہ میں علم کا اٹھ جانا اور جہل اور فتنوں	۳۰۷
۲۶۳	العلماء ورثۃ الانبیاء کی تحقیق۔	۳۶۶	۳۰۸	کا غلبہ ہونا۔	۳۰۸
۲۶۴	اہل علم کے فضائل اور ضروری درجات۔	۳۶۷	۳۰۹	علم کے اٹھنے اور جہل کے پھیلنے کی پیش گوئی	۳۰۹
۲۶۵	اہل علم کے حقوق۔	۳۶۷	۳۱۰	ہمارے زمانہ میں پوری ہوئی۔	۳۱۰
۲۶۶	اہل علم کے اختلافات کا باعث فیئر اور رحمت	۳۶۸	۳۱۱	قیامت کی علامات میں سے مردوں کے کم ہونے	۳۱۱
۲۶۷	ہونا۔	۳۶۸	۳۱۲	اور عورتوں کے زیادہ ہونے کی وجہ۔	۳۱۲
۲۶۸	طلب علم کے متعلق بعض مشہور احادیث کی تحقیق	۳۶۹	۳۱۳	جاہلوں کو تیس اور شیخ بنانے کی مذمت۔	۳۱۳
۲۶۹	اہل علم کو تمذیر اور نصیحت۔	۳۶۹	۳۱۴	باب: ۹۵۷	۳۱۴
۲۷۰	باب: ۹۵۵		۳۱۵	مسلمانوں میں نیک طریقہ یا بُرے راستہ کی ابتدا	۳۱۵
۲۷۱	قرآن مجید میں اختلاف کرنے اور متشابہات	۳۷۰	۳۱۶	کرنے کا شرعی حکم۔	۳۱۶
۲۷۲	قرآن مجید کے وہ پے ہونے کی ممانعت۔	۳۷۰	۳۱۷	نیک کاموں کو ایجاد کرنے اور ان کی عزت	۳۱۷
۲۷۳	متشابہات کی تفسیر کا بیان۔	۳۷۱	۳۱۸	دینے کا اجر و ثواب۔	۳۱۸
۲۷۴	علماء را سخیین کے لیے متشابہات کی تاویل	۳۷۱	۳۱۹	کسی برائی کی ابتداء کرنے کے بعد توبہ کر لینے	۳۱۹
۲۷۵	کے علم میں مذاہب۔	۳۷۲	۳۲۰	کے بدگناہ بکھے جانے کا سلسلہ ختم ہوتا ہے	۳۲۰
۲۷۶	علماء را سخیین کے لیے متشابہات کے علم	۳۷۲	۳۲۱	یا نہیں؟	۳۲۱
			۳۲۲	میاں دہر س اور دیگر معمولات اہل سنت	۳۲۲
			۳۲۳	کے استحسان پر دلیل۔	۳۲۳

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۴۵۰	اللہ تعالیٰ کے اسماء کے توقیفی ہونے کی تحقیق	۳۰۷	شیخ گنگوہی کا سالگرہ کو جائزہ اور میلاد النبی	۲۸۶
۴۵۲	اللہ تعالیٰ کے متافوی اسماء کی تفصیل	۳۰۸	کو ناجائز کہنا	
۴۵۲	اسم اعظم کی تحقیق	۳۰۹	شیخ گنگوہی کے استدلال پر بحث و نظر	۲۸۷
	باب: ۹۴۰		کتاب الذکر والدعاء والتوبہ	۲۸۸
	اصرار سے دعا کرنے یہ دیکھ کر اگر تو چاہے	۳۱۰	والاستغفار	
۴۵۵	تو دے دے	۳۱۵	اللہ کے ذکر کے متعلق قرآن مجید کی آیات	۲۸۹
	باب: ۹۴۱	۳۱۵	اللہ کے ذکر کے متعلق احادیث	۲۹۰
۴۵۶	مصیبت پر موت کی تمنا نہ کرے	۳۱۱	اللہ سے دعا کرنے کے متعلق قرآن مجید کی آیات	۲۹۱
	باب: ۹۴۲	۳۱۲	اللہ سے دعا کرنے کے متعلق احادیث	۲۹۲
	جو اللہ سے ملنے کو محبوب رکھے اللہ بھی		دعا کی شرائط اور آداب کے متعلق احادیث	۲۹۳
۴۵۷	اس سے ملنے کو محبوب رکھتا ہے	۳۱۳	قبولیت دعا پر ایک اعتراض اور اس کے جوابات	۲۹۴
	اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند یا ناپسند		آداب دعا کا خلاصہ	۲۹۵
۴۶۰	کرنے کا موقع اور محل	۳۱۴	انبیاء و سابقین علیہم السلام کی بعض دعائیں	۲۹۶
	باب: ۹۴۳	۳۱۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند دعائیں	۲۹۷
	ذکر اور دعا کی فضیلت اور اللہ کے تقرب	۳۱۴	توبہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی	۲۹۸
۴۶۰	کا بیان	۳۱۵	توبہ کے متعلق قرآن مجید کی آیات	۲۹۹
۴۶۲	اجرو ثواب میں مختلف انواع اضافوں کی حکمتیں	۳۱۵	توبہ کے متعلق احادیث	۳۰۰
	باب: ۹۴۴	۳۱۶	استغفار کے متعلق قرآن مجید کی آیات	۳۰۱
۴۶۳	دنیا میں سزا ملنے کی دعا کرنے کی کراہت	۳۱۶	استغفار کے متعلق احادیث	۳۰۲
	باب: ۹۴۵		باب: ۹۵۸	
۴۶۴	مجلس ذکر کی فضیلت	۳۱۷	ذکر الہی کی ترغیب	۳۰۳
۴۶۵	مجلس ذکر کے معادین	۳۱۸	انبیاء علیہم السلام کی فرشتوں پر فضیلت اور	۳۰۴
۴۶۵	ذکر کی اقسام	۳۱۹	اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہونے کی "توجیہات"	
۴۶۶	ذکر بالجہر اور ذکر خفی میں کون سا ذکر افضل ہے	۳۲۰	باب: ۹۵۹	
۴۶۶	اللہ کا ذکر کرنے والوں کا مرتبہ	۳۲۱	اللہ تعالیٰ کے اسماء اور ان کو یاد کرنے کی	۳۰۵
۴۶۶	باب: ۹۴۶	۳۲۲	اسم مستحکم کا معنی ہے یا غیر	۳۰۶
	اکثر اوقات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا			

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۴۹۰	باب: ۹۷۴ دعاؤں کا بیان۔	۴۹۶	کا بیان۔	۳۲۳
۴۹۵	باب: ۹۷۵ سوتے وقت اور علی الصبح تسبیح کرنے کا بیان۔	۴۹۸	باب: ۹۷۶ تلاوت قرآن اور ذکر کے لیے اجتماع کی فضیلت۔	۳۲۴
۴۹۷	باب: ۹۷۶ مرغ کی بانگ کے وقت دعا کا استحباب۔	۴۹۹	باب: ۹۷۷ استغفار کرنے کا استحباب اور بکثرت۔	۳۲۵
۴۹۸	باب: ۹۷۷ مصیبت کے وقت کی دعا۔	۴۹۹	باب: ۹۷۸ استغفار کرنے کا بیان۔	۳۲۶
۴۹۹	باب: ۹۷۸ سبحان اللہ و مجدہ کی فضیلت۔	۵۰۰	باب: ۹۷۹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر غین (ابر) چھانے کی توجیہات۔	۳۲۷
۵۰۰	باب: ۹۷۹ مسلمانوں کے پس پشت دعا کرنے کی فضیلت۔	۵۰۱	باب: ۹۸۰ کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا استحباب۔	۳۲۸
۵۰۱	باب: ۹۸۰ جب تک قبولیت کی جلدی نہ کرے دعا قبول ہوتی ہے۔	۵۰۲	باب: ۹۸۱ توبہ کا بیان۔	۳۲۹
۵۰۲	باب: ۹۸۲ اہل جنت اکثر فقراء ہوں گے اور اہل دوزخ اکثر عورتیں ہوں گی۔	۵۰۳	باب: ۹۸۲ توبہ کا معنی اور توبہ کے ارکان۔	۳۳۰
۵۰۳	باب: ۹۸۳ فارسی میں پھنسنے ہوئے تین آدمیوں کا قصہ اور نیک اعمال کا وسیلہ۔	۵۰۴	باب: ۹۸۳ قبول توبہ کی شرائط۔	۳۳۱
۵۰۴	باب: ۹۸۴ نیک اعمال سے توکل۔	۵۰۵	باب: ۹۸۱ جہاں شریعت نے ذکر بالجہر کی ہدایت ہے اس کے سوا میں ذکر بالسر کرنے کا استحباب۔	۳۳۲
۵۰۵	باب: ۹۸۴ کتاب التوبہ	۵۰۶	باب: ۹۸۲ ذکر بالجہر کی فضیلت۔	۳۳۳
۵۰۶	باب: ۹۸۴ توبہ کا بیان۔	۵۰۷	باب: ۹۸۲ دعائیں اور استعاذہ	۳۳۴
۵۰۷	باب: ۹۸۴ توبہ کا بیان۔	۵۰۸	باب: ۹۸۲ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگی ہے ان کی تشریح۔	۳۳۵
۵۰۸	باب: ۹۸۴ توبہ کا بیان۔	۵۰۹	باب: ۹۸۳ سونے کے وقت کی دعا۔	۳۳۶

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۵۳۰	دینے کا استعجاب	۵۱۱	باب: ۹۸۵	۳۴۸
۵۳۰	اولیاءِ کرام کی وجاہت	۳۶۲	استغفار کی فضیلت	
	باب: ۹۹۲		باب: ۹۸۶	
	مومنوں پر اللہ کی رحمت کی وسعت اور دوزخ سے نجات کے لیے ہر مسلمان کے عوف کا فرکا	۳۶۳	ذکر کے دوام اور امورِ آخرت میں غور و فکر کی فضیلت	۳۴۹
۵۳۱	قدیہ دیا جانا	۵۱۳	باب: ۹۸۷	
۵۳۲	کافروں کے قدیہ ہونے کی وضاحت	۳۶۴	اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر غالب ہے	۳۵۰
	باب: ۹۹۳	۵۱۵	رحمت اور غضب کی توجیہ	۳۵۱
	حضرت کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کی توبہ کا بیان	۳۶۵	اللہ کی قدرت میں شک کرنے کی توجیہ	۳۵۲
۵۳۲	انبیاء علیہم السلام اور اولیاءِ کرام کا لفظ کفن کے ساتھ تصرف	۳۶۶	باب: ۹۸۸	
۵۴۵	حضرت کعب کی حدیث کے مسائل	۳۶۷	گناہوں کی توبہ کا قبول ہونا خواہ گناہ اور توبہ بار بار ہوں	۳۵۳
۵۴۶	باب: ۹۹۴	۵۲۰	باب: ۹۸۹	
	تہمت کی حدیث اور تہمت لگانے والوں کی توبہ قبول ہونا	۳۶۸	اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان اور بے حیائی کے کاموں کی ممانعت	۳۵۴
۵۴۸	سفر میں بیوی کو ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی میں مذاہب	۳۶۹	باب: ۹۹۰	
۵۵۸	نزولِ وحی سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہ کی برأت کے متعلق علم اور شبہات کے جوابات	۳۷۰	نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں	۳۵۵
۵۵۸	کسی نبی کی زوجہ نے کبھی بدکاری نہیں کی	۳۷۱	گناہوں کو دور کرنے والی "حسنات" کی تشریح	۳۵۶
۵۶۰	حضرت عائشہ کی برأت پر علماءِ اہل سنت کے دلائل	۳۷۲	حد کا معنی	۳۵۷
۵۶۱	حضرت عائشہ کی برأت پر علماءِ شیعہ کے دلائل	۳۷۳	گناہِ صغیرہ اور کبیرہ کی تصریح	۳۵۸
۵۶۲	حضرت عائشہ کی برأت کے متعلق نازل ہونے	۳۷۴	باب: ۹۹۱	
			قاتل کی توبہ کا قبول ہونا خواہ اس نے زیادہ قتل کیے ہوں	۳۵۹
			قاتل کی توبہ کا تحقیق	۳۶۰
			تا تب کے لیے بری جگہ اور برے لوگوں کو چھوڑ	۳۶۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون
۵۹۰	کاتساج۔	۵۶۳	۳۷۵	والی قرآن مجید کی آیات۔
۵۹۱	کیا ابن ابی کے حق میں مغفرت کی دعا کا قبول نہ ہونا آپ کی محبوبیت کے منافی ہے؟	۵۶۵	۳۷۶	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل۔
	باب: ۹۹۷	۵۶۶	۳۷۷	حدیث افک سے استنباط شدہ مسائل۔
۵۹۲	قیامت اور جنت اور دوزخ کے احوال۔	۵۷	۳۷۸	حضرت عائشہ کا یہ کہنا کہ ”میں حضور کے لیے قیام نہیں کروں گی میں صرف اللہ کی حمد کروں گی“
۶۰۳	کفار کی نیکیوں کا آخرت میں کام نہ آنا۔	۳۹۰		باب: ۹۹۵
۶۰۳	اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی توجیہ۔	۳۹۱	۳۷۹	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم کی تہمت سے براء
۶۰۴	اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کی توجیہ۔	۳۹۲		منافقین کی صفات اور ان کے احکام۔
۶۰۵	بعض دنوں کو مغسوس قرار دینے کی تحقیق۔	۳۹۳	۵۷۲	باب: ۹۹۶
۶۰۹	بدشگونی کی مذمت میں احادیث کا بیان۔	۳۹۴	۵۷۳	عبداللہ بن ابی کی مختصر سوانح۔
۶۱۰	بدشگونی کی مذمت میں فقہاء اسلام کی تصریحات۔	۳۹۵	۵۸۰	حضرت زید بن ارقم کی شکایت کے متعلق دیگر روایات اور ان کی تشریح۔
۶۱۲	بدشگونی لینا کفار کا طریقہ ہے۔	۳۹۶	۵۸۱	ابن ابی کریم مبارک عطا فرمانے کے متعلق روایات
۶۱۳	بدشگونی کے سلسلے میں خلاصہ بحث۔	۳۹۸		متعارض حدیثوں میں تطبیق۔
۶۱۳	روح کی بحث۔	۳۹۹	۵۸۲	ابن ابی کریم کے لیے قیص عطا فرمانے اور اس کی ناز جنازہ پڑھنے کی وجہ سے ایک ہزار منافقوں کا اسلام قبول کرنا۔
	یہودیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سی روح کے متعلق سوال کیا تھا؟	۴۰۰	۵۸۳	ابن ابی کی ناز جنازہ پڑھانے کے متعلق احادیث
۶۱۳	روح کی تشریف۔	۴۰۱	۵۸۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی کے تفاق کے باوجود اس کی ناز جنازہ کیوں پڑھائی تھی؟
۶۱۴	روح کی حقیقت محقق رکھنے کی حکمت۔	۴۰۲	۵۸۵	مشرکین کے لیے استغفار کی ممانعت کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی کی ناز جنازہ کیوں پڑھائی تھی؟
۶۱۵	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روح کا علم دیتے جانے کے متعلق اکابر علماء اسلام کی تصریحات۔	۴۰۳	۵۸۶	استغفر لہم اولاً تستغفر لہم
	باب: ۹۹۸		۵۸۷	سے متشاکر کا اعتقاد لینے پر بعض علماء کا اضطراب۔
۶۱۶	چاند کا پھٹ جانا۔	۴۰۴	۵۸۸	ابن ابی کا ناز جنازہ پڑھانے کے متعلق امام رازی
۶۱۹	شق القمر کو باقی دنیا نے کیوں نہیں دیکھا؟	۴۰۵		
۶۱۹	شق القمر کے متعلق احادیث کی تحقیق۔	۴۰۶		
۶۲۰	آیا شق القمر ایک بار ہوا تھا یا کئی بار؟	۴۰۷		
۶۲۱	قرآن مجید میں شق القمر کا بیان۔	۴۰۸		
			

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۶۴۱	متعلق احادیث۔	۶۴۱	باب: ۹۹۹	۴۰۹
۶۴۳	انسان کے جسم میں جن کے اعضاء اور تصرف پر ایک ہیث اجتہاد لال۔	۶۴۲	کفار کا بیان	۴۱۰
۶۴۴	نوع (مرگ) کے معنی کا بیان۔	۶۴۳	صبر اور حلم کا معنی۔	۴۱۱
۶۴۴	انسان کے جسم پر جن کے تصرف اور تسلط کے متعلق علماء اسلام کے نظریات۔	۶۴۴	اللہ تعالیٰ کے ارادہ کا معنی	۴۱۲
۶۴۴	انسان کے جسم میں جن کے دخل اور اس کے تصرف اور تسلط کے متعلق مصنف کا موقف	۶۴۵	باب: ۱۰۰۰	۴۱۳
۶۴۵	باب: ۱۰۰۱	۶۴۵	مومن کو اس کی نیکیوں کا صلہ دیا اور آخرت میں ملے گا اور کافر کو صرف دنیا میں۔	۴۱۴
۶۴۵	رحمت الہی کے بغیر کوئی شخص محض اپنے عمل سے جنت میں نہیں جائے گا۔	۶۴۶	باب: ۱۰۰۱	۴۱۵
۶۵۰	عمل کے سبب سے اجر ملنے کے متعلق اہل سنت اور معتزلہ کے مذاہب۔	۶۴۸	مومن اور کافر کی مثال۔	۴۱۶
۶۵۲	باب: ۱۰۰۵	۶۴۹	باب: ۱۰۰۲	۴۱۷
۶۵۴	نیا دھل کرنے اور عبادت میں کوشش کرنے کو تریب۔	۶۴۹	مومن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہے۔	۴۱۸
۶۵۵	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ذنب کے معنی کا بیان۔	۶۵۰	کھجور کے درخت کے ساتھ مومن کی مشابہت کی وجوہات اور دیگر مسائل۔	۴۱۹
۶۵۵	لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبك کی توجیہ میں غیر مقبول ترجیحات کا بیان۔	۶۵۱	باب: ۱۰۰۳	۴۲۰
۶۵۵	لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبك کی توجیہ میں مقبول ترجیحات کا بیان۔	۶۵۲	لوگوں میں فتنہ ڈالنے کے لیے شیطان کا اپنے لشکر کو روانہ کرنا اور برا بیگنہ کرنا۔	۴۲۱
۶۵۶	باب: ۱۰۰۶	۶۵۳	شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی تکفیر	۴۲۲
۶۵۸	نصیحت میں اعتدال۔	۶۵۴	مسلمین کا رد۔	۴۲۳
۶۵۹	امت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کا بیان۔	۶۵۵	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل الرسل ہونے پر ایک دلیل۔	۴۲۴
۶۶۱	کتاب الحجۃ وصفۃ نعيمہا و اھلہا۔	۶۵۶	ابلیس، شیطان اور جن کی حقیقتوں کا بیان۔	۴۲۵
۶۶۱	باب: ۱۰۰۶	۶۵۷	شیطان کی دوسرے اندازوں کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۴۲۶
۶۶۹	نیک اور بد اعمال کا بیان۔	۶۵۸	شیطان کے ضرر پہنچانے کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۴۲۷
۶۷۰	جنت اور دوزخ میں عورتوں کی کثرت۔	۶۵۹	شیطان کے ضرر پہنچانے کے متعلق احادیث۔	۴۲۸
		۶۶۰	شیطان کے جسم میں داخل ہو کر ضرر پہنچانے کے	۴۲۹

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۴۰۴	میت پر اس کا ٹھکانا پیش کیے جانے کا بیان	۴۵۵	باب: ۱۰۸	
۴۰۵	قرآن مجید کی آیات سے عذابِ قبر پر دلائل	۴۵۶	جہنم کا بیان، اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔	۴۳۹
۴۰۶	احادیث سے عذابِ قبر پر دلائل	۴۵۷	جنت اور دوزخ کا مباحثہ۔	۴۴۰
۴۰۸	عذابِ قبر کی نفی پر قرآن مجید سے دلائل اور ان کے جوابات۔	۴۵۸	دوزخ میں اللہ تعالیٰ کے قدم رکھنے کی توجیہ۔	۴۴۱
۴۰۹	عذابِ قبر کے خلاف عقلی شبہات کے جوابات۔	۴۵۹	جنت میں دخول کا سبب اعمال نہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل ہے۔	۴۴۲
۴۱۰	آیا قبر میں عذاب صرف مرد کو ہوتا ہے یا عورت اور جسم دونوں کو؟	۴۶۰	موت کو ذبح کرنے کی تحقیق۔	۴۴۳
۴۱۲	قبر میں سوال اور جواب کے متعلق احادیث۔	۴۶۱	بلا معصیت عذاب اور بلا اطاعت ثواب کی تحقیق۔	۴۴۴
۴۱۴	آیا قبر میں کفار سے بھی سوال ہوگا یا نہیں؟	۴۶۲	اولیاء اللہ کی کرامت پر دلیل۔	۴۴۵
۴۱۸	آیا پچھلی امتوں سے بھی قبر میں سوال ہوتا تھا یا یہ سوال صرف اس امت کے ساتھ مخصوص ہے؟	۴۶۳	بخیرہ، سائبہ، وصیلہ اور عام کا بیان۔	۴۴۶
۴۱۹	آیا انبیاء علیہم السلام اور نابالغ بچوں سے بھی قبر میں سوال ہوتا ہے یا نہیں؟	۴۶۴	مآلات اور میلالت کی تشریح۔	۴۴۷
۴۱۹	قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کی تحقیق۔	۴۶۵	باب: ۱۰۹	
۴۲۰	قبر کے سوال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کی تحقیق۔	۴۶۶	دنیا کی فنا و قیامت کے دن حشر کا بیان۔	۴۴۸
۴۲۱	قبر کے سوالوں سے فارغ ہونے کے بعد میت کا کیا انجام ہوگا۔	۴۶۷	باب: ۱۰۱۰	
۴۲۲	ان لوگوں کا بیان جن سے قبر میں سوال نہیں کیا جائے گا۔	۴۶۸	قیامت کے ہولناک احوال، اللہ اس کی برکتوں میں ہماری مدد فرمائے۔	۴۴۹
۴۲۳	قبر میں مردے کو جمعہ کے حوالے کرنے کی تحقیق۔	۴۶۹	روز قیامت کی شدت۔	۴۵۰
۴۲۴	قبروں کی زیارت کرنا، اور قبر والوں کا زائرین کو پہچاننا، ان کے سلام کا جواب دینا اور ان سے کلام کرنا۔	۴۷۰	روز قیامت کی مقدار۔	۴۵۱
۴۲۸	روحوں کی قیام گاہ کی تحقیق۔	۴۷۱	باب: ۱۰۱۱	
۴۳۲		۴۷۲	جن صفات سے دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی معرفت ہوتی ہے۔	۴۵۲
		۴۷۳	حدیث الباب کی تشریح۔	۴۵۳
		۴۷۴	باب: ۱۰۱۲	
		۴۷۵	میت پر جنت یا دوزخ کا ٹھکانا پیش کرنے، عذابِ قبر کے اثبات اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان۔	۴۵۴
		۴۷۶		

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۴۵۰	وقوع قیامت پر عقلی دلیل۔	۴۸۸	روحوں کا زندوں کے اعمال اور اعمال پر مطلع ہونا۔	۴۷۲
۴۵۱	باب: ۱۰۱۴	۴۳۳	زیارت قبور کا بیان۔	۴۷۳
۴۸۳	یا جوج اور ماجوج کی تحقیق۔	۴۳۴	عورتوں کی زیارت قبور کے متعلق احادیث۔	۴۷۴
۴۸۴	قصد آن مجید میں یا جوج اور ماجوج کا بیان۔	۴۳۵	فقہاء احناف کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارت قبور کا حکم۔	۴۷۵
۴۸۵	احادیث میں یا جوج اور ماجوج کا بیان۔	۴۳۶	فقہاء حنبلیہ کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارت قبور کا حکم۔	۴۷۶
۴۸۶	سند ذوالقرنین کا حاسے وقوع۔	۴۳۷	فقہاء شافعیہ کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارت قبور کا حکم۔	۴۷۷
۴۸۸	صحابہ کرام کی باہمی جنگوں کے متعلق اہل سنت کا موقف۔	۴۳۸	فقہاء مالکیہ کے نزدیک عورتوں کے لیے زیارت قبور کا حکم۔	۴۷۸
۴۹۰	ایام فتنہ میں قتال کرنے کا شرعی حکم۔	۴۳۹	خلاصہ بحث۔	۴۷۹
۴۹۱	حضرت معاویہ پر علامہ عینی کے اعتراض کا جواب۔	۴۴۰	کون کہاں مرے گا؟ اور کل کیا ہوگا اس کے علم کی تحقیق۔	۴۸۰
۴۹۲	حضرت معاویہ کے فضائل۔	۴۴۱	سماع موتی کی تحقیق۔	۴۸۱
۴۹۳	تین چیزوں میں سے ایک چیز کا سوال کرنے سے آپ کو کیوں روک دیا گیا؟	۴۴۲	حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سماع موتی سے انکار اور اس کا جواب۔	۴۸۲
۴۹۴	آیت الاغص کا بیان۔	۴۴۳	باب: ۱۰۱۳	۴۸۳
۴۹۸	حضرت عمار بن یاسر کی شہادت۔	۴۴۴	موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھنے کا حکم۔	۴۸۴
۴۹۸	قیصر و کسریٰ کی ہلاکت کا بیان۔	۴۴۵	اللہ تعالیٰ سے حسن ظن کا بیان۔	۴۸۵
۴۹۹	باب: ۱۰۱۵	۴۴۶	فقتوں اور علامات قیامت کا بیان	۴۸۶
۸۰۴	ابن صیاد کا تذکرہ۔	۴۴۷	فتن کا معنی۔	۴۸۷
۸۰۴	ابن صیاد کا بیان۔	۴۴۸	اشراط ساعت کا معنی۔	۴۸۸
۸۰۴	ابن صیاد کے متعلق علماء اسلام کی آراء۔	۴۴۹		
۸۰۸	دعویٰ نبوت کے باوجود ابن صیاد کو قتل نہ کرنے کی وجہ۔	۴۵۰		
۸۰۸	ابن صیاد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتحان کی وضاحت۔			
۸۰۹	ابن صیاد کی اصلیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اشتباہ کی تحقیق۔			
۸۱۰	دجال کے متعلق علماء اسلام کے نظریات۔			

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۸۴۳	نہد کا اصطلاحی معنی	۵۲۵	باب: ۱۰۱۶	
۸۴۴	نہد کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۵۲۶	۸۱۱	۵۰۸
۸۴۴	نہد کے متعلق احادیث	۵۲۷	۸۲۳	۵۰۹
۸۴۵	نہد کے درجات۔	۵۲۸	۸۲۳	۵۱۰
۸۴۶	باب: ۱۰۲۲	۵۲۹	۸۲۴	۵۱۱
۸۴۶	دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے	۵۳۰	۸۲۵	۵۱۲
۸۴۷	خلافت کا غلوکیت سے بدل جانا۔	۵۳۱	۸۲۵	۵۱۳
۸۴۷	فقر اور غنا۔	۵۳۲	۸۲۶	۵۱۴
۸۴۸	فقر کے انبیاء سے پہلے جنت میں جانے	۵۳۳	۸۲۷	۵۱۵
۸۴۹	کے متعلق متعارض احادیث میں تطبیق۔	۵۳۴	۸۲۸	۵۱۶
۸۵۰	باب: ۱۰۲۳	۵۳۵	۸۲۹	۵۱۷
۸۵۱	شہد کے گھروں سے روئے بغیر گزرنے کی نہد	۵۳۶	۸۳۰	۵۱۸
۸۵۲	حجر کے تاریکی اور حفر افیانی حالات۔	۵۳۷	۸۳۱	۵۱۹
۸۵۳	باب: ۱۰۲۴	۵۳۸	۸۳۲	۵۲۰
۸۵۴	بیوہ، مسکین اور یتیم کے ساتھ حسن سلوک	۵۳۹	۸۳۳	۵۲۱
۸۵۵	کرنے کی فضیلت۔	۵۴۰	۸۳۴	۵۲۲
۸۵۶	باب: ۱۰۲۵	۵۴۱	۸۳۵	۵۲۳
۸۵۷	مسجد بنانے کی فضیلت۔	۵۴۲	۸۳۶	۵۲۴
۸۵۸	مسجد کی فضیلت کے متعلق احادیث۔	۵۴۳	۸۳۷	۵۲۵
۸۵۹	مسجد تعمیر کرنے کے متعلق احادیث۔	۵۴۴	۸۳۸	۵۲۶
۸۶۰	مسجد کو مزین کرنے کا شرعی حکم۔	۵۴۵	۸۳۹	۵۲۷
۸۶۱	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق احادیث کا نظریہ	۵۴۶	۸۴۰	۵۲۸
۸۶۲	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء مالکیہ کا نظریہ	۵۴۷	۸۴۱	۵۲۹
۸۶۳	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء حنبلیہ کا نظریہ	۵۴۸	۸۴۲	۵۳۰
۸۶۴	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء شافعیہ کا نظریہ	۵۴۹	۸۴۳	۵۳۱
۸۶۵	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء حنفیہ کا نظریہ	۵۵۰	۸۴۴	۵۳۲
۸۶۶	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء رافضیہ کا نظریہ	۵۵۱	۸۴۵	۵۳۳
۸۶۷	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء احناف کا نظریہ	۵۵۲	۸۴۶	۵۳۴
۸۶۸	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل بیت کا نظریہ	۵۵۳	۸۴۷	۵۳۵
۸۶۹	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل حق کا نظریہ	۵۵۴	۸۴۸	۵۳۶
۸۷۰	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل باطل کا نظریہ	۵۵۵	۸۴۹	۵۳۷
۸۷۱	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل کفر کا نظریہ	۵۵۶	۸۵۰	۵۳۸
۸۷۲	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل ایمان کا نظریہ	۵۵۷	۸۵۱	۵۳۹
۸۷۳	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل جنت کا نظریہ	۵۵۸	۸۵۲	۵۴۰
۸۷۴	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل جہنم کا نظریہ	۵۵۹	۸۵۳	۵۴۱
۸۷۵	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عذاب کا نظریہ	۵۶۰	۸۵۴	۵۴۲
۸۷۶	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل سعادت کا نظریہ	۵۶۱	۸۵۵	۵۴۳
۸۷۷	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل شہادت کا نظریہ	۵۶۲	۸۵۶	۵۴۴
۸۷۸	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو کا نظریہ	۵۶۳	۸۵۷	۵۴۵
۸۷۹	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل رحمت کا نظریہ	۵۶۴	۸۵۸	۵۴۶
۸۸۰	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل مغفرت کا نظریہ	۵۶۵	۸۵۹	۵۴۷
۸۸۱	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۶۶	۸۶۰	۵۴۸
۸۸۲	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۶۷	۸۶۱	۵۴۹
۸۸۳	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۶۸	۸۶۲	۵۵۰
۸۸۴	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۶۹	۸۶۳	۵۵۱
۸۸۵	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۷۰	۸۶۴	۵۵۲
۸۸۶	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۷۱	۸۶۵	۵۵۳
۸۸۷	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۷۲	۸۶۶	۵۵۴
۸۸۸	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۷۳	۸۶۷	۵۵۵
۸۸۹	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۷۴	۸۶۸	۵۵۶
۸۹۰	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۷۵	۸۶۹	۵۵۷
۸۹۱	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۷۶	۸۷۰	۵۵۸
۸۹۲	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۷۷	۸۷۱	۵۵۹
۸۹۳	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۷۸	۸۷۲	۵۶۰
۸۹۴	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۷۹	۸۷۳	۵۶۱
۸۹۵	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۸۰	۸۷۴	۵۶۲
۸۹۶	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۸۱	۸۷۵	۵۶۳
۸۹۷	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۸۲	۸۷۶	۵۶۴
۸۹۸	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۸۳	۸۷۷	۵۶۵
۸۹۹	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۸۴	۸۷۸	۵۶۶
۹۰۰	مسجد میں کافر کے دخول کے متعلق علماء اہل عفو و رحمت کا نظریہ	۵۸۵	۸۷۹	۵۶۷

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۵۲۲	مسجد میں سترہ کی بحث۔	۸۸۲	۵۶۱	ریا کاری کے متعلق احادیث۔	۹۰۷
۵۲۵	بنیر سترہ کے نازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۸۸۵	۵۶۲	ریا کاری کے درجات۔	۹۱۳
۵۲۶	بنیر سترہ کے نازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۸۸۶	۵۶۳	زبان کی حفاظت۔	۹۱۴
۵۲۷	بنیر سترہ کے نازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۸۸۷	۵۶۴	دوسروں کو نصیحت کرنے اور خود عمل نہ کرنے کا مذاب۔	۹۱۴
۵۲۸	بنیر سترہ کے نازی کے آگے سے گزرنے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔	۸۸۸	۵۶۵	مداہنت کی تحقیق۔	۹۱۵
۵۲۹	مسجد میں سوال کرنے والے کو دینے کی تحقیق۔	۸۹۲	۵۶۶	مداہنت کا لغوی معنی۔	۹۱۶
۵۳۰	مسجد میں سال کو دینے کے جواز پر قسوان مجید اور مذاہب اربعہ کے مفسرین کی ملامت سے استدلال۔	۸۹۲	۵۶۷	مداہنت کا لغوی معنی۔	۹۱۷
۵۳۱	مسجد میں سال کو دینے کے جواز پر احادیث سے استدلال۔	۸۹۵	۵۶۸	مداہنت اور ملامت کا اصطلاحی فرق۔	۹۱۷
۵۳۲	مسجد میں سال کو دینے کے متعلق فقہاء احناف کے نظریات۔	۸۹۶	۵۶۹	کافروں سے موالات کی ممانعت۔	۹۱۸
۵۳۳	سوال کرنے کے جواز کا معیار۔	۸۹۸	۵۷۰	غیر مرتد کافروں کے ساتھ مجرم و معاملت کی اجازت۔	۹۱۸
۵۳۴	سال کو دینے کے متعلق مصنف کی تحقیق۔	۸۹۹	۵۷۱	نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے وجوب کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۹۱۹
۵۳۵	دار اسلام میں غیر اسلامی معاہدے کے احکام۔	۹۰۰	۵۷۲	نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے متعلق احادیث اور آثار۔	۹۲۰
۵۳۶	مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔	۹۰۱	۵۷۳	آپا نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لیے خود نیک ہونا ضروری ہے؟	۹۲۱
۵۳۷	صدقہ کی فضیلت کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۹۰۲	۵۷۴	اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت۔	۹۲۳
۵۳۸	صدقہ کی فضیلت کے متعلق احادیث۔	۹۰۳	۵۷۵	اپنے گناہوں کے اظہار کی ممانعت سے متعلق دیگر احادیث۔	۹۲۳
۵۳۹	ریا کاری کی حرمت۔	۹۰۵	۵۷۶	پھینک لینے والے کو جواب دینا۔	۹۲۴
۵۴۰	ریا کاری کے متعلق قرآن مجید کی آیات۔	۹۰۷	۵۷۷	پھینک کے متعلق احکام میں مذاہب اربعہ۔	۹۲۷

صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
۹۵۲	لکھنے کے ثبوت کے متعلق قرآن مجید کی آیات	۵۹۳	پھینک کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کے طریقہ	۵۷۸
۹۵۳	بذامب اربعہ کے مفسرین کے نزدیک لکھنے کا شرعی حکم۔	۵۹۴	کا بیان۔	۵۷۹
۹۵۴	لکھنے کے متعلق احادیث اور آثار۔	۹۲۸	جن لوگوں کو پھینک کا جواب دینا ممنوع ہے۔	۵۸۰
۹۶۰	تعلیم نسواں کے متعلق خصوصی احادیث۔	۹۲۹	پھینک کے جواب کا بیان۔	۵۸۱
۹۶۲	بالخصوص تعلیم کتابت نسواں کے متعلق حدیث	۹۲۹	عمانی کا بیان۔	۵۸۲
۹۶۳	تعلیم کتابت نسواں کے جواز پر فقہاء اسلام کی تصریحات۔	۵۹۷	باب: ۱۰۳۲	۵۸۳
۹۶۴	دنیا و اسلام کی نامزد لکھنے والی خواتین۔	۵۹۸	احادیث متفرقہ۔	۵۸۴
۹۶۵	ماضین تعلیم کتابت نسواں کی روایات پر بحث و نظر۔	۵۹۹	نور کے معنی کی تحقیق۔	۵۸۵
۹۶۶	خواتین کو کھانا کھانے سے منع کرنے کی بعض عبادات پر علماء کا تہمید۔	۶۰۰	انسان، جنت اور لکھ میں جوہر ذات کے اعتبار سے کون افضل ہے؟	۵۸۶
۹۶۷	ماضین تعلیم کتابت نسواں کے عقلی شبہات پر بحث و نظر۔	۶۰۱	انسان اور فہرشتہ میں کسی کی افضلیت پر قطعیت نہیں ہے۔	۵۸۷
۹۶۸	تعلیم نسواں کے جواز اور استحباب پر عقلی دلائل اور حروف آخر۔	۶۰۲	باب: ۱۰۳۳	۵۸۸
۹۶۹	باب: ۱۰۳۵	۶۰۳	کسی کی اتنی زیادہ تعریف کرنے کی ممانعت جس سے اس کے فتنہ میں پڑنے کا اندش ہو۔	۵۸۹
۹۷۰	اصحاب اعدو، ساحر، راہب اور لک کے کا قتل۔	۶۰۴	کسی کے منہ پر تعریف کرنے کی ممانعت کے متعلق احادیث و آثار۔	۵۹۰
۹۷۱	باب: ۱۰۳۶	۶۰۵	کسی کے منہ پر تعریف کرنے کے جواز کے متعلق احادیث و آثار۔	۵۹۱
۹۷۲	حضرت ابو البیہر اور حضرت جابر کی طویل حدیث	۶۰۶	منہ پر تعریف کرنے کے جواز اور عدم جواز کا عمل۔	۵۹۲
۹۷۳	باب: ۱۰۳۷	۶۰۷	باب: ۱۰۳۴	۵۹۳
۹۷۴	حضرت جابر کی حدیث کی تشریح۔	۶۰۸	حدیث کو محفوظ رکھنے اور علم کی باتوں کو لکھنے کا حکم۔	۵۹۴
۹۷۵	باب: ۱۰۳۸	۶۰۹	علم کی باتوں کو لکھنے کے متعلق فقہاء اسلام و محدثین کا نظریہ۔	۵۹۵
۹۷۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت۔	۶۱۰		
۹۷۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے شخص	۶۱۱		

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر	نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۶۱۰	کی بکریوں کا دودھ پلانے کی ترجیح۔	۹۹۰	۶۳۶	ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق مذاہب اربعہ کا خلاصہ۔	۱۰۳۵
۶۱۱	حضرت سداۃ کو سونے کے کنگن پہنے کی نہی۔	۹۹۰	۶۳۷	تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کی تحقیق۔	۱۰۳۵
۶۱۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ منورہ میں ٹھہرنے کی تفصیل۔	۹۹۱	۶۳۸	تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے جواز کے متعلق احادیث و آثار۔	۱۰۳۶
۶۱۳	یا محمد کے ساتھ خطاب اور ندا میں بخت و نظر۔	۹۹۲	۶۳۹	تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کی نہی کے متعلق احادیث اور آثار۔	۱۰۳۷
۶۱۴	کتاب التفسیر	۱۰۰۳	۶۴۰	تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کی ممانعت کے محال۔	۱۰۴۵
۶۱۵	تفسیر کا لغوی اور اصطلاحی معنی اور تفسیر اور تویل کا فرق۔	۱۰۱۶	۶۴۱	تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۱۰۴۸
۶۱۶	بنو اسرائیل کو حطۃ کا حکم دینے اور ان کے قول بدلتے کی تفسیر۔	۱۰۱۹	۶۴۲	تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۱۰۴۹
۶۱۷	سعادت بالمعنی کی تحقیق۔	۱۰۲۰	۶۴۳	تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۱۰۵۱
۶۱۸	اليوم اکملت لکم دینکم کی تفسیر۔	۱۰۲۱	۶۴۴	تعلیم قرآن اور دیگر عبادات پر اجرت لینے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔	۱۰۵۳
۶۱۹	دین، شریعت اور مذہب وغیرہ کی تعریفات۔	۱۰۲۳	۶۴۵	ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کی مروجہ خدمت کی تحقیق۔	۱۰۶۶
۶۲۰	آیت مذکورہ سے یوم میلاد النبی کے عرفائید ہونے پر استدلال۔	۱۰۲۴	۶۴۶	تلوید میں حق قرآن کے نذرانے کی تحقیق۔	۱۰۶۹
۶۲۱	فانکحوا ما طاب لکم من النساء کی تفسیر۔	۱۰۲۶	۶۴۷	واذ ذاعت الابصار کی تفسیر۔	۱۰۷۱
۶۲۲	من کان فقیراً فلیأکل بالمعروف کی تفسیر اور ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق فقہاء احناف کا نظریہ۔	۱۰۲۸	۶۴۸	وان امراً خافت من بعلمها نشوؤا و اعراضاً کی تفسیر۔	۱۰۷۲
۶۲۳	ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق فقہاء مالکیہ کا نظریہ۔	۱۰۳۳	۶۴۹	ومن یقتل مؤمناً متعمداً کی تفسیر۔	۱۰۷۳
۶۲۴	ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق فقہاء شافعیہ کا نظریہ۔	۱۰۳۳	۶۵۰	مسلمان کو قتل کر کے پراختہ اور اس کے رسول کے نسب کا بیان۔	۱۰۷۴
۶۲۵	ولی کے لیے یتیم کا مال کھانے کے متعلق فقہاء حنبلیہ کا نظریہ۔	۱۰۳۵	۶۵۱	والذین لا یدعون مع اللہ الہاً اخر کی تفسیر۔	۱۰۷۵
			۶۵۲	ولا تقولوا لمن اتقی الیکم السلمۃ مست۔	

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار	صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
۱۰۷۹	اولئک الذین یدعون یدتغون الی ربہم الوسیلہ کی تفسیر	۴۳۶	۱۰۷۶	مؤمنین کی تفسیر	۶۳۳
۱۰۸۰	جنت کی امید اور روزخ کے خوف سے اللہ کی عبادت کرنے کا بیان	۴۳۷	۱۰۷۷	الہریان للذین امنوا ان تخلصہ قلوبہم لذلک اللہ کی تفسیر	۶۳۴
۱۰۸۱	ہذان خصمان اختصموا کی تفسیر	۴۳۸	۱۰۷۸	خداوندینتکم عند کل مسجد کی تفسیر	۶۳۵
۱۰۸۲	اختامی کلمات	۴۳۹	۱۰۷۹	ولا تکرہوا فتیاتکم علی البغاء کی تفسیر	۶۳۶
۱۰۸۳	ماخذ و مراجع	۴۴۰			



